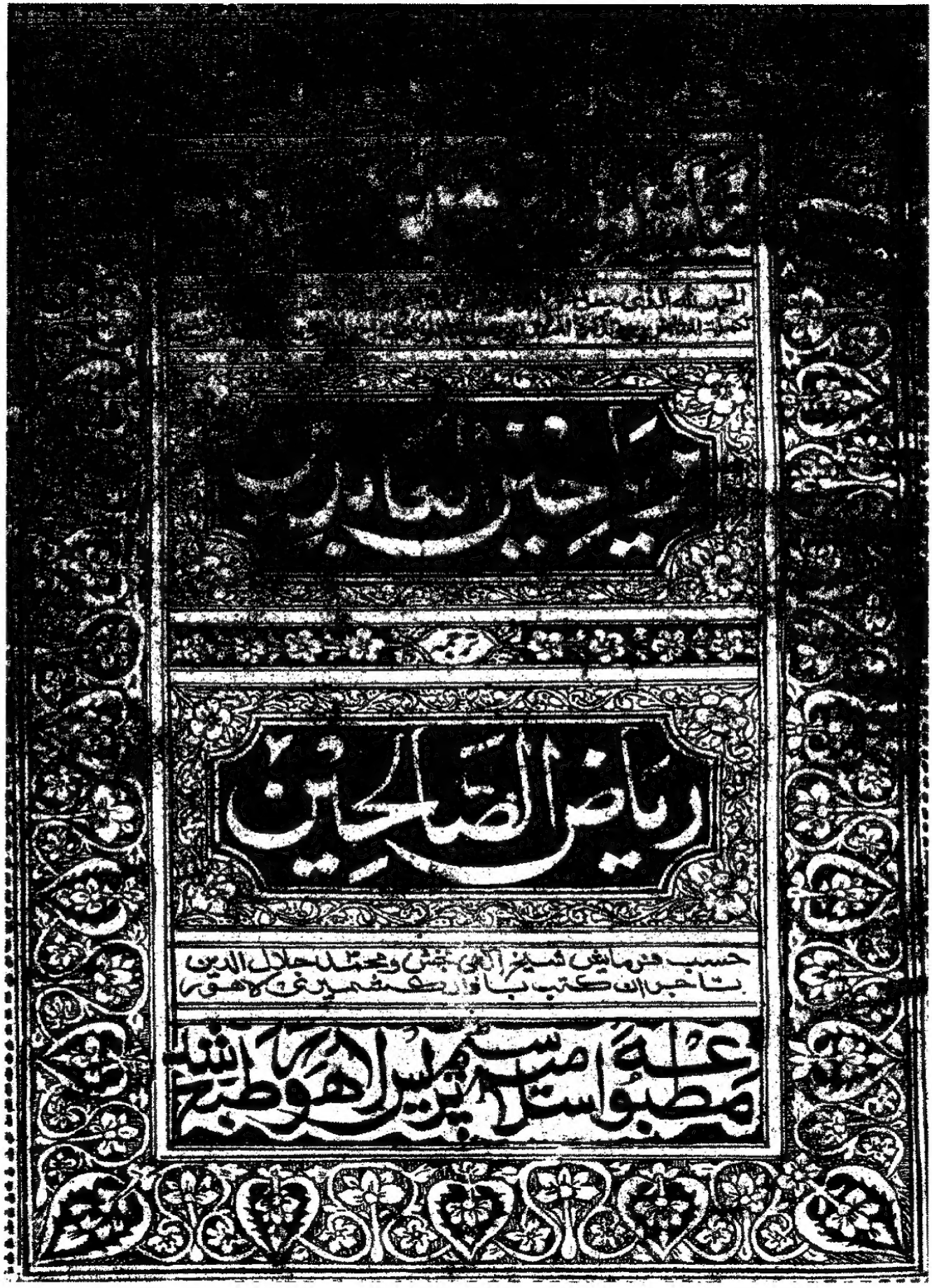
تصنیف منیف
ریاض الصالحین
حسب فرمایش شیخ الہی بخش و محمد جلال الدین
باجس الکتب بانوار کشمیر غفرلہ
مطبوعہ امرتسر

31715

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد القهار العزيز الغفار مكور الليل على النهار تذكرة

لأولي الأبصار وتبصرة لذوي الألباب الأعتبار الذي

أيقظ من خلقه من اصطفاه فزهدهم في هذه الدار وشغلهم عما أقيموا له

ودوام الأفكار وملازمة الاتعاظ والادكار ووفقهم للتدرع

طاعته والتأهب لدار القرار والحذر مما يسخطه ويوجب العار

والمحافظة على ذلك مع تغاير الأحوال والأطوار أحمده أبلغ حمد وأزكاه و

أشمله وأنماه وأشهد أن لا إله إلا الله البر الكريم الرؤف الرحيم و

أشهد أن محمدا عبده ورسوله وحبيبه وخليله الهادي إلى صراط

مستقيم والداعي إلى دينه القويم صلوات الله وسلامه عليه وعلى

الحمد لله الواحد القهار العزيز الغفار مكور الليل على النهار تذكرة

لأولي الأبصار وتبصرة لذوي الألباب الأعتبار الذي

أيقظ من خلقه من اصطفاه فزهدهم في هذه الدار وشغلهم عما أقيموا له

ودوام الأفكار وملازمة الاتعاظ والادكار ووفقهم للتدرع

طاعته والتأهب لدار القرار والحذر مما يسخطه ويوجب العار

والمحافظة على ذلك مع تغاير الأحوال والأطوار أحمده أبلغ حمد وأزكاه و

أشمله وأنماه وأشهد أن لا إله إلا الله البر الكريم الرؤف الرحيم و

أشهد أن محمدا عبده ورسوله وحبيبه وخليله الهادي إلى صراط

مستقيم والداعي إلى دينه القويم صلوات الله وسلامه عليه وعلى

نذر البينين وآل كل وسائر الصالحين اما بعد فقد قال الله

صالحین پر لے پر بھیجے اسکے پس تحقیق تعریف

وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون ما اريد منهم من رزق

بنانے اور میں نے پیدا کیا جن اور آدمی کو مگر اسلیے کہ میری عبادت کریں میں چاہتا ہوں ان سے رزق

وما اريد ان يطعمون وهذا نصر بيانهم خلقوا للعبادة فحق عليهم

اور میں چاہتا ہوں ان سے کہ مجھکو کھلاویں اور یہ صریح ہے کہ ان کی پیدائش واسطے عبادت کے ہے پس اوپر لازم ہے

الاعتناء بما خلقوا له والاعراض عن حظوظ الدنيا بالزهادة فانها دار

تو جو اوس کام کی طرف جسکے واسطے پیدا کئے گئے ہیں اور روگردانی دنیا کے فائدوں سے بے رغبتی کے ساتھ پس تحقیق یہ گھر ہے

نفاد لا محل لخلود ومركب عبور لا منزل حبور ومشرع انفصام لا موطن

نہیں جگہ ہمیشہ رہنے کی اور سواری ہے گذرنے کی نہیں مقام خوشی کا اور راستہ کٹنے والا ہے نہیں وطن

دوام فلهذا كان الايقاظ من اهلها هم العباد واعقل الناس فيها

ہمیشگی کا اسلیے جاگنے والے اس گھر میں وہی عبادت کرنیوالے ہیں اور زیادہ عقلمند لوگ اس دنیا میں

هم الزهاد قال الله تعالى انما مثل الحيوة الدنيا كماء انزلناه من السماء

زاہد ہیں فرمایا اللہ تعالے نے سو اسکے نہیں کہ مثال زندگانی دنیا کی مانند پانی کے ہے اوتارا ہم نے اس کو آسمان سے

فاختلط به نبات الارض مما يأكل الناس والانعام حتى اذا اخذت

پس ملا ساتھ اسکے روئیدگی زمین کی اس چیز سے کہ کھاتے ہیں لوگ اور چارپائے یہانتک کہ جب پکڑتی ہے

الارض زخرفها وازينت وظن اهلها انهم قادرون عليها اتاها امرنا

زمین بناؤ اپنا اور زینت پکڑتی ہے اور جانتے ہیں لوگ اسکے یہ کہ وہ قادر ہیں اوپر اسکے آتا اوسپر حکم ہمارا

ليلا او نهارا فجعلناه حصيدا كان لم تغن بالامس كذلك نفصل

رات کو یا دن کو پس کر دیتے ہیں ہم اسکو کٹی ہوئی گویا کہ نہ بستی تھی کل کو اسی طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم

الايات لقوم يتفكرون والايات في هذا المعنى كثيرة ولقد احسن

نشانیوں کو واسطے اوس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں اور آیات بہت ہیں اس مضمون میں اور البتہ اچھا کہا

القائل حيث قال ان لله عبادا فطنا طلقوا الدنيا وخافوا الفتنا

کہنے والے نے جہان کہ کہا تحقیق اللہ کے بندے ہیں دانا لوگ چھوڑ دیا دنیا کو اور ڈر گئے فتنوں سے

نظروا فيها فلما علموا انها ليست لحي وطنا جعلوها لجة واتخذوا

دیکھا اس میں پس جب جان لیا یہ کہ نہیں کسی زندہ کا وطن گردانا اسکو گہرا اور بنا لیا

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِی الْاِخْلَاصِ وَالنِّیَّۃِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِی التَّوْبَۃِ

پہلا باب عبادت میں اخلاص اور نیت کرنے کے بیان میں دوسرا باب توبہ کے بیان میں

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِی الصَّبْرِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِی الصِّدْقِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ

تیسرا باب صبر کے بیان میں چوتھا باب سچ بولنے کے بیان میں پانچواں باب

فِی الْمُرَاقَبَۃِ اَلْبَابُ السَّادِسُ فِی التَّقْوٰی اَلْبَابُ السَّابِعُ فِی الْیَقِیْنِ وَ

مراقبہ کے بیان میں۔ چھٹا باب تقویٰ اور پرہیزگاری کے بیان میں ساتواں باب یقین اور

التَّوَکُّلِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِی الْاِسْتِقَامَۃِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِی التَّفَکُّرِ

توکل کے بیان میں آٹھواں باب استقامت کے بیان میں نواں باب تفکر کے بیان میں

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ فِی الْمُبَادَرَۃِ اِلَی الْخَیْرَاتِ اَلْبَابُ الْحَادِیْ عَشَرَ فِی

دسواں باب نیک عملوں کی طرف سبقت کرنے کے بیان میں گیارہواں باب

الْمُجَاھَدَۃِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ عَشَرَ فِی الْحَثِّ عَلَی الْاِزْدِیَادِ مِنَ الْخَیْرِ فِی اٰخِرِ

مجاہدہ کے بیان میں۔ بارہواں باب آخر عمر میں نیک عمل بہت کرنے کے ترغیب میں۔

الْعُمُرِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ فِی بَیَانِ کَثْرَۃِ طُرُقِ الْخَیْرِ اَلْبَابُ الرَّابِعَ

تیرہواں باب نیک عملوں کی طریقوں کی کثرت میں چودھواں باب

عَشَرَ فِی الْاِقْتِصَادِ فِی الْعِبَادَۃِ اَلْبَابُ الْخَامِسَ عَشَرَ فِی الْمُحَافَظَۃِ عَلَی

عبادت میں میانہ روی کرنے کے بیان میں۔ پندرہواں باب نیک اعمال کی محافظت کرنے کے بیان میں

الْاَعْمَالِ اَلْبَابُ السَّادِسَ عَشَرَ فِی الْاَمْرِ بِالْمُحَافَظَۃِ عَلَی السُّنَنِ وَاٰدَابِھَا

سولہواں باب سنت اور اسکے آداب کی حفاظت کرنے کے بیان میں

اَلْبَابُ السَّابِعَ عَشَرَ فِی وُجُوْبِ الْاِنْقِیَادِ لِحُکْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْبَابُ

سترہواں باب اللہ تعالیٰ کے حکم کے انقیاد کے وجوب میں اٹھارہواں

الثَّامِنَ عَشَرَ فِی النَّھْیِ عَنِ الْبِدَعِ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ اَلْبَابُ التَّاسِعَ عَشَرَ

باب بدعتوں اور نئے کاموں سے نہی کے بیان میں۔ انیسواں باب

فِی مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً اَوْ سَیِّئَۃً اَلْبَابُ الْعِشْرُوْنَ فِی الدَّلَالَۃِ اِلَی الْخَیْرِ

اس کے بیان میں جو رسم نیک یا رسم بد نکالے بیسواں باب نیکی اور ہدایت کی طرف

وَالدُّعَاءِ اِلَی الْھُدٰی اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ فِی التَّعَاوُنِ عَلَی الْبِرِّ

بلانے میں اکیسواں باب نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی اعانت کرنے کے

وَالتَّقْوٰى اَلْبَابُ الثَّانِي وَالْعِشْرُوْنَ فِي النَّصِيْحَةِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ

بیان میں بائیسواں باب نصیحت کرنے کے بیان میں تیئیسواں باب

فِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ فِي عُقُوْبَةِ

بھلی کا امر کرنے اور برائی سے منع کرنے کے بیان میں۔ چوبیسواں باب اس شخص کے

مَنْ اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَخَالَفَ قَوْلُهٗ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَ

عذاب کے بیان میں جو لوگوں کو نیکی کا امر کرے اور برائی سے روکے اور خود اسپر عمل نہ کرے۔ پچیسواں

الْعِشْرُوْنَ فِي الْاَمْرِ بِاَدَاءِ الْاَمَانَةِ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ فِي

باب امانت کے ادا کرنے کے حکم میں چھبیسواں باب

تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ وَالْاَمْرِ بِرَدِّ الْمَظَالِمِ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ فِي تَعْظِيْمِ

ظلم کی تحریم اور مظالم کے رد کرنے کے بیان میں۔ ستائیسواں باب

حُرُمَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَبَيَانِ حُقُوْقِهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ اَلْبَابُ الثَّامِنُ

مسلمانوں کی حرمت کی تعظیم اور ان کے حقوق اور انپر شفقت کرنے کے بیان میں اٹھائیسواں باب

وَالْعِشْرُوْنَ فِي سَتْرِ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالنَّهْيِ عَنْ اِظْهَارِهَا لِغَيْرِ

مسلمانوں کے عیب کی پردہ پوشی اور بلا ضرورت اسکو ظاہر کرنے سے نہی کے

ضَرُوْرَةٍ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِيْنَ اَلْبَابُ

بیان میں۔ انتیسواں باب مسلمانوں کی حاجات پوری کرنے کے بیان میں تیسواں باب

الثَّلٰثُوْنَ فِي الشَّفَاعَةِ اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالثَّلٰثُوْنَ فِي الْاِصْلَاحِ بَيْنَ

شفارش کرنے کے بیان میں۔ اکتیسواں باب لوگوں میں صلح کرنے کے

النَّاسِ اَلْبَابُ الثَّانِي وَالثَّلٰثُوْنَ فِي فَضْلِ ضَعَفَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْفُقَرَاءِ

بیان میں بتیسواں باب ضعیف اور حقیر اور گمنام مسلمانوں کی فضیلت کے

وَالْخَامِلِيْنَ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِي مُلَاطَفَةِ الْيَتِيْمِ وَالْبَنَاتِ

بیان میں تینتیسواں باب یتیم اور لڑکیوں

وَسَائِرِ الضُّعَفَةِ وَالْاِحْسَانِ اِلَيْهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ وَالتَّوَاضُعِ لَهُمْ

اور ضعیف و مسکین لوگوں پر ملاطفت و نرمی کرنے اور انپر احسان و شفقت کرنے اور ان کو تواضع کرنے کے بیان میں

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ

چونتیسواں باب عورتوں کے باب میں وصیت کے بیان میں پینتیسواں باب

فِی حَقِّ الزَّوْجِ عَلٰی امْرَأَتِہٖ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی النَّفَقَۃِ عَلَی الْعِیَالِ

حاوند کے حق جو عورت پر ہیں اٹھے بیان میں چھتیسواں باب عیال پر خرچ کرنے کے بیان میں

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی الْاِنْفَاقِ مِمَّا یُحِبُّ وَمِنَ الْجَیِّدِ اَلْبَابُ

سینتیسواں باب جو مال پیارا اور خوب اور عمدہ ہو اس سے خرچ کرنے کے بیان میں اڑسیسواں

الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی اَمْرِہٖ اَھْلَہٗ وَاَوْلَادَہٗ وَمَنْ فِی رَعِیَّتِہٖ بِطَاعَۃِ اللّٰہِ

باب اپنی اہل اور اولاد اور رعیت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم کرنے

تَعَالٰی وَتَادِیْبِھِمْ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی حَقِّ الْجَارِ وَالْوَصِیَّۃِ بِہٖ

اور ان کو ادب دینے کے بیان میں۔ انتالیسواں باب ہمسایہ کے حق اور اسکے حق کی وصیت کے بیان میں

اَلْبَابُ الْاَرْبَعُوْنَ فِی بِرِّ الْوَالِدَیْنِ وَصِلَۃِ الْاَرْحَامِ اَلْبَابُ الْحَادِیْ

چالیسواں باب ماں باپ سے نیکی کرنے اور قرابتیوں سے میل ملاپ کرنے کے بیان میں اکتالیسواں

وَالْاَرْبَعُوْنَ فِی تَحْرِیْمِ الْعُقُوْقِ وَقَطْعِ الرَّحِمِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ

باب عقوق اور قطع رحم کی حرام کے بیان میں۔ بیالیسواں باب

فِی فَضْلِ بِرِّ الصَّدِیْقِ اَبِ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَالْاَقَارِبِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

ماں باپ اور دوسرے قرابتیوں کے دوستوں سے نیکی کرنے کی فضیلت کے بیان میں۔ تینتالیسواں باب

فِی اِکْرَامِ اَھْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَ

رسول اللہ کی اہل بیت کی تعظیم و تکریم کے بیان میں چوالیسواں باب

الْاَرْبَعُوْنَ فِی تَوْقِیْرِ الْعُلَمَاءِ وَالْکِبَارِ وَاَھْلِ الْفَضْلِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ

علماء اور بزرگوں اور اہل فضل کی تعظیم کرنے کے بیان میں۔ پینتالیسواں باب

وَالْاَرْبَعُوْنَ فِی زِیَارَۃِ اَھْلِ الْخَیْرِ وَصُحْبَتِھِمْ وَطَلَبِ الدُّعَاءِ مِنْھُمْ وَزِیَارَۃِ

نیک لوگوں کی زیارت کرنے اور ان کے صحبت کرنے اور ان سے دعا منگوانے اور فضیلت والے مکانوں کی زیارت

مَوَاضِعِ الْفَاضِلَۃِ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِی فَضْلِ الْحُبِّ فِی اللّٰہِ وَ

کرنے کے بیان میں۔ چھیالیسواں باب اس کو واسطے کسی سے محبت کرنے کی فضیلت

اِعْلَامِ الرَّجُلِ مَنْ یُحِبُّہٗ اَنَّہٗ یُحِبُّہٗ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِی عَلَامَاتِ

جس سے آدمی محبت کرتا ہو سکو اپنی محبت کی اطلاع کر دینے کے بیان میں۔ سینتالیسواں باب

حُبِّ اللّٰہِ تَعَالٰی لِلْعَبْدِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِی التَّحْذِیْرِ مِنْ اِیْذَاءِ

بندہ سے اللہ تعالیٰ محبت کرنے کی علامت کے بیان میں۔ اٹھتالیسواں باب ایذا دینے اور ستانے کے

الصَّالِحِيْنَ وَالضَّعَفَةِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِيْ اِجْرَاءِ الْحُكَّامِ

کو ایذا دینے سے تحذیر کے بیان میں۔ انچاسواں باب لوگوں کے ظاہر پر احکام جاری کرنیکے

النَّاسِ عَلَى الظَّاهِرِ اَلْبَابُ الْخَمْسُوْنَ فِي الْخَوْفِ اَلْبَابُ الْحَادِيْ

بیان میں۔ پچاسواں باب خوف کے بیان میں۔ باب اکاون ابیہ

وَالْخَمْسُوْنَ فِي الرَّجَاءِ اَلْبَابُ الثَّانِيْ وَالْخَمْسُوْنَ فِيْ فَضْلِ الرَّجَاءِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ

بیان میں۔ باب باون امید کی فضیلت میں۔ باب ترپین

وَالْخَمْسُوْنَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ فِيْ فَضْلِ

خوف اور رجا کے جمع کرنیکے بیان میں۔ باب چون

الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَشَوْقًا اِلَيْهِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ فِيْ

اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اسکے شوق میں رونے کی فضیلت کے بیان میں۔ باب پچپن

فَضْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَفَضْلِ الْفَقْرِ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ فِي

دنیا سے بے رغبت ہونے اور فقر کی فضیلت کے بیان میں۔ باب چھپن ہوک

الْجُوْعِ وَخُشُوْنَةِ الْعَيْشِ وَالْاِقْتِصَارِ عَلَى الْقَلِيْلِ مِنَ الْمَاْكُوْلِ وَحَظِّ النَّفْسِ

اور گذران سادگی کے بیان اور کھانے اور نفس کے حظ سے تھوڑے پر اقتصار کرنے اور شہوات کے

تَرْكِ الشَّهَوَاتِ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ فِي الْقَنَاعَةِ وَالْعَفَافِ وَذَمِّ

ترک کرنیکے بیان میں۔ باب ستاون قناعت اور عفاف اور سوال کرنیکی مذمت کے

السُّؤَالِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ فِيْ جَوَازِ الْاَخْذِ بِغَيْرِ سُؤَالٍ اَلْبَابُ

بیان میں۔ باب اٹھاون اگر بغیر سوال کرنیکے کوئی دیوے تو اس کو لینے کے جواز میں۔ باب

التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْاَكْلِ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَالتَّعَفُّفِ بِهٖ عَنِ

انسٹھ اپنے ہاتھ سے کما کر کھانے کی ترغیب میں اور اپنی کمائی کے سبب سوال کرنے سے

السُّؤَالِ وَالتَّعَرُّضِ لِلْعَطَاءِ اَلْبَابُ السِّتُّوْنَ فِي الْكَرَمِ وَالْجُوْدِ وَالْاِنْفَاقِ

اور لوگوں کی عطا و بخشش سے تعرض کرنے سے روک جانیکے بیان میں۔ باب ساٹھواں بخشش و سخی اور خرچ

مِنْ وُجُوْهِ الْخَيْرِ اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالسِّتُّوْنَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبُخْلِ اَلْبَابُ

بھلوں میں خرچ کرنیکے بیان میں۔ باب اکسٹھ بخل سے نہی کے بیان میں باب

الثَّانِيْ وَالسِّتُّوْنَ فِي الْاِيْثَارِ وَالْمُوَاسَاةِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ فِي

باسٹھ ایثار اور ایک دوسرے کی غمخواری کے بیان میں۔ باب ترسٹھ

التنافس فی امور الاخرة والاستکثار مما یتبرک به الباب الرابع و
آخرت کے کاموں میں رغبت کرنے اور متبرک چیزوں کے استکثار کے بیان میں باب ۶۴ چوسٹھواں
والستون فی فضل الغنی الشاکر الباب الخامس والستون فی الموت وذکر
مال دار شکر گزار کی فضیلت کے بیان میں باب ۶۵ پینسٹھواں موت اور قصر امل کے بیان میں
الامل الباب السادس والستون فی زیارة القبور الباب السابع و
باب چھیاسٹھواں قبروں کی زیارت کرنے کے بیان میں باب سڑسٹھواں
الستون فی کراهیة تمنی الموت الباب الثامن والستون فی الورع الباب
موت کی آرزو کرنے کی کراہت کے بیان میں باب اڑسٹھواں ورع و پرہیزگاری کے بیان میں باب ۶۹
التاسع والستون فی استحباب العزلة الباب السبعون فی الاختلاط
تنہائی گوشہ نشینی اور گوشہ گیری کے استحباب کے بیان میں باب ستر واں لوگوں سے
بالناس الباب الحادی والسبعون فی التواضع الباب الثانی و
ملنے جلنے کے بیان میں باب ۷۱ اکہتر واں تواضع کے بیان میں باب ۷۲ بہتر واں
سبعون فی تحریم الکبر والاعجاب الباب الثالث والسبعون
تکبر اور خود پسندی کی تحریم کے بیان میں باب ۷۳ تہتر واں
فی حسن الخلق الباب الرابع والسبعون فی الحلم والاناة والرفق
خوش خلقی کے بیان میں باب چوہترواں حلم اور آہستگی اور رفق کے بیان میں
الباب الخامس والسبعون فی العفو والاعراض عن الجاهلین الباب
باب پچھترواں معاف کرنے اور جاہلوں سے درگذر کرنے کے بیان میں باب ۷۶
السادس والسبعون فی احتمال الاذی الباب السابع والسبعون فی الغضب
چھترواں ایذا پر برداشت کرنے کے بیان میں باب ستترواں غصب
والنهی عن هتک حرمات الشرع والانتصار لدین الله تعالی الباب الثامن
کی حقیقت اور شرع کی حرمت توڑنے پر غصب کرنے اور اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت کرنے کے بیان میں باب ۷۸
والرفق برعایاهم والشفقة علیهم الباب
باب ۷۹
فی وجوب طاعة
باب اسی جس کام میں

وِلَايَةِ الْأَمْرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةِ اللهِ اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالثَّمَانُوْنَ فِي اجْتِنَابِ

خدا تعالےٰ کی نافرمانی نہو اُس میں حاکموں کی فرمانبرداری کے وجوب میں۔ باب ۸۱ اکاسی حکومت سے

الْوِلَايَاتِ وَالنَّهْيِ عَنْ سُؤَالِ الْإِمَارَةِ وَالْوِلَايَاتِ اَلْبَابُ الثَّانِيْ وَ

اجتناب کرنے اور امارت کا سوال کرنے سے نہی کے بیان میں باب ۸۲ بیاسی

الثَّمَانُوْنَ فِيْ حَثِّ السُّلْطَانِ وَالْقَاضِيْ وَغَيْرِهِمَا مِنْ وُلَاةِ الْأُمُوْرِ عَلَى

بادشاہ اور قاضی وغیرہما حکام کو

اتِّخَاذِ وَزِيْرِ صَالِحٍ وَتَحْذِيْرِهِمْ عَنْ قُرَنَاءِ السُّوْءِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّمَانُوْ

وزیر صالح مقرر کرنے کی ترغیب دینے اور بُرے ہمنشینوں سے آگہ کرنے کے بیان میں۔ باب ۸۳ تراسی

فِي النَّهْيِ عَنْ تَوْلِيَةِ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ وَغَيْرِهِمَا مِنْ طَلَبِ وِلَايَةِ اَلْبَابُ

جو شخص طالب ہو امارت کا اُسکو امارت کے متولی کرنے کی نہی کے بیان میں باب ۸۴

الرَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ فِي الْآدَابِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّمَانُوْنَ فِي الْحَيَاءِ

چوراسی ادب کے بیان میں باب ۸۵ پچاسی حیا کے بیان میں

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّمَانُوْنَ فِيْ حِفْظِ السِّرِّ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ

باب ۸۶ چھیاسی بھید کی حفاظت کرنیکے بیان میں باب ۸۷ ستاسی

فِي الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّمَانُوْنَ فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى مَا اعْتَادَهُ

عہد کے وفا کرنیکے بیان میں باب ۸۸ اٹھاسی نیکی پر آدمی کو عادت ہو گئی ہو اُس کی محافظت کے

مِنَ الْخَيْرِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّمَانُوْنَ فِي اسْتِحْبَابِ طِيْبِ الْكَلَامِ وَطَلَاقَةِ

بیان میں باب ۸۹ نواسی ملاقات کے وقت کشادہ پیشانی اور شیرین کلامی

الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ اَلْبَابُ التِّسْعُوْنَ فِيْ بَيَانِ الْكَلَامِ وَإِيْضَاحِهِ اَلْبَا

کے استحباب کے بیان میں باب ۹۰ نوے کلام واضح اور روشن کرنیکے بیان میں باب ۹۱

الْحَادِيْ وَالتِّسْعُوْنَ فِيْ إِصْغَاءِ الْجَلِيْسِ لِحَدِيْثِ جَلِيْسِهِ اَلْبَابُ الثَّانِيْ

۹۱ اکانوے اپنے ہمنشین والیکی بات بیطرف کان لگا کر سننے کے بیان میں باب ۹۲

وَالتِّسْعُوْنَ فِي الْوَعْظِ وَالْاِقْتِصَادِ فِيْهِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالتِّسْعُوْنَ فِي

بانوے وعظ کرنے اور اُسمیں میانہ روی کرنیکے بیان میں باب ۹۳ ترانوے

الْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ فِي النَّدْبِ إِلَى إِتْيَانِ

وقار اور سکینہ کے بیان میں باب ۹۴ چورانوے نماز وغیرہ عبادت کے طرف

الصَّلٰوۃِ وَسَائِرِ الْعِبَادَاتِ بِوَقَارٍ وَّسَکِیْنَۃٍ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالتِّسْعُوْنَ

وقار اور سکینہ اور آہستگی سے جانے کے بیان میں۔ باب پچانوے

فِیْ اِکْرَامِ الضَّیْفِ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُوْنَ وَالسَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ فِیْ

مہمان کا اکرام کرنے کے بیان میں۔ باب چھیانوے اور ستانوے

اِسْتِحْبَابِ التَّبْشِیْرِ وَالتَّهْنِئَۃِ بِالْخَیْرِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالتِّسْعُوْنَ فِیْ

بشارت دینے اور مبارک باد کہنے کے استحباب میں باب اٹھانوے

وَدَاعِ الصَّاحِبِ وَوَصِیَّتِہٖ عِنْدَ فِرَاقِہٖ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالتِّسْعُوْنَ فِیْ

اپنے دوست کو وداع کرنے اور اس سے جدا ہونے کے وقت اسکو وصیت کرنے کے بیان میں۔ باب ننانوے

الْاِسْتِخَارَۃِ وَالْمُشَاوَرَۃِ اَلْبَابُ الْمِائَۃُ فِی الذَّهَابِ اِلَی الْعِیْدِ وَعِیَادَۃِ

استخارہ اور مشورہ کرنے کے بیان میں باب سو دان عید اور مریض کی عیادت

الْمَرِیْضِ وَدُخُوْلِهَا مِنْ طَرِیْقٍ وَّالرُّجُوْعِ مِنْ طَرِیْقٍ اٰخَرَ اَلْبَابُ الْحَادِیْ

وغیرہ کو ایک راستہ سے جانے اور دوسرے راستہ سے واپس آنے کے بیان میں۔ باب ایکسو ایک

بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ تَقْدِیْمِ الْیَمِیْنِ فِیْ کُلِّ مَا هُوَ مِنْ بَابِ التَّکْرِیْمِ اَلْبَابُ

سب جو کام تکریم و تعظیم کے باب سے ہو اسمیں دایاں ہاتھ کے مقدم کرنے کے بیان میں۔ باب

الثَّانِیْ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ کِتَابِ اٰدَابِ الطَّعَامِ وَفِیْهِ اَبْوَابٌ اَلْبَابُ الثَّانِیْ

ایسو دوسرے داب کے ذکر میں اور اس میں کئی باب ہیں۔ باب ایک سو تین

بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ اٰدَابِ الشُّرْبِ وَفِیْهِ اَبْوَابٌ اَلْبَابُ الرَّابِعُ بَعْدَ

پینے کے داب کے بیان میں۔ اور اس میں کئی باب ہیں۔ باب ایکسو چار

الْمِائَۃِ فِیْ اٰدَابِ اللِّبَاسِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ اٰدَابِ

لباس کے داب کے بیان میں۔ باب ایکسو پانچواں سو نے

النَّوْمِ وَالْاِضْطِجَاعِ وَالْقُعُوْدِ وَالْمَجْلِسِ وَالْجُلُوْسِ فِی الرُّؤْیَا اَلْبَابُ السَّادِسُ

اور پہلو پر لیٹنے اور بیٹھنے اور مجلس اور خواب کے بیان میں۔ باب ایک سو

بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ اٰدَابِ السَّلَامِ اَلْبَابُ السَّابِعُ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ کِتَابِ عِیَادَۃِ

چھٹا سو کے داب کے بیان۔ باب ایکسو ساتواں بیمار کی پرسی

الْمَرِیْضِ وَتَشْیِیْعِ الْمَیِّتِ وَالصَّلٰوۃِ عَلَیْهِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ کِتَابِ

اور میت کے رخصت کرنے اور اسپر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں۔ باب ایکسو آٹھواں

اَدَابُ السَّفَرِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ کِتَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

سفر کے آداب کے بیان میں ۔ باب ایکسو نواں قرآن کے فضائل کے بیان میں

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ الْوُضُوْءِ اَلْبَابُ الْحَادِیْ عَشَرَ

باب ایکسو دسواں وضو کی فضیلت کے بیان میں باب ایکسو گیارہواں

بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ الْاَذَانِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْ

اذان کی فضیلت کے بیان میں ۔ باب ایکسو بارہواں نماز کی فضیلت

الصَّلٰوةِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَ

کے بیان میں ۔ باب ایکسو تیرہواں صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت کے بیان میں

الْعَصْرِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ الْمَشْیِ اِلَی الْمَسَاجِدِ اَلْبَا

باب ایکسو چودہواں مسجدوں کی طرف چلکر جانیکی فضیلت کے بیان میں باب

الْخَامِسُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ اِنْتِظَارِ الصَّلٰوةِ اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ بَعْدَ

ایکسو پندرہواں نماز کو انتظار کرنیکے بیان میں ۔ باب ایکسو سولہواں

الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ اَلْبَابُ السَّابِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِی الْحَثِّ

جماعت کی نماز فضیلت کے بیان میں باب ایکسو سترہواں فجر

عَلٰی حُضُوْرِ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِیْ جَمَاعَةٍ اَلْبَابُ الثَّامِنُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ

اور عشا کی نماز کیلئے جماعت میں حاضر ہونیکی ترغیب کے بیان میں ۔ باب ایکسو اٹھارواں فرض نماز کی محافظت ۔

فِی الْمُحَافَظَةِ عَلَی الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ

پہلی صف کی فضیلت اور پہلی صفوں کے پورا کرنے اور برابر کرنے اور اُنمیں ملکر کھڑی ہونیکے بیان میں

فِیْ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ وَتَتْمِیْمِ الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ وَتَسْوِیَتِهَا وَالتَّرَاصِّ فِیْهَا

باب ایکسو بیسواں فرائض کیساتھ سنن مؤکدہ پڑھنے کی فضیلت اور اُن کے

اَلْبَابُ الْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ مَعَ الْفَرَائِضِ

وَبَیَانِ اَدِلَّتِهَا وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهَا وَبَیَانِ اَقْدَارِهَا وَفِیْهِ اَبْوَابُ اَلْبَابُ

آداب کے بیان میں اور اُنکے متعلقات اور اُنکی مقدار کے بیان میں اور اسمیں کئی باب ہیں ۔ باب

الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ سُنَنِ الْجُمُعَةِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْ

اکیسو اکیسواں جمعہ کی سنتوں کے بیان میں باب ایکسو بائیسواں

بَعْدَ الْمِائَةِ فِي التَّنَفُّلِ فِي الْبَيْتِ وَالْفَصْلِ بَيْنَ الْفَرِيضَةِ وَالنَّافِلَةِ الْبَابُ
باب ۱۲۳ — ایکسو تیئیسواں گھر میں نفل پڑھنے اور فرض نفل میں فصل کرنے کے بیان میں

الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي الْوِتْرِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْبَابُ الرَّابِعُ
باب ۱۲۴ ایکسو چوبیسواں وتر اور اسکے متعلق مسائل کے بیان میں

وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي صَلٰوةِ الضُّحٰى وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا الْبَابُ الْخَامِسُ
باب ۱۲۵ — پچیسواں نماز ضحیٰ اور اسکے متعلقات کے بیان میں

وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ الْبَابُ السَّادِسُ وَ
باب ۱۲۶ ایکسو چھبیسواں تحیۃ المسجد کے بیان میں

الْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُضُوءِ الْبَابُ السَّابِعُ وَ
باب ۱۲۷ — ستائیسواں وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کے بیان میں

الْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْبَابُ
باب ۱۲۸ — اٹھائیسواں جمعہ کے دن کی فضیلت اور اسکے متعلقات کے بیان میں

الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي سُجُودِ الشُّكْرِ الْبَابُ التَّاسِعُ
باب ۱۲۹ ایکسو انتیسواں شکر کے سجدوں کے بیان میں

وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ الْبَابُ الثَّلٰثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ
باب ۱۳۰ ایکسو تیسواں — تیئیسواں قیام اللیل کے بیان میں

فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيحُ الْبَابُ الْحَادِي وَالثَّلٰثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ
باب ۱۳۱ ایکسو اکتیسواں — رمضان کے قیام میں اور وہ تراویح ہے

فِي فَضْلِ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا الْبَابُ الثَّانِي وَالثَّلٰثُونَ
باب ۱۳۲ ایکسو بتیسواں — قیام لیلۃ القدر اور اسکے متعلقات کے بیان میں

بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ وَخِصَالِ الْفِطْرَةِ الْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُونَ
باب ۱۳۳ ایکسو تینتیسواں — مسواک کرنیکی فضیلت اور فطرت کی خصلتوں کے بیان میں

بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَأْكِيدِ وُجُوبِ الزَّكٰوةِ وَبَيَانِ فَضَائِلِهَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا الْبَابُ
باب ۱۳۴ — زکوٰۃ کے واجب ہونے کی تاکید اور اسکے فضائل کے بیان میں

الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كِتَابِ الصِّيَامِ وَفَضَائِلِهِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ
چونتیسواں روزوں اور اسکے فضائل اور متعلقات

وَالسُّحُورِ وَأَنْوَاعٍ كَثِيرَةٍ وَفِيهِ أَبْوَابُ الْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُونَ بَعْدَ

اور سحر کی اور انواع کثیرہ کے بیان میں۔ اور اسمیں کئی باب ہیں باب ۱۳۵ ایکسو پینتیسواں

الْمِائَةِ فِي كِتَابِ الِاعْتِكَافِ الْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ

اعتکاف کے بیان میں باب ۱۳۶ ایکسو چھتیسواں

فِي كِتَابِ الْحَجِّ الْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ

حج کے بیان میں باب ایکسو سینتیسواں جہاد

وَفَضْلِ الشُّهَدَاءِ وَبَيَانِهِمْ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ وَفِيهِ أَبْوَابُ الْبَابُ

اور شہیدوں کی فضیلت اور اُنکے بیان اور متعلقات کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں باب ۱۳۸

الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ الْعِتْقِ الْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُو

ایکسو اٹھیسواں غلام آزاد کرنیکی فضیلت کے بیان میں باب ایکسو انتالیسواں

بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْمَمْلُوكِ الْبَابُ الْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ

مملوک سے احسان کرنے کی فضیلت کے بیان میں باب ۱۴۰ ایکسو چالیسواں

فِي فَضْلِ الْمَمْلُوكِ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللهِ تَعَالَى وَحَقَّ مَوَالِيهِ الْبَابُ

اُس غلام کی فضیلت کے بیان میں جو اللہ تعالیٰ کا حق اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے۔ باب ۱۴۱

الْحَادِي وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرْجِ وَهُوَ

ایکسو اکتالیسواں ہرج یعنے اختلاط اور فتنوں کے ظہور کے وقت عبادت کرنیکے

الِاخْتِلَاطُ وَالْفِتَنُ الْبَابُ الثَّانِي وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ

فضیلت کے بیان میں باب ۱۴۲ ایکسو بیالیسواں تجرید و فرد حدیث

السَّمَاحَةِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْأَخْذِ وَالْعَطَاءِ وَحُسْنِ الْقَضَاءِ وَالتَّقَاضِي

اور بیچنے دینے کیوقت میں سماحت کرنیکی فضیلت کے اور قرض کو اچھی طرح سے ادا کرنے اور اچھی طرح سے تقاضا کرنے اور

وَإِرْجَاحِ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ الْبَابُ الثَّالِثُ وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كِتَابِ

ماپنے تولنے میں وقت باب اور قول کو جھکتا رکھنے کی فضیلت کے بیان میں۔ باب ایکسو تینتالیسواں علم کے

الْعِلْمِ الْبَابُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كِتَابِ حَمْدِ اللهِ تَعَالَى وَ

بیان میں باب ۱۴۴ ایکسو چوالیسواں اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کرنیکے

شُكْرِهِ الْبَابُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ

بیان میں باب ۱۴۵ ایکسو پینتالیسواں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الباب السادس والاربعون بعد المائۃ فی کتاب
اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے بیان میں باب ایکسو چھیالیسواں ۱۴۶

الاذکار وما یتعلق بھا وبیان انواعھا واوقاتھا وغیر ذلک وفیہ ابواب
و کرار اور اسکے متعلقات اور اسکے اقسام اور اوقات وغیرہ کے بیان میں۔ اور اس میں کئی باب ہیں

الباب السابع والاربعون بعد المائۃ فی کتاب الدعوات وفیہ ابواب
باب ایکسو سینتالیسواں دعاؤں کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں۔

الباب الثامن والاربعون بعد المائۃ فی کرامات الاولیاء وفضلھم
باب ایکسو اڑتالیسواں ولیوں کی کرامتوں اور انکی فضیلت کے بیان میں

الباب التاسع والاربعون بعد المائۃ فی کتاب الامور المنھی عنھا
باب ایکسو انچاسواں ان کاموں کے بیان میں جن سے منع کیا گیا ہے

الباب الخمسون بعد المائۃ فی تحریم الغیبۃ والامر بحفظ اللسان
باب ایکسو پچاسواں غیبت کے حرام ہونے اور زبان کو اس سے بچانے

وتحریم سماعھا وبیان ما یباح منھا الباب الحادی والخمسون بعد
و غیبت کے سننے کی حرمت اور غیبت مباح کے بیان میں باب ایکسو اکاون ۱۵۱

المائۃ فی تحریم النمیمۃ الباب الثانی والخمسون بعد المائۃ فی تحریم
چغلی کی حرمت کے بیان میں باب ایکسو باون ۱۵۲ لوگوں کی باتیں

نقل الحدیث وکلام الناس الی ولاۃ الامور الباب الثالث والخمسون
حکام کے پاس بیان کرنے کی تحریم کے بیان میں باب ایکسو تریپن

بعد المائۃ فی ذم ذی الوجھین الباب الرابع والخمسون بعد المائۃ فی
دو رویہ آدمی کی مذمت کے بیان میں باب ایکسو چون ۱۵۴

تحریم الکذب الباب الخامس والخمسون بعد المائۃ فی ما یجوز من
جھوٹ کی تحریم کے بیان میں باب ایکسو پچپن ۱۵۵ اس جھوٹ کے بیان میں

الکذب الباب السادس والخمسون بعد المائۃ فی الحث علی التثبت
جو جائز ہے باب ایکسو چھپن ۱۵۶ اس امر کی ترغیب میں کہ آدمی جو بات

فیما یقولہ ویحکیہ الباب السابع والخمسون بعد المائۃ فی غلظ
کہے اور حکایت کرے تو تحقیق اور ثبوت کو پہنچ کر کہے باب ایکسو ستاون

شَهَادَةِ الزُّوْرِ وَتَحْرِيْمِهَا اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ

جھوٹی گواہی کی برائی اور حرام ہونے کے بیان میں باب ایکسو اٹھاون ۱۵۸ انسان

لَعْنِ اِنْسَانٍ بِعَيْنِهٖ اَوْ دَابَّةٍ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ

معین یا چوپایہ پر لعنت کرنے کی حرمت کے بیان میں باب ایکسو انسٹھ

جَوَازِ لَعْنِ اَصْحَابِ الْمَعَاصِيْ غَيْرِ الْمُعَيَّنِيْنَ اَلْبَابُ السِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ

گنہگاروں غیر معینوں پر لعنت کرنے کے جواز میں باب ایکسو ساٹھ

تَحْرِيْمِ سَبِّ الْمُؤْمِنِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَسَبِّ الْاَمْوَاتِ وَالنَّهْيِ عَنْهُ اَلْبَابُ

مومن کو ناحق برا کہنے اور مرے ہوئے کو برا کہنے کی حرمت کے بیان میں باب

الْحَادِيْ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاِيْذَاءِ اَلْبَابُ الثَّانِيْ وَالسِّتُّوْنَ

ایکسو باسٹھ ۱۶۲ کسی کو ایذا دینے سے نہی کے بیان میں باب ایکسو باسٹھ

بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ وَالتَّقَاطُعِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَ

ایک دوسرے سے بغض رکھنے اور ایک دوسرے کی طرف پشت کرنے اور ایکدوسرے سے جدائی کرنے سے نہی کے بیان میں باب

السِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ الْحَسَدِ وَالنَّهْيِ عَنْهُ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَ

ایکسو تریسٹھ حسد کی حرمت میں اور اس سے منع کے بیان میں باب ایک سو چونسٹھ

السِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّحَسُّسِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ

کسی کے عیب کی جستجو کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایک سو پینسٹھ مسلمان

الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنْ سُوْءِ الظَّنِّ بِالْمُسْلِمِيْنَ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ

کسی سے بدظنی کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایک سو چھیاسٹھ

الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ احْتِقَارِ الْمُسْلِمِيْنَ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ

مسلمانوں کی حقارت کرنے کی حرام ہونے کے بیان میں باب ایک سو سڑسٹھ

فِيْ اِظْهَارِ الشَّمَاتَةِ بِالْمُسْلِمِ وَالنَّهْيِ عَنْهَا اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ

مسلمان کے رنج پر خوشی ظاہر کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایک سو اڑسٹھ

الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ الطَّعْنِ بِالْاَنْسَابِ الثَّابِتَةِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ

لوگوں کی نسبیں جو ثابت ہیں انہیں طعن کرنے کی حرمت کے بیان میں باب ایک سو انہتر ۱۶۹

بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْفَحْشِ وَالْخَنَا اَلْبَابُ السَّبْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ

فحش اور فحش کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایکسو ستر ۱۷۰

فِي تَحْرِيمِ الْغَدْرِ الْبَابُ الْحَادِي وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ الْمَنِّ

غدر کے حرام ہونے کے بیان میں باب ایکسو اکہتر کسے کو بخشش وغیرہ کرکے

بِالْعَطِيَّةِ وَنَحْوِهَا الْبَابُ الثَّانِي وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ

احسان جتانے کی تحریم کے بیان میں باب ایکسو بہتر نمبر اور

الِافْتِخَارِ وَالْبَغْيِ الْبَابُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ الْهِجْرَانِ

سرکشی کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایکسو تہتر تین دن سے زیادہ

بَيْنَ الْمُسْلِمَيْنِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ الْبَابُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي

مسلمانوں میں بھائی رہنے کی رخصت کے بیان میں باب ایکسو چوہتر

النَّهْيِ عَنْ تَنَاجِي اثْنَيْنِ دُونَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ الْبَابُ

دو آدمی کو باہر تیسرے کے اون کے راز گوئی کرنے کی نہی کے بیان میں بغیر حاجت کے باب

الْخَامِسُ وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنْ تَعْذِيبِ الدَّوَابِّ

ایکسو پچہتر غلام اور چوپائے اور فرزند کو بغیر سبب شرعی کے دکھ

وَالْمَرْأَةِ وَالْوَلَدِ بِغَيْرِ سَبَبٍ شَرْعِيٍّ الْبَابُ السَّادِسُ وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ

دینے سے نہی کے بیان میں باب ایکسو چھہتر

الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ التَّعْذِيبِ بِالنَّارِ لِكُلِّ حَيَوَانٍ حَتَّى النَّمْلَةِ وَنَحْوِهَا الْبَابُ

جاندار چیزوں کو آگ کا عذاب کرنے سے نہی کے بیان میں یہانتک کہ چیونٹی اور مانند اسکے کو باب

السَّابِعُ وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ الْبَابُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُونَ

ایکسو ستتر مالدار کو قرض ادا کرنے میں دیر کرنے کی تحریم میں باب ایکسو اٹہتر

بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كَرَاهَةِ الْعَوْدِ فِي الْهِبَةِ الْبَابُ الثَّمَانُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَأْكِيدِ

بخشش کرکے پھر واپس کر لینے کی کراہیت کے بیان میں باب ایکسو اناسی

تَحْرِيمِ مَالِ الْيَتِيمِ الْبَابُ الثَّمَانُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ الرِّبَا

یتیم کے مال کی تحریم کی تاکید کے بیان میں باب ایکسو اسی

الْبَابُ الْحَادِي وَالثَّمَانُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ الرِّيَاءِ الْبَابُ

کی تحریم کے بیان میں باب ایکسو اکاسی ریا کی تحریم کے بیان میں

الثَّانِي وَالثَّمَانُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيمَا يُتَوَهَّمُ أَنَّهُ رِيَاءٌ وَلَيْسَ هُوَ رِيَاءً الْبَابُ

ایکسو بیاسی کس کام کے بیان میں جس میں ریا کو وہم کیا جائے اور حقیقت ریا نہ ہو باب

اَلثَّالِثُ وَالثَّمَانُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ تَحْرِیْمِ النَّظَرِ اِلَی الْاَجْنَبِیَّةِ وَالْاَمْرِدِ الْحَسَنِ

ایکسو تراسی اجنبی بیگانی عورت اور بے ریش لڑکوں خوبصورت کی طرف شہوت سے دیکھنے کی تحریم کے بیان میں

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ تَحْرِیْمِ الْخَلْوَةِ بِالْاَجْنَبِیَّةِ

باب ایکسو چوراسی اجنبی عورت سے خلوت کرنے کی حرمت کے بیان میں

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّمَانُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ تَحْرِیْمِ تَشَبُّهِ الرِّجَالِ

باب ایکسو پچاسی مردوں کو عورتوں سے

بِالنِّسَاءِ وَالنِّسَاءِ بِالرِّجَالِ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّمَانُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ

اور عورتوں کو مردوں سے مشابہت کرنیکی تحریم کے بیان میں باب ایکسو چھیاسی

فِی النَّهْیِ عَنِ التَّشَبُّهِ بِالشَّیَاطِیْنِ وَالْکُفَّارِ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ بَعْدَ

شیطان اور کافروں سے مشابہت کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایکسو ستاسی

الْمِائَةِ فِیْ نَهْیِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ عَنْ خِضَابِ الشَّعْرِ بِالسَّوَادِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ

مرد اور عورت کو صرف سیاہ خضاب کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایکسو

وَالثَّمَانُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِی النَّهْیِ عَنِ الْقَزَعِ وَهُوَ حَلْقُ بَعْضِ الرَّاْسِ دُوْنَ

اٹھاسی سر کے بال کچھ منڈوانے اور کچھ نہ منڈوانے سے نہی کے بیان

بَعْضٍ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّمَانُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ تَحْرِیْمِ وَصْلِ الشَّعْرِ وَ

میں باب ایکسو نواسی بالوں سے بال کاٹنے اور دوسرے اور دوشدی

الْوَشْمِ وَالْوَشْرِ اَلْبَابُ التِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِی النَّهْیِ عَنْ نَتْفِ الشَّیْبِ

حرمت کے بیان میں۔ باب ایکسو نوے سفید بالوں کے اکھاڑنے سے نہی کے بیان میں

اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ کَرَاهَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْیَمِیْنِ

باب ایکسو اکانوے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے اور داہاں ہاتھ فرج کو

وَمَسِّ الْفَرْجِ بِالْیَمِیْنِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ کَرَاهَةِ

لگانے کی کراہیت کے بیان میں باب ایکسو بانوے ایک جوتا پہنکر

الْمَشْیِ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدٍ وَکَرَاهَةِ لُبْسِ النَّعْلِ وَالْخُفِّ وَنَحْوِهِمَا اَلْبَابُ الثَّالِثُ

چلنے پھرنے اور کھڑے ہو کر جوتا اور موزہ پہننے کی کراہت کے بیان میں باب

وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ کَرَاهَةِ تَرْکِ النَّارِ فِی الْبَیْتِ عِنْدَ النَّوْمِ وَنَحْوِهٖ

ایکسو ترانوے سونے وغیرہ غفلت کے وقت گھر میں آگ چھوڑنے کی کراہت کے بیان میں

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّكَلُّفِ الْبَابُ الْخَامِسُ

باب ایکسو چورانوے تکلف سے نہی کے بیان میں باب ۱۹۵ ایکسو پچانوے

وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيْمِ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَلَطْمِ الْخَدِّ وَنَحْوِهِمَا

میت پر نوحہ کرنے اور رخسارہ وغیرہا پیٹنے کے حرام ہونے کے بیان میں

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ الْكُهَّانِ وَ

باب ایکسو چھیانوے کاہنوں اور

الْمُنَجِّمِيْنَ وَالْعَرَّافِ وَاَصْحَابِ الرَّمْلِ وَالطَّوَارِقِ بِالْحَصٰى وَالشَّعِيْرِ الْبَابُ

منجموں اور عرافوں اور رملوں وغیرہم کے پاس جانے سے نہی کے بیان میں باب

السَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّطَيُّرِ الْبَابُ الثَّامِنُ وَ

ایکسو ستانوے بدشگونی سے نہی کے بیان میں باب ایکسو

التِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيْمِ تَصْوِيْرِ الْحَيَوَانِ فِي بِسَاطٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ ثَوْبٍ

اٹھانوے بچھونے یا تکیہ یا کپڑے میں جاندار کی تصویر بنانے کی تحریم کے بیان میں

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيْمِ اتِّخَاذِ الْكَلْبِ اِلَّا

باب ایکسو ننانوے کھیتی اور شکار یا جانوروں کی حفاظت کے سوا کتا رکھنے کی تحریم

لِصَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ اَوْ مَاشِيَةٍ الْبَابُ الْمِائَتَانِ فِي كَرَاهَةِ تَعْلِيْقِ الْجَرَسِ فِي الْبَعِيْرِ

کے بیان میں باب دوسو اونٹ وغیرہ چوپاؤں کے گلے میں

وَغَيْرِهِ اِسْتِصْحَابِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ الْبَابُ الْحَادِيْ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي

گھنٹی باندھنے کی کراہت کے بیان میں اور کتا اور گھنٹی کو سفر میں ساتھ رکھنے کی کراہت کے بیان میں باب دوسو ایک

كَرَاهَةِ رُكُوْبِ الْجَلَّالَةِ وَهِيَ الْبَعِيْرُ اَوِ النَّاقَةُ الَّتِيْ تَاْكُلُ الْعَذِرَةَ الْبَابُ

جلالہ پر سوار ہونے کی کراہت کے بیان میں اور جلالہ اونٹ اونٹنی جو گند کی کھاتے

الثَّانِيْ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْاَمْرِ بِتَنْزِيْهِهٖ عَنْ

دوسو دوسرے سے نہی کے بیان میں اور پاک چیزوں سے مسجد کو پاک رکھنے کے

[illegible]

[illegible]

الْمِائَتَيْنِ فِي نَهْيِ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا أَوْ غَيْرَهُمَا مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيهَةٌ عَنْ

چار سو بیس یا پیاز وغیرہما بدبودار چیز کھانے والے کو اس کی بدبو زائل ہونے سے پہلے

دُخُولِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ زَوَالِ رَائِحَتِهِ الْبَابُ الْخَامِسُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ

مسجد میں داخل ہونے سے ممانعت کے بیان میں باب دو سو پانچ امام کے خطبہ پڑھنے

اجْتِبَاءِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ الْبَابُ السَّادِسُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي

کی حالت میں مجمعہ میں گھٹنے کی صورت بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں باب دو سو چھ ۲۰۶

نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ عَنْ أَخْذِ شَيْءٍ مِنْ شَعْرِهِ

جو شخص عشرہ ذی الحجہ آجائے اور وہ قربانی کا ارادہ کرتا ہے تو قربانی کرنے سے پہلے بال

أَوْ أَظْفَارِهِ حَتَّى يُضَحِّيَ الْبَابُ السَّابِعُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْحَلِفِ

اور ناخون کترانے سے نہی کے بیان میں باب دو سو سات مخلوق کی قسم کھانے

بِمَخْلُوقٍ كَالنَّبِيِّ وَالْكَعْبَةِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالسَّمَاءِ وَغَيْرِهَا الْبَابُ الثَّامِنُ

کی کے بیان میں جیسا پیغمبر اور کعبہ اور ملائکہ اور آسمان وغیرہا کی قسم کھانا باب دو سو

بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الْيَمِينِ الْكَاذِبَةِ عَمْدًا الْبَابُ التَّاسِعُ

آدمی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانے کی تشدید کے بیان میں باب دو سو نو ۲۰۹

بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي نَدْبِ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

جو شخص کسی شے پر قسم کھائے پھر اس محلوف علیہ کا غیر اسکو بہتر معلوم ہو تو اسکو

أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ الْمَحْلُوفَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُكَفِّرُ عَنْ يَمِينِهِ الْبَابُ الْعَاشِرُ بَعْدَ

مستحب ہے کہ قسم توڑ کر محلوف کر لیوے پھر قسم کا کفارہ ادا کرے باب دو سو ۲۱۰

الْمِائَتَيْنِ فِي الْعَفْوِ عَنْ لَغْوِ الْيَمِينِ وَأَنَّهُ لَا كَفَّارَةَ فِيهِ الْبَابُ الْحَادِي

اور بیان میں قسم لغو کی معافی اور اسمیں کفارہ لازم نہ آنے کے بیان میں باب

عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ كَثْرَةِ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا

دو سو گیارہ خرید و فروخت میں بہت قسم کھانے کی کراہت کے بیان میں اگرچہ سچا ہی ہو

الْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ أَنْ يَسْأَلَ الْإِنْسَانُ بِوَجْهِ اللَّهِ

باب دو سو بارہ اس امر کی کراہت کے بیان میں کہ آدمی اللہ کے نام بہشت کے سوا

غَيْرَ الْجَنَّةِ الْبَابُ الثَّالِثَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيمِ قَوْلِ شَاهَنْشَاهِ

سوا ں کرے۔ باب دو سو تیرہ بادشاہ وغیرہ امرا کو شاہنشاہ

لِلسُّلْطَانِ وَغَيْرِهِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ تَحَاطُبِ
کہنے کی تحریم میں باب دوسو چودہ فاسق اور مبتدع اور انکے مثل کو
الْفَاسِقِ وَالْمُبْتَدِعِ وَنَحْوِهِمَا بِسَيِّدٍ وَنَحْوِهِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ
سید وغیرہ تعظیم کے الفاظ سے خطاب کرنے کی ممانعت کے بیان میں باب دوسو پندرہ ۲۱۵
فِي كَرَاهَةِ سَبِّ الْحُمَّى اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ
بخار کو برا کہنے کی کراہت میں باب دوسو سولہ ہوا کو برا کہنے سے
الرِّيحِ اَلْبَابُ السَّابِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ سَبِّ الدِّيكِ اَلْبَابُ
ممانعت کے بیان میں باب دوسو سترہ مرغ خانگی کو برا کہنے کی کراہت میں باب
الثَّامِنُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا اَلْبَابُ
باب دوسو اٹھارہ مطرنا بنوء کذا کے کہنے سے نہی کے بیان میں
التَّاسِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيمِ قَوْلِهِ لِمُسْلِمٍ يَا كَافِرُ اَلْبَابُ الْعِشْرُونَ
باب دوسو انیس مسلمان کو کافر کہنے کی تحریم میں
بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْفُحْشِ وَبَذَاءِ اللِّسَانِ اَلْبَابُ الْحَادِي وَ
باب دوسو بیس بے ہودہ گوئی اور بدزبانی سے نہی کے بیان میں
الْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ التَّقْعِيرِ فِي الْكَلَامِ بِالتَّشَدُّقِ وَتَكَلُّفِ
دوسو اکیس تکلف سے کلام فصیح اور تعمیق کرنے کی
الْفَصَاحَةِ وَغَيْرِهَا اَلْبَابُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ
کراہت کے بیان میں باب دوسو بائیس خبث
قَوْلِ خَبُثَتْ نَفْسِي اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ
نفسی کہنے کی کراہت کے بیان میں باب دوسو تیئیس انگور کا نام کرم رکھنے کی
تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ
کراہت کے بیان میں باب دوسو چوبیس ۲۲۴ عورت
وَصْفِ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا بِمَا يَكُونُ فِي ذَلِكَ لِغَرَضٍ شَرْعِيٍّ كَنِكَاحٍ
کو بیان مرد سے بدن یہ ۔ت عورت کے بیان کرنے سے نہی کے بیان میں مگر نکاح وغیرہ غرض شرعی کیلئے بیان کرنا ممنوع
نَحْوِهِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ
باب دوسو پچیس ۲۲۵ دعا میں

فِی الدُّعَاءِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ بَلْ یَجْزِمُ بِالطَّلَبِ اَلْبَابُ السَّادِسُ

اللھم اغفر لی ان شئت کہنے کی کراہت میں بلکہ عزم کہتے سے دعا مانگا کرے۔ باب

وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاھَۃِ قَوْلِ مَاشَآءَ اللّٰہُ وَشَآءَ فُلَانٌ اَلْبَابُ

دوسو چوبیس ماشاء اللہ وشاء فلاں کہنے کی کراہت کے بیان میں باب

السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاھَۃِ الْحَدِیْثِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَۃِ

دوسو ستائیس عشا کی نماز کے بعد باتیں کرنیکی کراہت کے بیان میں

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ تَحْرِیْمِ امْتِنَاعِ الْمَرْاَۃِ عَنْ

باب دوسو اٹھائیس جب خاوند عورت کو اپنے بچھونے کی طرف بلاوے تو بلا عذر نہ کرے

فِرَاشِ زَوْجِھَا اِذَا دَعَاھَا وَلَمْ یَکُنْ لَّھَا عُذْرٌ شَرْعِیٌّ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَ

عورت کو نہ جانیکی تحریم کے بیان میں باب

الْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ تَحْرِیْمِ صَوْمِ الْمَرْاَۃِ تَطَوُّعًا وَّزَوْجُھَا حَاضِرٌ

دوسو انتیس جب خاوند گھر میں موجود ہو تو عورت کو نفلی روزہ بغیر اذن خاوند کے رکھنے کی تحریم کے

اِلَّا بِاِذْنِہٖ اَلْبَابُ الثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ تَحْرِیْمِ رَفْعِ الْمَاْمُوْمِ رَاْسَہٗ

بیان میں باب دوسو تیس رکوع اور سجدہ میں امام سے پہلے مقتدی

مِنَ الرُّکُوْعِ اَوِ السُّجُوْدِ قَبْلَ الْاِمَامِ اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ

کا سر اٹھانے کی تحریم کے بیان میں باب دوسو اکتیس ۲۳۱

الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاھَۃِ وَضْعِ الْیَدِ عَلَی الْخَاصِرَۃِ فِی الصَّلٰوۃِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ

نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے کی کراہت کے بیان میں باب

وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاھَۃِ الصَّلٰوۃِ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ وَنَفْسُہٗ تَتُوْقُ

دوسو بتیس جب کھانا حاضر ہو اور جی کھانا چاہتا ہو

اِلَیْہِ اَوْ مَعَ مُدَافَعَۃِ الْاَخْبَثَیْنِ وَھُمَا الْبَوْلُ وَالْغَائِطُ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَ

اسکو چھوڑ کر یا پاخانہ اور پیشاب آئے اسکو بند کرکے نماز پڑھنے کی کراہت کے بیان میں باب

الثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی النَّھْیِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَی السَّمَآءِ فِی الصَّلٰوۃِ

دوسو تینتیس نماز میں آسمان کی طرف آنکھ اٹھانے سے نہی کے بیان میں

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاھَۃِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب دوسو چونتیس نماز میں بلا عذر دائیں بائیں التفات کرنے کی

بغير عذر الباب الخامس والثلثون بعد المائتين في النهي عن الصلوة

کراہت کے بیان میں باب دو سو پینتیس قبروں کی طرف نماز پڑھنے سے ممانعت

الى لقبور الباب السادس والثلثون بعد المائتين في تحريم المرور بين يدي

بیان باب دو سو چھتیس ۲۳۶ نمازی کے آگے سے گذرنے کی تحریم کے بیان میں

المصلي الباب السابع والثلثون بعد المائتين في كراهة شروع المأموم في نافلة

باب دو سو سینتیس مؤذن کی اقامت میں شروع ہو چکنے بعد مقتدی کے نفل شروع کرنے کی کراہت کے

بعد شروع المؤذن في اقامة الصلوة الباب الثامن والثلثون بعد المائتين في

بیان میں باب دو سو اڑتیس جمعہ کے دن روزے سے اور اسکی رات کو نماز سے خاص کرنے کی کراہت

كراهة تخصيص يوم الجمعة بصيام وليلته بصلوة الباب التاسع والثلثون بعد

میں باب دو سو انتالیس ۲۳۹ روزہ وصال کی تحریم کے

المائتين في تحريم الوصال في الصوم الباب الاربعون بعد المائتين في

بیان میں باب دو سو چالیس قبر پر بیٹھنے کی تحریم کے

تحريم الجلوس على القبر الباب الحادي والاربعون بعد المائتين في النهي

بیان میں باب دو سو اکتالیس ۲۴۱ قبر کو چونہ پختہ کرنے

عن تخصيص القبر والبناء عليه الباب الثاني والاربعون بعد المائتين في

اور اوس پر مکان بنانے سے نہی کے بیان میں باب دو سو بیالیس ۲۴۲

تغليظ اباق العبد عن سيده الباب الثالث والاربعون بعد المائتين في

غلام کا اپنے مولی سے بھاگ جانیکی تشدید کے بیان میں باب دو سو تینتالیس ۲۴۳

تحريم الشفاعة في الحدود الباب الرابع والاربعون بعد المائتين

حدود میں شفاعت کرنے کی تحریم کے بیان میں باب دو سو چوالیس

في النهي عن التغوط في طرق الناس وموارد الماء الباب الخامس والاربعون

لوگوں کی راہ اور پانی کے گھاٹوں میں قضاء حاجت کرنے سے نہی کے بیان میں باب ۲۴۵ دو سو

بعد المائتين في النهي عن البول في الجحر في الماء الراكد الباب السادس

پینتالیس ۲۴۵ کھڑے پانی میں بول کرنے سے نہی کے بیان میں باب

والاربعون بعد المائتين في كراهة تفضيل الوالد بعض اولاده على بعض

دو سو چھیالیس ۲۴۶ باپ کے لیئے اولاد میں سے بعض کو زیادہ دینے کی کراہت کے

CENTRAL LIBRARY

فِی لِحْبَةِ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی تَحْرِیْمِ اِحْدَادِ

بیان میں باب دوسو سینتالیس عورت کو کسی میت پر

الْمَرْاَةِ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرَةَ اَیَّامٍ

تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی حرمت میں مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی تَحْرِیْمِ بَیْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِیْ

باب دوسو اڑتالیس شہری کو بیچنے کی چیز

وَتَلَقِّی الرُّکْبَانِ وَالْبَیْعِ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَالْخِطْبَةِ عَلٰی خِطْبَتِهٖ اِلَّا اَنْ یَّاْذَنَ

بیچنے اور تلقی رکبان اور بھائی کے سودے پر سودا کرنا اور اسکے خطبہ پر خطبہ کرنے کی تحریم میں مگر یہ کہ وہ اذن دیدے

اَوْ یَرُدَّ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی النَّهْیِ عَنْ اِضَاعَةِ

بار کرے باب دوسو انچاس مال کو کسی ایسی جگہوں میں

الْمَالِ فِیْ غَیْرِ وُجُوْهِهِ الَّتِیْ اَذِنَ الشَّرْعُ فِیْهَا اَلْبَابُ الْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ

ضائع کرنے کی نہی کے بیان میں جہاں شریعت نے اذن دیا ہو باب دوسو پچاس ۲۵۰

فِی النَّهْیِ عَنِ الْاِشَارَةِ اِلٰی مُسْلِمٍ بِسِلَاحٍ وَنَحْوِهٖ اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالْخَمْسُوْنَ

ہتھیار وغیرہ سے مسلمان کیطرف اشارہ کرنے سے نہی کے بیان میں۔ باب دوسو اکاون

بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاهَةِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ اِلَّا لِعُذْرٍ

اذان ہوجانے کے بعد بلا عذر مسجد سے نکل جانے کی کراہت کے بیان میں

اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاهَةِ رَدِّ الرَّیْحَانِ وَنَحْوِهٖ

باب دوسو باون بلا عذر خوشبودار گھاس یا پھول کے رد کرنے کی کراہت کے

عُذْرٍ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاهَةِ الْمَدْحِ فِی الْوَجْهِ

بیان میں باب دوسو ترپن جسے خود بینی وغیرہ کا خوف ہو۔

لِمَنْ خِیْفَ عَلَیْهِ مَفْسَدَةٌ مِّنْ اِعْجَابٍ وَنَحْوِهٖ وَجَوَازِهٖ لِمَنْ اٰمَنَ ذٰلِكَ فِیْ

اسکے روبرو اسکے مدح کرنے کی کراہت میں اور جسکے حق میں اس طرح سے امن ہو اسکے روبرو اسکی مدح کرنے

حَقِّهٖ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاهَةِ الْخُرُوْجِ مِنْ بَلَدٍ

جواز میں۔ باب دوسو چون جس شہر میں وبا

وَقَعَ فِیْهِ الْوَبَاءُ فِرَارًا مِّنْهُ وَکَرَاهَةِ الْقُدُوْمِ عَلَیْهِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ

پھیلی ہو اس سے بھاگ جانے کی اور باہر سے اس میں آنے کی کراہت کے بیان میں۔ باب

الخمسون بعد المائتين في التغليظ في تحريم الشعر الباب السادس والخمسون
دو سو پچاس ۲۵۰ ویں تحریم کی تغلیظ میں باب ۲۵۶ دو سو چھپن
بعد المائتين في النهي عن المسافرة بالمصحف الى بلاد الكفار اذا خيف وقوعه بايديهم
قرآن ساتھ لیکر کفار کے شہروں کیطرف سفر کرنے سے نہی کے بیان میں جب دشمن کے ہاتھ میں آنے کا خوف ہو۔ باب
العدد الباب السابع والخمسون بعد المائتين في تحريم استعمال اواني الذهب والفضة
دو سو ستاون ۲۵۷ ویں سونے چاندی کے برتنوں کو کھانے پینے وغیرہ کاموں میں استعمال کرنے کی
في الاكل والشرب والطهارة وسائر وجوه الاستعمال الباب الثامن والخمسون بعد
تحریم کے بیان میں باب دو سو اٹھاون ۲۵۸
المائتين في تحريم لبس الرجل ثوبا مزعفرا الباب التاسع والخمسون بعد
مرد کو زعفران کا رنگا ہوا کپڑا پہننے کی حرمت میں باب دو سو انسٹھ ۲۵۹
المائتين في النهي عن صمت يوم الى الليل الباب الستون بعد المائتين في
دن سے رات تک چپ رہنے سے نہی کے بیان میں باب دو سو ساٹھ
تحريم الانتساب الى غير ابيه وتوليه الى غير موالیه الباب الحادی و
اپنے باپ کے غیر کی طرف اپنے نسب بیان کرنے اور اپنے موالی کو چھوڑ کر دوسرے کی تحریم کے بیان میں باب
الستون بعد المائتين في التحذير عن ارتكاب ما نهى الله تعالى عنه او
دو سو اکسٹھ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی منہیات کے
رسوله صلى الله عليه وسلم الباب الثاني والستون بعد المائتين فيما
ارتکاب سے تحذیر کے بیان میں باب دو سو باسٹھ اس بیان میں
يقول هو يفعله مما ارتكب منهيا عنه الباب الثالث والستون بعد
کہ جو شخص کسی کام منہی عنہ کا مرتکب ہو جائے تو اسکو کیا کہنا چاہیے۔ باب ۲۶۳ دو سو
المائتين في كتاب المنثورات والملح الباب الرابع والستون بعد
تر کیسٹھ متفرقات اور نمکین مضامین کے احادیث کے بیان میں باب دو سو چھ ۲۶۴
المائتين في كتاب الاستغفار الباب الخامس والستون بعد
پچھ کیسٹھ استغفار کے بیان میں باب دو سو پینسٹھ ۲۶۵
المائتين في بيان ما اعد الله للمؤمنين في الجنة
ان نعمتوں کے بیان میں جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے بہشت میں طیار کی ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِی الْاِخْلَاصِ وَاِحْضَارِ النِّیَّۃِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَعْمَالِ وَالْاَقْوَالِ

پہلا باب سب اعمال اور اقوال اور احوال ظاہر و مخفی میں

وَالْاَحْوَالِ الْبَارِزَۃِ وَالْخَفِیَّۃِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ

اخلاص اور احضار نیت کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ان کو یہی حکم ہوا ہے

مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ

کہ بندگی کریں اللہ تعالیٰ کی نرمی کر کر اوسکے واسطے ایکطرف ہو کر اور کھڑی کریں نماز اور دیویں زکوٰۃ اور یہی ہے دین

الْقَیِّمَۃِ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ

مضبوط لوگوں کی۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے قربانیوں کے خون اور گوشت خدا کو نہیں پہونچتے لیکن تمہارا

التَّقْوٰی مِنْکُمْ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ

تقویٰ اوسکو پہنچتا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہارے جی میں ہے اگر تم اوسکو مخفی رکھو

اَوْ تُبْدُوْہُ یَعْلَمْہُ اللّٰہُ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ

یا ظاہر کرو وہ خدا تعالیٰ اوسکو جانتا ہے امیر المومنین ابی حفص عمر بن خطاب کے وہ بیٹے

نُفَیْلِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ رِیَاحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عَدِیِّ

نفیل کے وہ بیٹے عبد العزیٰ کے وہ بیٹے رباح کے وہ بیٹے عبداللہ کے وہ بیٹے قرط کے وہ بیٹے رزاح کے وہ بیٹے عدی کے

ابْنِ کَعْبِ بْنِ لُؤَیِّ بْنِ غَالِبٍ الْقُرَشِیِّ الْعَدَوِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ

وہ بیٹے کعب کے وہ بیٹے لوی کے وہ بیٹے غالب کے قریش میں عدوی تھے نسب کے فرماتے ہیں کہ میں نے خود سنا تھا کہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیٍٔ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ سب عمل نیتوں کیساتھ ہیں ہر آدمی کو وہی ملے گا۔ جو اوسنے

مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗٓ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَآ اَوِ امْرَاَۃٍ یَّنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗٓ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ

عمل کرنے کی نیت کی ہوگی جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور رسول کیطرف ہو گی تو اوسکی ہجرت اللہ رسول کیطرف منصور ہوگی اور

ھِجْرَتُہٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُھَآ اَوِ امْرَاَۃٍ یَّنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗٓ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلٰی

ہجرت دنیا کے حاصل کرنے کو ہوگی یا کسی عورت کے نکاح کرنیکے لیے ہجرت کریگا اوسی چیز کیطرف اوس کی ہجرت ہوگی علماء

صِحَّتِہٖ رَوَاہُ اِمَامَا الْمُحَدِّثِیْنَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ الْمُغِیْرَۃِ

نے اتفاق کیا ہے اس حدیث کے صحیح ہونے پر اس حدیث کو دو امام محدثین کے نے روایت کیا ابو عبداللہ اور مسلم محمد بن اسماعیل

ابن برزذبہ الجعفی البخاری وابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری

وہ بیٹا برزذبہ کا جعفی قبیلہ میں سے بخاری کا بسنے والا اور دوسرے کی کنیت ابو الحسن تھا اس کا نام مسلم ہے وہ بیٹا ہے حجاج کا وہ بیٹا ہے مسلم کا

النیسابوری رضی اللہ عنہما فی کتابیہما الذین ہما اصح الکتب المصنفۃ

نیساپور کا رہنے والا ہو جو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے اپنی اپنی کتاب میں جو تمام کتب مصنفہ میں سے زیادہ صحیح ہے

وعن ام المؤمنین ام عبد اللہ عائشۃ رضہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ

اور ام المؤمنین ام عبد اللہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یغزو جیش الکعبۃ فاذا کانوا ببیداء من الارض یخسف

علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ سے لڑنے کو آوے گا جب بیداء میں پہونچے گا تو

بآولہم وآخرہم قالت قلت یا رسول اللہ کیف یخسف بآولہم وآخرہم ومنہم

اوپر کھلی زمین سب زمین میں دھنس جائیگی عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلعم پہلی اور پچھلی کو سطح زمین کی کیونکر

اسواقہم ومن لیس منہم قال یخسف بآولہم وآخرہم ثم یبعثون علی

اور جو بازاری وغیرہ لوگ وہی شامل ہونگے فرمایا سب لشکر میں دھنسا جائیگا پھر اپنی نیتوں پر قیامت

نیاتہم متفق علیہ ھذا لفظ البخاری وعن عائشۃ رضہ قالت قال

کو اٹھائے جائینگے یہ روایت بخاری اور مسلم دونوں میں ہے اور لفظ صرف بخاری کے ہیں اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ہجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد ونیۃ واذا استنفرتم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فتح مکہ کے بعد مکہ سے ہجرت کرنا نہیں ہے لیکن نیت نیک کرنی اور جہاد کرنا جب تم کو امام

فانفروا متفق علیہ ومعناہ لا ہجرۃ من مکۃ لانہا صارت دار اسلام

تو اوسکے حکم کی اطاعت کرو اور جہاد کی تیاری کرکے چل دو متفق علیہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں ہے ہجرت مکہ سے اس سبب کر مکہ دار الاسلام ہو گیا ہے

وعن ابی عبد اللہ جابر بن عبد اللہ الانصاری قال کنا مع النبی صلی

ابی عبد اللہ جابر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتا ہے کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فقال ان بالمدینۃ لرجالا ما سرتم مسیرا ولا قطعتم

وسلم کے ساتھ تھے آپنے فرمایا کہ مدینہ میں کچھ آدمی ہیں کہ سیر کوئی اور قطع منازل میں تمہارے ساتھ ہیں

وادیا الا کانوا معکم حبسہم المرض وفی روایۃ الا شرکوکم فی الاجر رواہ مسلم

اوس کو بیماری نے ساتھ آنے سے روک لیا ہے اور ایک میں ہے کہ اجر میں تمہارے شریک ہیں یہ روایت کی ہے مسلم نے

ورواہ البخاری عن انس قال رجعنا من غزوۃ تبوک مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور بخاری نے انس رضہ سے اسطرح روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ہمراہ جنگ تبوک سے واپس آ رہے تھے

فہرست

یہ نسخہ جسکا عکس ہم پیش کر رہے ہیں ہمارے ایک مخلص دوست نے ہمیں عاریۃً دیا تھا اور ہم نے اسکا عکس لیکر اسکو واپس کر دیا ہے اب یہ نسخہ ہمارے پاس نہیں ہے اسلئے اگر اسکا کوئی صفحہ ضائع ہو گیا ہو تو ہم ذمہ دار نہیں ہونگے

فَقَالَ اِنَّ اَقْوَامًا خَلَّفْنَا بِالْمَدِيْنَةِ مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَّلَا وَادِيًا اِلَّا وَهُمْ مَعَنَا حَبَسَهُمُ

کہ آپنے فرمایا کہ بیشک لوگوں کو ہم مدینے میں پیچھے چھوڑ آئے ہیں بسبب عذر کے وہ لوگ ہمارے ساتھ نہیں آسکتے جس راہ پر کہ ہم چلے

الْعُذْرُ وَعَنْ اَبِيْ يَزِيْدَ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَخْنَسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَهُوَ وَ

وہ لوگ ہمارے ساتھ ہیں ابی یزید معن بن یزید بن الاخنس رضی سے روایت ہے اور یہ معن اور

اَبُوْهُ وَجَدُّهُ صَحَابِيُّوْنَ قَالَ كَانَ اَبِيْ يَزِيْدُ اَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا

اسکا باپ اور دادا اسب صحابی ہیں معن کہتا ہے کہ میرے باپ یزید نے کچھ دینار صدقہ کرنے کو نکالے

فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ وَاللّٰهِ

اور مسجد میں ایک آدمی کے پاس لاکر رکھے، میں آکر وہ دینار لیلئے اور باپ کے پاس لایا باپ نے مجھے کہا اللہ کی قسم ہے

مَا اِيَّاكَ اَرَدْتُّ فَخَاصَمْتُهُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا

میرے تیرا ارادہ کرکے نہیں نکالے میں جھگڑتا ہوا اوسکو رسول اللہ صلعم کے پاس لایا، حضرت صلعم نے میرے باپ کو فرمایا

نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ

اے یزید تیرے لیئے اوسکا ثواب ہوگیا جو تونے نیت کی تھی، اور تجھے فرمایا اے معن جو تونے لیلیا ہے تیرا ہوگیا، سعد بن ابی وقاص کی روایت

سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَالِكِ بْنِ اُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابِ

سعد بن ابی وقاص مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن

بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ الْقُرَشِيِّ الزُّهْرِيِّ اَحَدِ الْعَشَرَةِ الْمَشْهُوْدِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ

مرہ بن کعب بن لوی قرشی زہری ان عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جنکے بہشت کی گواہی دی گئی ہے

قَالَ جَآءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ

بیان کرتا ہے کہ میں حجۃ الوداع میں سخت بیمار ہوگیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو

اَشْتَدَّ بِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ مَالٍ

تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ دیکھتے ہیں کہ میں سخت بیمار ہوں اور میں مالدار ہوں

وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِيْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ يَا

اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہیں دو تہائی اپنی مال میں سے صدقہ کردوں حضرت صلعم نے فرمایا نہیں میں کہا پھر

رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ

صدقہ کردوں آپنے فرمایا نہ میں نے پھر عرض کی کہ مال کی تہائی صدقہ کردوں، فرمایا ہاں تہائی بھی بہت ہے

كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ

بہت یا بڑا ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ جائے بہتر ہے اس سے کہ تو انکو محتاج چھوڑ جائے کہ لوگوں سے مانگتے

النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا

پہنیلا کر کھلتے ہیں اور جو کچھ تو خرچ کرے اللہ کی رضامندی کیلئے خرچ کریگا ہو سکا ثواب ضرور پاویگا یہانتک کہ جو لقمہ تو اپنی جورو کے

تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ

منہ میں ڈالیگا اسکا بھی تجھکو اجر ملیگا سعد کہتے ہیں میں نے عرض کی کیا رسول اللہ کیا میں یہاں پچھڑ رہا جاؤنگا اپنے پیچھے

تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ

جانیکے بعد تو جو بار بار کرتا بیماری کی حالت میں مکہ میں چھوڑ دیا جائیگا اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو کام کرتا رہیگا تو اس سے تیرا درجہ بلند ہوگا اور شاید تو

أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي

چھوڑا جائیگا یہانتک کہ لوگ تجھ سے نفع پاویں گے اور ضرر پاویں گے اور لوگ لیے اللہ قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو

هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ

اور نہ پہیلا دان کو ایڑیوں پر۔ لیکن سعد بن خولہ بڑا محتاج ہے راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ

اللهِ صَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

صلعم اوسکے مکہ میں فوت ہونے کی بابت ترحم کرتے ہیں ف۱ متفق علیہ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے

ابْنِ صَخْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَامِكُمْ

کہ رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے جسم

وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَبْدِ اللهِ

اور صورتیں نہیں دیکھتا لیکن تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے روایت کی اسکو مسلم نے ف۲ ابو موسیٰ عبد اللہ

ابْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ

ابن قیس اشعری سے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کو کسی نے پوچھا کہ ایک شخص

يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ

کسی عزت سے لڑتا ہے اور ایک دکھلاوے کیلئے لڑتا ہے اور ایک بہادری کرتا ہے ان میں کونسی لڑائی فی سبیل اللہ ہے۔

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي

کہ جو شخص اس لیے لڑا کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو جائے اوسکی لڑائی

سَبِيلِ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ

فی سبیل اللہ ہے۔ ابو بکرہ نفیع بن الحارث ثقفی رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب دو مسلمان تلوار لیکر ایک دوسرے کے قتل کرنیکے ارادہ سے سامنے آویں تو قاتل اور مقتول

النار قلت یا رسول اللہ ھذا القاتل فما بال المقتول قال انہ کان حریصا
دوزخ کے آگ میں ہیں۔ پوچھا عرض کی یا رسول اللہ قاتل بسبب قتل کرنے کے دوزخی ہوا مقتول کا کیا حال ہے کہ دوزخی ہوا کیا آپ نے فرمایا
علی قتل صاحبہ متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
قتل کرنے پر حریص تھا۔ متفق علیہ ۷ ابو ہریرہ رضہ روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم صلوۃ الرجل جماعۃ تزید علی صلوتہ فی سوقہ وبیتہ بضعا
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جماعت میں آدمی کو نماز پڑھنے کا ثواب گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس اور
وعشرین درجۃ وذلک ان احدھم اذا توضا فاحسن الوضوء ثم اتی
کئی درجے زیادہ ہوتا ہے۔ اور یہ اسلیے ہے کہ جب کوئی اچھی طرح وضو کرکے اور پھر مسجد کو
المسجد لا یرید الا الصلوۃ لا ینھزہ الا الصلوۃ لم یخط خطوۃ الا رفع لہ
نماز پڑھنے کے ارادہ سے جائے نماز کے سوا کسی دوسرے کام کو نہ چلے تو جتنے قدم چلکر جاتا ہے مسجد میں داخل ہونے تک
بھا درجۃ وحط عنہ بھا خطیئۃ حتی یدخل المسجد فاذا دخل المسجد کان
ہر ایک قدم کی عوض اوسکو ایک درجہ ملتا ہے اور ایک گناہ بخشا جاتا ہے جب مسجد میں داخل ہوا تو جبتک مسجد میں
فی الصلوۃ ما کانت الصلوۃ ھی تحبسہ والملئکۃ یصلون علی احدکم
نماز کی خاطر بیٹھا رہیگا نماز ہی میں شمار کیا جائیگا۔ اور جب تک نماز پڑھکر اوسی جگہ بیٹھا رہیگا۔
ما دام فی مجلسہ الذی صلی فیہ یقولون اللھم ارحمہ اللھم اغفر لہ
فرشتے اوسکے لئے دعا مانگتے رہینگے کہتے ہیں اے اللہ اس شخص کو رحمت کر اے اللہ اوسکو بخشدے
اللھم تب علیہ مالم یؤذ فیہ مالم یحدث فیہ متفق علیہ وھذا لفظ
اے اللہ اوسپر رجوع کر یہ دعا اوسوقت تک مانگتے رہتے ہیں جبتک آدمی جگہ بیٹھے ہوئے کسیکو ایذا نہ دے اور بے وضو نہ ہو
مسلم وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھزہ ھو بفتح الیاء والھاء وبالزای
مسلم کے ہیں آپکا قول ینہزہ ساتھ فتحہ یا اور ہا کے اور ساتھ زا کے ہے پہلے
وبنھضہ وعن ابی العباس عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب رضہ عن
نکالی اسکو اور ابی العباس عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یروی عن ربہ تبارک وتعالی قال ان
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے نے
اللہ کتب الحسنات والسیئات ثم بین ذلک فمن ھم بحسنۃ فلم یعملھا
حسنات اور سیئات لکھی ہیں پھر اونکا بیان کردیا پس جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس نیکی کو عمل میں نہ لائے

۷ کا ذکر یوم قتال کے ہوا ہے اور مراد سب متھیار ہیں جو قتل کیلئے بنائے گئے ہوں اور اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ اس امت میں سے بعضے لوگ

كَتَبَهَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً وَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا

اللہ تعالیٰ اپنے پاس اوسکو کامل نیکی لکھتا ہے۔ اور اگر نیکی کا ارادہ کرکے اوسکو عمل میں لائے اللہ تعالیٰ اوسکو

اللّٰهُ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَاِنْ هَمَّ

اپنے پاس دس نیکی سے سات سو تک لکھتا ہے اور اگر بدی کا

بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً وَاِنْ هَمَّ بِهَا

ارادہ کیا مگر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس اوسکو کامل نیکی لکھتا ہے اور اگر بدی کا ارادہ کرکے

فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

اوسکو عمل میں لاوے تو اللہ تعالیٰ اوسکو ایک ہی بدی لکھتا ہے متفق علیہ۔

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن عمر رضؓ بیان کرتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتے سنا

يَقُوْلُ اِنْطَلَقَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اٰوَاهُمُ الْمَبِيْتُ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ

آپ فرماتے تھے کہ پہلے لوگوں میں سے تین آدمی کہیں سے نکلے اونکو رات آگئی پہاڑ میں رات گذارنے کو وہ ایک غار میں جا اترے

فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا اِنَّهٗ لَا يُنْجِيْكُمْ

ایک پتھر پہاڑ سے غار کے منہ پر گر پڑا اوس سے غار کا منہ بند ہو گیا وے تینوں ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ اس پتھر سے

مِّنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمُ اللّٰهُمَّ

نجات کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی کہ تم اپنے نیک اعمال کو یاد کرکے خدا تعالیٰ سے دعا مانگو ایک اون میں سے بولا کہ اے اللہ میرے

كَانَ لِىْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَّلَا مَالًا

ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میں اونسے پہلے کسی کو اور نہ دودھ نہ آپ پیا کرتا تھا اور نہ گھر میں اطفال وغیرہ کو پلایا کرتا تھا۔

فَنَاٰى بِىَ طَلَبُ الشَّجَرِ يَوْمًا فَلَمْ اَرُحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا

ایک روز میں درختوں کی طلب میں دور چلا گیا اور سے دو تین پہر سے آنے سے پہلے سو گئے میں اونکے لیے دودھ دوہ کر لایا

فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْ مَالًا

تو اونکو سوتے دیکھ کر کنارا ہو رہا اب اونکو جگانا مناسب نہ سمجھا اور دوسروں کو بھی نہ پلا سکا

فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَىَّ اَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ وَالصِّبْيَةُ

غرضکہ اسی حالت میں پیالہ ہاتھ میں لئے ہوئے اونکے جاگنے کا منتظر کھڑا رہا اور میرے لڑکے

يَتَصَاعَوْنَ عِنْدَ قَدَمَىَّ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ فَعَلْتَ

میرے قدموں کے پاس رو رہے تھے یہانتک کہ صبح ہو گئی تو وہ بیدار ہوئے اور اونہوں نے اپنا دودھ پیا۔ اے اللہ اگر تو نے یہ کام

ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ

یہ کام تیری خوشی کیلئے کیا ہے تو یہ پتھر دور کر دے پتھر ہٹ کر ذرا سا راستہ کھل گیا

شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهُ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ

اور نکلنے کا راستہ نہ ہوا پھر دوسرا بولا کہ اے اللہ میرے چچا کی بیٹی تھی

كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَفِي رِوَايَةٍ كُنْتُ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ

مجھے زیادہ محبت تھی اور ایک روایت میں ہے کہ میں اوس سے بہت محبت رکھتا تھا جیسا مرد عورتوں سے بہت محبت کیا کرتے ہیں

فَأَرَدْتُهَا عَلَى نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي

میں نے اوسکے وصل کی خواہش کی اوس نے منظور نہ کیا آخر ایک قحط سالی میں بسبب محتاجی کے وہ میرے پاس آئی میں نے

فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ

اوسکو ایک سو بیس دینار وصل کی شرط پر دیئے اوس نے منظور کر لیا

حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتِ اتَّقِ

تو جب میں اوپر قادر ہو گیا اور ایک روایت میں ہے جب میں اوسکے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھ گیا تو اوس نے مجھے کہا

اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَ

کہ اللہ تعالیٰ سے اور مہر نہ توڑ مگر بحق کے میں اوسی وقت اوس سے دور ہو گیا حالانکہ وہ مجھ کو بہت ہی پیاری تھی اور

تَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ

دینار جو اوسکو دیئے تھے وہ بھی چھوڑ دیئے۔ اے اللہ تعالیٰ اگر میں نے یہ عمل تیری خوشی کو کیا ہے

فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ

تو ہمارا رستہ کھول دے پتھر ہٹ کر اسی قدر کھل گیا نکلنے کا رستہ نہ ہوا

مِنْهَا وَقَالَ الثَّالِثُ اللّٰهُمَّ اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ وَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ

پھر تیسرا بولا کہ اے اللہ میں نے کچھ مزدور لگائے تھے اور اونکو مزدوری دیدی

رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ

ایک شخص مزدوری چھوڑ کر چلا گیا پس میں نے اوسکی مزدوری بڑھائی تاکہ اوس سے بہت مال بڑھ گیا

فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي فَقُلْتُ كُلُّ مَا تَرَى مِنْ

پس وہی شخص بعد ایک مدت کے میرے پاس آیا اور کہا اے بندہ خدا کے میری مزدوری مجھ کو دے میں نے اوسکو کہا کہ یہ جو تو دیکھتا ہے

أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِي

اونٹ گائے بکری غلام سب تیری مزدوری کے ہیں وہ بولا اے بندہ اللہ کے تو مجھ سے ہنسی نہ کر

فقلت لا استهزئ بك فاخذه كله فاستاقه فلم يترك منه شيئا اللهم
میں نے کہا میں تجھ سے ہنسی ہرگز نہیں کرتا وہ سب کو ہانک کر لیگیا پس نہ چھوڑا اوس سے کچھ اے اللہ تعالیٰ

ان كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج عنا ما نحن فيه فانفرجت الصخرة
اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لئے کیا ہے تو یہ پتھر دور کر دے وہ پتھر دور ہو گیا

فخرجوا يمشون متفق عليه الباب الثاني في التوبة قال العلماء
چل دیئے متفق علیہ دوسرا باب توبہ میں ہے علماء کہتے ہیں

التوبة واجبة من كل ذنب فان كانت المعصية بين العبد وبين
کہ ہر گناہ سے توبہ کرنی واجب ہے اگر گناہ صرف خدا تعالیٰ کا حق ہے

الله تعالى لا يتعلق بحق آدمي فلها ثلثة شروط احدها ان يقلع عن
اللہ کے حق سے اوسکو کچھ تعلق نہیں تو اس سے توبہ کرنے کی تین شرطیں ہیں ایک یہ کہ گناہ سے

المعصية والثاني ان يندم على فعلها والثالث ان يعزم على ان لا يعود
اور دوسرے گناہ پر شرمندہ ہو اور تیسرے آئندہ کو پکا ارادہ کرلے کہ پھر یہ گناہ ہرگز نہ

اليها ابدا فان فقد احد الثلثة لم تصح توبته وان كانت المعصية تتعلق
کرونگا اگر ان تین شرطوں میں سے ایک بھی نہ ہوئے تو توبہ صحیح نہ ہوگی اور اگر گناہ آدمی کے

بادمي شروطها اربعة هذه الثلثة وان يبرئ من حق صاحبها
حق کا ہو تو اسکی چار شرطیں ہیں تینوں شرطیں مذکور اور چوتھے یہ کہ اوس آدمی سے برأت حاصل کرلے مثلاً اگر

فان كانت مالا او نحوه رده اليه وان كانت حد قذف ونحوه مكنه
مال ہے تو اوسکو واپس دے یا اوس سے معاف کرا لے اور اگر تہمت وغیرہ کی حد ہے تو اوسکو اپنے تئیں

منه او طلب عفوه وان كانت غيبة استحله منها ويجب ان يتوب من جميع الذنوب
قدرت دے یا اوس سے معاف کرا لے اور اگر غیبت ہو تو اوس سے بخشوا لے اور تمام گناہوں سے توبہ کرنی واجب ہے اگر ایک گناہ

فان تاب من بعض ما صحت توبته عند اهل الحق من ذلك الذنب وبقي عليه لباقي
سے توبہ کرے تو اہل حق کے نزدیک اس گناہ سے توبہ صحیح ہے اور جن گناہوں سے توبہ نہیں کی اوسکے ذمہ باقی رہینگے

وقد تظاهرت الدلائل من الكتاب والسنة واجماع الامة على وجوب التوبة
اور قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے توبہ کا واجب ہونا ثابت ہے

قال الله تعالى وتوبوا الى الله جميعا ايها المؤمنون لعلكم تفلحون
فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور تم سب اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْہِ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے مومنو اپنے رب سے بخشش مانگو پھر سب اوس کی طرف رجوع کرو اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان

اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ

والو توبہ کرو اللہ تعالیٰ کی طرف صاف دل سے وعن ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ

صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ فرماتے تھے۔ اللہ کی قسم ہے کہ میں دن میں استغفار اور توبہ ستر بار سے

مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنِ الْاَغَرِّ بْنِ یَسَارٍ الْمُزَنِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ

زیادہ کرتا ہوں۔ روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے۔ اغر بن یسار مزنی بیان کرتے ہیں

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ فَاِنِّیْ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور اوس سے بخشش مانگو میں ان میں

اَتُوْبُ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ خَادِمِ

سو بار توبہ کرتا ہوں۔ روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے۔ اور ابی حمزہ انس بن مالک انصاری

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

سَلَّمَ اَللّٰہُ اَفْرَحُ بِتَوْبَۃِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ اَحَدِکُمْ سَقَطَ عَلٰی بَعِیْرِہٖ وَقَدْ

سلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ مومن کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے اوس شخص کی نسبت کہ جسے اپنا اونٹ جنگل میں

اَضَلَّہٗ بِاَرْضٍ فَلَاۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ لِلّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ

کھویا پھر وہ اونٹ کھانا اور پانی اوس پر سے اتر گیا۔ متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے اللہ زیادہ خوش ہوتا ہے بندہ کی توبہ پر کہ

عَبْدِہٖ حِیْنَ یَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنْ اَحَدِکُمْ کَانَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ بِاَرْضٍ فَلَاۃٍ

آتا ہے تو اوس بندہ سے جو اللہ سے اپنے تئیں محفوظ پاتا ہے پھر بیان کرتا ہے اوس ایک شخص کی جو جنگل میں اپنی سواری پر تھا

فَانْفَلَتَتْ مِنْہُ وَعَلَیْھَا طَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ فَاَیِسَ مِنْھَا فَاَتٰی شَجَرَۃً فَاضْطَجَعَ

کہ اوس سواری کم ہو گئی اور اوس کا کھانا اور پانی اوسی پر تھا۔ بعد تلاش کے اوس نے مایوس ہو کر درخت کے نیچے

فِیْ ظِلِّھَا قَدْ اَیِسَ مِنْ رَاحِلَتِہٖ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذَا ھُوَ بِھَا قَائِمَۃً عِنْدَہٗ

اپنی سواری سے ناامید ہو کر سایہ میں آ کر لیٹا ہے کہ

فَاَخَذَ بِخِطَامِھَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ

وہی سواری اوسکے پاس آ کھڑی ہوئی اور اوسکی مہار کو پکڑ لیا پھر فرط خوشی کی شدت سے اللہ تعالیٰ کو بھول کر یہ کہا

فائدہ: بندہ مومن کی توبہ سے اللہ تعالیٰ کو اتنی خوشی حاصل ہوتی ہے اس واسطے کہ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور بندہ جنت کا مستحق ہو جاتا ہے

أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ

فرحت کی شدت سے اپنے خطا کے الفاظ بول دیئے ابو موسیٰ اشعری رضہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنیوالا توبہ کرے

وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا

اور ایسا ہی دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنیوالا توبہ کرے سورج کی طلوع کرنے تک اسی طرح ہوتا رہیگا

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت کی یہ مسلم نے ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ جو شخص مغرب سے سورج چڑھنے سے پہلے توبہ کریگا اللہ اسکی توبہ قبول فرماویگا۔ ف۲ روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

ابی عبدالرحمن عبداللہ بن عمر رضہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ رَوَاهُ

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ کو قبول کرتا ہے جبتک غرغرہ نہ کرے اس روایت کی یہ

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ رضہ قَالَ أَتَيْتُ

ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے زر بن حبیش نے کہا کہ میں

صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ رضہ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ

صفوان بن عسال رضہ کے پاس موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ پوچھنے کو آیا صفوان نے مجھے کہا کہ تو کس کام کو آیا ہے

يَا زِرُّ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ

میں نے کہا علم کے طلب کرنے کو اس نے کہا کہ فرشتے اپنے بازو علم کے طلب کرنے والے کے لئے

رِضًا بِمَا يَطْلُبُ فَقُلْتُ إِنَّهُ قَدْ حَاكَ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ

بچھا دیتے ہیں میں نے کہا کہ مجھے شک ہے جو وہ طلب کرتا ہے باہر جانے کہا کہ رفع حاجت کے بعد موزوں پر مسح کرنا میرے دل میں کھٹکتا ہے

وَالْبَوْلِ وَكُنْتَ امْرَأً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ

اور پیشاب سے اور تو ہے صحابہ میں سے ہے میں تجھ سے پوچھنے آیا ہوں

هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَوْ مُسَافِرِينَ

کیا تو نے اس مسئلہ میں رسول اللہ سے کچھ سنا ہے اس نے کہا ہاں رسول اللہ ہمکو فرمایا کرتے تھے کہ سفر میں تین روز مسافر ہیں

أَنْ لَا يَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْ

تین دن اور تین رات موزے نہ نکالا کرو اول پاخانہ اور پیشاب سو کر لیا کرو مگر جنابت کی حالت موزہ اتار کر غسل کرنا چاہیئے پھر

وَنَوْمٍ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوَى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

میں نے اوسکو کہا کہ تو نے محبت کے باب میں کچھ حضرت سے سنا ہو کہ بیان کرتے ہو اوس نے کہا کہ ہم ایک سفر میں آپ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ أَنَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ

وسلم کے ساتھ تھے کہ ناگاہ ایک اعرابی نے بہت بلند آواز سے

يَا مُحَمَّدُ فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهِ هَا أَنَا ذَا فَقُلْتُ

یا محمد کہکر پکارا۔ آپنے اوسکو ویسا ہی بلند آواز سے پکار کر کہا کہ آ گئے۔ تو میں نے اوسکو

لَهُ وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ

کہا افسوس ہے آواز آہستہ کر کہ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے اور

نُهِيتَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَغْضُضُ قَالَ أَعْرَابِيٌّ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ

تو اس سے منع کیا گیا ہے اوسنے جواب دیا واللہ میں آواز پست نہ کرونگا اعرابی نے کہا کہ آدمی کسی قوم کو دوست رکھتا ہے اور ابھی

وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اوسنے نہیں ملا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن آدمی اپنے پیاروں کے ساتھ ہوگا پھر

فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِنَ الْمَغْرِبِ يَسِيرُ الرَّاكِبُ عَرْضَهُ أَوْ يَسِيرُ الرَّاكِبُ

رسول اللہ صلعم کچھ ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ مغرب کے دروازہ کا ذکر فرمایا کہ کسقدر اوسکی چوڑان کا بایوں کہا کہ سوار اوس دروازہ کی

فِي عَرْضِهِ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ أَحَدُ الرُّوَاةِ قِبَلَ الشَّامِ

عرض کو چالیس یا ستر برس میں طے کر سکتا ہے۔ کہا سفیان راوی نے وہ طرف شام کے ہے

خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ

اوس دروازہ کو خدا تعالے نے اوسوقت پیدا کیا ہے جب زمین اور آسمان پیدا کئے ہیں توبہ کے لیئے ہمیشہ کھلا رہتا ہے بند نہیں ہوتا

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

وہاں سے جب تک سورج نہ نکلے بند نہ کیا جائیگا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن

صَحِيحٌ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

صحیح ہے ابو سعید سعد بن مالک بن سنان خدری رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سے پہلے امتوں میں ایک آدمی تھا۔ اوس نے ننانوے خون کیئے تھے۔

فائدہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت بہت وسیع ہے اور اللہ اور رسول اللہ صلعم کی محبت کی فضیلت اور اس کا بڑا درجہ ہے اور اللہ اور رسول اللہ صلعم کی محبت کی فضیلت اور اس کا بڑا درجہ ہے اور اللہ اور رسول اللہ صلعم کی محبت کی فضیلت اور اس کا بڑا درجہ ہے

فائدہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت بہت وسیع ہے اور اللہ اور رسول اللہ صلعم کی محبت کی فضیلت اور اس کا بڑا درجہ ہے اور اللہ اور رسول اللہ صلعم کی محبت کی فضیلت اور اس کا بڑا درجہ ہے اور اللہ اور رسول اللہ صلعم کی محبت کی فضیلت اور اس کا بڑا درجہ ہے

فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً

پھر اس نے لوگوں سے پوچھا کہ زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے تو لوگوں نے اسکو ایک راہب بتلایا وہ شخص اس راہب کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے سنا تو

وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ

ننانوے خون کئے ہیں کیا میری توبہ کی کوئی راہ ہے راہب نے کہا نہیں اس شخص نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور سو خون پورے کر دیئے پھر اس نے لوگوں سے پوچھا

عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ

کہ دنیا میں بڑا عالم کون ہے لوگوں نے اسکو ایک عالم بتلا دیا اس نے اس عالم سے آکر پوچھا کہ میں نے سو خون کئے ہیں میرے لئے

لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا

توبہ ہے اس عالم نے کہا ہاں اور توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے تو فلانی زمین میں

وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ تَعَالَى فَاعْبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى

چلا جا وہیں لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تو وہاں جا کر انکے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بندگی کر اور اپنی زمین کیطرف پھر مت

أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَا

آ کیونکہ وہ زمین بری ہے وہ شخص اس عالم کے کہنے سے اور زمین کیطرف چل دیا جب آدھا راستہ اس نے طے کر لیا تو اسکو موت آگئی

خْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ

اور رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اس شخص کی روح قبض کرنے کے لئے لگے کہا

تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ

کہ یہ تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کیطرف متوجہ ہو کر آیا ہے اور عذاب کے فرشتے کہنے لگے کہ اس نے کبھی نیک عمل نہیں کیا۔ پس ایک فرشتہ

مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى

آدمی کی صورت میں ان کے پاس آیا اور دونوں فریق نے اسکو منصف بنا لیا اس نے کہا کہ دونوں طرف کی زمین پیمائش کر دو جس زمین کا

أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوا فَوَجَدُوهُ أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ

مردہ نزدیک ہو گا وہ اسی کا سمجھا جائے گا پس جب دونوں نے دونوں طرف کی زمین پیمائش کی تو جس زمین کا مردہ تھا اسکے نزدیک نکلا

فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَإِلَى

پس رحمت کے فرشتے نے اسکو قبض کر لیا متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو حکم دیا کہ تو دور ہو جا

الصَّالِحَةِ اقْتَرِبِي بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوَجَدُوهُ

اور نیک زمین سے کہا کہ تو نزدیک ہو جا اور فرمایا کہ دونوں کے درمیان کی زمین پیمائش کرو پس اس کو

نَاحِيَةً إِلَى الْأَرْضِ الصَّالِحَةِ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ فَأَوْحَى اللَّهُ

ایک بالشت نزدیک پایا اور بخشے گئے لوگوں میں سے ہو گیا اور ایک روایت صحیحین میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس

تَعَالَى إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَقَالَ قِيسُوا فَوَجَدُوهُ

زمین کو حکم کیا کہ دور ہو جا اور دوسری زمین کو حکم کیا کہ نزدیک ہو جا تیسری روایت میں ہے کہ فرشتوں نے دونوں زمینوں کی پیمائش کی تو دونوں

إلى هذه أقرب بشر فغفر له وفي رواية فنأى بصدره نحوها وعن
ایک بالشت تو یہ کب تھا اور کے گناہ معفور ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ اٹھنے اپنا سینہ اوسکی طرف کر لیا تھا عبد اللہ بن کعب
عبد الله ابن كعب بن مالك وكان قائد كعب من بنيه حين عمي قال
بن مالک سے یہ مروی ہے اور کعب جب نابینا ہو گیا تھا تو یہ عبد اللہ اوسکا قائد تھا عبد اللہ کہتا ہے
سمعت كعب بن مالك يحدث حديثه حين تخلف عن رسول الله صلى الله عليه
کہ میں نے اپنے باپ کعب بن مالک سے سنا تھا جب غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
وسلم في غزوة تبوك قال كعب لم أتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
سے پیچھے رہنے کا ذکر کرتا تو کہتا تھا کہ میں کسی غزوہ میں سوا غزوہ تبوک اور بدر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
في غزوة غزاها قط إلا في غزوة تبوك غير أني قد تخلفت في غزوة بدر و
سے پیچھے نہیں رہا تھا
لم يعاتب أحدا تخلف عنه إنما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم والـ
اور بدر سے پیچھے رہنے والوں سے کسی کو عتاب نہیں ہوا ہر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور
المسلمون يريدون عير قريش حتى جمع الله تعالى بينهم وبين عدوهم
مسلمان قریش کے قافلہ کا ارادہ کر کے نکلے تھے اللہ تعالیٰ نے بغیر میعاد کے انکو اور دشمنوں کو
على غير ميعاد ولقد شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة العقبة
جمع کر دیا اور میں لیلۃ العقبہ میں جب ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی تھی
حين تواثقنا على الإسلام وما أحب أن لي بها مشهد بدر وإن كانت بدر
آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اگرچہ لوگوں میں لیلۃ العقبہ سے بدر کا چرچا
أذكر في الناس منها وكان من خبري حين تخلفت عن رسول الله صلى الله عليه
بہت تھا لیکن بدر میں حاضر ہونا لیلۃ العقبہ میں حاضر ہونے سے زیادہ محبوب نہ تھا اور جب میں غزوہ تبوک میں آپ سے
وسلم في غزوة تبوك أني لم أكن قط أقوى ولا أيسر مني حين تخلفت عنه
پیچھے رہا تھا تو میرا یہ حال تھا کہ غزوہ تبوک سے پہلے ایسا قوی اور مالدار کبھی نہیں ہوا تھا جیسا اس
في تلك الغزوة والله ما جمعت قبلها راحلتين قط حتى جمعتهما في تلك الغزوة
غزوہ میں تھا اور اس سے پہلے میرے پاس دو اونٹ سواری کے کبھی جمع نہ ہوئے تھے اس غزوہ میں دو اونٹ سواری کے میرے نصیب ہوئے
ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد غزوة إلا ورى بغيرها حتى
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ کا ارادہ فرماتے کرتے تو دوسرا ہی کیا کرتے جب تک

كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَّاسْتَقْبَلَ

غزوہ ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سخت گرمی میں غزوہ کا ارادہ کیا اور سفر

سَفَرًا بَعِيْدًا وَّمَفَازًا وَّاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا

دراز اور جنگل کو متوجہ ہوئے اور بہت دشمنوں کیساتھ کر نیکو طیار ہوئے تھے اپنے مسلمانوں کو اپنا ارادہ ظاہر فرما دیا کہ غزوہ کی

اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِيْ يُرِيْدُ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

طیاری کا سامان کریں اور اونکو اپنے قصد سے اطلاع کئے اور اوسوقت مسلمان لوگ آپکے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرٌ وَّلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُّرِيْدُ بِذٰلِكَ الدِّيْوَانَ

ساتھ اس قدر بہت تھے کہ کسی یاد رکھنے والے کی کتاب جمع نہ کر سکتی تھی

قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّتَغَيَّبَ اِلَّا ظَنَّ اَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى لَهٗ مَا لَمْ

کعب کہتا ہے کم تھا کہ آدمی مخفی ہونے کا ارادہ کرے مگر یہی ظن کیا جاتا تھا کہ وہ مخفی رہیگا جب تک

يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ

اوسکے حق میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے وحی نازل نہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس غزوہ کا ارادہ ایسے موسم میں کیا تھا

حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ فَاَنَا اِلَيْهَا اَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہ میوے اور چھایہں بہت خوشنما معلوم ہوتی تھی اور میرا دل کامیلان ان چیزوں کیطرف بہت تھا پس رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَطَفِقْتُ اَغْدُوْ لِكَيْ اَتَجَهَّزَ مَعَهٗ فَاَرْجِعُ وَلَمْ

صلعم نے طیاری کر دی اور مسلمان آپکے ساتھ تھے اور میں بھی طیاری کی خیال میں آتا تھا اور کچھ بھی نہ کرتا اور

اَقْضِ شَيْئًا وَّاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ اَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا اَرَدْتُّ فَلَمْ يَزَلْ

پھر جاتا تھا اور اپنے دل میں کہتا تھا کہ مجھے قدرت ہے جب چاہونگا طیاری کر لونگا یہہ خیال

ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مجھے مہلت دیتے جاتا تھا کہ لوگ طیار ہو گئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَّالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جَهَازِيْ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ

سلم اور مسلمانوں نے کوچ کر دیا اور میں نے کچھ بھی طیاری نہ کی تھی میں پھر گیا

فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا وَّلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتَّى اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ

اور واپس آیا اور کچھ خبر نہ لی یہی اسپیطرح آج کے کچھ دیر ہوتی گئی اور لوگ کوچ کر گئے اور غزوہ کا وقت

الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ فَيَا لَيْتَنِيْ فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ

گذر گیا پس میں نے ارادہ کیا کہ کوچ کر کے اونکو جا ملوں افسوس ہے کہ میں کر لیتا مگر میرے لیئے یہہ کام مقدر نہ تھا۔

ذٰلِكَ لِيْ فَطَفِقْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

جب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کوچ کے بعد لوگوں میں جاتا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِيْ اَنِّيْ لَا اَرٰى لِيْ اُسْوَةً اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ

تو مجھے اس بات کا غم ہوتا تھا کہ میں اپنے لئے اچھی حالت نہیں دیکھتا کہ ایسے شخص کی حالت جو نفاق میں ڈوبا ہوا ہو یا

اَوْ رَجُلًا مِّمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ایسے شخص کی حالت جو ضعفاء میں سے ہو جسکو اللہ تعالےٰ نے معذور رکھا تھا اور رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ مَا فَعَلَ كَعْبُ

علیہ وسلم نے تبوک میں پہونچنے تک مجھے یاد نہیں نہ فرمایا تھا کہ ایک دن تبوک میں آپ لوگوں میں بیٹھے تھے کہ فرمایا کعب

بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِيْ

ابن مالک کو کیا ہوا ایک آدمی نے بنی سلمہ میں سے کہا یا رسول اللہ صلعم اوسکو دو چادروں نے اور دونوں کندھوں کی طرف دیکھنے

عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهٗ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا

نے روکا تو معاذ بن جبل نے سنکر کہا کہ تو نے بری بات کہی اللہ تعالےٰ کی قسم یا رسول اللہ

عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ

اسپر بھلے کے سوا دوسری حالت کوئی نہیں دیکھی آپ خاموش رہے کہ ناگاہ ایک آدمی

عَلٰى ذٰلِكَ رَاٰى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سفید پوش سراب میں آپ کو نظر آیا آپنے دیکھ کر فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ اَبَا خَيْثَمَةَ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِيْ

اللہ کرے تو ابو خیثمہ ہی ہو پس وہی نکلا اور وہ شخص تھا

تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِيْنَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا بَلَغَنِيْ اَنَّ

جو ایک صاع خرما صدقہ لایا تھا اور منافقوں نے اسپر طعنہ کیا تھا کعب کہتا ہے کہ جب مجھے یہ خبر ملی کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِّنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِيْ بَثِّيْ فَطَفِقْتُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واپس تبوک سے آتے ہیں مجھے غم نے تنگ کیا

اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَاَقُوْلُ بِمَا اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ غَدًا وَاَسْتَعِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ

جھوٹ بولنے کا ارادہ کرنے لگا اور سوچنے لگا کہ ایسی بات کہوں کہ آپکے غصہ سے کل بچ جاؤں اور اپنی برادری کے ہر عقلمند سے

ذِيْ رَاْيٍ مِّنْ اَهْلِيْ فَلَمَّا قِيْلَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَظَلَّ

اسمیں اعانت کا طلبگار رہا جب مجھ سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔

قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَمْ أَنْجُ مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا فَبِهِ كَذِبُ

اسی وقت مجھ سے یہ کذب دور ہو گیا اور میں نے جان لیا کہ آپ کے روبرو جھوٹ بولنے سے مجھ کبھی نجات نہ ہوگی

فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَصَبَّحْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا

پس میں نے سچ بولنے کا ارادہ پختہ کر لیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی الصباح مدینہ میں آپہونچے اور جب آپ سفر سے

قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ

تشریف لاتے تو اول مسجد میں تشریف فرما ہوتے تھے آپنے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور لوگوں کے ملاقات کیلئے وہاں

ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعًا وَثَمَانِينَ

ہی بیٹھ گئے پس مخلفین آئے اور سوگند کھا کھا کر اپنے تخلف کا عذر کرنے لگے تھے اور یہ لوگ اسی سے

رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى

کچھ زیادہ تھے نبی رسول اللہ صلعم نے انکا ظاہر قبول فرمایا اور انسے بیعت لی اور انکے لیے استغفار کیا اور انکے باطن

اللّٰهِ تَعَالَى حَتَّى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ

اللہ تعالیٰ کے سپرد فرمائے مجھ میں حاضر ہوا تو آپنے مجھ دیکھکر غضبناک آدمی کیطرح تبسم فرمایا اور مجھے کہا آگے آ میں

فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ

سلام کہا آپکے آگے بیٹھ گیا پس آپنے مجھے فرمایا تو کس سبب تو پیچھے رہگیا کیا تو نے سواری خریدی نہیں تھی

ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ

نبی پینے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اگر آج میں آپ کے سوا کسی دنیا دار آدمی کے

مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ لَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا

روبرو ہوتا تو خدا تعالیٰ نے مجھے کلام میں ایسی فصاحت عطا کی ہے کہ آپ دیکھتے کہ میں عذر بیان کرکے اوسکے غصہ سے نکل جاتا

وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ

لیکن میں جانتا ہوں کہ اگر میں آج جھوٹ بول کر آپ کو خوش بھی کر لونگا

عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَإِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ

تو عنقریب خدا تعالیٰ آپ کو مجھ پر غضبناک کر دے گا اور اگر آج میں نے آپکے روبرو سچ کہا تو بیشک آپ مجھ

عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عُقْبَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ وَاللّٰهِ

غضبناک ہونگے مگر خدا تعالیٰ سے مجھے عاقبت حمیدہ کی امید ہے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ پیچھے کوئی عذر نہ تھا اور میں

مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

تخلف کے وقت جتنا قوی اور خوش گذران تھا آپنے قسم کھا

صلی اللہ علیہ وسلم اما ھذا فقد صدق فقم حتی یقضی اللہ فیک و
کہ اوٹھ کھڑا ہو اور چلا جا تاکہ خدا تعالےٰ تیری حق میں فیصلہ کرے وہ اور نبی سلمہ میں سے تجھ
تا رجال من بنی سلمۃ فاتبعونی وقالوا لی واللہ ما علمناک اذنبت
آدمی میرے پیچھے ہو لئے اور مجھ کہنے لگے خدا تعالےٰ کی قسم ہے ہم نہیں جانتے کہ تو نے اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو
ذنبا قبل ھذا لقد عجزت فی ان لا تکون اعتذرت الی رسول اللہ صلی
آج تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ویسے ہی عذر کیوں نہ کیے
اللہ علیہ وسلم بما اعتذر الیہ المخلفون فقد کان کافیک ذنبک استغفار
جیسے دوسرے مخلفوں نے سلئے تیرے گناہ کے لیے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لک قال فوا اللہ ما زالوا یؤنبونی حتی اردت
رسول اللہ صلعم کا استغفار کافی تھا کہ تیرے گناہ بخشے جاتے خدا کی قسم ہے کہ وے لوگ ایسے میرے پیچھے ہو کر اوٹھے کہ میں سے پیچھے بھی ارادہ کر لیا کہ لوٹ
ان ارجع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکذب نفسی ثم قلت لھم ھل
کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں اپنے پہلی تقریر کی تکذیب کروں پھر میں نے اوروں سے پوچھا کہ اس کام میں میرے ساتھ کوئی
لقی ھذا معی من احد قالوا نعم لقیہ معک رجلان قالا مثل ما قلت وقیل
اور بھی ہے انہوں نے کہا ہاں دو آدمی نے تیری جیسی تقریر کی ہے اور اون کو بھی رسول اللہ
لھما مثل ما قیل لک قال قلت من ھما قالوا مرارۃ بن ربیعۃ العامری
صلعم نے ویسا ہی فرمایا ہے جیسا تجھے فرمایا ہے میں نے کہا وہ دو نے کون کون ہیں لوگوں نے کہا ایک مرارہ بن ربیعہ عامری اور
وھلال بن امیۃ الواقفی قال فذکروا لی رجلین صالحین قد شھدا
دوسرا ہلال بن امیہ واقفی وہ دو آدمی صالح کہ نام لیا کہ بدر میں
بدرا فیھما اسوۃ قال فمضیت حین ذکروھما لی ونھی رسول اللہ صلی
حاضر ہوئے تھے اور جنکا اقتدا کرنا چاہیئے تھا کہتا ہے جب اونہوں نے میرے روبرو ان دو کا ذکر کیا تو میں چلا گیا اور رسول اللہ صلعم
اللہ علیہ وسلم عن کلامنا ایھا الثلاثۃ من بین من تخلف عنہ قال
نے علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخلفین میں سے ان تین آدمی سے کوئی کلام نہ کرے کہتا ہے کہ لوگ
فاجتنبنا الناس او قال تغیروا لنا حتی تنکرت لی فی نفسی الارض
ہم سے اجتناب کر گئے یا کہا کہ لوگ ہم سے متغیر ہو گئے تا کہ وہ زمین بھی مجھے بدی معلوم دینے لگی
فما ھی بالارض التی اعرف فلبثنا علی ذلک خمسین لیلۃ فاما
گویا وہ زمین ہی دیہی جسکو میں پہچانتا تھا پس ہم پچاس رات اسی حال میں مبتلا رہے اون

صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ

دونو میرے ساتھیوں نے عاجز ہو کر اپنے گھروں میں بیٹھ کر رونا شروع کیا اور میں جوان

الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا

دلیر تھا بازاروں میں پھرتا تھا اور نماز میں حاضر ہوتا تھا کسی

يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي

مجھ سے کوئی کلام نہ کرتا تھا اور میں نماز کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آکر سلام کہتا اور دیکھتا کہ

مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا ثُمَّ

سلام کے جواب میں آپکے لب مبارک نے حرکت کی ہے یا نہیں پھر میں رسول

أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرَ إِلَيَّ وَإِذَا الْتَفَتُّ

اللہ صلعم کے قریب کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہوں اور آنکھوں سے کنکھیوں چور آنکھ کی طرف دیکھتا ہوں جب میں نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف نظر کرتے اور جب میں

نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ ذَلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ

ادھر توجہ کرتا تو آپ منہ پھیر لیتے جب مسلمانوں کی یہ بے رخی کی لمبی مجھ پر بہت ہو گئی تو ایک دن میں

حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ کر جو میرا چچازاد بھائی تھا اور سب سے اوس سے بہت محبت تھی باغ میں گیا میں نے

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ

اوسکو السلام علیکم کہا مگر اوسنے سلام کا جواب نہ دیا میں نے کہا اے ابو قتادہ میں تجھے اللہ کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ تجھے معلوم ہے کہ میں اللہ

هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ

اور رسول اللہ سے محبت رکھتا ہوں وہ خاموش رہا اور کچھ جواب نہ دیا میں نے پھر اوسکو قسم دیکر کہا وہ خاموش ہی رہا تیسری دفعہ جب قسم دے کر کہا

فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَقَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ

تو اوسنے مختصر کہا کہ اللہ اور رسول (صلے اللہ صلعم) خوب جانتے ہیں یہ سنتے ہی میری آنکھ جاری ہو گئی اور اسیطرح دیوار پر سے ہو کر نکل آیا

حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِمَّنْ نَبَطَ أَهْلَ

میں بازار میں چلا جاتا تھا۔ کہ ایک آدمی شام کے لوگوں میں سے جو مدینہ میں

الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ

غلہ فروخت کرنیکو آئے تھے کہتا پھرتا تھا کہ کوئی مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتلا دے لوگوں نے

يَنْدُرُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتَّى جَاءَنِي فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ

میری طرف اشارہ کر دیا یہانتک کہ وہ میرے پاس آیا اوسنے مجھے غسان کے حاکم کا خط دیا

وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ

اور چونکہ میں لکھا پڑھا تھا میں نے وہ خط پڑھا اوس میں لکھا تھا اما بعد ہمکو خبر پہونچی ہے کہ تیرے صاحب نے تجھ پر

جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ

ظلم کیا اور خدا تعالیٰ نے تجھے ذلیل و ضائع نہیں کیا تو ہمارے پاس چلا آ ہم تیری غمخواری کرینگے خط پڑھ کر میں نے دل میں

فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتُهَا وَهٰذِهِ أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهَا حَتَّى

خیال کیا کہ یہ بھی ایک قسم کا بلا آئی کہ کفار کو ہماری طرف سے خط ہو گیا میں نے اس خط کو تنور میں جلا دیا جب اس

إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْيَ فَإِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله

حال کو چالیس روز ہو گئے تو ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ

علیہ وسلم کا بھیجا ہوا آیا اور مجھے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو اپنی عورت سے

امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ فَقَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا

علیحدہ ہو جا میں نے کہا کہ آیا طلاق دیدے کو فرمایا ہے یا کیا، اوسنے کہا طلاق کو نہیں فرمایا ہے صحبت سے منع فرمایا ہے

وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ

اور دوسرے دو نمیرے ساتھیوں کو بھی یہی کہلا بھیجا میں نے اپنی عورت کو کہا کہ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے

حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ تَعَالَى فِي هٰذَا الْأَمْرِ فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ

فیصلہ کا حکم نہیں ہوتا تو اپنے ماں باپ کے گھر چلی جا اور ہلال بن امیہ کی عورت نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ

صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ہلال بن امیہ بوڑھا ناکارہ ہے اوسکا خادم کوئی

لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكِ فَقَالَتْ

نہیں کیا آپ اوسکی خدمت کرنے سے مجھ منع فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ تجھ سے مقاربت نہ کرے اوسنے عرض کی کہ خدا

إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ

تعالیٰ کی قسم ہے وہ اس کام کے لائق ہی نہیں حالانکہ جس روز سے اس حال میں مبتلا ہوا ہے آج تک

إِلَى يَوْمِهِ هٰذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

وہ برابر روتا ہی رہتا ہے بعضے لوگوں نے مجھے کہا کہ تو بھی اپنی عورت کی بابت رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ فَقَدْ أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ

علیہ وسلم سے اجازت طلب کر جو ہلال کی عورت نے آپسے اوسکی خدمت کرنے کا اذن لے لیا ہے میں نے کہا

لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِينِي مَاذَا يَقُولُ

اگر میں اس امر میں آپ سے عرض کروں معلوم نہیں آپ کیا جواب دیں

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَلِيلٌ

جب میں اجازت مانگوں اور میں جوان آدمی ہوں تاکہ دس رات

بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمُلَ لَنَا بِذٰلِكَ خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينِ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا

اور گذر گئیں اور ہمارے اس حال کو پچاس رات ہو گئی

ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا

پچاسویں رات کی صبح کو میں فجر کی نماز اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر پڑھ کر اوسی

أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ

حالت میں بیٹھا تھا جیسے خدا تعالے نے قرآن میں ہماری خبر دی ہے اور میرا دم بسبب غم کے بند ہو رہا تھا اور

عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى سَلْعٍ يَقُولُ

زمین باوجود کشادگی کے مجھ پر تنگ ہو رہی تھی کہ میں نے ایک آدمی کی آواز سنی کہ پہاڑ سلع پر

بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ

بآواز بلند کہہ رہا تھا کہ اے کعب بن مالک مجھ کو بشارت ہو میں سنتا ہی سجدہ میں گر پڑا اور جان لیا کہ خدا تعالے کی طرف سے

قَدْ جَاءَ فَرَجٌ فَآذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا

کشایش آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھتے ہی لوگوں کو ہماری توبہ کے

حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ

قبول ہونے کی خبر کر دی لوگ ہمکو بشارت دینے میں مشغول ہو گئے اور وہ تو میرے یاروں کے پاس یہی

مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ قِبَلِي وَأَوْفَى عَلَى

بشارت دینے والے پہنچے اور ایک آدمی گھوڑا دوڑا کر میری طرف آیا اور ایک آدمی نے بنی اسلم میں سے پہاڑ پر چڑھ کر

الْجَبَلِ فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ

آواز کی گھوڑے کی سوار سے پہلے یعنی جب وہ شخص جسکی میں نے آواز سنی تھی میرے پاس آیا

يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبُشْرَاهُ وَاللّٰهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا

تو میں نے اپنے دو کپڑے اوتار کر بشارت کے عوض جب اوسکو پہنا دیئے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اوس روز میرے پاس وہی کپڑے تھے

يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ أَتَأَمَّمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

جو دو بیت اور میں نے دو کپڑے عاریۃً لیکر پہن لیے اور رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم یتلقانی الناس فوجا فوجا یہنئونی بالتوبۃ ویقولون لی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونیکا ارادہ کرکے چلا رستہ میں لوگ مجھے ملتے تھے اور توبہ کی قبولیت کی مبارکباد دیتے اور یہ کہتے تھے

لتہنئک توبۃ اللہ علیک حتی دخلت المسجد فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تیری توبہ قبول فرمائی یہانتک کہ میں مسجد میں پہنچا وہاں لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وسلم جالس حولہ الناس فقام طلحۃ بن عبید اللہ یہرول حتی صافحنی
کے گرد بیٹھے تھے طلحہ بن عبید اللہ رضہ مجھے دیکھکر کھڑا ہوگیا اور دوڑکر مجھ سے مصافحہ کیا اور

وھنانی واللہ ما قام رجل من المہاجرین غیرہ فکان کعب لا ینساھا
تہنیت دی واللہ مہاجرین میں سے اوسکے سوا دوسرا میری خاطر کوئی کھڑا نہیں ہوا کعب طلحہ کے اس کام کو ہمیشہ

لطلحۃ قال کعب فلما سلمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو
یاد کیا کرتا تھا کعب کہتے ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آن کر سلام کیا اوس وقت آپکا

یبرق وجہہ من السرور استبشر بخیر یوم مر علیک منذ ولدتک امک
چہرہ مبارک خوشی سے دمکتا تھا آپنے فرمایا مجھے بشارت ہو ایسے دن کی جو تیرے واسطے سب دنوں سے بہتر ہے آیا

فقلت امن عندک یا رسول اللہ ام من عند اللہ قال لا بل من عند اللہ
میں نے عرض کی کہ یہ بشارت کی طرف سے ہے یا اللہ تعالے کیطرف سے فرمایا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے اور

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سر استنار وجہہ حتی کان وجہہ
تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی کیوقت ایسا روشن ہو جایا کرتا تھا کہ گویا

قطعۃ قمر وکنا نعرف ذلک فلما جلست بین یدیہ قلت یا رسول
چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس حالت کو پہچانتے تھے میں نے آپکے سامنے بیٹھکر گذارش کی کہ یا رسول اللہ

اللہ ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقۃ الی اللہ والی رسولہ فقال
میری توبہ میں سے ہے کہ میں اپنا مال صدقہ کردوں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسک علیک بعض مالک فھو خیر لک
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ مال اپنے پاس رکھنے کو یہ بہتر رہیگا میں بہتر ہے میں نے عرض کی

فقلت انی امسک سہمی الذی بخیبر وقلت یا رسول اللہ ان اللہ تعالی انما
کہ خیبر کے میں سے جو حصہ ملا تھا وہ میں اپنے لئے رکھتا ہوں میں نے یہ عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالے نے

انجانی بالصدق وان من توبتی ان لا احدث الا صدقا ما بقیت
میرے صدق کے سبب مجھے نجات دی ہے اب یہی میری توبہ میں سے ہے کہ آئندہ کو میں اپنی زندگی میں سچ کے سوا کوئی بات نہ کہوں گا

فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ

مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ جس دن سے میں نے یہ بات رسول اللہ صلعم سے عرض کی ہے

ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِيْ اللّٰهُ

اُس دن سے کسی مسلمان پر اللہ تعالیٰ نے ایسا انعام نہیں کیا جیسا صدق مجھے انعام کیا ہے

وَوَاللّٰهِ مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبَةً مُّنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اُس دن سے آجتک کبھی جھوٹ نہیں کہا اور امید ہے کہ خدا تعالیٰ آئندہ کو بھی مجھے

اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّحْفَظَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْمَا بَقِيَ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

جھوٹ سے محفوظ ہی رکھے گا کعب کہتے ہے کہ خدا تعالیٰ نے اللہ

تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ

مہربان ہوا نبی پر اور مہاجروں پر اور مدد دینے والوں پر جنہوں نے پیروی اُس کی بیچ وقت سختی کے

حَتّٰى بَلَغَ اَنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ

یہانتک کہ پہنچے تحقیق کہ نہایت مہربان تھا اور اُن تین شخص پر جنکو پیچھے رکھا تھا یہانتک کہ جب تنگ ہوئی اُن پر

عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ حَتّٰى بَلَغَ اِتَّقُوا اللّٰهَ وَ

زمین ساتھ اپنے کشادہ ہونے کے اور تنگ ہوئی اُنپر اپنی جان یہانتک کہ پہنچے ڈرو اللہ سے

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ قَالَ كَعْبٌ وَّاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِّعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اِذْ

اور ہو ساتھ سچوں کے کعب اس حال میں نازل فرمائی ہے کہ کہتا ہے واللہ جس دن سے میں مسلمان ہوا

هَدَانِيَ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہوں اس سچ سے بڑی کوئی نعمت مجھے اللہ تعالیٰ نے انعام نہیں فرمائی

وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ

کہ میں آپکے روبرو جھوٹ نہیں بولا کہ ہلاک ہو جاتا جیسے جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوئے بیشک اللہ تعالیٰ نے

لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى سَيَحْلِفُوْنَ

جھوٹ بولنے والوں کو قرآن میں ایسا برا کہا ہے کہ کسیکو نہ کہا ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بیچ تم

بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰىهُمْ

وہیں اوگے اُس چلے جانے کے تو تمہارے روبرو اللہ کی قسمیں کہا جائینگے تاکہ تم اوگے اعراض کرو تا کو تم منہ سیا ہے کہ اوگے اعراض کرو

جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا

دوزخ ہے دن کا بدلہ جو کچھ تھے وہ کرتے تھے قسمیں کہا ئینگے تمہارے روبرو تم کہا جائینگے تاکہ تم اُنسے خوش ہو جاؤ اگر تم اُنسے خوش بھی ہو گئے

عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خُلِّفْنَا أَيُّهَا

تو اللہ تعالیٰ ایسے گنہگار لوگوں سے خوش ہو گا بیشک اللہ تعالیٰ فاسقوں سے خوش نہیں ہوتا کعب کہتا ہے کہ ہم تینوں آدمی

الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ

ان لوگوں سے جنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

حَلَفُوْا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا

قسمیں کھا کر عذر کیا اور رسول اللہ صلعم نے ان کا عذر قبول کر لیا اور ان سے بیعت لی اور ان کے لیے استغفار کیا تو ہمارا اور رسول اللہ صلعم نے

حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا وَ

تاکہ خدا تعالیٰ نے خود فیصلہ فرمایا اسی حال میں حد الفصل فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ یہ کہتا اور ان تین آدمیوں کے جو پیچھے چھوڑے گئے

لَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهُ إِيَّانَا وَ

اور اس آیت میں غزوہ سے ہمارے تخلف کا ذکر نہیں کیا ہے صرف تخلف کرنے والوں اور عذر کرنے والوں سے چھوڑے

إِرْجَاءُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ

عذر کرنے والے قبول فرمانے سے ہماری توبہ کا تاخیر کرنا فرمایا ہوا متفق علیہ اور ایک

رِوَايَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَ

روایت میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کو جمعرات کے دن چڑھائی فرمائی تھی اور

كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا

یہ آپکو محبوب تھا کہ جمعرات کے دن نکلا کریں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ سفر سے جب تشریف لاتے تھے تو دن

نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ

کو ہی تشریف لایا کرتے تھے اور جب آتے تو پہلے مسجد میں آتے اور دو رکعت نماز پڑھ کر وہاں ہی جا بیٹھتے تھے

وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ بِضَمِّ النُّوْنِ وَفَتْحِ الْجِيْمِ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخُزَاعِيِّ

ابو حمید (ساعدی ضم نون کے اور زبر جیم کے) عمران بن حصین خزاعی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت قبیلہ جہینہ میں سے جو زنا سے حاملہ تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی

وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ

اور کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ پر زنا کی حد لازم ہوئی آپ مجھ پر حد قائم کریں رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِيْ

اللہ صلعم نے اوسکے ولی کو بلوا کر فرمایا کہ اس سے احسان کر اور جب حمل وضع کرے تو اسکو میرے پاس حاضر کر

فقضیٰ فلان نبی اللہ عنہ [illegible]

اور اس نے اپنے نبی کے حکم سے ہو کر اس کے قرضوں میں ادا کر دیا پھر آپ نے فرمایا ہے

ثم جئت ثم صنعت فقال له عمر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ وقد تنت

سنا کہ پھر آیا ہے پھر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کی عمر کا زمانہ بڑھتے ہیں بتلائے تو کہا ہے

قال لقد تابت توبة لو قسمت بين سبعين من أهل المدينة لوسعتهم

آپ نے فرمایا اس کی توبہ ایسی کی ہے کہ اگر وہ توبہ کرنا مدینہ کے ستر آدمی پر بانٹی جائے تو کفایت کر جائے

وهل وجدت توبة أفضل من أن جادت بنفسها لله تعالى وجاد بها لله تعالى

کیا تو نے کوئی کام اس سے افضل بھی دیکھا ہے کہ اس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے حکم پر دیدی روایت کی اس کو مسلم نے

وعن ابن عباس وأنس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لو أن لابن آدم واديا من ذهب أحب أن يكون له واديان ولن يملأ

کہ اگر ابن آدم کو ایک جنگل سونے کا بھرا ہوا ملے تو پسند کرے گا کہ اس کے دو جنگل ہوتے اس کو چاہیئں اور اور کچھ

فاه إلا التراب ويتوب الله على من تاب متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه

مونہہ نہیں بھرتی مٹی کے سوا کوئی چیز نہ اور اللہ تعالیٰ توبہ کرتا ہے توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے متفق علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يضحك الله سبحانه وتعالى إلى

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ دو آدمی کے حال پر ہنستا ہے

رجلين يقتل أحدهما الآخر يدخلان الجنة يقاتل هذا في سبيل الله

دو ایک ان میں سے دوسرے کو قتل کر ڈالے دونوں جنت میں داخل ہونگے یہ ایک اللہ کے راستے میں لڑائی کرتا ہے

فيقتل ثم يتوب الله على القاتل فيسلم فيستشهد متفق عليه

پس قتل کیا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ قاتل کی توبہ قبول کرتا ہے پس مسلمان ہو کر شہید کیا جاتا ہے متفق علیہ

الباب الثالث في الصبر

تیسرا باب صبر کے بیان میں

قال الله تعالى يا أيها الذين آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا وقال

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو صبر کرو اور ثابت رہو اور مقابلہ میں مضبوطی کرو اور لگے رہو اور فرمایا

تعالى ولنبلونكم بشيء من الخوف والجوع ونقص من الأموال والأنفس

اللہ تعالیٰ نے البتہ ہم ازمائیں گے تم کو کچھ ایک ڈر سے اور بھوک سے اور مالوں سے اور جانوں

وَالصّٰبِرٰتِ وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ
اور صبر کرنے والیوں کو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا صبر کرنے والوں کو ان کا اجر صبر کا اجر

بِغَيْرِ حِسَابٍ وَقَالَ تَعَالٰى وَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ
بے حساب اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جس نے صبر کیا اور بخشدیا بیشک یہ البتہ ہمت کے کام

وَقَالَ تَعَالٰى وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَقَالَ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے صبر اور نماز سے امداد طلب کرو اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے البتہ ہم تمکو ضرور آزمائیں گے تاکہ ہم

الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالْاٰيَاتُ فِي الْاَمْرِ بِالصَّبْرِ وَمَا فِيْ فَضْلِهٖ
تمہیں سے جہاد کرنیوالوں اور صبر کرنیوالوں کو معلوم کرلیں اور آیتیں ہیں صبر کرنے کے حکم میں اور صبر کرنے کی فضیلت

كَثِيْرَةٌ مَعْرُوْفَةٌ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِيِّ رض
کے بیان میں آیتیں بہت معروف ہیں ۔ ابو مالک حارث بن عاصم اشعری سے مروی ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ طہارت آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ

تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَ
کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں کا ثواب یا ہر ایک کا ثواب آسمان اور زمین کے

الْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَآءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ
درمیان بھر دیتا ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ ایمان کی دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تیرے نفع کی دلیل

لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا رَوَاهُ
ہے اور تو نے اوپر عمل کیا یا تجھ پر الزام کی حجت آکر گرے گی اور ہر عمل نے کیا ہر ایک آدمی صبح کرتا ہے سو اپنی جان کو بیچتا ہے تو اسکو آزاد کرتا ہے

مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِيِّ رض اَنَّ نَاسًا مِّنَ
مسلم کی روایت کی ہے ۔ ابو سعید سعد بن مالک بن سنان خدری سے مروی ہے کہ انصار میں سے

الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَ
لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ مال مانگا حضرت نے دیا انہوں نے پھر مانگا حضرت نے پھر دیا

عْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ اَنْفَقَ كُلَّ شَيْءٍ بِيَدِهٖ مَا يَكُنْ عِنْدِيْ
تاکہ جتنا آپکے پاس مال موجود تھا تمام ہوگیا تب آپنے یہ فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا

مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ
اوسکو میں تم سے چھپا کر نہ رکھونگا اور جو شخص حلال اور حرام کا لحاظ کرے گا اوسکو بچا دیگا اور جو بے پروائی کا ارادہ کرے گا اوسکو

يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَآءً أَخْيَرَ وَأَوْسَعَ مِنَ

کو بے پرواہ کر دیگا اور جو شخص مصیبت اور بلا میں صبر کریگا تو خدا اوسکو صبر عطا فرمائیگا اور کسی کو صبر سے بہتر اور کشادہ

الصَّبْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي يَحْيٰى صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

صبر کی کوئی نعمت نہیں ملی متفق علیہ۔ یعنی صحیحین میں ہے روایت ہے صہیب بن سنان سے کہ رسول اللہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کا عجیب حال ہے بیشک اوسکا سب حال اوسکے لیے بہتر ہے اور

وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ وَإِنْ

یہ بات مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں اگر اوسکو خوشی ہو تو شکر کرے اوسکے حق میں بہتر ہے اور اگر

أَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ

اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو یہی اوسکے حق میں بہتر ہے ف انس رضہ سے مروی ہے کہ جب نبی

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ

صلے اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہوئے اور موت کی تکلیف آپ پر غالب ہوئی تو فاطمہ رضے اللہ عنہا

عَنْهَا وَاكَرْبَ أَبَتَاهُ فَقَالَ لَيْسَ عَلٰى أَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ

نے کہا ہائے سختی جیسا باپ کے رسول اللہ نے فرمایا آج کے بعد تیرے باپ پر کوئی تکلیف نہیں ہوگی جب رسول اللہ کا موت ہوگئی تو فاطمہ نے کہا

يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلٰى جِبْرِيْلَ

اے باپ پروردگار کے بلاوے کو قبول کیا اے باپ بہشت فردوس ہے جگہ تیری اے باپ جبرئیل کو خبر موت کی کی گئی کہ تو اوس

نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رض أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

جب اپنا جسم مبارک دفن کیا گیا تو فاطمہ رضے لوگوں کو کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنے کو تمہارے دلوں نے کس طرح

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

گوارا کیا یہ بخاری نے ف ابی زید اسامہ بن زید ابن حارثہ رسول

ابْنِ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِبِّهِ وَابْنِ حِبِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام اور آپکے پیارے اور آپکے پیارے کے بیٹے سے مروی ہے

قَالَ أَرْسَلَتْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنِيْ قَدِ احْتُضِرَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی نے آپکو کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا نزع کی حالت میں ہے

فَاشْهَدْنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطٰى وَ

آپ اسوقت ہمارے مکان تشریف لاویں آپنے سلام کے بعد کہلا بھیجا کہ بیشک اللہ کی ہے وہ چیز جو لیوے نے لی اور اسکی ہے وہ چیز جو اوسنے عطا کی اور

كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ

اوسکے تو ایک ہر ایک چیز کی مدت مقرر ہے مجھکو شک ہے کہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے دوبارہ پھر قسم دیکر کہلا بھیجا۔

لِيَأْتِيَهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَ

کہ آپ ضرور ہی تشریف لاویں آپ تشریف لیگئے اور سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور

زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

زید بن ثابت اور کچھ اور آدمی آپکے ساتھ تھے وہ لڑکا اوسی حالت میں اٹھا کر آپکے پاس لائے

وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ فَأَقْعَدَهُ فِي حَجْرِهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ

یا آپنے اوسکو گود میں بٹھا لیا اور اسکا دم مضطرب ہو رہا تھا اوسکو دیکھکر کہ کئی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے سعد نے کہا

سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا هَذَا فَقَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللهُ تَعَالَى فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ

یا رسول اللہ یہ کیا آپنے فرمایا یہ رحمت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے اور ایک روایت میں ہے

وَفِي رِوَايَةٍ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

اپنے بندوں میں سے جن لوگوں کے دلوں میں چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور خدا اپنے بندوں میں سے رحمت کرنیوالوں پر ہی رحمت کرتا ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَى تَقَعْقَعُ تَتَحَرَّكُ وَتَضْطَرِبُ وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللهُ

متفق علیہ۔ اور تقعقع کے معنے ہیں حرکت کرتا تھا اور ہلتا تھا صہیب رضی اللہ

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمسے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا اور اوسکے

وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا

پاس ایک ساحر تھا جب ساحر بوڑھا ہو گیا تو اوسنے بادشاہ کو کہا کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو میرے پاس لڑکا بھیجدے

أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ وَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ

جسکو میں سحر سکھاؤں بادشاہ نے ایک لڑکا سحر سیکھنے کو اوسکے پاس بھیجدیا جس رستے لڑکا ساحر کے پاس جایا کرتا تھا اوس رستے میں ایک راہب

فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ وَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ

لڑکا اوسکو دیکھکر کچھ روز اوسکی پاس بیٹھ گیا اور اوسکے کلام سنی اور آئندہ کو جب ساحر کے پاس جاتا تو اوس درویش کے پاس بیٹھتا اور

فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ

ساحر جب دیر کیا کرتا اوسکو مارتا اوسنے ایک دن راہب کے پاس اوس امر کی شکایت کی راہب نے کہا کہ جب تجھکو ساحر کا خوف ہوا کرے

فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى

تو اوسکو کہدیا کر کہ مجھے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے ڈرے تو کہدیا کر کہ مجھے ساحر نے روک لیا تھا وہ لڑکا اسی طور

ذٰلِكَ اِذْ اَتٰى عَلٰى دَآبَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ اَلْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ

کیا کہ ایک دن وہ راستہ میں جاتا ہوا کیا دیکھتا ہے کہ ایک بڑا جانور بڑے جانور نے راستہ میں لوگ روکے کھڑے ہیں اس نے دیکھ کر کہا کہ آج

اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ

میں امتحان کرتا ہوں کہ ساحر افضل ہے یا راہب اور اس نے ایک پتھر اٹھا لیا کہا کہ یا اللہ اگر راہب کا کام مجھے

اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّآبَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا

ساحر کے کام سے زیادہ محبوب ہے تو اس چوپایہ کو قتل کر دے تاکہ لوگوں کا رستہ کھل جائے یہ کہکر

فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ اَيْ بُنَيَّ

پتھر مارا اور اس کو قتل کر دیا اور لوگ اپنے اپنے رستہ چلے گئے اور اس نے راہب کے پاس اسکا ذکر کیا راہب نے اس کو کہا بیٹا

اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّيْ قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰى وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَاِنِ

اب تو مجھ سے افضل ہے اس لئے کہ تو بڑے رتبہ کو پہنچ گیا ہے اور عنقریب تو مبتلا کیا جائیگا اگر تو گرفتار ہو گیا تو میرا نام

ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ

نہ لینا اور وہ لڑکا مادر زاد اندھے اور مجذوم لوگوں کو تندرست کیا کرتا تھا اور لوگوں کی سب بیماریوں کی دوا کیا کرتا۔

سَائِرَ الْاَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيْسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيْرَةٍ

اتفاقاً بادشاہ کا ایک مصاحب کہ نابینا ہو گیا تھا یہ خبر سنکر بہت سے تحائف لیکر لڑکے کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ

فَقَالَ مَا هٰهُنَا لَكَ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِيْ قَالَ اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ تَعَالٰى

اگر تو مجھے تندرست کر دے تو یہ مال سب تیرا ہے لڑکے نے کہا میں کسی کو تندرست نہیں کرتا اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے تندرستی عطا کرتا ہے اگر تو

فَاِنْ اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يَشْفِيَكَ فَاٰمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے تو میں خدا تعالیٰ سے دعا کرونگا خدا تجھے شفا عطا کریگا چنانچہ اس نے ایمان لایا اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا عطا کر دی

فَاَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ بَصَرَكَ

فقیر بادشاہ کے دربار میں برابر پہلی جگہ جا بیٹھا بادشاہ نے اس کو کہا کہ تجھے کس نے بینا کر دیا اس نے

قَالَ رَبِّيْ قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِيْ قَالَ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ

کہا میرے رب نے بادشاہ نے کہا میرے سوا تیرا کوئی دوسرا رب بھی ہے اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے بادشاہ نے اس کو

يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ اَيْ بُنَيَّ قَدْ

اس قدر عذاب میں مبتلا کیا اور پوچھا کہ تجھے یہ طریقہ کس سکھلایا بادشاہ کا پیارا ہونے کی وجہ سے اس لڑکے کا نام لیا اسی وقت لڑکا بادشاہ کے

بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ

تو سحر میں یہ کامل ہو گیا ہے کہ کوڑھ اور سفید داغ اور اندھا وغیرہ کا تندرست کرتا ہے اس نے کہا میں کسی کو تندرست نہیں کرتا۔

إِنَّمَا يَشْفِي اللهُ تَعَالَى فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ

اللہ تعالیٰ ہی شفا دیتا ہے پھر بادشاہ نے اوسکو لوا کر عذاب دینا شروع کیا یہاں تک کہ اوسنے راہب کا پتہ بتلا دیا پھر راہب کو بلا کر دربار میں حاضر کیا گیا

فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ

اور کہا گیا کہ تو اپنے دین سے پھر جا بادشاہ نے آرہ منگوا کر اوسکے سر پر رکھوایا اور

فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى

چیر ڈالا اوسکو دو ٹکڑے کر دیا پھر دربار کے ہمنشین کو بلوایا اور کہا کہ تو اپنے دین سے پھر جا اوسنے انکار کیا

فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ

بادشاہ نے اسیطرح اوسکو چیر ڈالا دو ٹکڑے کر دیا پھر لڑکا حاضر کیا گیا اور اوسکو کہا

لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلِ

کہ تو اپنے دین سے پھر جا لڑکے نے انکار کیا بادشاہ نے اوسکو سپاہیوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اسکو فلاں پہاڑ کی

كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذِرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا

چوٹی پر لے جاؤ اگر اسنے دین سے پھر جانے چوٹی

فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ

اوسکو پھینک دو وہ اوسکو لیکے اور پہاڑ پر چڑھ گئے لڑکے نے دعا کی یا رب تو جسطرح چاہے انکی شرارت سے مجھے کفایت فرما

فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ

پہاڑ کو زلزلہ آیا سب گر گئے اور لڑکا صحیح سلامت بادشاہ کے پاس آپہنچا بادشاہ نے کہا تیرے یار

أَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيهِمُ اللهُ تَعَالَى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا

کہاں رہے لڑکے نے کہا اللہ تعالیٰ نے اوسکی شرارت سے مجھے کفایت کی بادشاہ نے پھر اور سپاہی معیین کر کے کہا کہ اوسکو

بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ وَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ

کشتی میں سوار کر کے سمندر کے درمیان لے جاویں اگر اپنے دین سے پھر گیا بہتر ورنہ اس کو سمندر میں

فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا

پھینک دیں سپاہی اوسکو بیچکر جب وہاں پہنچے تو لڑکے نے دعا کی یا اللہ تو جسطرح چاہے انکی شرارت سے مجھے کفایت کر کشتی الٹ گئی اور سب کے سب ڈوب گئے

وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيهِمُ

اور لڑکا بادشاہ کے پاس آحاضر ہوا بادشاہ نے کہا تیرے یار کیا ہوئے اوسنے کہا خدا تعالیٰ نے اوسنے

اللهُ تَعَالَى فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ

مجھے کفایت کی پھر لڑکے نے بادشاہ کو کہا کہ تو مجھے قتل نہیں کر سکتا جب تک میرا کہا نہ کرے بادشاہ نے کہا

مَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا

وہ کہا ہے اوسنے کہا کہ لوگوں کو ایک میدان وسیع میں جمع کرا وہ مجھے سولی پر چڑھا کر میرے ترکش میں سے ایک تیر لے کر

مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ

بسم اللہ رب الغلام کہہ کر تیر مار

ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَ

جب تو یہ کام کریگا میں قتل ہو جاؤں گا اوسنے میدان وسیع میں لوگ جمع کئے اور

صَلَبَهُ عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ

اوسکو سولی پر چڑھا کر اوس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا

ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ

اور بسم اللہ رب الغلام کہہ کر اوسکو مارا تیر اوس کی کنپٹی میں لگا لڑکا

يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ

اپنی کنپٹی پر آخر مرگیا سب حاضرین چیخ اٹھے کہ ہم لڑکے کے رب الغلام پر ایمان لائے بادشاہ کو کہا گیا

لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ

کہ جس کام سے تو ڈرتا تھا وہی تجھ پر نازل ہوا لوگ مسلمان ہو گئے

فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ بِأَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأُضْرِمَ فِيهَا النِّيرَانُ وَقَالَ مَنْ

بادشاہ نے حکم دیا کہ محلہ کی سڑی پر خندقیں کھودی جاویں چنانچہ خندقیں کھودکر آگیں جلائی گئیں اور بادشاہ نے حکم دیا

لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتِ

کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے اوسکو خندق میں گرائے جائیں رہا اوسکو کہا جاتا کہ تو آپہیں خود بخود گر تو اسکی احکام تعمیل میں مشغول تھے کہ ایک

امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمَّهْ

عورت گود میں لڑکا حاضر کیگئی عورت آگ میں گرنے سے ڈر کر رکی گئی لڑکا بولا اے ماں

اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ذِرْوَةُ الْجَبَلِ أَعْلَاهُ وَهِيَ بِكَسْرِ الذَّالِ

صبر کر تو حق پر ہے روایت کی یہ مسلم نے۔ ذروہ ذال معجمہ کے زیر اور پیش سے

الْمُعْجَمَةِ وَضَمِّهَا وَالْقَرْقُورُ بِضَمِّ الْقَافَيْنِ نَوْعٌ مِنَ السُّفُنِ وَالصَّعِيدُ هُنَا

ذروۃ الجبل پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں، اور قرقور دونوں قاف مضموم سے کشتی کے ایک قسم کا نام ہے صعید

الْأَرْضُ الْبَارِزَةُ وَالْأُخْدُودُ الشُّقُوقُ فِي الْأَرْضِ كَالنَّهْرِ الصَّغِيرِ وَأُضْرِمَ

زمین صاف میدان اخدود زمین میں جو نہر کیطرح کھڑے کھودے جاویں اضرم

أُوقِدَ وَانْكَفَأَتْ أَيِ انْقَلَبَتْ وَتَقَاعَسَتْ تَوَقَّفَتْ وَجَبُنَتْ وَعَنْ أَنَسٍ

جلائی گئی انکفأت پلٹنے لگی اور تقاعست یعنے اوسوات توقف کیا اور کم دل ہوگئی۔ انس سے روی ہے

قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو قبر پر روتے دیکھ کر فرمایا کہ اللہ تعالے سے ڈر اور

اصْبِرِي فَقَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ

صبر کر وہ آپ کو کہنے لگی تو مجھ سے دور ہو جا مجھے تیری مصیبت نہیں پہنچی اور اوسنے آپکو نہ پہچانا تھا لوگوں نے

لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ

اوسکو کہا کہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے یہ بات سنکر نبی صلعم کے دروازہ پر آئی وہاں

تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

دربان نہ تھے رسول اللہ صلعم کو اوسنے کہا کہ میں نے آپ کو پہچانا نہ تھا آپنے فرمایا کہ صبر وہ ہے جو صدمہ کے وقت ہوتا ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ

متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اپنے لڑکے پر رو رہی تھی ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى مَا لِعَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ

حضرت صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ بہشت کے سوا میرے لیا ندار بندے کا

عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ

کوئی بندہ دنیا میں سے دنیا کے لوگوں میں کے دوست کو لیا پھر اوسنے ثواب کی امید پر صبر کیا روایت کی یہ

الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

بخاری نے عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ اوس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وبا کا

الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ

حال پوچھا آپنے اوسکو بتایا کہ یہ عذاب تھا کہ اللہ تعالے نے بھیجتا ہے جسپر چاہتا ہے سو خدا تعالے نے اوسکو

اللّٰهُ تَعَالَى رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ فِي الطَّاعُونِ فَيَمْكُثُ

اللہ تعالے رحمت للمومنین کیواسطے رحمت کر دالا جو بندہ کہ کسی وبا میں گرفتار ہو جاوے

فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ

اور وہ وہاں ہی رہے صابر اور ثواب کی امید رکھتا ہو اور جانتا ہو کہ اوسکو وہی پہنچیگا جو اللہ تعالے نے اوسکے لیا لکھا ہے تو اوسکو

مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

شہید کے برابر ثواب ملیگا روایت کی یہ بخاری نے۔ انس رضہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل قال اذا ابتلیت عبدی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا کہ فرماتے تھے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو دونوں آنکھوں سے کی

بحبیبتیہ فصبر عوضتہ منہما الجنۃ یرید عینیہ رواہ البخاری وعن

محبوب چیزوں میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں اس کو دونوں آنکھوں کے عوض جنت عطا کرتا ہوں روایت کی اس کو بخاری نے اور

عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ قال قال لی ابن عباس رضی اللہ عنہ الا اریک

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتا ہے کہ مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں مجھے ایک

امرأۃ من اہل الجنۃ فقلت بلی فقال ہذہ المرأۃ السوداء اتت النبی

عورت اہل جنت میں سے دکھلاؤں میں نے کہا کہ ہاں دکھلا مجھے ایک عورت کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ عورت سیاہ فام نبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت انی اصرع وانی اتکشف فادع اللہ تعالیٰ

صلعم کے پاس آئی اور کہا کہ مجھے مرگی کی مرض ہے اور ستر کھلتا ہے میں بے ہوجاتی ہوں آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے

قال ان شئت صبرت ولک الجنۃ وان شئت دعوت اللہ ان یعافیک

آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے بہشت ہے اور اگر چاہے تو میں دعا کروں اے اللہ تجھکو صحت عطا کردے

فقالت اصبر فقالت انی اتکشف فادع اللہ ان لا اتکشف فدعا لہا

اوس عورت نے کہا میں صبر کرتی ہوں مگر آپ دعا کیجئے کہ اوس حالت میں میرا بدن منکشف نہ ہو تو اوسکے لیے دعا فرمائی

متفق علیہ وعن ابی عبد الرحمن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال کانی

متفق علیہ۔ ابی عبدالرحمن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتا ہے کویا میں

انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا من الانبیاء صلوات اللہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جب آپ انبیاء میں سے ایک نبی کی حکایت کرتے تھے

وسلامہ علیہم ضربہ قومہ فادموہ وہو یمسح الدم عن وجہہ وہو

کہ اوس کی قوم نے اوسکو مارکر خون آلودہ کردیا اور وہ اپنے چہرہ مبارک سے خون پونچھتا تھا اور

یقول اللہم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون متفق علیہ وعن ابی سعید و

کہتا تھا اے اللہ میری قوم کو بخشدے کہ یہ لوگ انبیا کی قدر نہیں جانتے۔ متفق علیہ۔ ابوسعید اور ابوہریرہ سے مروی ہے

ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما یصیب المسلم من نصب ولا

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو کوئی مرض نہیں پہنچتی اور نہ ماندگی اور نہ رنج اللہ

وصب ولا ہم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکہا الا کفر اللہ

اور نہ ہم اور نہ حزن اور نہ ایذا اور نہ غم تاکہ کانٹا بھی اوسکے لگ جائے مگر خدا تعالیٰ اوسکے

بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْوَصَبُ الْمَرَضُ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ

گناہوں کا کفارہ کرتا ہے متفق علیہ۔ اور وصب بیماری کو کہتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ

عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَقُلْتُ يَا

عنہ بیان کرتا ہے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ کو تپ چڑھا ہوا تھا پس میں نے کہا یا رسول اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قَالَ اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ

آپ کو بڑا سخت تپ چڑھ رہا ہے آپنے فرمایا کہ مجھے ایسا بخار ہے جیسا دو آدمی کو ہو

مِنْكُمْ قُلْتُ ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ قَالَ اَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ

یعنے کہ اس لئے کہ آپ کو دوچند اجر ہے آپنے فرمایا ہاں کوئی مسلمان نہیں کہ اوسکو

اَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا مُتَّفَقٌ

کانٹے یا اوس سے زیادہ کا دکھ پہنچے مگر اوسکے گناہ اوس سے کرجاتے ہیں جیسے درخت کے پتے گر جاتے ہیں متفق

عَلَيْهِ وَالْوَعْكُ مَغْثُ الْحُمَّى وَقِيْلَ الْحُمَّى وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

علیہ والوعک معنے الحمی وقیل الحمی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَضَبْطُ

صلے اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یصب منہ رواہ البخاری وضبط

يُصِبْ بِفَتْحِ الصَّادِ وَكَسْرِهَا وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

صاد کی فتح اور کسر دونوں سے ضبط کیا ہے انس رضی اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ اَصَابَهُ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا

نے فرمایا کہ تم میں سے اگر کسیکو تکلیف کوئی رنج لاحق ہوجائے تو موت کی خواہش نہ کیا کرے اور اگر ضرور کرنی ہی ہو

فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا

تو اس طرح کہا کرے یا اللہ جبتک میرے حق میں زندگی بہتر ہو تب تک مجھ زندہ رکھ اور جب میرے حق میں موت ہونا بہتر ہو تو مجھے موت کر

لِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى

دے متفق علیہ ابو عبد اللہ خباب بن الارت رضی سے مروی ہے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَّهٗ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا اَلَا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر کو بالین کیے ہوئے تھے ہم نے آپسے اپنی مکہ کفار کی ایذا رسانی اپنا صبر کی شکایت کی

تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُوْ لَنَا فَقَالَ قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهٗ

اور عرض کیا آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد کیوں نہیں مانگتے اور دعا کیوں نہیں کرتے آپنے فرمایا کہ تم سے پہلے انمیں ہی حال تھا کہ آدمی کو پکڑ کر گڑھا کھودا جاتا

فِی الْاَرْضِ فَیَجْعَلُ فِیْهَا ثُمَّ یُؤْتٰی بِالْمِنْشَارِ فَیُوْضَعُ عَلٰی رَاْسِهٖ فَیُجْعَلُ نِصْفَیْنِ وَ

اور

یُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِیْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ وَعَظْمِهٖ مَا یَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِیْنِهٖ

واللّٰهِ لَیُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَآءَ اِلٰی حَضْرَمَوْتَ لَا

یَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰی غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ

فِیْ رِوَایَةٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَقَدْ لَقِیْنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ شِدَّةً وَعَنِ ابْنِ

ابن

مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ یَوْمُ حُنَیْنٍ اٰثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا

فِی الْقِسْمَةِ فَاَعْطٰی الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰی عُیَیْنَةَ بْنَ حِصْنٍ

اور ابیقدر عیینہ بن حصن کو

مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَعْطٰی نَاسًا مِنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ وَاٰثَرَهُمْ یَوْمَئِذٍ فِی الْقِسْمَةِ فَقَالَ

رَجُلٌ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِیْهَا وَمَا اُرِیْدَ فِیْهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَقُلْتُ

اس تقسیم میں عدالت نہیں کی جاتی میں نے کہا

وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ

فَتَغَیَّرَ وَجْهُهٗ حَتّٰی كَانَ كَالصِّرْفِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ یَّعْدِلُ اِذَا لَمْ یَعْدِلِ اللّٰهُ

اور صرف صاد مہملہ کے

لَاَجْرِدَنَّ لَاَرْفَعَنَّ بَعْدَهَا حَدِیْثًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَقَوْلُهٗ كَالصِّرْفِ هُوَ بِكَسْرِ

الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ وَهُوَ صِبْغٌ اَحْمَرُ وَعَنْ اَنَسٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

زبرد سے ایک رنگ سرخ ہے انس رضہ سے مروی ہے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا

صلعم نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو دنیا میں کسی قسم کی تکلیف مبتلا کرتا ہے

وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور جب اللہ تعالیٰ بندے سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو بسبب گناہ کے جس عذاب کا وہ مستحق ہوتا ہے دنیا میں وہ عذاب اس سے روک رکھتا ہے تاکہ قیامت کو پورے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ

سزا دینا بھی صلعم نے فرمایا ہے کہ جزا کی عظمت بلا و سخت کی عظمت کے موافق ہوتی اور جب

اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضٰى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ

اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے محبت رکھتا ہے تو اسکو بھی مبتلا کرتا ہے جو شخص راضی ہوا اللہ سے اللہ بھی اس سے راضی ہوا اور جو شخص ناراض ہوا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ اَنَسٍ رضی قَالَ كَانَ ابْنٌ لِاَبِيْ

روایت کیا ہے ترمذی نے اور کہا کہ حدیث حسن ہے انس رضہ بیان کرتا ہے کہ ابو طلحہ کا

طَلْحَةَ يَشْتَكِيْ فَخَرَجَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ مَا

بیٹا بیمار تھا ابو طلحہ گھر سے نکلا کہ وہ لڑکا فوت ہو گیا جب ابو طلحہ واپس گھر میں آیا تو پوچھا کہ

فَعَلَ ابْنِيْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ وَهِيَ اُمُّ الصَّبِيِّ هُوَ اَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ

لڑکا کیا ہے ام سلیم لڑکے کی ماں نے کہا کہ پہلے سے اب آرام میں ہے یہ کہہ کر

الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ

کھانا حاضر کیا جب کھانا کھا چکا تو عورت سے جماع کیا جب جماع سے فارغ ہوا تو عورت نے کہا کہ لڑکے کو دفن کرو ابو

اَبُوْ طَلْحَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَعَرَّسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ

طلحہ نے رسول اللہ صلعم کو آکر جو کچھ ہوا تھا خبر دی فرمایا آج رات تم نے جماع کیا ہے اس نے کہا

نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتّٰى

ہاں کیا ہے آپ نے فرمایا یا اللہ تو انکے حق میں برکت دے پس اسکی عورت نے لڑکا جنا انس کہتا ہے ابو طلحہ نے مجھ سے کہا کہ اسکو اوپر کر

تَاْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ مَعَهٗ بِتَمَرَاتٍ فَقَالَ مَعَهٗ شَيْءٌ

رسول اللہ صلعم کے پاس لے چل اور کچھ چھوارے بھی اسکے ساتھ بھیجے آپنے فرمایا کہ اسکے ساتھ کوئی شے ہے

قَالَ نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَغَنَهَا ثُمَّ

اس نے کہا ہاں چھوارے ہیں رسول اللہ صلعم نے چھوارے اپنے منہ میں چبائے اور پھر

اَخَذَهَا مِنْ فِيْهِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْ الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

نکال کر لڑکے کے منہ میں ڈالدیئے اور اسکا نام عبداللہ مقرر فرمایا متفق علیہ

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَرَاَيْتُ

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے ابن عیینہ بیان کرتا ہے کہ راوی انصاری کہتا ہے کہ میں نے

تِسْعَةَ اَوْلَادِهِمْ قَدْ قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ يَعْنِيْ مِنْ اَوْلَادِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَوْلُوْدِ وَفِيْ

ابو کی اولاد سے دیکھئے اس عبداللہ کی اولاد سے جسکا یہاں ذکر ہے) نو لڑکے دیکھے ہیں کہ سب قرآن شریف پڑھا ہوا تھا اور مسلم

رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَتْ اِنَّ ابْنًا لِّاَبِيْ طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِاَهْلِهَا لَا تُحَدِّثُوْا

کی ایک روایت میں ہے کہ ابو طلحہ کا ایک لڑکا ام سلیم کے پیٹ سے تھا وہ فوت ہو گیا ام سلیم نے اپنے گھر کے سب لوگوں کو روک دیا کہ میرے

اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اُحَدِّثُهٗ فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ عَشَاءً

سوا کوئی اس کی موت کی ابو طلحہ کو خبر نہ کرے جب ابو طلحہ گھر آیا تو پہلے ام سلیم نے رات کا کھانا اوسکے آگے حاضر کیا۔

فَاَكَلَ وَشَرِبَ ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهٗ اَحْسَنَ مَا كَانَتْ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَقَعَ

جب کھا پیکر فارغ ہوا تو اوسکے پہلے سے زیادہ زیور وغیرہ سے اپنی آراستہ کی ابو طلحہ نے اوس سے

بِهَا فَلَمَّا اَنْ رَاَتْ اَنَّهٗ قَدْ شَبِعَ وَاَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ يَا اَبَا طَلْحَةَ اَرَاَيْتَ

جماع کیا جب عورت نے دیکھا کہ کھانے وغیرہ سے فارغ ہو گیا تو اوسکو کہا کہ اگر کوئی

لَوْ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوْا عَارِيَتَهُمْ اَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوْا عَارِيَتَهُمْ فَلَهُمْ اَنْ يَّمْنَعُوْهُمْ

شخص کسیکو کوئی چیز عاریۃً دے پھر جبکہ وہ مالک اپنی چیز طلب کرے تو اوسکو جائز ہے کہ واپس

قَالَ لَا فَقَالَتْ فَاحْتَسِبْ بِابْنِكَ قَالَ فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ تَرَكْتِنِيْ حَتّٰى اِذَا تَلَطَّخْتُ

نہ دیوے کہا نہیں عورت نے کہا تو اپنے بیٹے پر صبر کر راوی کہتا ہے کہ ابو طلحہ غصہ ہوا اور کہا کہ جب میں خبیث میں آلودہ ہو گیا۔

ثُمَّ اَخْبَرْتِنِيْ بِابْنِيْ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو اب تو نے اوسکے موت کی خبر کی یہ کہکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا

فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَتِكُمَا

اور حال بیان کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تمہاری رات برکت والی کرے

قَالَ فَحَمَلَتْ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَّهِيَ مَعَهٗ وَ

راوی کہتا ہے وہ عورت حاملہ ہو گئی اور رسول اللہ صلعم کے ساتھ سفر میں تھے تاکہ جب آپ سفر سے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى الْمَدِيْنَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا

مدینہ کو واپس آئے اور جب آپ سفر سے آیا کرتے تھے تو رات کو شہر میں داخل نہ ہوا کرتے تھے

طُرُوقًا فَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتُبِسَ عَلَيْهَا أَبُو طَلْحَةَ وَ

جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو اوسکو دردِ زہ شروع ہوا ابو طلحہ اس سبب سے اوسکے پاس رُک گیا اور

انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو تشریف لے چلے راوی کہتا ہے ابو طلحہ نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے

إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ أَخْرُجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ وَأَدْخُلَ

کہ میرے دل کو اس سے خوشی ہے کہ میں آپکے ساتھ تبھی مدینہ سے نکلوں اور جب مدینہ میں داخل ہوں

مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرَى تَقُولُ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَجِدُ الَّذِي

تو آپکے ساتھ ہی داخل ہوں اور یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں اس سبب سے رُکا گیا ہوں کہ وقت تم پر ہے کہا اُمّ سلیم نے کہا اے ابو طلحہ جو درد میں دیکھ رہا ہوں

كُنْتُ أَجِدُ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا

اپنے میں ہوتا اب تو یہی چل پس ہمنے اور اوسنے وقت مکان کے کو چلا کر دیا جب مدینہ میں پہونچ گئے تو پہر اوسکو دردِ زہ شروع ہوا اور لڑکا تولد ہوا

فَقَالَتْ لِي أُمِّي يَا أَنَسُ لَا يُرْضِعُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللهِ

پہر میری ماں نے مجھے کہا کہ اے انس اس لڑکے کو دودھ کوئی نہ دے تاکہ اسکو رسول اللہ صلے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاجب صبح ہوئی تو میں اوس لڑکے کو آپ کے پاس لایا

وَسَلَّمَ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اور آخر تک حدیث ذکر کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ

وسلم نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑے حقیقت میں پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت

عِنْدَ الْغَضَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالصُّرَعَةُ بِضَمِّ الصَّادِ وَفَتْحِ الرَّاءِ وَأَصْلُهُ عِنْدَ

اپنی جان پر قابو رکھے۔ متفق علیہ اور صرعۃ صاد کے ضمہ اور فتحہ راء کے اور عرب کے استعمال میں۔

الْعَرَبِ مَنْ يَصْرَعُ النَّاسَ كَثِيرًا وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ كُنْتُ

اس لفظ کا اطلاق اس شخص پر ہوتا ہے جو کشتی میں دوسروں کو بہت گرا دے اور سلیمان بن صرد بیان کرتا ہے کہ میں

جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ وَأَحَدُهُمَا قَدِ احْمَرَّ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے اور ایک کا چہرہ

وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ

سرخ اور گردن کی رگیں پھول گئیں اوسوقت آپنے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں

الحلیۃ لو قالہا لذہب عنہ ما یجد لو قال اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
اگر یہ شخص زبان سے اوس کلمہ کو کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
ذہب عنہ ما یجد فقالوا لہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تعوذ
تو اسکا غصہ دور ہو جائے لوگوں نے اوسکو جاکر رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں کہ تو اعوذ باللہ
باللہ من الشیطان الرجیم متفق علیہ وعن معاذ بن انس ان النبی
من الشیطان الرجیم پڑھ۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے معاذ بن انس سے مروی ہے کہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من کظم غیظا وہو قادر علی ان ینفذہ دعاہ
نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اوسوقت غصہ نہ نکالے جس وقت کہ اوسکو غصہ چلانے کی قدرت ہو
اللہ سبحانہ علی رؤس الخلائق یوم القیمۃ حتی یخیرہ من الحور
تو خدا تعالے اوسکو قیامت کے روز سارے خلقت کے روبرو بلاکر فرمائیگا کہ تو حوران بہشت میں سے جو کسی چاہتا ہے
ما شاء رواہ ابو داود والترمذی وقال ہذا حدیث حسن وعن
پسند کرلے۔ روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے اور کہا ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابو
ابی ہریرۃ ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی قال لا
ہریرہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ مجھے وصیت کریں آپنے فرمایا کہ غصہ مت کر
تغضب فردد مرارا قال لا تغضب رواہ البخاری وعن ابی ہریرۃ ان رجلا
پس بار بار عرض کیا اوس شخص نے آپنے فرمایا غصہ مت کر۔ روایت کی یہ بخاری نے ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یزال البلاء بالمؤمن والمؤمنۃ فی نفسہ
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن مرد اور عورت کے نفس
وولدہ ومالہ حتی یلقی اللہ تعالی وما علیہ خطیئۃ رواہ الترمذی وقال
اور اولاد اور مال میں ہمیشہ مصیبت رہا کرتی ہے تاکہ قیامت کو جب اللہ تعالے کے روبرو جائیگا تو اوسپر کوئی گناہ نہ ہوگا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا
حدیث حسن صحیح وعن ابن عباس قال قدم عیینۃ بن حصن
یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن عباس بیان کرتا ہے کہ عیینہ ابن حصن
فنزل علی ابن اخیہ الحر بن قیس وکان من النفر الذین یدنیہم عمر
اپنے بھتیجے یعنی حر بن قیس کے ہاں آکر اوترا اور حر عمر رضہ کے مقربوں میں سے تھا
رضی اللہ عنہ وکان القراء اصحاب مجلس عمر ومشاورتہ کہولا کانوا
اور عمر رضہ کے مصاحب اور مشاور قرار ہو اکرتے تھے چاہے بڑے ہوں

وَشُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْأَمِيرِ
خواہ جوان تھے عیینہ نے اپنے بھتیجے کو کہا کہ اس امیر کے دربار میں تیری عزت ہے
فَاسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
تو میرے واسطے اس سے اجازت طلب کر اس نے عمر سے اذن مانگا عمر رضی اللہ عنہ نے اذن دیدیا جب عیینہ دربار میں آیا تو بولا کہا ہے خطاب کے بیٹے
فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ فِينَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ حَتّٰى هَمَّ أَنْ يُوقِعَ بِهِ
واللہ نہ تو ہمیں بہت عطا دیتا ہے اور نہ ہم میں عدالت کرتا ہے عمر رضی اللہ عنہ یہ سنکر غضبناک ہوگئے اور ارادہ کیا کہ اس سے لڑائی کرے
فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
حر نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ
وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ
علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ عفو کو اپنی عادت کر اور نیکی کا امر کر اور جاہلوں سے اعراض کر اور یہ شخص جاہلوں میں سے ہے ۱۲
وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ
جب حر نے یہ آیت پڑھی تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے تجاوز نہ کیا اور کتاب اللہ سنکر عمر رضی اللہ عنہ ہی توقف کیا کرتا تنہا روایت کی
الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا
بخاری نے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یاروں کو فرمایا
سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا
کہ میری بعد خود غرضی کو تقسیم ہوگی اور ایسے کام ہونگے جو تمکو بد معلوم ہونگے یارں نے کہا یا رسول اللہ پھر آپ ہمکو حکم کیا کرتے ہیں
قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
حضرت نے فرمایا کہ تم پر حاکم کی اطاعت کا حق ہے اوسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو متفق علیہ
وَالْأَثَرَةُ الِانْفِرَادُ بِالشَّيْءِ عَمَّنْ لَهُ فِيهِ حَقٌّ وَعَنْ أَبِي يَحْيٰى أُسَيْدِ بْنِ
اور اثرہ کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز میں کسیکا حق ہو حقدار کو محروم کرکے خود تنہا حکم آپ ہی اسمیں متصرف ہو جائے یا جسکو چاہے دیدے یا روایت کی ابو یحییٰ اسید
حُضَيْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ
بن حضیر سے بیان کرتا ہے کہ ایک انصاری نے رسول اللہ صلعم کو کہا کہ ہے جیسا فلان شخص کو عامل بنایا ہے ویسا ہی مجھے بھی عامل
فُلَانًا فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ
بنائیں آپنے فرمایا کہ تم میری بعد دیکھوگے اثرہ کو تو پس صبر کرو تاکہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَأُسَيْدٌ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَحُضَيْرٌ بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ مَضْمُومَةٍ وَضَادٍ
متفق علیہ اور اسید ساتھ ضمہ ہمزہ کے ہے اور حضیر ساتھ حاء مہملہ مضمومہ کے اور ضاد

مجمعة مفتوحة والله تعالى اعلم وعن ابي ابراهيم عبد الله بن ابي اوفى
اور ضد مفتوح ہونے کے ہے اور حقیقت امر اللہ ہی خوب جانتا ہے ابو ابراہیم عبد اللہ بن ابی اوفی
رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض ايامه التي
رضی اللہ عنہما بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن سے مقابلہ کے
لقي فيها العدو انتظر حتى اذا مالت الشمس قام فيهم فقال يا ايها الناس
جس دنوں میں انتظار کیا یہاں تک کہ سورج مائل ہو گیا تو سلوت آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو
لا تتمنوا لقاء العدو واسألوا الله العافية فاذا لقيتموهم فاصبروا و
دشمن سے مقابلہ کی آرزو مت کرو اور خدا تعالیٰ سے عافیت مانگا کرو اور جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو صبر کرو اور
اعلموا ان الجنة تحت ظلال السيوف ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم
جان لو کہ بہشت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللهم منزل الكتاب ومجري السحاب وهازم الاحزاب اهزمهم وا
اللہ تو اپنے کے نازل کرنے والے اور بادل کے چلانے والے اور لشکروں کے ہزیمت دینے والے ان کو ہزیمت دے اور
انصرنا عليهم متفق عليه وبالله التوفيق
ہماری مدد کر متفق علیہ اور اللہ تعالیٰ کے توفیق ہے

الباب الثالث في الصدق

تیسرا باب صدق کے بیان میں

قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين
خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ اور
وقال الصادقين والصادقات وقال تعالى فلو صدقوا الله
فرماتا ہے اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور فرمایا ہے اگر اللہ تعالیٰ سے سچ بولتے
لكان خيرا لهم واما الاحاديث فالاول عن ابن مسعود رضي الله عنه
تو ان کے حق میں بہتر ہوتا اور اس مضمون کی حدیثیں بہت ہیں یہ ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الصدق يهدي الى البر وان البر يهدي
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو ہدایت کرتا ہے اور نیکی بہشت میں
الى الجنة وان الرجل ليصدق حتى يكتب عند الله صديقا وان الكذب
پہنچاتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولنا۔

يهدي إلى الفجور وإن الفجور يهدي إلى النار وإن الرجل ليكذب حتى

نافرمانی کو پہنچتا ہے اور نافرمانی دوزخ میں پہنچاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک

يكتب عند الله كذابا متفق عليه الثاني عن أبي محمد الحسن بن علي

کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے سے متفق علیہ دوسری حدیث ابو محمد حسن بن علی

ابن أبي طالب قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم دع ما يريبك

ابن ابی طالب بیان کرتا ہے کہ مجھے یاد ہے کہ رسول اللہ صلعم فرماتے تھے کہ چھوڑ دے سے اوس چیز کو جس میں تجھے شک ہو

إلى ما لا يريبك فإن الصدق طمأنينة والكذب ريبة رواه الترمذي

اور اختیار کر اوس چیز کو جس میں شک نہ ہو کہ صدق اطمینان اور تسکین ہے اور کذب شک اور گمان ہے اور ایت کی اس ترمذی نے

وقال حديث صحيح قوله يريبك هو بفتح الياء وضمها ومعناه اترك ما

اور کہا حدیث صحیح ہے اور اسکے معنے یہ ہیں کہ جس چیز سے

تشك في حله واعدل إلى ما لا تشك فيه الثالث عن أبي سفيان صخر بن

حلال ہونے میں شک ہو اوسکو چھوڑ دے اور جس میں شک نہ ہو اوسکو اختیار کر سے تیسری حدیث ابو سفیان صخر بن

حرب في حديثه الطويل في قصة هرقل قال هرقل فماذا يأمركم

حرب اوس کی حدیث طویل میں ہرقل بادشاہ کے قصہ میں مروی ہے کہ ہرقل نے ابو سفیان کو کہا کہ

يعني النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو سفيان قلت يقول اعبدوا الله

یعنی صلعم تم کو کیا امر کرتے ہیں ابو سفیان کہتا ہے کہ میں نے اوس کو جواب دیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ

وحده ولا تشركوا به شيئا واتركوا ما يقول آباؤكم ويأمرنا بالصلوة و

وحدہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اوسکا شریک مت بناؤ اور باپ دادوں کا کہنا چھوڑ دو اور ہم کو نماز پڑھنے سے اور سچ بولنے

الصدق والصدقة والعفاف والصلة متفق عليه الرابع عن أبي ثابت وقيل

اور صدقہ دینے اور حرام سے اجتناب اور قرابتیوں سے ملاپ کرنے کا امر کرتے ہیں متفق علیہ ہے حدیث ابو ثابت یا

أبي سعيد وقيل أبي الوليد سهل بن حنيف وهو بدري رضي أن النبي صلى

ابو سعید یا ابو الولید سہل بن حنیف بدری رضی سے مروی ہے کہ نبی صلے

الله عليه وسلم قال من سأل الله تعالى الشهادة بصدق بلغه الله منازل

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے شہادت صدق سے مانگتا ہے خدا تعالیٰ اوسکو شہید دن کے مرتبہ

الشهداء وإن مات على فراشه رواه مسلم الخامس عن أبي هريرة رضي

کو پہنچا دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے بچھونے پہ ہی فوت ہو۔ روایت کی اس مسلم نے پانچویں حدیث ابی ہریرہ سے مروی ہے

د انی مرتے ہیں ۱۲ مکدات کہ صل کی نیکی امر کرتے ہیں اور رسالت سے متعلق ہے کہ انبیاء اللہ سے کھوس شریعت کی تبلیغ کی جاتی ہے ۱۲ سرح از ک

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک نبی نے

وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ

غزوہ کا ارادہ کیا اور اپنی قوم کو حکم کیا کہ میرے ساتھ لڑائی کرنیکو وہ شخص نہ لگے جسنے نکاح کیا ہے اور عورت سے

اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا اَحَدٌ بَنٰى بُيُوْتًا وَّلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا وَلَا اَحَدٌ

مقاربت کا ارادہ کرتا ہے اور ابھی مقاربت نہیں کی اور نہ وہ شخص جسنے گھر بنایا ہے اور چھت نہیں ڈالی۔ اور نہ جسنے

اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ اَوْلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلٰوةَ

بکری یا اونٹنی حاملہ خریدی ہو اور اوسکی اولاد کا انتظار کرتا ہے پس وہ جہاد کیلئے نکلا اور عصر کی

الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّكِ مَاْمُوْرَةٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ

نماز کے وقت یا عصر کے قریب قریب شہر کے پاس پہنچا سو وقت نبی نے سورج کو کہا کہ تو بھی اللہ کے حکم کا تابع ہے اور میں بھی خدا تعالیٰ کے حکم کا تابع ہوں

اَحْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ

اسکو روکدے کہ پس حبس رہ گیا تاکہ فتح عطا کرے وہ شہر نبی کو تو نبی نے غنیمتیں جمع کیں اور انکے جلانے کو

لِتَاْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ اِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلًا فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ

آگ آئی مگر اسنے اوسکو نہ جلایا نبی نے لوگوں کو فرمایا کہ کسی نے تم میں سے خیانت کی ہر ہر قبیلہ میں کہ ہر قبیلہ ایک آدمی آکر مجھ سے بیعت کرے۔

فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِيْ قَبِيْلَتُكَ فَلَزِقَتْ

پس ایک آدمی کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چمٹ گیا نبی نے اوسکو فرمایا کہ تمنے خیانت کی ہے وہ لوگ گائے کے سر کی مقدار سونا حاضر لائے

يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاءُوْا بِرَاْسٍ مِّثْلِ رَاْسِ

کہ دو آدمی یا تین آدمی اوسکے ہاتھ سے چمٹ گئے نبی نے اونکو فرمایا کہ تمنے خیانت کی ہے وہ لوگ گائے کے سر کی مقدار سونا حاضر

بَقَرَةٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَوَضَعَهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ

لائے نبی نے وہ سونا غنائم میں رکھدیا آگ آئی اور سب کو جلا گئی۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہمسے پہلی امتوں میں کسی کو غنیمت حلال نہیں ہوئی

قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ لَمَّا رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا مُتَّفَقٌ

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارا ضعف اور عجز دیکھکر ہمارے لیے حلال فرمایا متفق

عَلَيْهِ الْخِلْفَاتُ بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَكَسْرِ اللَّامِ جَمْعُ خَلِفَةٍ وَّهِيَ النَّاقَةُ

علیہ خلفات ساتھ خاء معجمہ کے اور کسرہ لام کے جمع ہے خلفۃ کی اور وہ حاملہ

الْحَامِلُ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اونٹنی ہے ابو خالد حکیم بن حزام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بائع اور گاہک ہر سودا کرنے کی مجلس سے متفرق نہیں ہوتے اس وقت تک انکو اختیار رہتا ہے اگر ان سے دونوں نے سچ کہا اور

وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اور اگر دونوں نے چھپایا اور جھوٹ بولے تو انکے سودے کی برکت زائل کر دی جاتی ہے متفق علیہ

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِي الْمُرَاقَبَةِ

باب پانچواں مراقبہ کے بیان میں ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ يَرٰكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۙ وَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور بھروسا کر اوس زبردست رحم والے پر جو تجھ کو دیکھتا ہے جبکہ تو اوٹھتا ہے اور

تَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ۞ وَقَالَ تَعَالٰى وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ ۞ وَقَالَ

نمازیوں میں تیرا پھرنا اور فرمایا وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں ہو اور فرمایا

تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۞ وَقَالَ

بے شک اللہ پر کوئی شے مخفی نہیں زمین میں اور نہ آسمان میں اور فرمایا ہے

تَعَالٰى اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۞ وَقَالَ تَعَالٰى يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا

تیرا رب لگا ہے گھات میں اور فرمایا ہے جانتا ہے آنکھوں کی خیانت اور جو کچھ

تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۞ وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ ۞ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ

دلوں میں مخفی ہے اور اس باب میں آیتیں بہت ہیں مشہور ہیں اور حدیثیں یہ ہیں

فَالْاَوَّلُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ

پہلی حدیث عمر بن الخطاب رضؓ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی سامنے آیا جسکے کپڑے بہت ہی

الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى

سفید اور بال بہت ہی سیاہ تھے مجلس میں آیا نہ اوپر سفر کا نشان دیکھا اور نہ ہم میں سے کوئی اوسکو پہچانتا تھا۔

جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ

اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر اور اپنے دونوں ہاتھ

عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اپنے دونوں زانوں پر رکھکر بیٹھ گیا اور رسول اللہ صلعم کو کہا کہ آپ مجھے اسلام کی حقیقت بتائیں رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم الاسلام ان تشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو خدا تعالیٰ کی توحید اور محمدؐ کی رسالت کی دل سے گواہی دے

اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت

اور نماز کو قائم کرے اور مال کی زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اگر تجھے سفر کرنے کی طاقت ہو۔

الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن

کو بیت اللہ کا حج کرے۔ راوی نے کہا کہ تو نے سچ فرمایا ہمیں اس شخص پر تعجب ہوا کہ آپ سے پوچھتا ہے اور آپ کی تصدیق کرتا ہے پھر یہ بولا کہ آپ

الایمان قال ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر و

ایمان بتائیں کہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تو اللہ اور اس کے ملائکہ اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور

تؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان

تقدیر پر کہ بھلی ہو یا بری۔ بولا کہ سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا کہ آپ مجھے احسان کیا ہے

قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یرٰک قال فاخبرنی

حضرت نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو خدا کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اس کو دیکھ رہا ہے اگر اس درجہ کا دیکھنا تجھے حاصل نہ ہو تو یہ جان

عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل قال فاخبرنی عن

قیامت کا حال مجھ سے زیادہ نہیں جانتا پھر بولا کہ آپ اس کے

اماراتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا وان ترٰی الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء

نشانیاں ہی بتلائیں آپ نے فرمایا کہ لونڈی اپنے مالک اور مربی کو جنے اور ننگے پاؤں ننگے بدن محتاج بکریاں

الشاء یتطاولون فی البنیان ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قال یا عمر

چرانے والوں کو تو دیکھے گا کہ بڑی بڑی عمارت میں بہرہ آدمی ہوا کیا پھر دیر بعد آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عمر

اتدری من السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبریل اتاکم

تو جانتا ہے کہ پوچھنے والا شخص کون تھا میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ جبریل تھا تمہارے

یعلمکم امر دینکم رواہ مسلم ومعنی تلد الامۃ ربتہا ای سیدتہا

تعلیم کرنے کو آیا تھا روایت کی اس کو مسلم نے۔ اور معنی تلد الامۃ ربتہا کے یہ ہیں کہ لونڈی اپنی مالک کو جنے گی یعنی لونڈیوں کی

ومعناہ ان تکثر السراری حتی تلد الامۃ السریۃ بنتا لسیدہا فہو بنت

بہت ہو جائیں گی یہاں تک کہ لونڈی اپنے مولے کے لئے لڑکی جنے گی جو مولے کی

السید فی معنی السیدۃ وقیل غیر ذلک والعالۃ الفقراء وقولہ ملیا ای

لڑکی ہوئے اور مالک ہوگی اور اس کے سوا اور بھی معنی بیان کئے ہیں۔ اور عالۃ فقراء کو کہتے ہیں اور ملیا بہت

زَمَانًا طَوِيلًا وَكَانَ ذٰلِكَ نَهَارًا الثَّانِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ وَ

زمانہ طویل (اور یہ دن روز تھے) دوسری حدیث ابوذر جندب بن جنادہ اور

أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابو عبدالرحمن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو جس جگہ ہو ڈرتا رہ اللہ سے اور اگر تجھ کو کوئی برا کام ہو جائے تو اس کے بعد نیک کام کر کہ اس کو مٹا دے

خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ الثَّالِثُ

لوگوں سے اچھا برتاؤ کر یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے تیسری حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ

ابن عباس بیان کرتا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا کہ آپ نے فرمایا

يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ

اے لڑکے میں تجھ کو کچھ باتیں تعلیم کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر اللہ تعالیٰ تجھے یاد رکھے گا تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر تو اسکو

تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ

اپنے آگے پائیگا جب تو سوال کرے اللہ تعالیٰ ہی سے کیا کر جب تو اعانت طلب کرے اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کیا کر اور جان لے

الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ

کہ اگر سب لوگ مجتمع ہو کر چاہیں کہ تجھ کو نفع پہنچائیں تو اسی قدر نفع پہنچا سکینگے جس قدر اللہ تعالیٰ نے

اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ وَإِنِ اجْتَمَعُوا عَلٰى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ

تیرے لیے لکھا ہوگا اور اگر مجتمع ہو کر چاہیں کہ تجھ کو ضرور پہونچائیں تو اسی قدر پہونچا سکینگے جس قدر اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے

كَتَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

مقدر کیا ہوگا۔ قلمیں اٹھا لی گئیں اور لکھ گئیں روایت کی یہ ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةٍ غَيْرِ التِّرْمِذِيِّ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور ترمذی کے سوا دوسری کتابوں میں روایت ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر تو اسکو اپنے آگے پائیگا

تَعَرَّفْ إِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ

تو راحت کی حالت میں اللہ کو پہچان وہ تجھ کو شدت و تنگی کی حالت میں پہچانیگا۔ اور جان لے کہ جو چیز تجھ کو نہیں ملی وہ تجھے

لِيُصِيبَكَ وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَأَنَّ

اللہ کے علم میں ملنے ہی نہ تھی اور جو چیز تجھے ملنی تھی وہ تجھ سے خطا کرنیوالی نہ تھی اور جان لے کہ نصرت صبر کے ساتھ ہے اور

ہو کو ایک سمجھ رکھا ہو کوئی نہیں جس سے اعانت طلب کی جائے اور یہ کلام ایاک نستعین کے موافق ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر ایک چیز پر قدرت ہے جب تک

الفرج مع الكرب وان مع العسر يسرا الرابع عن انس قال انكم لتعملون

ش یعنی رنج و تکلی کے ساتھ ہمیشہ آسانی ہے چوتھی حدیث انس کہتا ہے کہ تم ایسے عمل کرتے ہو

اعمالا هي ادق في اعيننا من الشعر كنا نعدها على عهد رسول الله

کہ وہ تمہارے نظروں میں بال سے بھی باریکتر ہیں ہم ان کو رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم من الموبقات رواه البخاري وقال الموبقات المهلكات

صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مہلکات کے شمار کیا کرتے تھے روایت کی یہ بخاری نے اور بخاری رح نے کہا کہ موبقات کے معنی مہلکات

الخامس عن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان

پانچویں حدیث ابوہریرہ رضی سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

الله تعالى يغار وغيرة الله تعالى ان يأتي المرأ ما حرم الله عليه متفق

اللہ تعالے غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالی کی غیرت یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرے جو اللہ تعالے نے اس پر حرام کیا ہے متفق

عليه والغيرة بفتح الغين واصلها الانفة السادس عن ابي هريرة

علیہ اور غیرت ساتھ فتح غین کے اصل میں ننگ اور عار کو کہتے ہیں چھٹی حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے

انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان ثلاثة من بني اسرائيل

کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا کہ بیان کرتے تھے کہ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل میں سے تین آدمی

ابرص واقرع واعمى اراد الله ان يبتليهم فبعث اليهم ملكا فاتى الابرص

ایک سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا نابینا کی آزمائش کا ارادہ کر کے ان کی پاس ایک فرشتہ بھیجا پہلے فرشتہ سفید داغ والے کے پاس آیا

فقال اي شيء احب اليك قال لون حسن وجلد حسن ويذهب

اور کہا کہ تجھے کونسی چیز زیادہ محبوب ہے اس نے کہا رنگ خوب اور بدن کا چمڑا اچھا بنا دیا جائے

عني الذي قد قذرني الناس فمسحه فذهب عنه قذره واعطي لونا

جسے لوگ برا سمجھتے ہیں دور ہو جائے فرشتے نے اس پر ہاتھ ملا اور اس کی مرض جاتی رہی اور اس کو اچھا رنگ

حسنا قال فاي المال احب اليك قال الابل او قال البقر شك الراوي

اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا تجھے کونسا مال بہت پسند ہے اس نے کہا اونٹ یا گائے راوی نے شک کیا ہے

قال فاعطي ناقة عشراء فقال بارك الله لك فيها فاتى الاقرع فقال

آپنے فرمایا اس کو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی گئی پھر کہا تیرے واسطے اس میں برکت دی پھر گنجے کے پاس آیا اور کہا

اي شيء احب اليك قال شعر حسن ويذهب عني هذا الذي قذرني

تجھے کون چیز بہت پسند ہے اس نے کہا اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب لوگ

النَّاسُ فَسَمَّحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ

مجھ سے کہا تے ہیں فرشتہ نے اوسکے سر پر ہاتھ مارا اوسکی مرض جاتی رہی اور اچھے بال نکلے اور پوچھا کہ تجھے کونسا مال بہت بھلا ہے اوسنے

إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأَعْطَى بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا فَأَتَى الْأَقْرَعَ

کہا گائے اوسکو کہا تم کو بھلی اور فرشتے نے کہا خدا تعالیٰ اپنی برکت مال میں برکت کرے اور بچہ گائے کے پاس آیا اور کہا

فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ النَّاسَ فَمَسَحَهُ

تجھکو کونسی چیز بہت پسند ہے اوسنے کہا اللہ میری آنکھ میں روشنی دے تو بھلی اوسکے سبب لوگوں کو دیکھوں فرشتے نے اوسپر ہاتھ مارا

فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَى شَاةً

خدا تعالیٰ نے اوسکو روشنی دی فرشتے نے کہا تجھکو کون مال بہت پسند ہے اوسنے کہا بکری اوسکو بکریاں

وَالِدًا فَأُنْتِجَ هَذَانِ وَوَلَّدَ هَذَا فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ

سو اونٹنی اور گابھن بابی اور بکری ہی جنی پھر تھوڑے عرصہ میں اسنے بچے دیئے اوسکے جنگل بھر گئی اور اوسکے جنگل بھر گئے بیل بہت سے

وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ

اور اونٹ سے جنگل بھر گئے اور بکریوں سے جنگل بھر گئے پھر فرشتہ پہلے داغ والے کے پاس اپنی صورت اور حلیہ

رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ

کہ میں محتاج ہوں سفر میں میرے سب اسباب کٹ گئے سو آج منزل پر پہنچنا کچھ ممکن نہیں بدون خدا کے مدد کے

ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا

پھر تیرے واسطے کرم کی میں تجھ سے مانگتا ہوں اوسکے کہ تجھکو ستھرا رنگ اور ستھرا چمڑا کھال دی اور مال اونٹ دے تو میری

أَتَبَلَّغُ بِهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ

سفر کا انتظام کردے کہ میں وطن پہنچ جاؤں اوسنے جواب دیا کہ میرے ذمہ حقوق بہت ہیں فرشتے نے کہا میں تجھکو پہچانتا ہوں تو بدن سے گھرا ہوا تھا سب

يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا

لوگ تجھسے نفرت کرتے تھے تو فقیر تھا خدا نے تجھکو مال عطا کیا اوسنے کہا میں یہ مال بڑوں سے پایا ہے اپ دادوں سے

عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ

چلا آتا ہے فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھکو ویسا ہی کردے جیسا تو پہلے تھا فرشتہ اگلے پاس آیا

فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ

اوسکی صورت اور شکل میں آیا اور اوسنے ویسا ہی کہا جیسا اسپیدداغ والیکو کہا تھا اوسنے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا سپیدداغ والے نے دیا تھا

هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ

فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھکو ویسا ہی کردے جیسا پہلے تھا اور پھر نابینا کے پاس اوسی صورت اور شکل میں آیا

وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي

کنگال اور پردیسی مسافر ہوں سفر میں میرے سب اسباب تمام ہو گئے اور کچھ باقی نہیں رہا

فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً

آج اللہ تعالیٰ کی مدد سے پھر تیری بدولت پہنچ سکتا ہوں میں اس ذات پاک کے نام پر تجھ سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے بینائی عطا کی ایک بکری

أَتُبَلِّغُنِي بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ

دے تاکہ میں سفر کا انتظام کر لوں اس نے کہا بیشک میں نابینا تھا اللہ نے مجھے بینائی عطا کی جس قدر تیری خوشی ہو اس مال میں سے لے جا

وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ تَعَالَى فَقَالَ أَمْسِكْ

اور جتنا تیرا جی چاہے چھوڑ جا آج جو قدر تو لے جائے میں تجھ کو ہرگز منع نہ کروں گا فرشتے نے کہا تو اپنا مال

مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ مُتَّفَقٌ

اپنے پاس رکھ صرف تمہارا امتحان کیا گیا تھا اللہ تعالیٰ تجھ سے خوش ہوا اور دونوں تیرے ساتھیوں پر غصہ ناک ہے متفق علیہ

عَلَيْهِ وَالنَّاقَةُ الْعُشَرَاءُ بِضَمِّ الْعَيْنِ وَفَتْحِ الشِّينِ وَبِالْمَدِّ هِيَ الْحَامِلُ قَوْلُهُ

اور الناقۃ العشراء کا لفظ ساتھ ضمہ عین اور فتحہ شین اور مد کے ہے گابھن اونٹنی کو کہتے ہیں اور قولہ

أَنِيخَتْ وَفِي رِوَايَةٍ فَنَتَجَ مَعْنَاهُ تُوُلِّيَ نِتَاجَهَا وَالنِّتَاجُ لِلنَّاقَةِ كَالْقَابِلَةِ لِلْمَرْأَةِ

انیخت اور ایک روایت میں فنتج ہے بمعنے پیدا کرنے کے وقت بچہ گھسیٹنے کی اور ناتج کا استعمال اونٹنی میں ہے جیسا کہ قابلہ کا استعمال عورت میں ہے

وَقَوْلُهُ وَلَدَهَا هُوَ بِتَشْدِيدِ اللَّامِ أَيْ تُوُلِّيَ وِلَادَتَهَا وَهُنَّ مُعْجَمَتَانِ

اور قولہ ولدھا لام کے تشدید کے ساتھ کہ بچہ کی ولادت جو کرنی اور مراد اس سے بچہ ہے جو اونٹنی کے حق میں

النَّاتِجَةُ فَالْمُوَلِّدُ وَالنَّاتِجُ وَالْقَابِلَةُ بِمَعْنًى لَكِنْ هَذَا فِي الْحَيَوَانِ وَذَاكَ

استعمال ہوتا ہے عرض کہ مولد اور ناتج اور قابلہ ہم معنے ہیں لیکن لفظ قابلہ کا انسان کی حق میں مستعمل ہے اور مولد اور ناتج حیوان غیر انسان کے حق میں

لِغَيْرِهِ قَوْلُهُ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ هُوَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ أَيْ لَا

اور یہ قول کہ انقطعت بی الحبال اس کے اور ایک لفظ کے مواد اس سے اسباب ہے اور یہ قول

سَبَبَ وَقَوْلُهُ لَا أَجْهَدُكَ مَعْنَاهُ لَا أَشُقُّ عَلَيْكَ فِي رَدِّ شَيْءٍ تَأْخُذُهُ وَتَطْلُبُهُ

نابینا کا اس سے یہ مطلب ہے کہ میں تجھ کو کسی چیز کے واپس کرنے میں تکلیف نہ دوں گا جو تو لے اور مانگے میرے

مِنْ مَالِي وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ لَا أُجْهِدُكَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمِيمِ وَمَعْنَاهُ لَا

مال سے اور بخاری کی ایک روایت میں یوں ہے لا اجمدک ساتھ حاء مہملہ اور میم کے مطلب اس سے یہ ہے کہ میں

أَحْمِلُكَ بِتَرْكِ شَيْءٍ مُحْتَاجٍ إِلَيْهِ كَمَا قَالُوا لَبَّسَ عَلَيَّ طَوْرَ الْحُبُوَّةِ نَدِمَ أَوْ عَلَى

تیری خاطر نہ چھوڑوں اس بات پر کہ تو ضرورت کی چیز کو واپس کرے جو محتاج ہو اس کو چھوڑنے کی جیسا کہ عرب کہتے ہیں لبس علی طور الحبوۃ ندم او علی

فَوَاتِ طُولِهَا السَّابِعُ عَنْ اَبِیْ یَعْلٰی شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

نہ ملنے پر کچھ افسوس نہیں ساتویں حدیث ۔ ابو یعلیٰ شداد بن اوس سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ آدمی دانا ہے جو اپنے نفس سے محاسبہ کرتا رہے اور موت کے مابعد کیلئے عمل کرے اور وہ شخص

اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ قَالَ

عاجز ہے جو نفس کی خواہش کے تابع ہو اور اللہ تعالیٰ پر لمبی لمبی آرزوئیں رکھے نفس کی پیروی کرے ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ۔ اور

التِّرْمِذِیُّ وَغَیْرُہٗ مِنَ الْعُلَمَاءِ مَعْنٰی دَانَ نَفْسَہٗ حَاسَبَھَا الثَّامِنُ عَنْ

ترمذی وغیرہ علماء نے کہا ہے کہ دان نفسہ کا معنی ہے حساب کرے نفس سے آٹھویں حدیث

اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کے اسلام کی

الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَغَیْرُہٗ التَّاسِعُ عَنْ

خوبی ہے کہ لایعنی کلام کو ترک کرے روایت کی ہے ترمذی وغیرہ نے نویں حدیث

عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُسْئَلُ الرَّجُلُ فِیْمَ ضَرَبَ امْرَاَتَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ

عمر رضی سے مروی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ پوچھا جاوے آدمی کو کس سبب سے اس نے اپنی عورت کو مارا یہ روایت کی ہے ابوداؤد وغیرہ نے

دَاوٗدَ وَغَیْرُہٗ اَلْبَابُ السَّادِسُ فِی التَّقْوٰی

وغیرہ نے چھٹا باب تقوے کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَقَالَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے حق قدر ڈرنے کا اور فرمایا ہے

اللّٰہُ تَعَالٰی فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَھٰذِہِ الْاٰیَۃُ مُبَیِّنَۃٌ لِلْمُرَادِ مِنَ الْاُوْلٰی

ڈرو اللہ سے جتنا قدر تم کو طاقت ہو اور یہ آیت پہلی آیت کی مراد کو بیان کرتی ہے

وَقَالَ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا وَ

اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور کہو بات مضبوط اور

الْاٰیَاتُ فِی الْاَمْرِ بِالتَّقْوٰی کَثِیْرَۃٌ مَعْلُوْمَۃٌ وَقَالَ تَعَالٰی وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ

آیات تقوے کے امر میں بہت اور معلوم ہیں اور فرمایا ہے جو شخص اللہ سے ڈرے

یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَقَالَ تَعَالٰی اِنْ تَتَّقُوا

اللہ تعالیٰ اس کیلئے نکلنے کا رستہ پیدا کرتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے وہ اس کو گمان نہ ہو ۔ اور فرمایا ہے اگر تم اللہ سے

اللہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیئاتکم ویغفر لکم واللہ ذو الفضل

اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فیصلہ کی قوت عطا فرمائے گا اور تم میں فیصلہ اور امتیاز کی طاقت پیدا کر دے گا اور تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ بڑا

العظیم والآیات فی الباب کثیرۃ معلومۃ واما الاحادیث

فضل کرنے والا ہے۔ اس باب میں آیتیں بہت ہیں معلوم و مشہور ہیں اور احادیث یہ ہیں

فالاول عن ابی ھریرۃ رض قال قیل یا رسول اللہ من اکرم الناس

پہلی حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلعم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ لوگوں میں سے بزرگتر کون ہے

قال اتقاھم فقالوا لیس عن ھذا نسالک فقال فیوسف نبی اللہ بن

آپ نے فرمایا سب سے زیادہ متقی۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا یوسف اللہ کا نبی

نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ قالوا لیس عن ھذا نسالک قال فعن

اللہ کے نبی کا بیٹا اللہ کے نبی کا بیٹا اللہ کے خلیل کا بیٹا انہوں نے کہا ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تم

معادن العرب تسالونی فخیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا

عرب کی کانیں ہیں مجھ سے پوچھتے ہو جو لوگ جاہلیت میں بہتر ہیں وہی اسلام میں بہتر ہیں جب

فقھوا استقوا علیہ فقھوا بضم القاف وعلی المشھور وحکی کسرھا ای علموا

دین کی سمجھ حاصل کر لیں۔ فقہوا قاف کے ضمہ سے مشہور ہے اور کسرہ بھی آیا ہے یعنی جب شریعت

حکام الشرع الثانی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی

کے احکام کا علم کامل ہو گیا۔ دوسری حدیث ابوسعید خدری رضی سے مروی ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا میٹھی و سبز رنگ تازہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے تم کو دنیا میں خلیفہ کیا ہے

فیھا فینظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنۃ

پس دیکھتا ہے کہ تم اپنے کو کس طرح عمل کرتے ہو تم دنیا سے ڈرو اور عورتوں سے ڈرو کہ پہلی اسرائیل میں اول فتنہ

کانت فی بنی اسرائیل کانت فی النساء رواہ مسلم الثالث عن ابن

عورتوں کے سبب ہوا ہے روایت کی اس کو مسلم نے تیسری حدیث ابن

مسعود رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اسالک الھدی

مسعود رضی سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کرتے تھے اے اللہ میں تجھ سے ہدایت

والتقی والعفاف والغنی رواہ مسلم الرابع عن طریق عدی بن حاتم

اور پرہیزگاری اور پاکدامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں روایت کیا اس کو مسلم نے چوتھی حدیث عدی بن حاتم

الطائی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من

طائی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا کہ فرماتے تھے جو شخص کسی

حلف علی یمین ثم رای ان تقوی اللہ منہا فلیات التقوی رواہ مسلم والبخاری

کسی امر پر قسم کھائے پھر اس کو معلوم ہو جائے کہ اس امر کے غیر میں کچھ اور زیادہ بہتر ہے تو جس کام میں تقویٰ زیادہ ہو وہی کرے اور قسم کا کفارہ دیدے

عن ابی امامۃ صدی بن عجلان الباہلی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ

حدیث ابو امامہ صدی بن عجلان باہلی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی حجۃ الوداع فقال اتقوا اللہ وصلوا خمسکم و

وسلم کو سنا تھا کہ آپ حجۃ الوداع میں فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور پانچ نمازیں ادا کرو اور

صوموا شہرکم وادوا زکوۃ اموالکم واطیعوا امراءکم تدخلوا جنۃ ربکم

رمضان کے روزے رکھو اور مال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے امیروں کی اطاعت کرو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے

رواہ الترمذی فی اخر کتاب الصلوۃ وقال حدیث حسن صحیح

ترمذی نے کتاب الصلوٰۃ کے آخر میں یہ حدیث ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ حدیث حسن صحیح ہے

الباب السابع فی الیقین والتوکل

ساتواں باب یقین اور توکل کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ ولما رای المؤمنون الاحزاب قالوا ہذا ما وعدنا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مومنوں نے لشکروں کو دیکھا تو بولے یہ وہی ہے جو وعدہ دیا تھا ہم کو

اللہ ورسولہ وصدق اللہ ورسولہ وما زادہم الا ایمانا وتسلیما

اللہ تعالیٰ نے اور اسکے رسول نے اور سچ کہا اللہ نے اور اسکے رسول نے اور انکو اور بڑا ایمان اور اطاعت

وقال تعالیٰ الذین قال لہم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم

اور فرمایا ہے ان سے لوگ جنکو لوگوں نے کہا کہ بہت لوگ تمہارے مقابلہ کو جمع ہوئے ہیں تم ان سے ڈرو

فزادہم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمۃ من اللہ و

ایمان زیادہ ہوا اور انہوں نے کہا کہ ہمکو اللہ کافی ہے اور بہت خوب وکیل ہے پس انہوں نے اللہ سے نعمت اور

فضل لم یمسسہم سوء واتبعوا رضوان اللہ واللہ ذو فضل عظیم وقال

فضل جیسا کہ کوئی برائی نہ پہنچی انکو اور پیروی کی اللہ کی خوشنودی کی اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور فرمایا ہے

تعالیٰ وتوکل علی الحی الذی لا یموت وقال تعالیٰ وعلی اللہ فلیتوکل

توکل کر اوس زندہ پر جسکو موت نہیں اور فرمایا ہے اور اللہ ہی پر

المؤمنون وقال تعالى فاذا عزمت فتوكل على الله ان الله يحب
المتوكلين والآيات في الامر بالتوكل كثيرة معلومة وقال تعا
ومن يتوكل على الله فهو حسبه اى كافيه وقال تعالى انما المؤمنون
الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم واذا تليت عليهم آياته زادتهم
ايمانا وعلى ربهم يتوكلون والآيات في فضل التوكل كثيرة معروفة
واما الاحاديث فالاول عن ابن عباس رض قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم عرضت علي الامم فرايت النبي ومعه الرهط والنبي
ومعه الرجل والرجلان والنبي وليس
معه احد اذ رفع لي سواد عظيم فظننت انهم امتي فقيل لي هذا موسى
وقومه ولكن انظر الى الافق فنظرت فاذا هو سواد عظيم فقيل لي
انظر الى الافق الآخر فاذا هو سواد عظيم فقيل هذه امتك ومعهم
سبعون الفا يدخلون الجنة بغير حساب ولا عذاب ثم نهض فدخل
منزله فخاض الناس في اولئك الذين يدخلون الجنة بلا حساب ولا عذاب

فَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحِبُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

کسی نے کہا شاید یہ وہ لوگ ہوں گے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے ہیں اور

قَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللّٰهِ وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ

کسی نے کہا شاید یہ وہ لوگ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا اور لوگ کچھ کچھ کہتے رہے

فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الَّذِي تَخُوضُونَ فِيهِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کیا تذکرہ کرتے ہو۔

فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى

لوگوں نے سب حال آپ کو سنا دیا آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ منتر اور افسون کرتے ہیں اور نہ کسی کو ڈراتے ہیں اور نہ فال لیتے ہیں اور

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَزْدِيُّ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ يَجْعَلْنِي

اپنے رب پر توکل کرتے ہیں عکاشہ بن محصن نے کھڑے ہو کر گزارش کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ مجھ کو ان میں سے کرے

مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ

آپ نے فرمایا تو ان میں سے ہے پھر ایک اور آدمی نے کھڑا ہو کر کہا آپ دعا کریں کہ اللہ مجھ کو انہیں سے کرے آپ نے

فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الرَّهْطُ بِضَمِّ الرَّاءِ تَصْغِيرُ رَهْطٍ وَ

فرمایا عکاشہ یہ دعا تجھ سے پہلے لے گیا متفق علیہ ہے لفظ بخاری اور مسلم نے رہیط ساتھ ضمہ راء کے تصغیر ہے رہط کی اور

هُمْ دُونَ عَشَرَةِ أَنْفُسٍ لَا فَوْقَ النَّاحِيَةُ وَالْجَانِبُ وَعُكَّاشَةُ بِضَمِّ الْعَيْنِ

وہ دس آدمی سے کم کو کہتے ہیں اور فوق کہتے ہیں اور گروہ کو۔ کہتے ہیں اور عکاشہ ساتھ ضمہ عین کے اور

وَتَشْدِيدِ الْكَافِ وَتَخْفِيفِهَا وَالتَّشْدِيدُ أَفْصَحُ النَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

تشدید کاف کے ہے اور تخفیف اسکے کے اور تشدید زیادہ فصیح ہے دوسری حدیث ابن عباس رضہ ہی

أَيْضًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اللہ میں تیرے لئے اسلام لایا اور تجھ پر

آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ

ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے اعداء کے ساتھ خصومت کرتا ہوں اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں اس سے کہ تو مجھ کو گمراہ کرے تو وہ زندہ ہے کہ کبھی نہیں مرتا اور جن

الْإِنْسُ يَمُوتُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ الثَّالِثُ

آدمی مرتے ہیں نقل کی یہ متفق علیہ ہے اور یہ لفظ مسلم کے ہیں اور بخاری نے اسکا اختصار کیا ہے تیسری حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَیْضًا قَالَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ قَالَہَا

ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تو اس وقت انہوں نے حسبنا اللہ

اِبْرَاہِیْمُ حِیْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَالُوْا اِنَّ

ونعم الوکیل کہا تھا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہا تھا جب لوگوں نے آپ کو کہا تھا

النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْہُمْ فَزَادَہُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ

کہ لوگ تمہارے لیے جمع ہو کر آئے ہیں تم ان سے خوف کرو تو انکا ایمان زیادہ ہوا اور انہوں نے کہا ہمکو اللہ تعالے کافی ہے اور وہ اچھا

الْوَکِیْلُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ کَانَ اٰخِرُ قَوْلِ

کارساز ہے روایت کی یہ بخاری نے اور بخاری کی ایک روایت میں ابن عباس رضہ سے مروی ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام

اِبْرَاہِیْمَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَلرَّابِعُ

آگ میں ڈالے گئے تھے تو ان کا آخر قول یہ تھا یعنی اللہ ونعم الوکیل واجو تھی حدیث ۔ ابن عباس رضہ سے

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَقْوَامٌ

مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہت لوگ بہشت میں داخل ہونگے کہ ان کے دل

اَفْئِدَتُہُمْ مِثْلُ اَفْئِدَۃِ الطَّیْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ قِیْلَ مَعْنَاہُ مُتَوَکِّلُوْنَ وَقِیْلَ قُلُوْبُہُمْ رَقِیْقَۃٌ

پرندوں کے دلوں جیسے ہونگے ۔ روایت کی اس کو مسلم نے بعضوں نے کہا ہے کہ اسکے معنے یہ ہیں کہ پرندہ بھی وقت توکل کرنے والے ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے

اَلْخَامِسُ عَنْ جَابِرٍ رض اَنَّہٗ غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ

پانچویں حدیث ۔ جابر رضہ سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں نجد کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ گیا

فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَہُمْ فَاَدْرَکَتْہُمُ الْقَائِلَۃُ

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو میں بھی ساتھ تمہارے پھر آیا دوپہر کو قیلولہ

فِیْ وَادٍ کَثِیْرِ الْعِضَاہِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَۃٍ وَّتَفَرَّقَ النَّاسُ

وادی پر ہوگئی ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ببول کے درخت کے نیچے نزول فرمایا اور لوگ درختوں کے سایہ

یَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَۃٍ فَعَلَّقَ بِہَا

میں متفرق ہو کر اترے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس درخت کے نیچے اترے تھے آپ نے تلوار

سَیْفَہٗ وَنِمْنَا نَوْمَۃً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْنَا وَاِذَا

اس درخت سے لٹکا دی اور ہم سب سو گئے ناگاہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو آواز دی جب ہم آئے تو

عِنْدَہٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اِنَّ ہٰذَا اخْتَرَطَ عَلَیَّ سَیْفِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَیْقَظْتُ وَہُوَ

ایک اعرابی اسکے پاس بیٹھا ہے فرمایا اس شخص نے میری تلوار کھینچ لی ہے میں سو رہا تھا مجھ پر کھینچکر کھڑا ہو گیا میں بیدار ہوا تو تلوار

فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ مُتَّفَقٌ

اسکے ہاتھ میں ننگی ہوئی تھی اور اسنے مجھے کہا کہ اب مجھ سے تجھے کون بچائیگا میں نے تین بار کہا کہ اللہ بچائیگا اور آپ نے اسکو کچھ سزا نہ دی

عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ

علیہ اور ایک روایت میں ہے جابر رضہ کہتا ہے کہ غزوہ ذات الرقاع میں ہم آپ کے ساتھ تھے۔ جب

فَاِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ

ہم درخت سایہ دار کے نیچے آتے تو اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دیتے۔ ایک آدمی

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ

مشرکوں میں سے آیا اور آپ کی تلوار جو درخت سے معلق تھی اسنے وہ تلوار نکال لی اور کہا تو مجھ سے

فَقَالَ اَتَخَافُنِيْ فَقَالَ لَا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبُوْ بَكْرٍ رض فَاَغْمَدَ

ڈرتا ہے کہا نہیں پھر اسنے کہا اب تجھ سے تجھکو کون بچا سکتا ہے کہا اللہ اور ابوبکر اسمٰعیلی کی

سَيْفَهٗ فِيْ صَحِيْحِهٖ قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقَالَ اللّٰهُ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ

صحیح میں اصح روایت کرتا ہے کہ اسنے کہا اب تجھ سے تجھکو کون بچائیگا آپ نے کہا اللہ۔ پھر اسکے ہاتھ سے تلوار گر گئی

يَدِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تلوار لے کر فرمایا کہ اب تجھ سے تجھکو کون بچائے گا اسنے کہا

فَقَالَ كُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ

تو بہتر تلوار لینے والوں میں سے ہو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی توحید اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اسنے کہا نہیں لیکن

اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ فَاَتٰى

عہد کرتا ہوں کہ تجھ سے لڑائی نہ کروں گا اور جو لوگ تجھ سے لڑائی کرینگے انکی ہمراہی بھی نہ کرونگا رسول اللہ نے اسکو چھوڑ دیا وہ

اَصْحَابَهٗ فَقَالَ جِئْتُكُمْ مِّنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ قَوْلُهٗ فَقُتِلَ اَيْ جُمِعَ وَالْعِضَاهُ الشَّجَرُ

اپنے یاروں کے پاس گیا اور انکو کہا کہ میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو سب لوگوں سے اچھا ہے قتل کیا گیا واپس پھرا اور عضاہ درخت

الَّذِيْ لَهٗ شَوْكٌ السَّمُرَةُ بِفَتْحِ السِّيْنِ وَضَمِّ الْمِيْمِ الشَّجَرَةُ مِنَ الطَّلْحِ وَهِيَ الْعِظَامُ مِنْ

خاردار کو کہتے ہیں سمرہ سین کی زبر اور میم کی پیش سے درخت خاردار میں سے جو بڑا

شَجَرَةِ الْعِضَاهِ وَاخْتَرَطَ السَّيْفَ اَيْ سَلَّهٗ وَفِيْ يَدِهٖ صَلْتًا اَيْ مَسْلُوْلًا وَهُوَ

ہو اسکو کہتے ہیں یہ کہکر اور اخترط السیف یعنی تلوار کو میان نکالا اور وہ یدہ صلتا یعنے ننگی تلوار اور صلتا سا تھ

بِفَتْحِ الصَّادِ وَضَمِّهَا السَّادِسُ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

فتح صاد اور ضمہ اسکے ہے چھٹی حدیث عمر رض کہتا ہے کہ میں نے سنا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ

علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر تم خدا پر پورا پورا توکل کرو تو تم کو ایسا رزق دیا جائے جیسا پرندوں کو دیا جاتا ہے

تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ مَعْنَاهُ

کہ دن نکلتے بھوکے جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر آتے ہیں روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کا یہ معنی ہے

تَغْدُوْ فِيْ اَوَّلِ النَّهَارِ خِمَاصًا اَيْ ضَامِرَةَ الْبُطُوْنِ مِنَ الْجُوْعِ وَتَرُوْحُ اٰخِرَ النَّهَارِ بِطَانًا

دن کے شروع میں بھوکے نکلتے ہیں کہ ان کے پیٹ پیٹھ سے لگے ہوتے ہیں یعنی بھوکے اور دن کے آخر میں جب لوٹتے ہیں تو پیٹ بھرے ہوئے۔

اَيْ مُمْتَلِئَةَ الْبُطُوْنِ السَّابِعُ عَنْ اَبِيْ عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ

پیٹ پیٹھ سے بھرے ہوئے آگے ہیں ساتویں حدیث براء بن عازب سے مروی ہے کہ کہا رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے فلانے جب تو رات کو بچھونے پر لیٹے تو اس وقت کہا کر اے اللہ میں نے

اِنِّيْ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ

اپنا نفس تیری پسا کیا۔ اور اپنا منہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا کام تیرے تیری سپرد کیا اور بیٹھے اپنی

ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ

پیٹھ کو تیری طرف تیری رغبت اور تیرے خوف کے لئے اور تیرے سوا کوئی ٹھکانا اور بچنا نہیں میں ایمان لایا

بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنَّكَ اِنْ مُّتَّ لَيْلَتَكَ

اس کتاب پر جو تو نے نازل کی اور ایمان لایا تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا اگر یہ کلمات کہہ کر تو رات میں مرجائیگا۔

مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي

تو فطرت پر مریگا اور اگر تو صبح کرے گا تو بھلائی حاصل ہوگی متفق علیہ ہے بخاری اور مسلم نے اور صحیحین کی ایک روایت میں

الصَّحِيْحَيْنِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتَ

براء سے یوں مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اپنی خواب گاہ میں

مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَقُلْ

آئے تو وضو جیسا نماز کیلئے وضو کیا کرتا ہے پہلو داہنی پہلو پر لیٹ جا اور منہ سے

وَذَكَرَ نَحْوَهٗ ثُمَّ قَالَ وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُوْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرٍ

کلمات مذکورہ کہہ کر پھر فرمایا یہ کلمات اپنے کلام سے پیچھے کہا۔ اس حدیث کو ابوبکر صدیق

الصِّدِّيْقِ اَنَّ اَبَا [illegible] اللّٰهِ عَنْهُ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ

[illegible] بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن

سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ الْقُرَشِيِّ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب قرشی تیمی ہے رضی اللہ

عَنْهُ وَهُوَ وَأَبُوهُ وَأُمُّهُ صَحَابِيُّونَ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ وَنَحْنُ

عنہ اور وہ اور اسکا باپ اور ماں سب صحابی ہیں وہ کہتا ہے کہ میں غار میں مشرکوں کے قدموں کو

فِي الْغَارِ وَهُمْ عَلَى رُؤُسِنَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ

دیکھتا تو ہمیں وقت دے ہمارے سر پر تھے میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف نظر کرے

لَأَبْصَرَنَا فَقَالَ مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الثَّانِي

تو ہمیں دیکھ لے گا آپ نے فرمایا کہ اے ابوبکر ایسے دو شخص سے کیا گمان ہے کہ اللہ تیسرا ان کا ہے یعنی اللہ ان کی مدد کرتا ہے اور بچاتا ہے۔ بخاری و مسلم نے

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ وَاسْمُهَا هِنْدُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ الْمَخْزُومِيَّةِ

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور انکا نام ہند ابو امیہ حذیفہ کی بیٹی مخزومیہ ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلا کرتے تھے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے بسم اللہ میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا

عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ

اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری ساتھ اس سے کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا لغزش کروں یا لغزش کرایا جاؤں

أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمَا بِأَسَانِيدَ

یا مجھ سے جاہلانہ معاملہ کیا جائے۔ حدیث صحیح ہے روایت کی اس کو ابوداؤد اور ترمذی وغیرہما نے

صَحِيحَةٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ وَالْعَاشِرُ

صحیح اسناد سے ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔ دسویں حدیث

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَعْنِي إِذَا

انس بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص گھر سے نکلتے

خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ

کہ میں نے بسم اللہ توکلت علی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کو کہا جاتا ہے تو ہدایت کیا گیا۔

وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

اور تو کفایت کیا گیا اور تو بچایا گیا ہے اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے روایت کیا ہے ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی

وَغَيْرُهُمْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ أَدَاءُ دَاوُدَ وَفِيقُوا يَعْنِي اللّٰهُ

وغیرہم نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے ادا داؤد رحمہ اللہ نے زیادہ کیا پس شیطان دور

لشيطان اخر كيف لك يا رجل قد كفي ووقي وهدي وعن انس رضي الله عنه قال

شیطان کو کہتا ہے تو آدمی کفایت کیا گیا اور بچایا گیا اور ہدایت کیا گیا ہوتو اس کو کیا کر سکتا ہے۔ انس رضہ بیان کرتا ہے کہ

كان اخوان على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وكان احدهما يأتي النبي صلى الله عليه وسلم والآخر يحترف فشكا المحترف اخاه للنبي صلى الله عليه وسلم فقال

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے ایک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہا کرتا تھا اور دوسرا کماتا کرتا تھا حرفہ کرنے والے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھائی کی شکایت کی آپ نے

لعلك ترزق به رواه الترمذي باسناد صحيح على شرط البخاري يحترف يكتسب ويتسبب

اسکو جواب میں فرمایا شاید تو اسکی طفیل رزق دیا جاتا ہو روایت کی ہے ترمذی نے اسناد صحیح سے بخاری کی شرط پر

الباب الثامن في الاستقامة

آٹھواں باب استقامت کے بیان میں

قال الله تعالى فاستقم كما امرت وقال تعالى ان الذين قالوا

حق تعالے نے اپنے حبیب کو فرمایا ہے تو استقامت کر جیسا تجھ کو حکم کیا گیا ہے۔ اور فرمایا ہے بیشک لوگوں نے کہا

ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملئكة ان لا تخافوا ولا تحزنوا

ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر انہوں نے اپر استقامت کی اتریں فرشتے انپر یہ کہتے ہوئے کہ تم کچھ خوف نکرو اور نہ

وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون نحن اولياؤكم في الحيوة الدنيا

اور خوش ہو جنت کا تم کو وعدہ کیا گیا ہے اسکی بشارت ہو اور ہم دوست ہیں تمہارے

وفي الاخرة ولكم فيها ما تشتهي انفسكم ولكم فيها ما تدعون نزلا من

دوست ہیں اور آخرت میں تمہارے لیئے وہ چیزیں موجود ہیں جو تمہارے جی خواہش کریں اور تمہارے لیئے ہیں وہ چیزیں جو تم مانگو اول

غفور رحيم وقال تعالى ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلا

درجہ کا بخشنہ ہے مہربان۔ اور فرمایا ہے بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر انہوں نے استقامت کی

خوف عليهم ولا هم يحزنون اولئك اصحب الجنة خلدين فيها

اوپر تم کچھ خوف نہیں اور نہ وہ غمناک ہونگے یہ لوگ جنتی ہیں جنت میں ہمیشہ رہیں گے

جزاء بما كانوا يعملون وعن ابي عمرو وقيل ابي عمرة سفيان بن عبد الله

ان عملوں کے عوض جو انہوں نے دنیا میں کمائے۔ ابو عمرو اور کہا گیا ہے ابو عمرہ سفیان بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہے

قال قلت يا رسول الله قل لي في الاسلام قولا لا اسأل عنه احدا غيرك

کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے اسلام میں آپ ایسی بات فرمائیں کہ آپکے سوا کسی کو مجھ کو پوچھنے کی حاجت نہ رہے

قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ

آپ نے فرمایا کہ تو ایمان لا اللہ پر پھر اس پر مستقیم ہو جا روایت کی یہ مسلم نے ۔ ابو ہریرہ رضی سے مروی ہے کہ رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَنْ یَّنْجُوَ اَحَدٌ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پاس پاس رہو میانہ روی اختیار کرو اور اللہ کی عبادت پر استقامت کرو اور جان لو کہ کوئی تم میں سے عمل کے سبب

مِّنْكُمْ بِعَمَلِهٖ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ

ہرگز نجات نہ پائے گا لوگوں نے کہا اور نہ آپ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اور نہ میں مگر یہ کہ ڈھانکے مجھ کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل میں

بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْمُقَارَبَةُ اَلْقَصْدُ الَّذِیْ لَا غُلُوَّ فِیْهِ وَ

بچھے ستور و مستغرق کرلے روایت کی یہ مسلم نے ۔ مقاربہ یہ ہے کہ روی ہے بیچوں بیچ کا طریق

لَا تَقْصِیْرَ وَالسَّدَادُ اَلْاِسْتِقَامَةُ وَالْاِصَابَةُ وَیَتَغَمَّدَنِیْ یُلْبِسُنِیْ وَیَسْتُرُنِیْ

کمی نہ ہو اور سداد استقامت اور اصابت سے اور یتغمدنی کے معنے مجھے پہنا لے

قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنٰی الْاِسْتِقَامَةِ لُزُوْمُ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی قَالُوْا وَهِیَ مِنْ جَوَامِعِ

علماء نے کہا ہے استقامت سے اللہ کی عبادت کو اپنے ذمہ لازم کرنا مراد ہے کہتے ہیں اور یہ جوامع

الْكَلِمِ وَهِیَ نِظَامُ الْاُمُوْرِ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ

الکلم سے ہے اور یہ امور کا انتظام ہے وباللہ التوفیق

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِی التَّحْرِیْضِ عَلَی التَّفَكُّرِ فِیْ عَظِیْمِ مَخْلُوْقَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ

یہ باب اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی عظمت میں فکر کرنے اور

فَنَاءِ الدُّنْیَا وَاَهْوَالِ الْاٰخِرَةِ وَسَائِرِ اُمُوْرِهَا وَتَقْصِیْرِ النَّفْسِ وَتَهْذِیْبِهَا

دنیا کے فنا ہونے اور آخرت کے ہول وغیرہ کے اور نفس کی تقصیر اور اسکی تہذیب

وَحَمْلِهَا عَلَی الْاِسْتِقَامَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلْ اِنَّمَا اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ

اور نفس کو استقامت پر ترغیب دینے کے بیان میں کہ کہہ میں تو ایک ہی نصیحت کرتا ہوں تم کو کہ

تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا وَقَالَ تَعَالٰی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

اٹھ کھڑے ہو اللہ کے کام پر دو دو اور ایک ایک پھر فکر کرو اور فرمایا ہے بیشک آسمان اور زمین اور

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ

رات دن کے اختلاف میں دانائوں کیلئے نشانیاں ہیں جو یاد کرتے ہیں

اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْاٰيَاتُ وَ

اے ہمارے رب تو نے یہ چیز بیہودہ نہیں بنائی تو پاک ہے ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے آیتوں کے آخر تک اور

قَالَ تَعَالٰى اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ

فرمایا ہے بھلا کیا نہیں نگاہ کرتے اونٹوں پر کیسے بنائے ہیں اور آسمان پر کیسا

رُفِعَتْ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ فَذَكِّرْ

بلند کیا ہے اور پہاڑوں پر کیسے کھڑے کیے ہیں اور زمین پر کیسی صاف بچھائی ہے سو تو سمجھا

اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ وَقَالَ تَعَالٰى اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا الْاٰيَةَ وَ

پھر اسی پر سمجھانا۔ اور فرمایا ہے کیا زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے الآیۃ اور

اٰيَاتٌ فِى الْبَابِ كَثِيْرَةٌ وَمِنَ الْاَحَادِيْثِ الْحَدِيْثُ السَّابِقُ

آیتیں اس مضمون کی بہت ہیں اور حدیثوں میں سے ایک یہ حدیث سابق ہے

اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ

دانا وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے محاسبہ کرے اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ فِى الْمُبَادَرَةِ اِلَى الْخَيْرَاتِ وَحَثِّ مَنْ تَوَجَّهَ

دسواں باب بھلائی اور نیک اعمال کی طرف مسابقت کرنے اور جو شخص نیک عمل پر

لِخَيْرٍ عَلَى الْاِقْبَالِ بِالْجِدِّ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ تَرَدُّدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاسْتَبِقُوا

توجہ کرے اس کی ترغیب میں کہ بلا تردد نیک عمل کی طرف دل سے متوجہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بھلائی کی طرف

الْخَيْرَاتِ وَقَالَ تَعَالٰى وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ

سبقت کرو۔ اور فرمایا ہے مسارعت کرو اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف جس کا عرض آسمان اور زمین کے

وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَالْاَوَّلُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

برابر ہے پرہیزگاروں کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ اور احادیث میں سے پہلی یہ ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ فَسَتَكُوْنُ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فوراً کرو نیک عملوں کے تم سے پہلے فتنوں کے جیسے فتنوں کے

فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِىْ كَافِرًا وَيُمْسِىْ مُؤْمِنًا

ٹکڑے اندھیری رات کے کہ وہ فتنے ایسے ہوں گے کہ آدمی صبح کو مومن ہوگا شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن ہوگا صبح کو

يُّصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ الثَّانِىْ عَنْ اَبِىْ سَرْوَعَةَ

کافر ہو جائے گا اپنے دین کی دنیا کے اسباب کے حاصل کرنے کو بیچ ڈالے گا روایت کی اس کو مسلم نے۔ دوسری حدیث ابوسروعہ

بکسر السین المهملة وفتحها عقبة بن الحارث رضی قال صلیت وراء النبی صلی
(سا تھ) (سین پے نقطہ کے اوپر اسکی زبر کے) عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ پڑھے میں نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم بالمدینة العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطی رقاب الناس الی
اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عصر کی نماز پہلی آپ نماز سے سلام پھیر کر جلدی اوٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے
بعض حجر نسائه ففزع الناس من سرعته فخرج علیهم فرای انهم قد عجبوا من
چلتے ہوئے بعض کو بیبیوں پہنچے آپکی جلدی دیکھکر لوگ گھبرا گئے پھر آپ جلدی واپس آئے اور دیکھا کہ لوگ آپ کی جلدی کر جانے
سرعته فقال ذکرت شیئا من تبر عندنا فکرهت ان یحبسنی فامرت بقسمه
سے تعجب کر رہے ہیں آپنے فرمایا مجھے یاد آیا تھا کہ ایک ٹکڑا چاندی یا سونے کا گھر میں پڑا ہے مجھے ناگوار معلوم ہوا کہ مجھے روکے رکھے پس حکم کیا میں نے
رواه البخاری وفی روایة له کنت خلفت فی البیت تبرا من الصدقة فکرهت
اسکے تقسیم کرنے کا بخاری نے اور اسکی ایک روایت میں ہے کہ چلتے فرمایا میں گھر میں ایک ٹکڑا چاندی کا چھوڑ آیا ہوں مجھے ناگوار معلوم ہوا
ان یبیت التبر قطع من ذهب او فضة الثالث عن جابر رض قال قال رجل
کہ رات بھر پڑا رہے ٹکڑا سونے اور چاندی کے تیسری حدیث۔ جابر رض سے روایت ہے کہ ایک دن ایک آدمی
للنبی صلی اللہ علیه وسلم یوم احد ارایت ان قتلت فاین انا قال فی الجنة
نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ مجھے بتائیں کہ اگر میں قتل ہو جاؤں تو میں کس جگہ جاؤنگا آپنے فرمایا جنت میں سو کھجوریں
فالقی تمرات کن فی یده ثم قاتل حتی قتل متفق علیه الرابع عن ابی هریرة رض
میں کچھ کھجوریں تھیں یہ بات سنتے ہی اپنے ہاتھ سے بیشک دیا پھر ایسی لڑائی کی کہ شہید ہو گیا متفق علیہ چوتھی حدیث ابو ہریرہ رض کہ ایک
قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یا رسول اللہ ای الصدقة
آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کونسا صدقہ اجر میں
اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتامل الغنی
بڑا ہے آپنے فرمایا کہ اس صدقہ کا بڑا اجر ہے جو تو نے ایسے حال میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور تجھے حرص بخل ہو تو فقر سے ڈرتا ہو اور
ولا تمهل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان
دولت کی امید رکھتا ہو اور تو اس وقت تک دولت خرچ کرنے میں دیر نہ کرے کہ جب روح حلقوم میں آ جاوے تو کہنے لگے یہ چیز فلانے کی ہے اور یہ فلانے کی حالانکہ مال تو اب تیرا نہیں رہا
متفق علیه الحلقوم مجری النفس والمری مجری الطعام والشراب الخامس
بلکہ فلانے کا ہو گیا متفق علیہ حلقوم سانس کے نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں اور مری کھانے پینے کے داخل ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں پانچویں حدیث انس
عن انس رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم احد سیفا یوم احد فقال من
سے روایت ہے کہ احد کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا کہ کون شخص

يَأْخُذُ مِنِّي هٰذَا فَيَبْسُطُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ أَنَا أَنَا فَمَنْ يَأْخُذُهُ
مجھ سے یہ تلوار لیتا ہے سب نے ہاتھ پھیلا کے ہر ایک آدمی کہتا ہے کہ میں لونگا میں لونگا آپ نے فرمایا کہ اسکا حق ادا کرنے کیلئے
بِحَقِّهِ فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ أَبُو دُجَانَةَ رض أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ فَأَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ
کون لیتا ہے یہ سنکر لوگ رک گئے ابو دجانہ نے کہا میں اسکا حق ادا کرنے کیلئے اسکو لینے والا ہوں اسکو لیکر تلوار سے کر اس سے
هَامَ الْمُشْرِكِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ تَمَّ إِنَّمَا دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ فَوْلَهُ أَنْجَمَ
مشرکوں کے سر توڑ ہی ڈالے۔ روایت کی مسلم نے ف نام ابی دجانہ کا سماک بن خرشہ ہے یہ قول راوی کا ہے
الْقَوْمُ أَيْ تَوَقَّفُوا وَفَلَقَ بِهِ أَيْ شَقَّ وَهَامُ الْمُشْرِكِينَ أَعَالِي رُءُوسِهِمُ السَّادِسُ
القوم اسکا معنے ہے توقف کیا اور فلق کا معنے ہے توڑا اور ہام المشرکین سے مراد سر ان کے ہیں چھٹی حدیث
عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ نَشْكُو إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ
زبیر بن عدی رح سے روایت ہے کہ ہم نے انس بن مالک کے پاس ان تکالیف کی شکایت کی جو ہم کو حجاج سے پہنچتی ہیں
فَقَالَ اصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا
انس رض نے کہا تم صبر کرو کیونکہ جو زمانہ آئے گا وہ اس سے بھی برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب کی ملاقات
رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ السَّابِعُ عَنْ أَبِي
کرو کہ یہ بات تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے روایت کی یہ بخاری نے۔ ساتویں حدیث۔ ابو
هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا
ہریرہ رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال کیطرف سبقت کرو
هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ غِنًى مُطْغِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا
تم نہیں انتظار کرتے مگر فقر کی جو تم کو سب کچھ فراموش کرا دیتے والا ہے یا دولتمندی کی جو سرکش بنا دیتی ہے یا بیماری کی جو خراب کر ڈالتی ہے
مُفَنِّدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوِ الدَّجَّالَ شَرَّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ
یا بہت کمزور لا دیتا ہے موت کو جو جلدی کام تمام کر دینے والی ہے یا دجال کو جو برا غائب ہے جو انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کو اور قیامت
أَدْهٰى وَأَمَرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ الثَّامِنُ عَنْهُ أَنَّ
بڑی سخت اور بڑی تلخ ہے یہ روایت کی ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ آٹھویں حدیث۔ آپ سے مروی ہے کہ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ
خیبر کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جھنڈا میں ایسے شخص کو دونگا۔ کہ اللہ تعالیٰ اور رسول صلعم سے
اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ عُمَرُ رض فَمَا أَحْبَبْتُ إِمَارَةً لَا يَوْمَئِذٍ
محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھ پر فتح کریگا عمر رض نے کہا کہ مجھے سرداری کی خواہش کبھی نہیں ہوئی مگر اس روز

فتساورت اليها رجاء ان ادعى لها فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن
میرے جی میں آیا کہ شاید مجھے عطا ہوں میں اچھل پڑا اس امید پر بیتاب ہو گیا اور سوچا کہ آپ کے سامنے ہو کر بات پیش ہی نہ کر سکوں گا آپ نے علی بن
ابیطالب فاعطاه ایاها وقال امش ولا تلتفت حتى يفتح الله عليك فسار
ابیطالب کو بلا کر علم عطا کیا اور اسکو فرمایا کہ جاؤ اور کسی طرف التفات نہ کرنا جب تک اللہ تعالیٰ تجھ کو فتح نہ دے پس علی رض
علي شيئا ثم وقف ولم يلتفت فصرخ يا رسول الله على ماذا اقاتل الناس
کچھ دور جا کر کھڑا ہو گیا اور التفات نہ کیا پس رسول اللہ کو آواز سے پکارا کہ کس بات پر میں ان لوگوں سے قتال کروں اسپر
قال قاتلهم حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فاذا
فرمایا کہ تو ان سے قتال کر یہانتک کہ وہ گواہی دیں اسکی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود سچا نہیں ہے بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں جب انہوں نے
فعلوا ذلك فقد منعوا منك دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على
یہ کام کر لیا تو انہوں نے اپنی جانیں اور مال مجھ سے بچا لیے مگر اسکے حق کیساتھ اور ان کا حساب اللہ پر
الله رواه مسلم قوله فتساورت هو باسين المهملة اي وثبت متطلعا
ہے اللہ نے روایت کیا مسلم نے یہ قول عمر رض کا فتساورت سا سین مہملہ کیساتھ ہے یعنی میں جھپٹا دیکھنے کو کہ وہ کیا کہتے ہیں بہا نکنے کے لیے

الباب الحادي عشر في المجاهدة

گیارہواں مجاہدہ میں یعنی عبادت اور دین میں کوشش اور محنت کے بیان میں

قال الله تعالى والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا وان الله لمع
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جنہوں نے محنت کی ہمارے واسطے ہم سوجھا دینگے انکو اپنی راہیں اور بے شک اللہ ساتھ ہے
المحسنين وقال تعالى واعبد ربك حتى ياتيك اليقين وقال
نیکی والوں کے اور فرمایا ہے اور تو اپنے رب کی عبادت کر یہاں تک کہ تجھے موت آجائے اور فرمایا ہے
تعالى واذكر اسم ربك وتبتل اليه تبتيلا اي انقطع اليه وقال تعالى
اپنے رب کا نام یاد کر اور سب سے اسکی طرف منقطع ہو جا یعنی کیطرف ہو جا اور فرمایا ہے
فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره وقال تعالى وما تقدموا لانفسكم من
پس جو شخص ایک ذرہ نیکی کرے گا اسکو دیکھ لے گا اور فرمایا ہے اور جو بھیجو گے اپنے واسطے
خير تجدوه عند الله هو خيرا واعظم اجرا وقال تعالى وما تفعلوا من
کوئی نیکی اسکو اللہ کے پاس پاؤ گے بہتر اور ثواب میں زیادہ اور فرمایا ہے اور جو نیکی تم کرو گے
خير فان الله به عليم والايات في الباب كثيرة معلومة واما الاحاديث فكثيرة جدا

اللہ تعالیٰ اسکو جانتا ہے اور اس باب کی مضمون میں آیات بہت ہیں اور معلوم ہیں اور حدیثیں بہت ہیں۔ پہلے حدیث

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ

قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ

فرماتا ہے جو شخص میرے دوست سے عداوت کرے میں اسکو لڑائی کا اعلام و اطلاع کرتا ہوں اور میرا بندہ کسی شے کے ساتھ

اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی

میرا قرب نہیں حاصل کرتا جو میرے نزدیک محبوب ہو اس سے جو میں نے فرض کیا ہے اوپر اسکے اور ہمیشہ میرا بندہ میری نزدیکی حاصل کرتا ہے نفل عبادت کر کے یہاں تک

اُحِبَّہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ

کہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں جب میں اسکو دوست رکھتا ہوں تو میں اسکا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور

وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ اَعْطَیْتُہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَ

ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اسکی پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر مجھ سے مانگے تو

لَاُعِیْذَنَّہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اٰذَنْتُہٗ اَعْلَمْتُہٗ بِاَنِّیْ مُحَارِبٌ لَّہٗ اَسْتَعَاذَنِیْ زَوَّدَنِیْ

میں اسکو دیتا ہوں اگر میری پناہ میں آنا چاہتا ہے میں اسکو پناہ دیتا ہوں روایت کی ہے بخاری نے آذنتہ یعنی میں اسکو خبر کرتا ہوں کہ میں اس لڑائی کرنیوالا ہوں

بِالنُّوْنِ وَالْبَاءِ الثَّانِیْ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا

دوسری حدیث انس رضی سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں نبی صلعم اپنے رب سے

عَنْ رَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا

روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب بندہ میری طرف ایک بالشت بھر نزدیک ہوتا ہے تو میں اسکی طرف ہاتھ بھر نزدیک ہو جاتا ہوں

وَاِذَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَاِذَا اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً

اور جب میری طرف ہاتھ بھر نزدیک آتا ہے میں اس کی طرف ایک بالشت بھر نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب میری طرف چلکر آتا ہے میں اسکی طرف دوڑ کر جاتا ہوں

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اَلثَّالِثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

روایت کی ہے بخاری نے تیسری حدیث ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ

فرمایا ہے کہ دو نعمتوں میں بہت لوگ خسارہ میں پڑے ہیں ایک تندرستی دوسرا فراغت

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اَلرَّابِعُ عَنْ عَائِشَۃَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ

روایت کی ہے بخاری نے چوتھی حدیث عائشہ رضی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رات کو

یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ حَتّٰی تَتَفَطَّرَ قَدَمَاہُ فَقُلْتُ لَہٗ لِمَ تَصْنَعُ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اتنا دیر قیام کرتے تھے کہ آپکے دونوں قدم مبارک پھٹ جاتے تھے میں نے ایک دفعہ عرض کی کہ جب آپکے گناہ پہلے پچھلے سب بخش دیئے گئے ہیں۔

وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا

تو اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں

شَكُورًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ متفق علیہ اور یہ بخاری کے لفظ ہیں اور صحیحین میں مغیرہ بن شعبہ کی روایت

الْخَامِسُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پانچویں حدیث۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب عشرہ آتا تو رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَى اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ

صلے اللہ علیہ وسلم رات کو زندہ کرتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بیدار کرتے اور عبادت میں کوشش کرتے اور تہبند مضبوط کر کے باندھتے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْمُرَادُ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْمِئْزَرُ الْإِزَارُ وَهُوَ

متفق علیہ اور مراد عشرہ سے پچھلا عشرہ رمضان کا مراد ہے اور میزر تہبند کو کہتے ہیں اور یہ

كِنَايَةٌ عَنِ اعْتِزَالِ النِّسَاءِ وَقِيلَ الْمُرَادُ تَشْمِيرُهُ لِلْعِبَادَةِ يُقَالُ شَدَدْتُ

عورتوں سے کنارہ کرنے سے کنایہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ عبادت کی طرف متوجہ ہونا مراد ہے کہا جاتا ہے اس کام کے لئے

لِهٰذَا الْأَمْرِ مِئْزَرِي أَيْ تَشَمَّرْتُ وَتَفَرَّغْتُ لَهُ السَّادِسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

میں نے اپنا تہبند اونچا کر لیا اور اس کے لئے میں فارغ ہو گیا۔ چھٹی حدیث۔ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ

کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوی اور مضبوط ایماندار بہتر اور بہت پیارا ہے خدا تعالیٰ کو

مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ

ضعیف و سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار میں خواہ قوی ہو خواہ ضعیف بہتری ہے حرص کر تو اس پر جو تجھے نفع دے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر

وَلَا تَعْجَزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ

اور اپنے تئیں عاجز نہ کر اور اگر تجھے کوئی رنج کی مصیبت پہونچے تو یہ مت کہہ کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا لیکن

قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

یوں کہا کر کہ یہ خدا نے تقدیر میں لکھا تھا اور اس نے جو چاہا سو کیا اس لئے کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہے روایت کی اس کو مسلم نے

السَّابِعُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

ساتویں حدیث۔ اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دوزخ شہوات اور لذات میں

وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ حُفَّتِ

مخفی کیا گیا ہے اور جنت مکارہ اور ناگوار چیزوں سے مخفی کی گئی ہے متفق علیہ کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ اور مسلم کی ایک روایت جنت کے

بين له وجهت وهو بعناه اى بينه وبينها هذا الحجاب فاذا فعله دخلها

عورت جہت ہے اور معنے وہی ہیں یعنی اگر میں اپنے اور اس کے بیچ حجاب کر دوں گا تو اس داخل ہو جائیگا۔ ف

الثامن عن ابى عبد الله حذيفة بن اليمان قال صليت مع النبى

آٹھویں حدیث ابو عبداللہ حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فافتتح البقرة فقلت يركع عند المائة

ساتھ نماز پڑھی آپ نے سورۃ بقرہ شروع کی پھر میں خیال کیا کہ سو آیت پڑھ کر رکوع کریں گے آپ پڑھتے

ثم مضى فقلت يصلى بها فى ركعة فمضى فقلت يركع بها ثم افتتح النساء

چلے میں خیال کیا کہ ایک رکعت میں پوری کریں گے پھر آپ آگے چلے میں نے کہا ساری سورۃ نساء کو ایک رکعت میں

فقرأها ثم افتتح ال عمران فقرأها يقرأ مترسلا اذا مر بآية فيها تسبيح

پڑھ لیا پھر آل عمران شروع کر دی اور آہستہ آہستہ پڑھتے تھے جس آیت میں تسبیح کا ذکر آتا تھا

سبح واذا مر بسؤال سأل واذا مر بتعوذ تعوذ ثم ركع فجعل يقول فى

تسبیح کرتے اور جہاں سوال آتا سوال کرتے اور جہاں تعوذ آتا آپ اعوذ پڑھتے پھر آپ نے رکوع کیا اور رکوع میں

ركوعه سبحان ربى العظيم فكان ركوعه نحوا من قيامه ثم قال سمع

سبحان ربی العظیم کہتے رہے اور آپ کا رکوع قیام کی مثل تھا پھر سمع اللہ

الله لمن حمده ربنا لك الحمد ثم قام قياما طويلا قريبا مما ركع ثم سجد

لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہا پھر دیر تک کھڑے رہے رکوع کے قریب دیر تک قیام کیا پھر سجدہ کیا

فقال سبحان ربى الاعلى فكان سجوده قريبا من قيامه رواه مسلم

پس سجدہ میں سبحان ربی الاعلی کہا اور آپ کا سجدہ قیام کے قریب تھا روایت کی اس کو مسلم نے

التاسع عن ابن عباس رضى الله عنه قال صليت مع النبى صلى الله

نویں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی صلے اللہ

عليه وسلم ليلة فما زال قائما حتى هممت بامر سوء قيل وما هممت به

علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پس آپ برابر کھڑے رہے حتی کہ میں نے برا ارادہ دل میں کیا کسی نے پوچھا کہ تو نے کیا ارادہ کیا تھا

قال هممت ان اجلس وادعه متفق عليه العاشر عن انس رضى الله

اس نے کہا کہ بیٹھ جاؤں اور آپ کو چھوڑ دوں متفق علیہ دسویں حدیث انس رضی اللہ

عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال يتبع الميت ثلث اهله وماله

عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں پس لوٹ آتی ہیں دو اس کے گھر والے اور مال

وعمله فيرجع اثنان ويبقى واحد يرجع أهله وماله ويبقى عمله متفق عليه

پس اعمل وہ واپس آتے ہیں اور ایک اسکے ساتھ رہتا ہے یعنی اپنے بال اور عمل اسکے ساتھ رہتا ہے متفق علیہ ہے

الحادي عشر عن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله

گیارہویں حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہشت

عليه وسلم الجنة أقرب إلى أحدكم من شراك نعله والنار مثل ذلك رواه البخاري

تمہارے ہر ایک کے تسمہ سے زیادہ تمہارے نزدیک ہے اور دوزخ بھی ایسا ہی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے

الثاني عشر عن أبي فراس ربيعة بن كعب الأسلمي خادم رسول الله صلى الله

بارہویں حدیث۔ ابو فراس ربیعہ بن کعب اسلمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم سے

عليه وسلم ومن أهل الصفة رضي قال كنت أبيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

روایت ہے اور یہ شخص اصحاب صفہ میں سے ہے کہا کہ میں آپ کے پاس رات کو رہا کرتا تھا۔

فأتيته بوضوئه وحاجته فقال سلني فقلت أسألك مرافقتك في الجنة

اور وضو کا پانی وغیرہ اور اپنی حاجت ظاہر کیا آپ نے مجھے فرمایا کہ تو مجھ سے سوال کر کہا کہ میں جنت میں تیرے ساتھ رہنا مانگتا ہوں

فقال أو غير ذلك قلت هو ذاك قال فأعني على نفسك بكثرة السجود رواه

آپ نے فرمایا کچھ اور مانگتا ہے کہا کہ یہی چاہتا ہوں آپ نے فرمایا سجدوں کی کثرت سے اپنے نفس پر میری اعانت کر روایت کی یہ مسلم نے

مسلم الثالث عشر عن أبي عبد الله ويقال أبو عبد الرحمن ثوبان بن

تیرہویں حدیث ابو عبد اللہ یا ابو عبد الرحمن ثوبان بن بجدد

بجدد مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کیے ہوئے غلام سے مروی ہے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم يقول عليك بكثرة السجود فإنك لن تسجد لله سجدة إلا

کو کہتے سنا تھا کہ سجدوں کی کثرت کو اپنے پر لازم کر کیونکہ جو سجدہ تو اللہ تعالیٰ کو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی برکت

رفعك الله بها درجة وحط عنك بها خطيئة رواه مسلم الرابع عشر

سے تیرا ایک درجہ بلند کریگا اور تیرا ایک گناہ دور کریگا روایت کی یہ مسلم نے

عن أبي صفوان عبد الله بن بسر الأسلمي قال قال رسول الله صلى الله

ابو صفوان عبداللہ بن بسر اسلمی سے مروی ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم خير الناس من طال عمره وحسن عمله رواه الترمذي وقال حديث

فرمایا ہے وہ آدمی سب سے بہتر ہے جسکی عمر دراز ہو اور عمل نیک۔ یہ روایت کی ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن بسر بضم الباء وبالسين المهملة الخامس عشر عن انس رضي

حسن ہے بسر کی ضمہ اور سین مہملہ سے پندرہویں حدیث انس رضی اللہ عنہ

الله عنه قال غاب عمي انس بن النضر رضي الله عنه عن قتال بدر فقال

سے روایت ہے کہ میرے چچا انس بن النضر رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی سے غائب رہا پھر لڑائی میں شامل نہ ہو سکا اسلئے

يا رسول الله غبت عن اول قتال قاتلت المشركين ليرين الله ما اصنع فلما كان يوم احد انكشف المسلمون فقال

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں پہلی لڑائی سے جو آپ نے مشرکوں کی غائب رہا مجھے غم ہوا کہ اللہ تعالے نے

اللهم اعتذر اليك مما صنع هؤلاء يعني اصحابه وابرأ اليك مما صنع

مشرکوں کی لڑائی میں مجھے حاضر کیا تو صحابہ کو دیکھا یہ بھاگے جاتے ہیں کہنے لڑائی کرونگا پھر جب احد کا دن ہوا تو مسلمانوں کی شکست ہوگئی میں کہا اللہ

هؤلاء يعني المشركين ثم تقدم فاستقبله سعد بن معاذ فقال يا سعد بن

تعالے نے کہا ہے اس سے بڑی بیزاری ظاہر کرتا ہوں پھر انس بن نضر آگے بڑھا تو سعد بن معاذ اسکے سامنے آگئے کہا اے سعد بن

معاذ الجنة ورب النضر اني لاجد ريحها من دون احد فقال سعد

معاذ جنت (یعنے طائفہ جنت) ہوں قسم ہے نضر کے رب کی بیشک مجھے احد کیطرف سے جنت کی ہوا آتی ہے سعد نے کہا

فما استطعت يا رسول الله ما صنع قال انس فوجدنا به بضعا وثمانين

یا رسول اللہ جیسے آپنے لڑائی کی ہے مجھے اسکی طاقت نہیں انس کہتا ہے کہ ہم نے اسکے بدن پر پچھاسی زخم

ضربة بالسيف او طعنة بالرمح او رمية بسهم ووجدناه قد قتل ومثل

تلوار یا نیزہ یا تیر کے دیکھے اور وہ قتل ہوا پڑا تھا اور مشرکوں نے

به المشركون فما عرفه احد الا اخته ببنانه قال انس كنا نرى او نظن

اسکو مثلہ کیا تھا پس ہم سے کسی نے اسکو نہ پہچانا مگر اسکی بہن نے اسکی انگلیوں سے پہچان لیا انس کہتا ہے ہم خیال کرتے

ان هذه الآية نزلت فيه وفي اشباهه من المؤمنين رجال صدقوا ما

کہ یہ آیت یعنے رجال صدقوا ما الخ اور اسکی مثل مومنوں کی شان میں

عاهدوا الله الى آخرها متفق عليه قوله ليرين الله روي بضم الياء وكسر الراء

نازل ہوئی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ قولہ لیرین اللہ راء کی ضمہ اور را کی

اي ليظهرن الله ذلك للناس وروي بفتحهما ومعناه ظاهر والله اعلم

سے یہ کہ اللہ تعالے یہ لوگوں پر ظاہر کردیگا اور دونوں فتحہ سے بھی کہا ہے اور اسکے معنے ظاہر ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے۔

السادس عشر عن ابی مسعود عقبة بن عمرو الانصاری البدری رضی

سولہویں حدیث ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت

اللہ عنہ قال لما نزلت آیۃ الصدقۃ کنا نحامل علی ظہورنا فجاء رجل فتصدق

ہے کہ جب صدقہ کی آیت نازل ہوئی اس وقت ہم پشت پر بوجھ اوٹھا کر مزدوری کیا کرتے تھے ہیں ایک آدمی آیا اور بہت کچھ

بشیء کثیر فقالوا مرائی وجاء رجل آخر فتصدق بصاع فقالوا ان اللہ لغنی

صدقہ کیا لوگوں نے (یعنی منافقوں نے) کہا دکھاوا کرتا ہے اور دوسرا آیا اور ایک صاع صدقہ کیا لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اسکے

عن صاع ھذا فنزلت الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات

صاع سے غنی ہے یہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات

والذین لا یجدون الا جھدھم الآیۃ متفق علیہ وتحاملی بضم النون وبالحاء

والذین لا یجدون الا جھدھم الآیۃ ۔ تحمل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور تحاملی نون مضموم اور حاء مہملہ سے ہے

المہملۃ ای یحمل احدنا علی ظہرہ بالاجرۃ فیتصدق بھا السابع عشر

یعنی ہم لوگ اپنی پشت پر بوجھ اوٹھا کر مزدوری حاصل کرکے صدقہ کرتے تھے سترہویں حدیث

عن سعید بن عبد العزیز عن ربیعۃ بن یزید عن ابی ادریس الخولانی

روایت ہے سعید بن عبد العزیز سے وہ روایت کرتا ہے ربیعہ بن یزید سے وہ ابو ادریس خولانی سے

عن ابی ذر جندب بن جنادۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وہ ابو ذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آن حضرت ص

فیما یروی عن اللہ تبارک وتعالی انہ قال یا عبادی انی حرمت الظلم علی

اللہ تعالیٰ سے جو روایت کرتا ہے اے میرے بندو میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کیا ہے

نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ

اور تم پر بھی ظلم حرام کیا ہے تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو اے میرے بندو تم سب بھولے ہو مگر جسکو میں نے راہ بتلائی

فاستھدونی اھدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی

تم مجھ سے ہدایت مانگو تم کو بتلاؤں راہ اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو میں کھلایا تم مجھ سے کھانا مانگو کہ

اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی

تم کو کھلاؤں اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں نے لباس بخشا تم مجھ سے لباس مانگو تم کو پہناؤں اے میرے بندو

انکم تخطئون باللیل والنہار وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم

تم دن رات گناہ کیا کیے ہو اور میں سب گناہ بخشتا ہوں تم مجھ سے بخشش مانگو کہ تم کو بخشوں

يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي

اے میرے بندو تم کبھی مجھ کو ضرر نہیں پہنچا سکتے کہ میرا کچھ ضرر کرلو اور کبھی مجھ کو فائدہ نہیں پہونچا سکتے کہ مجھ کو کچھ فائدہ پہونچا دو اے میرے

عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ

بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم میں سے ایک مرد بڑے متقی پرہیزگار دل والے کی مثل ہو جاویں تو میرے

مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ

تو بھی اور پرہیزگاری میری سلطنت میں کچھ زیادتی نہ ہوگی اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی

وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا

اور جن تم میں سے ایک مرد بہت بڑے گنہگار دل والے کی مثل ہو جاویں تو بھی سب کا فسق اور تم ہماری میری بادشاہی کی کچھ کمی نہ کرسکے گا

يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ

اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان میں کھڑے ہوں اور مجھ سے اپنے اپنے سوال

فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا

کریں اور میں ہر ایک آدمی کو اسکی مانگی چیز کو دوں تو یہ دینا میرے پاس سے کچھ نہ گھٹا دے گا جیسے سوئی

يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا عَلَيْكُمْ

کو ئی ہو جبکہ اسکو سمندر میں ڈبو دیجئے اے میرے بندو یہ تمہارے ہی عمل ہیں جنکو تمہارے لئے شمار کرتا رہتا ہوں

ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا

پھر تم کو ان اعمال کا پورا پورا بدلہ دوں گا سو جو شخص بہتر بدلہ پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اسکی کمائی کو ضائع نہ کیا اور جو اسکے سوا بدلہ پاوے

يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ

تو وہ اپنی جان کے سوا کسی کو ادلا ہنا نہ دیوے کہ اسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا ابو سعید کہا کہ جب ابو ادریس یہ حدیث سنایا کرتا تھا تو انہوں

جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرُوِّينَا عَنِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ

کے گھٹنے ٹیک دیتے یہ حدیث مسلم نے اور امام احمد بن حنبل سے روایت ہے

قَالَ لَيْسَ لِأَهْلِ الشَّامِ حَدِيثٌ أَشْرَفُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ

اہل شام کے پاس اس حدیث سے اشرف کوئی حدیث نہیں

اَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْإِزْدِيَادِ مِنَ الْخَيْرِ فِي أَوَاخِرِ الْعُمُرِ

بارہواں باب اخیر عمر میں نیک اعمال کے زیادہ کرنے کی ترغیب میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ

اللہ تعالے فرماتا ہے کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی جس میں نصیحت پکڑنے والا نصیحت پکڑ سکتا ہے اور کیا تمہارے پاس ڈر سنانے والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالْحَقُّوْقُ مَعْنَاهُ اَوْلَمْ نُعَمِّرْكُمْ سِتِّيْنَ سَنَةً

ابن عباس رضی اللہ عنہما اور محققوق کے معنی کہتے ہیں کیا ہم نے تم کو ساٹھ برس کی عمر نہیں دی تھی

وَيُؤَيِّدُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ سَنَذْكُرُهُ اِنْشَاءَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقِيْلَ مَعْنَاهُ كَمَا نَيْ عَشْرَةَ

اور اس حدیث کی تائید کرتا ہے جس کو ہم عنقریب ایک حدیث ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور بعضوں نے کہا ہے کہ اٹھارہ برس

سَنَةً وَقِيْلَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَهُ الْحَسَنُ وَالْكَلْبِيُّ وَمَسْرُوْقٌ وَنُقِلَ عَنِ

مراد ہیں اور بعضے چالیس برس کہتے ہیں۔ حسن رح اور کلبی رح اور مسروق رح کا یہی قول ہے اور ابن عباس رضہ سے

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَيْضًا وَنَقَلُوْا اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ كَانُوْا اِذَا اَبْلَغَ

بھی یہ مروی ہے وہب اور علماء نے نقل کیا ہے کہ مدینہ کے لوگ جب وقوف

اَحَدُهُمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً تَفَرَّغَ لِلْعِبَادَةِ وَقِيْلَ هُوَ الْبُلُوْغُ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى جَاءَكُمُ

چالیس برس کی عمر کو پہنچتا تو عبادت کیلئے فارغ ہو جاتا اور بعضوں نے بالغ ہونیکا وقت مراد لیا ہے اور قولہ وجاءکم النذیر

النَّذِيْرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالْجُمْهُوْرُ هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اسکی تفسیر میں ابن عباس اور جمہور کہتے ہیں کہ ڈر سنانے والے سے نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَقِيْلَ الشَّيْبُ قَالَهُ عِكْرِمَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُمَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَمَّا

وسلم مراد ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ بڑھاپا مراد ہے عکرمہ رح اور ابن عیینہ رح وغیرہما کا یہی قول ہے۔ لیکن

الْاَحَادِيْثُ فَالْاَوَّلُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حدیثیں یہ ہیں پہلی حدیث ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى اِمْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهُ حَتّٰى بَلَغَ سِتِّيْنَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَالَ الْعُلَمَاءُ

اس بندہ کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی عمر کو پہنچا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسکے لئے کوئی عذر باقی نہیں چھوڑا روایت کیا اسکو بخاری نے علماء نے

مَعْنَاهُ لَمْ يَتْرُكْ لَهُ عُذْرًا اِذْ اَمْهَلَهُ هٰذِهِ الْمُدَّةَ يُقَالُ اَعْذَرَ الرَّجُلُ اِذَا بَلَغَ

اسکے معنی بیان کئے ہیں کہ جب آدمی کو اللہ تعالیٰ نے اتنی مدت مہلت دی اب بھی اگر وہ نہ سمجھے تو اب اسکا عذر مسموع نہ ہوگا۔

الْغَايَةَ فِي الْعُذْرِ الثَّانِيْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ رض

اعذر الرجل اس وقت کہتے ہیں جب آدمی کا عذر ختم ہو جاوے دوسری حدیث ابن عباس سے روایت ہے

يُدْخِلُنِيْ مَعَ اَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَاَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ فَقَالَ لِمَ تُدْخِلُ

کہ عمر رضہ مجھے بدری بڈھوں کے ساتھ اپنی مجلس میں داخل کیا کرتا تھا اور اوروں سے بھلے۔ سن کر بعضے جانتے ہی اور کہا کہ تم کو تو اسکو ہمارے

هٰذَا مَعَنَا وَلَنَا اَبْنَاءٌ مِثْلُهُ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ فَدَعَانِيْ ذَاتَ يَوْمٍ

ساتھ کیوں بلایا کرتا ہے اسکا بیٹا تو ہماری بچوں کی برابر ہے عمر رضہ نے کہا یہ جہاں سے تم جانتے ہی ہو پس ایک دن اس نے مجھے بلایا

فَأَدْخَلَنِي مَعَهُمْ فَمَا رُئِيتُ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي

اور اسی وقت مجلس میں داخل کیا اور میں یہی خیال کرتا تھا کہ مجھے اور کسی لیے نہیں بلایا تھا عمر رضہ نے کہا کہ

قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُمِرْنَا نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ

اللہ تعالیٰ کے قول اذا جاء نصر اللہ والفتح کے متعلق میں تم کیا کہتے ہو؟ بعضوں نے کہا ہے ہمکو حکم ہوا ہے کہ جب ہماری نصرت کیلئے اللہ تعالیٰ

إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ لِي أَكَذَلِكَ

عمر کیا یوں ہی ہے؟ تو میں نے کہا ہاں اور بعضے خاموش رہے اور کچھ نہ بولے۔ عمر رضہ نے مجھے کہا کیا تو بھی ایسا ہی

تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ قُلْتُ هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ

کہتا ہے؟ میں نے کہا نہیں کہا پھر تو کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے

اس آیت میں رسول اللہ صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ قَالَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَذَلِكَ عَلَامَةُ

علیہ وسلم کو اپنی وفات کی خبر دی ہے فرمایا ہے کہ جب اللہ کی نصرت اور فتح آئی تو یہ تیری اجل کی

أَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا فَقَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا

علامت ہے تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر اور اس سے مغفرت طلب کر وہ توبہ کو بہت قبول کرنے والا ہے عمر رضہ نے کہا میں بھی

إِلَّا مَا تَقُولُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ التَّالِثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا

جانتا ہوں جو تو نے کہا روایت کی بخاری نے۔ تیسری حدیث عائشہ رضہ سے روایت ہے کہا

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ

کہ اذا جاء نصر اللہ والفتح کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ وَالْفَتْحُ إِلَّا يَقُولُ فِيهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہر نماز میں سبحانک ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی کہا کرتے تھے متفق علیہ

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ

اور صحیحین میں اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے

أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

رکوع اور سجود میں سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی

مَعْنَى يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ أَيْ يَعْمَلُ مَا أُمِرَ بِهِ فِي الْقُرْآنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى فَسَبِّحْ بِحَمْدِ

اکثر کہا کرتے تھے۔ تاول القرآن کے معنی یہ ہیں جو تسبیح بحمد ربک و استغفرہ میں آپکو امر کیا گیا ہے

رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس پر عمل کرتے تھے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

فوت ہونے سے پہلے سبحانک وبحمدک استغفرک واتوب الیک بہت کہا کرتے تھے

قَالَتْ عَائِشَةُ رض قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَحْدَثْتَهَا

عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا کلمے ہیں جو میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ

تَقُولُ قَالَ جُعِلَتْ لِي عَلَامَةٌ فِي أُمَّتِي إِذَا رَأَيْتُهَا قُلْتُهَا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ

اب کہا کرتے ہو۔ کہا میرے لئے میری امت میں ایک علامت کی گئی ہے جب میں اسکو دیکھوں تو یہ کلمات کہا کروں اذا جاء نصر اللہ والفتح

وَالْفَتْحُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ يُكْثِرُ مِنْ

آخر تک اور اسکی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

قَوْلِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ

سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ اکثر کہا کرتے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ

اللهِ أَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ

میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ اکثر کہتے ہو آپ نے فرمایا

أَخْبَرَنِي رَبِّي أَنِّي سَأَرَى عَلَامَةً فِي أُمَّتِي فَإِذَا رَأَيْتُهَا أَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ

مجھے میرے رب نے خبر دی ہے کہ میں اپنی امت میں ایک علامت دیکھوں گا جب وہ علامت دیکھوں تو سبحان اللہ

اللهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ

وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ اکثر کہوں بیشک میں نے وہ علامت دیکھ لی ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح

فَتْحُ مَكَّةَ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

یعنی مکہ کی فتح اور دیکھا تو نے لوگوں کو داخل ہوتے ہیں اللہ کے دین میں فوجا فوجا پس تسبیح بجا لا ساتھ حمد پروردگار اپنے کے

وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا الرَّابِعُ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ

اور استغفار کر اسکی بیشک وہ تھا توابا چوتھی حدیث انس سے روایت ہے کہ کہا بیشک اللہ عزوجل نے

الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تُوُفِّيَ أَكْثَرَ مَا

یعنی صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت وفات سے پہلے وحی متواتر بھیجی یہانتک کہ آپکا انتقال ایسی حالت میں ہوا کہ وحی

كَانَ الْوَحْيُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْخَامِسُ عَنْ جَابِرٍ رض أَنَّ اللهَ عَنْهُ قَالَ

پر کثرت سابق کے بہت نازل ہوتی متفق علیہ پانچویں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر بندہ جس حال پر مریگا اسی پر اوٹھایا جائیگا ف روایت کی اسکو مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ فِی بَیَانِ کَثْرَةِ طُرُقِ الْخَیْرِ

تیرہواں باب طرق خیر کی کثرت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ وَقَالَ تَعَالٰی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو نیکی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ وَقَالَ تَعَالٰی فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا

اور جو کچھ کرو گے نیکی سے جانتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اور فرمایا ہے جو شخص ایک ذرہ کی مقدار نیکی کرے گا اس کو دیکھ لیگا

یَّرَهٗ وَقَالَ تَعَالٰی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَالْاٰیَاتُ فِی الْبَابِ کَثِیْرَةٌ

اور فرمایا ہے جو شخص نیک عمل کریگا اپنی ہی کو اور بھلا کریگا اور آیات اس مضمون میں بہت ہیں

وَاَمَّا الْاَحَادِیْثُ فَکَثِیْرَةٌ جِدًّا وَهِیَ غَیْرُ مُنْحَصِرَةٍ فَنَذْکُرُ طَرَفًا مِّنْهَا

اور احادیث نہایت ہی بہت ہیں کہ منحصر نہیں ہو سکتی ہم ان میں سے تھوڑی سی ذکر کرتے ہیں

فَالْاَوَّلُ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا

پس پہلی حدیث ابوذر جندب بن جنادہ رضی سے روایت ہے کہ میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِهٖ قُلْتُ

یا رسول اللہ صلعم کونسا عمل افضل ہے اعمال میں کہ کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ ایمان اور اسکی راہ میں جہاد کرنا میں نے عرض کی

اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا وَاَکْثَرُهَا ثَمَنًا قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ

کہ کونسی گردن افضل ہے آپ نے فرمایا جو اپنے مالکوں کو بہت پیاری اور بہت قیمتی ہو میں نے عرض کی اگر یہ کام

اَفْعَلْ قَالَ تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ

نہ کروں آپ نے فرمایا کہ کاریگر کی اعانت کر یا کاریگر کو کام کر دے میں نے عرض کی یا رسول اللہ اگر مجھ میں بعضے

ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ تَکُفُّ شَرَّکَ عَنِ النَّاسِ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ مِّنْكَ

عمل کرنے کی طاقت نہ ہو فرمایا لوگوں سے اپنی شرارت روک لے کہ یہ کام تجھ سے ہے

عَلٰی نَفْسِكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ الصَّانِعُ بِالصَّادِ الْمُهْمَلَةِ وَهٰذَا هُوَ الْمَشْهُوْرُ وَرُوِیَ

اپنے نفس پر صدقہ ہے متفق علیہ صانع مہملہ صاد مہملہ کے ساتھ یہی مشہور ہے اور ایک روایت میں

صَانِعًا بِالْمُعْجَمَةِ اَیْ ذَا ضَیَاعٍ مِّنْ فَقْرٍ وَّعِیَالٍ وَّنَحْوِ ذٰلِكَ وَالْاَخْرَقُ الَّذِیْ

صانع معجمہ کے ساتھ ہے یعنے بوجھ والا ساتھ فقیری اور عیال اور مانند اسکے کے اور اخرق وہ ہے

لَا یُتْقِنُ مَا یُحَاوِلُ فِعْلَهُ الثَّانِیْ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ

جو اچھا کام اپنی طرح نہ کر سکے دوسری حدیث ابوذر رضی سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یصبح علی کل سلامی من احدکم صدقۃ فکل

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کے ہر ایک عضو پر صدقہ لازم ہے ہر

تسبیحۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل تہلیلۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ

تسبیح صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر تہلیل صدقہ ہے اور ہر تکبیر

صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونہی عن المنکر صدقۃ ویجزی من ذلک

صدقہ ہے اور امر بالمعروف صدقہ ہے اور لوگوں کو برائے سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب اعمال کی

رکعتان یرکعہما من الضحی رواہ مسلم السلامی بضم السین المہملۃ و

عوض نماز چاشت کی دو رکعت نماز پڑھ آنا کفایت کرتی ہے ف۲ روایت کی مسلم نے سلامی سالمہ ضد سین مہملہ

تخفیف اللام وفی الیوم ہی المفصل الثالث عنہ قال قال رسول

اور تخفیف لام اور فی الیوم کے جوڑ کو کہتے ہیں یہ تیسری حدیث اوسی سے مروی ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی اعمال امتی حسنہا وسیئہا فوجدت

اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میری امت کی نیک اور بد عمل میرے سامنے لیگئی اونکے نیک اعمال میں

فی محاسن اعمالہا الاذی یماط عن الطریق ووجدت فی مساوی اعمالہا

اذیٰ کی چیز راستہ میں سے دور کی جاوے مجھے نظر آئے اور اونکے بدی اعمال میں

النخاعۃ تکون فی المسجد لا تدفن رواہ مسلم الرابع عنہ ان ناسا قالوا

تھوک کا بلغم جو مسجد میں نکالکر دفن نہ کیا جاوے مجھے معلوم ہوئی روایت کی یہ مسلم نے چوتھی حدیث اوسی سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے

یا رسول اللہ ذہب اہل الدثور بالاجور یصلون کما نصلی ویصومون

رسول اللہ صلعم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ دولتمند لوگ ثواب حاصل کر لیگئے جیسی ہم نماز پڑھتے ہیں وہی ویسی ہی نماز پڑھتے ہیں اللہ کی

کما نصوم ویتصدقون بفضول اموالہم قال اولیس قد جعل اللہ لکم

روزہ رکھتے ہیں لیکن وہی روزہ رکھتے ہیں اور اپنی زیادتی مالوں کو صدقہ کرتے ہیں آپنے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو وہ نہیں دیا جو تم صدقہ کرو

ما تصدقون بہ ان بکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ

البتہ ہر ایک بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار الحمد للہ کہنا

صدقۃ وکل تہلیلۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونہی عن المنکر صدقۃ

اور ہر ایک بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور برے کام سے روکنا

وفی بضع احدکم صدقۃ قالوا یا رسول اللہ ایاتی احدنا شہوتہ

صدقہ ہے اور تمہارے جماع کرنے میں صدقہ ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت کا کام کرے

وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَكَذَلِكَ

اور اوسکیلیے بھی اوسمیں ثواب ہوگا۔ حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو اگر اپنی شہوت کو حرام میں رکھے تو اسپر عذاب ہوگا تو اسی طرح

إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اللَّدُّ وَبِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ الْأَمْوَالُ

جب اوسی شہوت کو حلال میں رکھا تو اوسکو ثواب ہوگا دل روہ ہے کی پیسلنے دنور نظافہ سے اموال کے معنی ہیں

وَلِحَدِيثِ هَادِمِ اللَّذَّاتِ الْخَامِسِ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسکا پورا ذکر ہے یہ پانچویں حدیث اوسی سے مروی ہے کہ مجھے نبی صلعم نے فرمایا

لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کوئی نیک کام کو بیقدر مت سمجھ اگر اپنے بھائی سے کشادہ روئی سے ملاقات کرلی تو۔ روایت کی یہ مسلم نے

السَّادِسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ

ہر روز جسمیں آفتاب نکلتا ہے آدمیوں کے ہر ایک جوڑ کی اور ہر ایک جوڑ پر صدقہ ہے

تَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُ عَلَيْهَا

انصاف کرنا دو شخصوں میں خیرات ہے آدمی کی مدد کرنی اوسکی سواری میں سوار ہونے یا اوسکا اسباب

أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ

اوسکے جانور پر اوٹھا دینا خیرات ہے اور نیک بات سے کسی کا دل خوش کردینا یا لا الہ الا اللہ کہدینا بھی خیرات ہے اور ہر ایک قدم (بیطف قدمی)

تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہے اور تکلیف دہ چیز کو رستہ میں سے دور کرنا خیرات ہے۔ متفق علیہ اور

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ

مسلم نے یہ حدیث عائشہ سے روایت کی ہے عائشہ رضہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةِ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر آدمی بنی آدم میں سو ساٹھ ۳۶۰ جوڑ پر

مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللهَ وَحَمِدَ اللهَ وَهَلَّلَ اللهَ وَسَبَّحَ اللهَ وَاسْتَغْفَرَ اللهَ وَعَزَلَ

پیدا کیا گیا ہے جو شخص تین مرتبہ اللہ اکبر اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور استغفر اللہ کہے اور

حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ

پتھروں کے رستہ میں سے پتھر یا کانٹا یا ہڈی اسی قدر نشان سے دور کرے یا اسی قدر نیکی کا امر کرے

وَنَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زُحْزِحَ

نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ السَّابِعُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا

غَدَا أَوْ رَاحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ النُّزُلُ الْقُوتُ وَالرِّزْقُ وَمَا يُهَيَّأُ لِلضَّيْفِ الثَّامِنُ عَنْ

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا

تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ الْفِرْسِنُ

مِنَ الْبَعِيرِ كَالْحَافِرِ مِنَ الدَّابَّةِ قَالَ وَرُبَّمَا اسْتُعِيرَ فِي الشَّاةِ التَّاسِعُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ

شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ

وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْبِضْعُ مِنَ الثَّلَاثَةِ إِلَى التِّسْعَةِ بِكَسْرِ

الْبَاءِ وَقَدْ تُفْتَحُ وَالشُّعْبَةُ الْقِطْعَةُ الْعَاشِرُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ

بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ

فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ قَدْ بَلَغَ مِنِّي

اور کہنے دل میں خیال کیا کہ پیاس نے جیسا میرا حال کیا تھا ویسا ہی اس کا بھی حال ہو رہا ہے

فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ فَأَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ

کنوئیں میں اترکر اپنا موزہ پانی سے بھر کر منہ سے پکڑ کر کنوئیں سے نکل کر کتے کو پانی پلایا خدا تعالیٰ نے

اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ

اس عمل کی برکت سے اوسکو بخش دیا ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کو بھی کوئی نیکی کرنے میں کچھ اجر ملے گا فرمایا ہر جاندار سے

رَطْبَةٍ أَجْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ فَأَدْخَلَهُ

گیلی کرنے میں اجر ہے (متفق علیہ) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے اوسکا عمل قبول کرلیا اوسکو بخش دیا اور جنت میں داخل کیا

الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ

اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ ایک کتا کنوئیں کے گرد پھرتا تھا اور قریب تھا کہ پیاس اوسکو قتل کردے بنی اسرائیل

إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَغُفِرَ لَهَا

کی بدکار عورتوں میں سے ایک بدکار عورت نے اوسکو دیکھا اپنا موزہ نکال کر اوس سے اوسکو پانی پلایا اس عمل کی برکت سے عورت بخشی گئی

بِهِ الْمُوقُ الْخُفُّ وَيُطِيفُ يَدْرُ حَوْلَ رَكِيَّةٍ وَهِيَ الْبِئْرُ الْحَادِي عَشَرَ

موق موزہ کو کہتے ہیں اور یطیف بمعنی یدور یعنے پھرتا ہے رکیہ کے معنے کنواں گیارہویں حدیث اوسی

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے ایک آدمی بہشت میں سیر کرتا دیکھا

فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي

اس عمل کے ثواب میں کہ ایک درخت رستہ میں مسلمانوں کو ایذا دیتا تھا اوسنے وہ درخت کاٹ کر دور کی ایذا سے مسلمانوں کو بچایا اور دوسری روایت کی

رِوَايَةٍ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا

روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے رستہ پر ایک درخت کی شاخ دیکھی اوسنے کہا کہ میں اوسکو مسلمانوں کے

عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي

رستہ سے ہٹا دونگا کہ وہ مسلمانوں کو ایذا نہ دے اس عمل کی برکت سے وہ شخص بہشت میں داخل کیا گیا اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی رستہ میں چلا

بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ

جاتا تھا اوسنے رستہ میں ایک کانٹے کی شاخ دیکھ کر رستہ سے نیچے کردی خدا تعالیٰ نے اوسکا یہ عمل قبول کرکے اوسکو بخش دیا

الثَّانِي عَشَرَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ

بارہویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسلمان کر وضو کرے

فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز میں حاضر ہو کر خاموش بیٹھ کر خطبہ سنے اوسکے دونوں جمعہ کے مابین کے گناہ

وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلثَّالِثَ عَشَرَ عَنْهُ

اور تین دن زیادہ کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور جس شخص نے کنکر کو ہاتھ لگایا اوسنے لغو کام کیا اس روایت کو بھی مسلم نے تیرہویں حدیث

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ

اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مسلمان یا مومن وضو کرتا ہے

فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ

اور منہ دھوتا ہے تو اوسکے منہ سے سب گناہ جو آنکھوں سے بد نظری کی ہو پانی کے ساتھ یا

مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا

پانی کے پچھلے قطرہ کیساتھ نکل جاتے ہیں اور جب اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اوسکے سب گناہ نکل جاتے ہیں جن کو ہاتھ سے پکڑ کے

يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ وَاِذَا غَسَلَ

کیا تھا پانی کے گرنے کے ساتھ یا پانی کے پچھلے قطرہ کے ساتھ اور جب اپنے دونوں پاؤں

رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى

دھوتا ہے تو نکل جاتے ہیں سب گناہ جو چلکر گئے ہیں دونوں پاؤں سے پانی کے ساتھ یا پانی کے پچھلے قطرہ کیساتھ یہانتک

يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلرَّابِعَ عَشَرَ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ

کہ وہ پاک صاف ہو جاتا ہے روایت کی ہے مسلم نے چودھویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے

رَمَضَانَ مُكَفِّرٰتٌ مَّا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَآئِرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلْخَامِسَ عَشَرَ

رمضان تک درمیان کے گناہوں کو نکالنے والے ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے روایت کی ہے مسلم نے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ

اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میں تم کو نہ بتلاؤں وہ چیز جس سے خدا تعالیٰ گناہوں کو

بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ

مٹا دیتے اور درجے بلند کرتے ہیں صحابہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ ضرور بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ سخت وقتوں میں

عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَى اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

اچھا پورا وضو کرنا اور مسجدوں کیطرف کثرت سے آمد و رفت کرنی اور ایک نماز کے بعد دوسری وقت کی نماز کا انتظار کرنا

فذلكم الرباط فذلكم الرباط رواه مسلم السادس عشر عن ابي موسى

یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے سولہویں حدیث ابو موسے

الاشعري رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى البردين دخل

اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دو نمازیں ٹھنڈی پڑھے جنت میں

الجنة متفق عليه البردان الفجر والعصر السابع عشر عنه قال قال

داخل ہوگا۔ متفق علیہ بردان سے مراد صبح اور عصر کی نماز ہے ستارہویں حدیث ابو موسی سے روایت ہے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مرض العبد او سافر كتب له مثل ما كان

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب بندہ بیمار ہوجاتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسا وہ اپنے

يعمل مقيما صحيحا رواه البخاري الثامن عشر عن جابر رض قال قال

وطن میں اور صحت کی حالت میں کرتا تھا روایت کی یہ بخاری نے اٹھارہویں حدیث جابر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

لرسول الله صلى الله عليه وسلم كل معروف صدقة رواه البخاري ورواه

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک نیکی بات بھلائی کا حکم کرنا ہے صدقہ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی یہ

مسلم من رواية حذيفة رض التاسع عشر عنه قال قال رسول الله

مسلم نے بروایت حذیفہ رضی سے انیسویں حدیث اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم

صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يغرس غرسا الا كان ما اكل منه له صدقة

نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو کوئی درخت لگائے مگر کہ جو پھل اس سے کھایا جاوے گا وہ اس کے لئے خیرات ہوگی

ولا يرزؤه احد الا كان له صدقة رواه مسلم وفي رواية له فلا يغرس

اور اس کو کسی کی چوری یا وہ اسکے لئے خیرات ہوگی اور نقصان کرے گا کوئی اس درخت کو مگر کہ مالک کیلئے خیرات ہوگی یہ مسلم نے اور اسی کی ایک

المسلم غرسا فيأكل منه انسان ولا دابة ولا طير الا كان له صدقة الى

روایت میں ہے کہ مسلمان جو درخت لگائے تو نہ کھاوے اس کو انسان یا چوپایہ نہ پرند جو پھل کھاوے اس کو قیامت تک لگانے والے

يوم القيمة وفي رواية له لا يغرس مسلم غرسا ولا يزرع زرعا فيأكل منه

کیلئے صدقہ ہوگا اور اسی کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان جو درخت لگاتا ہے یا زراعت کاشت کرتا ہے اس میں سے انسان

انسان ولا دابة ولا شيء الا كانت له صدقة ورواه جميعا مسلم وزاد انس فقوله

یا جوپایہ یا کوئی اور شے کھاوے اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے اور دونوں روایتوں کو بخاری مسلم نے اس حدیث کو انس سے روایت کیا ہے

يزرؤه اي ينقصه العشرون عنه قال اراد بنو سلمة ان ينتقلوا

یزرؤہ کا معنے ہے کہ کرتا ہے اسکو بیسویں حدیث اسی سے روایت ہے کہ بنی سلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب

قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّهُ قَدْ

مکانت بالکل بیکار ہوجانا قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت بھی آپنے انکو فرمایا مجھے خبر لگی ہے

بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ

تم مسجد کے قریب مکانات بیچ ہو چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی کہاں یا رسول اللہ ہاں نے

اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ

یہ ارادہ کیا آپنے فرمایا اے بنی سلمہ تم اپنے گھروں میں سکونت کرو تمہاری قدم تمہارے پیچھے لکھے جاتے ہیں بنی سلمہ تم اپنے گھروں میں سکونت کرو تمہارے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اَيْضًا بِمَعْنَاهُ

روایت کی ہے مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر ایک قدم کیلئے ایک درجہ ملتا ہے اور بخاری نے بھی یہ مضمون

مِنْ رِوَايَةِ اَنَسٍ وَبَنُوْ سَلِمَةَ بِكَسْرِ اللَّامِ قَبِيْلَةٌ مَعْرُوْفَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَ

انس رضہ سے روایت کیا ہے اور بنو سلمہ لام کی کسرہ سے انصار میں سے ایک قبیلہ معروف ہے اور

اٰثَارُهُمْ خُطَاهُمُ الْحَاذِيْ وَالْعَشَرُوْنَ عَنْ اَبِي الْمُنْذِرِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ

آثارہم کا معنے نشان قدم ان کیلئے الحاذی حدیث ابو المنذر ابی بن کعب سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ رَجُلًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ

کہ ایک شخص کا گھر مسجد سے ایسا دور تھا کہ مجھے معلوم نہیں کہ کسی اور آدمی کا گھر اوسسے گھر سے زیادہ مسجد کے دور ہو اور اوسکی کوئی نماز مسجد سے

صَلٰوةٌ فَقِيْلَ لَهٗ اَوْ فَقُلْتُ لَهٗ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهٗ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ

خطا نہ ہوتی تھی پس اوسکو کہا گیا یا میں نے اوسکو کہا کہ تو ایک گدھا سواری کیلئے خرید لے کہ اندھیری اور گرمی میں اوسپر سوار ہو کر آیا کرے

فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ مَنْزِلِيْ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ يُّكْتَبَ لِيْ مَمْشَايَ

اوسنے کہا مجھے خوش نہیں آتا کہ میرا گھر مسجد سے قریب ہو میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چلکر جانا

اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِيْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور واپس گھر کو آنا لکھا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ بِالرَّمْضَاءِ

کہ تیرے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سب جمع کر دیئے ہیں روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے کہ تجھیں واسطے ہر تکلیف جو اوٹھائے تو گرمی

اَلْاَرْضَ الَّتِيْ اَصَابَهَا الْجَرُّ الشَّدِيْدُ وَالْعَشَرُوْنَ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ

کی وجہ سے اوس زمین کو پہنچے جس کو سخت گرمی لگی ہو ۲۰ بیسویں حدیث ابو حمید

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُوْنَ

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چالیس

خَصْلَةً أَعْلَاهَا مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا

خصلتوں میں سے ہیں سب سے اعلیٰ دودھ کی بکری کسی کو دینی بکری عاریۃ دینا جو کہ کاوہ دودھ پیویں کوئی بندہ عمل کرے ایک خصلت کی ان خصلتوں میں سے ثواب

وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الْمَنِيحَةُ

اور سچا جانے وعدہ کو اسکے وعدہ کو جو کہ ٹھہرایا ہے اوسکے لئے اوسکو بہشت میں داخل کرے گا اللہ روایت کی بخاری نے منیحہ

أَنْ يُعْطِيَهُ إِيَّاهَا لِيَأْكُلَ لَبَنَهَا ثُمَّ يَرُدَّهَا إِلَيْهِ التَّالِتُ وَالْعِشْرُونَ

یہ کہ دودھ والی کسے کو دیوے کہ وہ دودھ پیے کر واپس کر دیوے تیئیسویں حدیث

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عدی بن حاتم رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا

يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا عَنْهُ قَالَ قَالَ

کہ فرماتا ہے تم بچو دوزخ کی آگ سے بچاؤ کرو اگر چہ ایک خرما کے ٹکڑے کیساتھ ہو جسکے متفق علیہ اور دونوں کی ایک روایت میں اوسی راوی سے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ ایسے طور سے کلام کرے گا

بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ

کہ اوسکے اور اوسکے درمیان نہ ہوگا کوئی ترجمان ہر ایک اپنی داہنی طرف نظر کریگا تو اوسکو عمل نظر آویں گے جو اوسنے آگے کیے ہونگے اور جہنم اوس طرف

فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا

دیکھیگا تو اوسکو وہی عمل دکھائی دیں گے جو اوسنے آگے بھیجے ہونگے اور جہنم آگے دیکھیگا تو اوسکو اپنے سامنے دوزخ کی آگ نظر آئے گی

النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ عَنْ

پس تم آگ سے بچو ایک خرما کے ٹکڑے کے ساتھ ہو سکے جسکو وہ بھی خرما کے ٹکڑے کو تو نرم کلامی سے جواب دینا اوسکے لیے بجائے صدقہ کے ہے

أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى

انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے

عَنِ الْعَبْدِ إِذَا أَكَلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبُ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا

اوس بندے سے کہ جب کچھ کھاوے کھانے اور جب کچھ پیوے پینے تو الحمد للہ کہے الحمد للہ کہے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْأَكْلَةُ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ هِيَ الْغَدْوَةُ أَوِ الْعَشْوَةُ الْخَامِسُ وَ

روایت کی یہ مسلم نے اکلہ ساتھ فتح ہمزہ کے مراد اس سے صبح یا شام کا کھانا ہے پانچویں حدیث

الْعِشْرُونَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو موسے رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ یَعْمَلُ بِیَدَیْهِ فَیَنْفَعُ

فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ ہے اوسنے کہا اگر وہ کچھ دستیاب نہ ہو فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کرے اپنے

نَفْسَهٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ قَالَ یُعِیْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ

نفس کو نفع پہونچائے اور صدقہ بھی کرے اوسنے کہا اگر اسکو بھی طاقت نہ ہو فرمایا محتاج مصیبت زدہ کی اعانت کرے

قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ قَالَ یَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوِ الْخَیْرِ قَالَ اَرَاَیْتَ

اوسنے کہا اگر آپ فرماویں کہ اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو فرمایا نیکی کا امر کرے اوسنے کہا

اِنْ لَّمْ یَفْعَلْ قَالَ یُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اگر یہ کام بھی نہ کرے فرمایا شرارت اور بدی کرنے سے باز رکھے کہ اوسکے لیے یہی صدقہ ہے متفق علیہ

اَلْبَابُ الرَّابِعَ عَشَرَ فِی الْاِقْتِصَادِ فِی الطَّاعَةِ

چودھواں باب عبادت میں میانہ روی کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی طٰهٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی وَقَالَ تَعَالٰی یُرِیْدُ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمنے اسواسطے نہیں اتارا تجھپر قرآن کہ تو محنت میں پڑے اور فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ

تمہاری کا ارادہ کرتا ہے اور تم کو تکلیف دینے کا ارادہ نہیں کرتا۔ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ هٰذِهٖ

صلعم اوسکے ہاں تشریف لائے اور اوسوقت اوسکے پاس ایک عورت بیٹھی تھی رسول اللہ صلعم نے پوچھا کہ یہ کون ہے صدیقہ رضہ نے کہا کہ یہ فلانی ہے

فُلَانَةُ تُذْكَرُ مِنْ صَلٰوتِهَا قَالَ مَهْ عَلَیْكُمْ بِمَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا یَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰی تَمَلُّوْا

اوسکا ذکر کیا جاتا ہے کہ اسکی نماز کا آپنے فرمایا بس تمکو مناسب ہے کہ اپنی طاقت کے موافق عبادت کیا کرو بیشک اللہ کی قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا ثواب دینا موقوف نہیں کرتا یہانتک کہ تم

وَكَانَ اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَیْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهٗ عَلَیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَمَعْنٰی لَا یَمَلُّ اللّٰهُ لَا یَقْطَعُ ثَوَابَهٗ عَنْكُمْ وَجَزَآءَ اَعْمَالِكُمْ وَیُعَامِلُكُمْ مُعَامَلَةَ

اور اوسکو حال نہیں ہوتی یعنے تمہارا ثواب منقطع نہیں کرتا اور نہ تمہارے اعمال کی جزا منقطع کرتا ہے اور طال دینے کے معنی تم سے

الْمَآلِّ حَتّٰی تَمَلُّوْا فَاتْرُكُوْا فَبَیَّنَ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مَا تُطِیْقُوْنَ الدَّوَامَ عَلَیْهِ

معاملہ نہیں کرتا یہانتک کہ تم تھک جاؤ اور اوس عمل کو چھوڑ دیں پس تمکو مناسب ہے کہ اس عمل کو پکڑو جسپر ہمیشہ رہنا ہو سکے

لِیَدُمْ ثَوَابُهٗ لَكُمْ وَفَضْلُهٗ عَلَیْكُمْ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ

تاکہ اوسکا ثواب اور فضل تمہارے لیے ہمیشہ ہوتا رہے انس رضہ سے روایت ہے

ثلاثة رهط الى بيوت ازواج النبي صلى الله عليه وسلم يسألون عن عبادة
کہ تین آدمیوں نے رسول اللہ صلعم کے گھر آکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے آپکی عبادت کا
النبي صلى الله عليه وسلم فلما اخبروا كانهم تقالوها وقالوا اين نحن من
حال پوچھا جب انکو آپکی عبادت کی خبر دی گئی تو انہوں نے اوسکو کم تصور کیا اور کہا کہ ہم کہاں اور
النبي صلى الله عليه وسلم وقد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر قال احدهم
نبی صلعم کہاں آپکے گناہ اگلے اور پچھلے سب بخشے گئے ایک بولا
اما انا فاصلي الليل ابدا وقال الاخر وانا اصوم الدهر ابدا ولا افطر
میں ہمیشہ تمام رات نماز پڑھا کرونگا اور دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے
وقال الاخر وانا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا فجاء رسول الله صلى الله
تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے کنارہ کرونگا اور کبھی نکاح نہ کرونگا اوسکے پاس رسول اللہ صلے اللہ
عليه وسلم اليهم فقال انتم الذين قلتم كذا وكذا واما والله اني لاخشاكم
علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا تم ہی ہو جو ایسی ایسی باتیں کہتے ہو سنو اللہ کی قسم ہے میں تم سے بہت زیادہ
لله واتقاكم له لكني اصوم وافطر واصلي وارقد واتزوج النساء فمن
اللہ سے ڈرتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح
رغب عن سنتي فليس مني متفق عليه وعن ابن مسعود رضي الله عنه ان النبي
بھی کرتا ہوں اور جو شخص میری سنت سے روگردانی کرے وہ میری امت میں سے نہیں متفق علیہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
صلى الله عليه وسلم قال هلك المتنطعون قالها ثلثا رواه مسلم المتنطعون المتعمقون
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تشدد کرنیوالے ہلاک ہوگئے یہ کلمہ آپنے تین بار زبان مبارک سے فرمایا روایت کی یہ مسلم نے
المتشددون في غير موضع التشدد وعن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه
یعنے جو بیجا طور خدا اور رسول کے معاملات میں تشدد کرتے ہیں ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں
قال ان الدين يسر ولن يشاد الدين احد الا غلبه فسددوا وقاربوا و
کہ فرمایا دین آسان ہے اور جو شخص دین میں تشدد کرتا ہے وہ مغلوب ہو جاتا ہے اور لفظ تسدید کو مضبوط پکڑو اور میانہ روی اختیار کرو
ابشروا واستعينوا بالغدوة والروحة وشيء من الدلجة رواه البخاري
اور بشارت دو اور اول دن کے اور آخر دن کے اور اخیر رات میں عبادت کرنے اور دعا مانگنے طلب کرو روایت کی یہ بخاری نے
وفي رواية له سددوا وقاربوا وغدوا وروحوا وشيء من الدلجة القصد
اور اوسکی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ شرط تسدید کو مضبوط پکڑو اور میانہ روی پکڑو اور اول دن کے اور آخر دن کے اور کچھ رات عبادت کرنے پر

القصد تبلغوا قوله الذين هو مرفوع على ما لم يسم فاعله وروي منصوبا و

سیدھا رہو سیدھی چلو تم مقصد کو پہنچ جاؤ گے قولہ الذین مفعول لم یسم فاعلہ کے مرفوع ہونے اور بعض روایت میں منصوب بھی آیا ہے اور

روي عن بشار الذين أحد وقوله صلى الله عليه وسلم الا غلبه اي غلبه

بشار الذین احد بھی روایت کیا گیا ہے اور قولہ صلعم الا غلبہ یعنے دین کے احکام

الدين فعجز عن ذلك لمشاد عن مقاومة الدين لكثرة طرقه والغدوة سير

اوس پر غلبہ پا جاتے ہیں اور یہ تشدد کرنیوالا دین کی مقاومت سے عاجز ہو جاتا ہے بسبب کثرت رستوں یا دستے کے اور غدوہ پہلے

أول النهار والروحة آخر النهار والدلجة آخر الليل فهذا استعارة وتمثيل

پہر دن چڑھے کو کہتے ہیں اور روحہ دوپہر کے پیچھے کی بات کو کہتے ہیں اور یہ استعارہ اور تمثیل ہے

ومعناه استعينوا على طاعة الله عز وجل بالاعمال في وقت نشاطكم و

اور اسکے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالے کی عبادت ہر قسم اپنے نشاط و آرام کے وقت

فراغ قلوبكم بحيث تستلذون الى العبادة ولا تسأمون وتبلغون مقصودكم

اور دل کے فراغت کے وقت اعانت طلب کیا کرو تاکہ تم کو عبادت میں لذت حاصل ہو اور تم کو ملال نہ ہو اور اپنے مقصود کو پہنچ جاؤ۔

كما ان المسافر الحاذق يسير في هذه الاوقات ويستريح هو ودابته

جیسا کہ مسافر ان دقتوں میں چلتا ہے اور اپنے سواری کے جانور کو

في غيرها فيصل مقصوده بغير تعب والله اعلم وعن انس رضي الله عنه

دوسرے وقتوں میں آرام دیتا ہوا جیسے بلا رنج مقصد کو پہنچ جاتا ہے واللہ اعلم

قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم فاذا حبل ممدود بين الساريتين فقال

انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم تشریف لائے وہاں دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی تھی

ما هذا الحبل قالوا حبل لزينب فاذا فترت تعلقت به فقال النبي صلى

آپنے استفسار کیا کہ یہ رسی کیسی ہے لوگوں نے کہا کہ یہ رسی زینب کی ہے جب وہ عبادت کرتے کرتے تھک جاتی ہے یہ رسی سہارا دیتی ہے آپنے فرمایا

الله عليه وسلم حلوه ليصل احدكم نشاطه فاذا فتر فليرقد متفق عليه

صلعم رسی کھول دو تم کو لازم ہے کہ نشاط کے وقت نماز پڑھا کرو جب تھک جاؤ تو استراحت و آرام کیا کرو۔ متفق علیہ

وعن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا

عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب

نعس احدكم وهو يصلي فليرقد حتى يذهب عنه النوم فان احدكم

تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہوا اونگھ جائے تو اسکو مناسب ہے کہ سو جائے تاکہ نیند اوس سے دور ہو جائے کیونکہ تم میں سے کوئی

اذا صلى وهو يدعو ويدري لعله يذهب يستغفر فيسبّ نفسه متفق

اونگتا ہوا نماز پڑھے تو نہیں جانتا کہ شاید استغفار کی جگہ اپنے نفس کو گالیاں دے متفق

عليه وعن ابي عبد الله جابر بن سمرة رضي الله عنهما قال كنت اصلي مع

علیہ۔ ابو عبداللہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول

النبي صلى الله عليه وسلم الصلوات فكانت صلوته قصدا وخطبته قصدا

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھا کرتا تھا آپکی نماز بھی میانہ ہوا کرتی تھی اور آپ خطبہ بھی میانہ پڑھا کرتے تھے روایت کی

رواه مسلم قوله قصدا اي بين الطول والقصر وعن ابي جحيفة وهب بن

اسے مسلم نے یعنے طول اور قصر کے درمیان ہوا کرتی تھی۔ ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ رضی سے روایت ہے

عبد الله رضي قال اخا النبي صلى الله عليه وسلم بين سلمان وابي الدرداء فزار سلمان

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درداء کو بھائی بنادیا سلمان ایک ایک دوسرے کے

ابا الدرداء فرأى ام الدرداء متبذلة فقال لها ما شأنك قالت اخوك ابو الدرداء

ابو الدرداء کی ملاقات کو اور اسکے مکان پر گیا دیکھا کہ ام الدرداء کی عورت متبذل صورت میں ہے سلمان نے اسکو کہا کہ تیرا کیا حال ہے وہ بولی کہ تیرے

ليس له حاجة في الدنيا فجاء ابو الدرداء فصنع له طعاما فقال له كل فاني صائم

بھائی ابو الدرداء کو دنیا کی کچھ حاجت نہیں ابو الدرداء آیا اور سلمان کے آگے کھانا طیار کیا اور کہا کہ تو کھالے میں روزہ سے ہوں

قال ما انا بآكل حتى تأكل فاكل فلما كان الليل ذهب ابو الدرداء يقوم فقال له

سلمان نے کہا جب تک تو نہ کھائے میں نہیں کھاؤنگا پس دونوں نے کھانا کھایا جب رات ہوئی تو ابو الدرداء نماز کو کھڑا ہو گیا سلمان نے اسکو کہا کہ سو جا

نم فذهب يقوم فقال له نم فلما كان من آخر الليل قال سلمان قم الآن

وہ سو گیا پھر اٹھ کر نماز کو کھڑا ہوا سلمان نے پھر کہا کہ سو جا جب پچھلی رات ہوئی تو سلمان نے اسکو کہا اب اٹھ پس دونوں نے نماز پڑھی

فصليا جميعا فقال له سلمان ان لربك عليك حقا ولنفسك عليك حقا

پھر سلمان تیرے رب کا تجھ پر حق ہے اور تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے اور تیری عورت کا بھی تجھ پر حق ہے

ولاهلك عليك حقا فاعط كل ذي حق حقه فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال

تو ہر ایک حقدار کا حق ادا کیا کر ابو الدرداء نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آکر اسکا ذکر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

النبي صلى الله عليه وسلم صدق سلمان رواه البخاري وعن ابي محمد عبد الله

فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا روایت کی یہ بخاری نے ابو محمد عبداللہ

ابن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال اخبر النبي صلى الله عليه وسلم اني

ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے اوسنے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ میں

أَقُولُ وَاللّٰهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

میں کہتا ہوں کہ جب تک زندہ رہونگا دن کو روزہ رکھونگا اور رات کو نماز پڑھا کرونگا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي

صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ فرمایا کہ تو نے ایسا کہا ہے میں نے عرض کی کہ میری ماں باپ آپ پر

أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ

فدا ہوں اس میں نے بیشک کہا ہے اپنے فرمایا کہ تجھے اسکی طاقت نہیں تو روزہ بھی رکھا کر اور افطار بھی کیا کر اور سویا کر اور نماز بھی پڑھا کر

وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ

اور مہینے میں تین روزے رکھا کر حسنات اجر میں دس گنے کیجاتی ہیں اور یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مثل ہے

الدَّهْرِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ

میں نے عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا کہ ایکدن روزہ رکھا کر اور دو دن افطار کر میں نے

قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ

عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا کہ ایکدن روزہ رکھا اور ایک دن افطار کیا کر یہ

دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ وَفِي رِوَايَةٍ هُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ

داود علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ سب روزوں سے بہتر ہیں اور ایک روایت میں افضل روزوں کی ہیں میں نے

فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا کہ مجھے اس سے افضل کی طاقت ہے آپنے فرمایا

لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ آكُلُ وَثَلَّثُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَهَا رَسُولُ

کہ اس سے افضل کوئی نہیں اور مجھ سے دن قبول کر لینے جو رسول اللہ صلعم نے فرمائے تھے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ أَخُرْ أَنَّكَ

تجھے مال اور عیال سے زیادہ محبوب ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپنے فرمایا کیا تجھے جرنہیں دی گئی کہ تو

تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ

دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نماز پڑھتا ہے میں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ ایسا نہ کر روزہ رکھ اور افطار بھی کر سو جایا کر

وَنَمْ وَقُمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ

اور رات کو نماز بھی پڑھا کر کیونکہ بدن کا تجھ پر حق ہے اور تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے اور تیری

حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ

زیارت کرنے والوں کا تجھ پر حق ہے اور تجھے کافی ہے کہ تو ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کرے کہ ہر

بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرُ أَمْثَالِهَا فَإِذَا أَدْرَكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ

کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے پس اس حساب سے صیام الدہر کا ثواب ہو جاتا پس اس نے تشدد کیا پس مجھ پر تشدد کیا گیا ہے

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ صُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ

عرض کی یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ کی قوت پاتا ہوں آپ نے فرمایا کہ داؤد نبی کی مانند روزہ رکھا کر اور اس سے زیادہ مت کر

قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ دَاوُدَ قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ بَعْدَ

عرض کی کہ داؤد نبی کے روزے کیسے تھے آپ نے فرمایا نصف الدہر پس عبد اللہ جب

مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ

بوڑھا ہو گیا تو کہتا کرتا تھا کاش میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے

أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ

فرمایا کہ میں خبر دیا گیا کہ تو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور رات کو قرآن پڑھتا ہے میں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ اور

وَلَمْ أُرِدْ بِذٰلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْبَدَ

میں اس سے نیکی کا ارادہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ داؤد نبی کی مثل روزہ رکھا کر کہ وہ لوگوں سے زیادہ عبادت کرنے والا تھا۔

النَّاسِ وَاقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ

اور ہر مہینے میں ایک قرآن ختم کیا کر میں نے گذارش کی کہ یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا

قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عِشْرِينَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ

بیس دن میں قرآن ختم کیا کر میں نے عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا دس دن میں

فِي كُلِّ عَشْرٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ

ختم کیا کر میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا ہر

سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ وَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہفتہ میں ختم کیا کر اس سے زیادہ مت کر میں نے تشدد کیا مجھ پر تشدد کیا گیا اور نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّكَ يَطُولُ بِكَ عُمُرٌ قَالَ فَصِرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ

وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو نہیں جانتا شاید خدا تعالیٰ تیری عمر زیادہ کرے میں اب جیسا

لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہو گیا ہوں جب میں بوڑھا ہو گیا تو اب پچھتاوا دیتا ہے کہ میں

نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ فَإِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَفِي رِوَايَةٍ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا تیرے فرزند کا تجھ پر حق ہے اور ایک روایت میں ہے

لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ ثَلٰثًا وَفِي رِوَايَةٍ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صِيَامُ دَاوُدَ
آپ نے تین بار فرمایا جو ہمیشہ روزہ رکھے اس کے روزہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور ایک روایت میں ہے کہ داؤد کے روزہ سے افضل کسی کا روزہ نہیں زیادہ محبوب ہیں

وَأَحَبُّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صَلٰوةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ
اور داؤد کی نماز خدا تعالیٰ کو سب نمازوں سے زیادہ محبوب ہے وہ آدھی رات سوتے تھے اور رات کے تیسرے حصہ میں نماز پڑھا کرتے تھے

ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى وَفِي رِوَايَةٍ
اور چھٹا حصہ سویا کرتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے اور جب لڑائی میں بھاگتے نہ تھے اور ایک روایت میں آیا

قَالَ أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ إِيَّاهَا تَسْأَلُ عَنْ بَعْلِهَا فَتَقُولُ لَهُ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا
وہ کہتے ہیں کہ میرے باپ نے ایک شریف عورت سے میرا نکاح کر دیا اور وہ میری بیوی جب کبھی میرے گھر آتی تھی تو میرے باپ میری بہو سے میرا حال پوچھا کرتے تھے۔ پس وہ میرے حق میں کہتی تھی کہ وہ مرد کیا اچھا ہے کہ جب سے ہم اس کے پاس آئے ہیں ہمارے

مُنْذُ أَتَيْنَاهُ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
حال پر کچھ تغیر نہیں کیا جب اس حال کو دیر ہو گئی تو وہ میرے نبی صلعم کے پاس اس کا ذکر کیا آپ نے

الْقَنِي بِهِ فَلَقِيتُهُ بَعْدُ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَقُلْتُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَكَيْفَ تَخْتِمُ
کہ تو مجھ سے اس حال میں ملنا جب میں تو مجھ سے دریافت کروں گا کہ روزہ کس طرح رکھتا ہے میں نے عرض کی ہر روز فرمایا ختم کس طرح کرتا ہے

قَالَ كُلَّ لَيْلَةٍ وَذَكَرَ نَحْوَهُ أَسْبُوعًا وَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ السُّبُعَ الَّذِي يَقْرَأُ
میں نے گذارش کی ہر رات ختم کرتا ہوں اور سب حال کہہ سنایا اور جیسا اوپر بیان کیا راوی نے اور ہر منزل روزانہ کو پڑھا کرتا تھا۔ دن میں اپنے

بِهِ ضُعْفَهُ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُونَ أَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَ
آپ نے بعض کو سنا یا کرتا تھا تاکہ رات کو آسان ہو جائے اور جب قوت حاصل کرنے کا ارادہ کرتا تو ناغہ کر دیتا

أَيَّامًا وَأَحْصَى صِيَامَ مِثْلِهِنَّ كَرَاهَةَ أَنْ يَتْرُكَ شَيْئًا فَارَقَ عَلَيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى
دن یا رات کو روزہ اور افطار کے دنوں کو شمار میں رکھتا اور اس کو ناپسند کرتا تھا اس لئے کہ ایسا کرے کہ جس پر کہ میں نے نبی صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ صَحِيحَةٌ مُعْظَمُهَا فِي الصَّحِيحَيْنِ وَقَلِيلٌ مِنْهَا
علیہ وسلم سے مفارقت کی ہو۔ ان روایتوں سے کچھ حرکت ہو جاتی ہے یہ سب روایتیں صحیح ہیں اور اکثر صحیحین میں ہیں اور ان روایات میں کوئی

فِي أَحَدِهِمَا وَعَنْ أَبِي رِبْعِيٍّ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأُسَيِّدِيِّ الْكَاتِبِ أَحَدِ
کسی ایک دونوں میں سے ایک میں ہوں ابو ربعی حنظلہ بن ربیع اسیدی کاتب سے روایت ہے

كُتَّابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ
جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے تھا کہا وہ سے ایک بار ابو بکر مجھ سے راستہ میں ملا اور مجھ سے

كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ قُلْتُ

پھر فرمایا کہ اے حنظلہ تو کیسا ہے میں نے کہا حنظلہ تو منافق ہو گیا انہوں نے کہا سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے میں نے کہا

نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَأَنَّا

(جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں آپ ہمکو بہشت اور دوزخ کا ذکر سناتے ہیں گویا ہم

رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ

دیکھتے ہیں جب ہم آپ کے پاس سے چلے آتے ہیں عورتوں اور اولاد

وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّا

اور مال اسباب میں مشغول ہو جاتے ہیں تو بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ ہمارا

لَنَلْقَى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(ایسا ہی حال ہے ہم دونوں ہی تذکرہ کرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہلے کہا یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہو گیا آپ فرمایا

وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيُ

یہ کیا بات ہے میں نے عرض کی کہ ہم تیرے پاس ہوتے ہیں تو ہمکو بہشت اور دوزخ کا ذکر سناتے ہیں گویا

عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا

ہم کھلی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں پھر جب تیری خدمت سے چلے جاتے ہیں عورتوں اور لڑکوں اور مال اسباب میں مشغول ہو جاتے ہیں

كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ

تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ میں میری جان ہے اگر

تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ

تم اس حالت پر جس حالت میں میرے پاس ہوتے ہو ہمیشہ رہا کرو اور ذکر الٰہی میں مشغول رہا کرو تو فرشتے بچھونوں پر اور

وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَوْلُهُ

تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کیا کریں لیکن اے حنظلہ کوئی ساعت ایسی ہوتی ہے کوئی ساعت ایسی ہوتی ہے تین بار فرمایا۔ اس حدیث کو مسلم نے

(بِكَسْرِ الْمِيمِ وَالْأَسِيدِ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّينِ وَبَعْدَهَا يَاءٌ

(میم کے نیچے زیر اور اسید ہمزہ پر پیش اور سین پر زبر اور اسکے بعد یا

مُشَدَّدَةٌ مَكْسُورَةٌ وَقَوْلُهُ عَافَسْنَاهُ بِالْعَيْنِ وَالسِّينِ الْمُهْمَلَتَيْنِ أَيْ تَعَالَجْنَا

تشدید کے نیچے زیر ہے اور یہ قول حنظلہ کا عافسنا عین اور سین بے نقطہ کے ساتھ منقول ہوئے ہیں

ولا عبنا والضيعات لمعايش وعن ابن عباس رض قال بينما النبي صلى الله

اور کھیل اور ضیعات اسباب معیشت ہے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ ایک بار نبی صلے اللہ

عليه وسلم يخطب اذا هو برجل قائم فسأل عنه فقالوا ابو اسرائيل نذر

علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک شخص کو کھڑا دیکھا پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا ابو اسرائیل ہے نذر کی

ان يقوم في الشمس ولا يقعد ولا يستظل وله يتكلم ويصوم فقال النبي

مانی ہے کہ دھوپ میں کھڑا رہے گا اور کبھی نہ بیٹھے گا اور نہ سایہ طلب کرے گا اور نہ کسی سے کلام کرے گا اور پورا روزہ رکھا کرے گا نبی نے فرمایا

صلى الله عليه وسلم مره فليتكلم وليستظل وليقعد وليتم صومه رواه البخاري

اسکو کہو کہ کلام کرے اور سایہ میں بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے۔ روایت کی اس کو بخاری نے

الباب الخامس عشر في المحافظة على الاعمال

پندرہواں باب اعمال کی محافظت کرنے کے بیان میں

قال الله تعالى الم يأن للذين امنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله وما نزل

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیا نہیں نزدیک آیا وقت واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں یہ کہ نرم ہوں دل ان کے واسطے یاد کرنے اللہ کے اور جو

من الحق ولا يكونوا كالذين اوتوا الكتاب من قبل فطال عليهم الامد

نازل ہوا ہے حق سے اور نہ ہوں وہ لوگ مانند ان لوگوں کے جن کو دی گئی ہے کتاب اس سے پہلے پھر دراز ہو گئی ان پر مدت

فقست قلوبهم وقال تعالى وقفينا على اثارهم بعيسى ابن مريم واتيناه الانجيل

پس سخت ہو گئے ان کے دل اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیچھے بھیجا ہم نے اوپر قدموں ان کے عیسیٰ بن مریم کو اور دیا ہم نے اس کو انجیل

وجعلنا في قلوب الذين اتبعوه رافة ورحمة ورهبانية ابتدعوها ما كتبناها عليهم الا ابتغاء رضوان الله فما رعوها حق رعايتها فآتينا الذين آمنوا منهم اجرهم وكثير منهم فاسقون وقال تعالى ولا

اور کی ہم نے ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے پیروی کی اس کی نرمی اور مہربانی اور ترک دنیا کی جو بدعت انہوں نے نکالی تھی ہم نے نہیں لکھا تھا اس کو ان پر مگر اس واسطے کہ تلاش کریں رضامندی اللہ کی پس نہ نباہ سکے اس کو جیسا کہ نباہنا چاہیے تھا پس دیا ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے ان میں سے ثواب ان کا اور بہت سے ان میں نافرمان ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور

تكونوا كالتي نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا وقال واعبد ربك

نہ ہو تم مانند اس عورت کے کہ توڑ ڈالا سوت اپنا مضبوط کرنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے اور فرمایا ہے اور عبادت کر رب کی اپنے

حتى يأتيك اليقين واما اكثر ما اديمت فيه ما ابتدرته عائشة رضي

یہاں تک کہ آوے تجھ کو موت اور ادا کرنا ان کاموں میں سے جن پر ہمیشگی کی جائے وہ ہے جس پر عائشہ رضی

عنها وكان احب الدين اليه ما داوم صاحبه عليه وقل بمن في لها يبتدئ

کان احب الدین الیہ تک ہے جو پڑھا ہے اس کو درمیان سے چلی ہے

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ

عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص رات کے وظیفہ کو ترک کر کے

مِنَ اللَّيْلِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا

سو جائے یا اس قدر اور سا وظیفہ پڑھ لے تو گویا اس نے فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھ لے

قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي

رات کو ہی پڑھا۔ اس کو روایت کیا ہے مسلم نے اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا کہ اے عبداللہ تو فلانے شخص کی مثل مت ہو جو کہ وہ رات کو اٹھ کر پڑھا کرتا تھا

فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پھر اس نے پڑھنا چھوڑ دیا متفق علیہ عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ آپ کسی

إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ

عذر یا درد کے سبب رسول اللہ صلعم سے رات کی نماز فوت ہو جاتی تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیا کرتے تھے روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ فِي الْأَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ وَآدَابِهَا

سولہواں باب سنت اور اس کے آداب کی محافظت کے امر میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَقَالَ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کچھ تم کو دیوے رسول اس کو لے لو اور جس چیز سے تم کو رسول روک دے اس سے رک جاؤ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوٰى ذُو مِرَّةٍ

اپنے قصہ کی گواہی سے نہیں بولتا وہ مگر وحی جو کہ بھیجی جاتی ہے اس کو سکھلایا ہے سخت قوتوں والے صاحب قوت نے

فَاسْتَوٰى وَقَالَ تَعَالٰى قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

پس پورا نظر کیا۔ اور فرمایا تعالیٰ کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو تم سے اللہ محبت کرے گا

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور فرمایا البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے تحقیق رسول خدا کی پیروی اچھی دوسرے

لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَقَالَ تَعَالٰى فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ

اس شخص کے جو امید رکھتا ہے اللہ کی اور پچھلے دن کی۔ اور فرمایا ہے پس تیرے رب کی قسم ہے لوگ مومن نہ ہوں گے

حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ

یہاں تک کہ حکم بنائیں تجھ کو اس جھگڑے میں جو ان میں ہو پھر نہ پاویں اپنے جی میں

وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا وَقَالَ تَعَالٰى فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَ

اور خوب طرح قبول کر لیں۔ اور فرمایا ہے پھر اگر تم کسی چیز میں آپس میں جھگڑو تو پس پھیر دو اوسکو اللہ اور

الرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ لَعْلَمَاءُ مَعْنَاهُ إِلَى

رسول کیطرف اگر تم اللہ اور آخرت کے ساتھ ایمان لاتے ہو علماء نے کہا ہے اسکے معنی یہ ہیں یعنی

الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ تَعَالٰى مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَقَالَ

قرآن اور حدیث کیطرف اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جسنے تابعداری کی رسول کی پس یقیناً اسنے تابعداری کی اللہ کی اور فرمایا

تَعَالٰى إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ وَقَالَ تَعَالٰى فَلْيَحْذَرِ

تعالیٰ تو البتہ سیدھی راہ کی ہدایت کرتا ہے جو راہ اللہ کی ہے اور فرمایا چاہیے کہ ڈریں

الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

وہ لوگ جو خلاف کرتے ہیں اوسکے حکم سے اس کے کہ پہنچے اونکو فتنہ یا پہنچے اونکو عذاب درد دینے والا

وَقَالَ تَعَالٰى وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ

اور فرمایا یاد کرو جو پڑھا جاتا ہے تمہارے گھروں میں آیتیں اللہ کی

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَالْأَوَّلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور آیتیں اس باب میں بہت ہیں اور رہیں حدیثیں پس پہلی حدیث ابی ہریرہ رضی سے مروی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا أَهْلَكَ

ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم مجھے چھوڑ دو جبتک میں تم کو چھوڑے رکھوں تمسے پہلے لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہیں

مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ

کہ اپنے نبیوں پر سوال اور اختلاف بہت کیا کرتے تھے جب میں تمکو کسی چیز سے منع کروں

فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ

اوسسے اجتناب کرو اور جب میں تم کو کسی امر کا حکم کروں تم کو چاہیے کہ اوسکو بجا لاؤ

مَا اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالثَّانِي عَنْ أَبِي نَجِيحٍ الْعِرْبَاضِ

جہاں تک تم کو طاقت ہو اوسکی تعمیل کرو متفق علیہ ابو نجیح عرباض

بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن ساریہ رضی سے روایت ہے کہ ایکبار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو

مَوْعِظَةً بَلِيغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ فَقُلْنَا

موعظت بلیغ فرمائی کہ اوسسے دل ڈر گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہم نے عرض کی

يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا قَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ

یا رسول اللہ گویا یہ وداع کرنے والے کی نصیحت ہے آپ ہمکو وصیت فرمائیے فرمایا میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور

السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ وَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى

سمع اور طاعت کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تم پر غلام حبشی امیر ہو جائے اور جو شخص زندہ رہیگا بہت

اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا

اختلاف دیکھیگا تم میری سنت اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت کی متابعت کرو اور اسکو

عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ

دانتوں سے خوب مضبوط کر کے پکڑو اور نئے کاموں سے دور رہو کہ ہر بدعت گمراہی ہے روایت کی

أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ النَّوَاجِذُ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ

ابو داؤد اور ترمذی نے اور ترمذی نے اسکو حدیث حسن صحیح کہا ہے۔ نواجذ ساتھ ذال نقطے والے کے

الْأَنْيَابُ وَقِيلَ الْأَضْرَاسُ الثَّالِثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

کچلیاں بعض نے کہا دندانے کہا گیا ہے۔ تیسری حدیث ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے سب لوگ جنت میں داخل ہونگے مگر جسنے انکار کیا

قِيلَ وَمَنْ يَأْبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى رَوَاهُ

کہا گیا اور کون انکار کرتا ہے فرمایا جسنے میری پیروی کی بہشت میں داخل ہوگا اور جسنے میرا کہنا نہ مانا پس انکار کیا اسنے

الْبُخَارِيُّ الرَّابِعُ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ وَقِيلَ أَبِي إِيَاسٍ سَلَمَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَكْوَعِ

بخاری ہے۔ چوتھی حدیث ابو مسلم اور کہا گیا ہے ابو ایاس سلمہ بن عمرو بن الاکوع سے روایت ہے کہ

أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ

ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ نے اسکو فرمایا داہنے ہاتھ سے کھا اسنے

فَقَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ

کہا میں نہیں کھا سکتا فرمایا تو نہ کھا سکے تکبر نے اس سے روک رکھا تھا وہ نہ اٹھا سکا اپنے منہ کو

رَوَاهُ مُسْلِمٌ الْخَامِسُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ

روایت کیا مسلم نے پانچویں حدیث ابو عبداللہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ میں نے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے البتہ صفیں درست کرو تم ضرور برابر کرو یا اللہ تمہارے

دلوں میں۔

بین وجوھکم متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

مخالفت ڈالے گا۔ متفق علیہ۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بھا القداح حتی اذا رای انا قد عقلنا عنہ

ہمارے صفوں کو ایسا برابر کیا کرتے گویا اس سے تیر سیدھا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ آپ جان گئے کہ ہم صفوں کو برابر کرنا اچھی سمجھ گئے ہیں

ثم خرج یوما فقام حتی کاد ان یکبر فرای رجلا باد یا صدرہ فقال وعباد

پھر ایک روز آپ نکلے جب کھڑے ہو کر تکبیر کہنے کو تھے تو ایک کو دیکھا آپ کو نظر آیا کہ اوس کی چھاتی آگے کو نکلی ہوئی ہے آپ نے فرمایا ہے

اللہ لتسون بین صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم السادس

اللہ کے بندو تم اپنی صفوں کو برابر کرو۔ یا اللہ تمہارے دلوں کو مخالف کر دے گا۔ چھٹی حدیث

عن ابی موسی قال احترقت بیت بالمدینۃ علی اھلہ من اللیل فلما حدثت

ابو موسیٰ رضی سے روایت ہے کہ مدینہ میں رات کو ایک گھر کو آگ لگ گئی اور گھر والے اوس میں جل گئے جب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشانھم قال ان ھذہ النار عدو لکم

رسول اللہ صلعم کے پاس اونکا حال ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے

فاذا نمتم فاطفوھا عنکم متفق علیہ السابع عنہ قال قال رسول

تم اسکو سوتے کیوقت بجھا دیا کرو۔ متفق علیہ۔ ساتویں حدیث اوسی سے مروی ہے کہ رسول صلے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مثل ما بعثنی اللہ بہ من الھدی والعلم کمثل

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو ہدایت کی باتیں اور علم خدا تعالیٰ نے مجھکو دیکر بھیجا ہے وہ مثل

غیث اصاب ارضا فکانت منھا طائفۃ طیبۃ قبلت الماء فانبتت الکلا و

ابر کے ہے کہ ایک زمین میں برسا اوس زمین میں سے ایک قطعہ بہت خوب تھا اوسنے پانی کو قبول کیا اور گھاس اور

العشب الکثیر وکان منھا اجادب امسکت الماء فنفع اللہ بھا الناس فشربوا

انگوری خوب اوگائی اور ایک قطعہ اوسمیں سے سخت تھا اوسنے پانی کو تھام رکھا اللہ تعالیٰ نے اوس سے لوگوں کو نفع پہونچایا لوگوں نے اوس سے

منھا وسقوا وزرعوا واصاب طائفۃ منھا اخری انما ھی قیعان لا تمسک

خود پیا اور چوپاؤں اور زراعت کو پلایا اور ایک قطعہ صرف بیابان تھا اوسنے پانی

ماء ولا تنبت کلا فذلک مثل من فقہ فی دین اللہ ونفعہ ما بعثنی

تھام رکھا اور نہ گھاس اوگائی، یہ مثال اوس شخص کی ہے جو اللہ کے دین میں سمجھدار ہو گیا اور اللہ نے اوسکو نفع دیا اوس چیز سے

اللہ بہ فعلم وعلم ومثل من لم یرفع بذلک راسا ولم یقبل ھدی اللہ الذی

الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فَقُرٌ بِضَمِّ الْقَافِ وَعَلَى الْمَشْهُورِ وَقِيلَ بِكَسْرِهَا

اللہ تعالیٰ نے مجھے دیکر بھیجا ہے اور دسکو قبول نکیا۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے فقر مشہور یہ ہے کہ ضمہ کے ہی بعض نے کہا ہے کہ کسرہ اسکے ہے

أَيْ صَارِفُهَا النَّارُ مِنْ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

یعنے ظالم ہوا انویں حدیث جابر سے مروی ہے کو کہا رسول

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور تمہاری مثال اوس شخص کی مثل ہی کہ اوس نے آگ جلائی پس کودی - اور

وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَ

پروانے اور یہ جانور گرنے شروع ہوئے اور وہ اونکو آگ میں گرنے سے روکتا ہی اور میں بھی تمہاری کمروں کو پکڑ کر آگ میں گرنے سے روکتا ہوں

أَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ الْجَنَادِبُ نَحْوُ الْجَرَادِ وَالْفَرَاشُ هَذَا

اور تم میری بیخبری میں مجھ سے نکلے جاتے ہو۔ روایت کی یہ مسلم نے جنادب ٹڈی کی مانند ہوتا ہے اور فراش یہ بھی

هُوَ الْمَعْرُوفُ الَّذِي يَقَعُ فِي النَّارِ وَالْحُجَزُ جَمْعُ حُجْزَةٍ وَهِيَ مَعْقِدُ الْإِزَارِ وَ

مشہور جانور ہے جو آگ میں پڑتا ہے (یعنے پروانہ) اور حجز جمع حجزۃ کے ہے اور حجزہ باندھنے کی جگہ اور

السَّرَاوِيلِ لِلنَّاسِ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ

پاجامہ کی ہے ناویں حدیث، اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے انگلیوں

الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور کہا تمکو برتن چاٹنے کا حکم کیا اور فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ برکت کونسے میں ہی ف روایت کی یہ مسلم نے

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا

اور اوسی کی ایک روایت میں ہے کہ جب تم سے کسیکا لقمہ ہاتھ سے گر جائے تو اوسکو اوٹھالے اور جو مٹی وغیرہ لگی

مِنْ أَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى

اوسکو الگ کرکے لقمہ کو کھالے اور شیطان کے واسطے نہ چھوڑے اور چاٹنے سے پہلے

يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ

ہاتھ کو رومال سے نہ پونچھے کہ وہ نہیں جانتا کہ اوسکے کونسے طعام میں برکت ہے اور اوسی کی ایک روایت ہے کہ

الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ

شیطان ہر کام میں تمہارے ساتھ حاضر ہوتا ہے تاکہ طعام کھاتے وقت بھی حاضر ہوتا ہے

فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى فَلْيَأْكُلْهَا

جب تم میں سے کسیکے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اوس سے مٹی وغیرہ جو لگ جائے دور کرکے کھا لیا کرے -

وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ الْعَاشِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ

اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے دسویں حدیث ابن عباس سے روایت ہے کہ ہم سے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللّٰهِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ہمکو بہت سے وعظ سنائے پس فرمایا اے لوگو تم خدا تعالیٰ کے روبرو جمع کئے

تُعَاسًا حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا

جینگے ہم ننگے پاؤں بے ختنہ کئے جمع کئے جاؤ گے جیسا ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا ویسا ہی پھر اعادہ کرینگے یہ وعدہ ہے ہم جسکو ہم

فَاعِلِينَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پورا کرنیوالے ہیں خبردار سب مخلوقات میں سے پہلے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائیگا

وَسَلَّمَ أَلَا وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ

خبردار میری امت میں سے کچھ آدمی وہاں حاضر کئے جائینگے اور بائیں طرف لیجائے جائینگے میں عرض کرونگا

يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ

اے رب یہ میرے اصحاب ہیں کہا جائیگا تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا نئی باتیں نکالی تھیں

الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ

بندہ صالح کی مانند جواب دونگا جب تک میں انکے درمیان رہا تو انکا حال جانتا تھا۔ العزیز

الْحَكِيمُ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

الحکیم تک پہنچکر کہا جائیگا کہ یہ لوگ تیرے جدا ہوتے ہی

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ غُرْلًا أَيْ غَيْرَ مَخْتُونِينَ الْحَادِي عَشَرَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَبْدِ اللّٰهِ

متفق علیہ۔ غرلا یعنے بغیر ختنہ کیے ہوئے گیارہویں حدیث ابو سعید عبد اللہ

ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ

بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خذف سے نہی فرمائی ہے اور کہا ہے کہ یہ

لَا يُقْتَلُ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكَأُ الْعَدُوُّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ

نہ شکار مارتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کرتا ہے ہاں البتہ آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور دانت توڑتا ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ قَرِيبًا لِابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ فَنَهَاهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ

متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ ابن مغفل کے ایک رشتہ دار نے خذف کی تو اسکو روکدیا کہا ابن مغفل نے اسکو منع کیا اور کہا کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُصَادُ صَيْدٌ وَلَا تُعَادُ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے نہی کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ شکار نہیں مارتا اور دشمن سے بدلہ نہیں لیا جاتا

عدو کا بدلہ لینا۔ اس شخص نے بہت بیجا کام کیا۔

فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ عُدْتَ تَخْذِفُ

ابن مغفل نے اوسکو کہا کہ میں تجھکو کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلعم نے اس کام سے منع کی ہے تو پھر وہی کام کرتا ہے

لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا اَلثَّانِي عَشَرَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

میں تجھ سے کبھی کلام نہ کرونگا۔ یا گیارھویں حدیث عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ يَعْنِي الْأَسْوَدَ وَيَقُولُ

کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود چومتے تھے اور کہتے تھے کہ میں

إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ کچھ نفع دے سکتا ہے نہ ضرر اگر میں رسول اللہ صلعم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وسلم کو تجھے چومتے نہ دیکھتا تو میں کبھی تجھکو نہ چومتا متفق علیہ

اَلْبَابُ اَلثَّانِي عَشَرَ فِي وُجُوبِ الِانْقِيَادِ لِحُكْمِ اللّٰهِ تَعَالَى

بارھواں باب فرض ہونے بجا لانے کے واجب ہونے تابعداری کرنے کے واسطے حکم اللہ تعالیٰ کے

وَمَا يَقُولُهُ مَنْ دُعِيَ إِلَى ذٰلِكَ وَأَمْرٍ بِمَعْرُوفٍ وَنَهْيٍ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ

اور جو بات کہ بیان کرے جو اوکو کوئی شخص جب کہ بلایا جاوے طرف حکم اللہ کے اور حکم کیا جاوے ساتھ نیکی کے یا منع کیا جاوے بدی سے اور فرمایا

اللّٰهُ تَعَالَى فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا

اللہ تعالیٰ نے پس قسم ہے پروردگار تیرے کی نہیں ایمان لاوینگے یہانتک کہ وہ تجھکو حاکم کرینگے ہر چیز میں کہ جھگڑا پڑیگا درمیان ان کے پھر نہ

يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا وَقَالَ تَعَالَى إِنَّمَا

پاویں اپنے جی میں اپنے کسی چیز سے کہ حکم کرے تو اور مان جاویں مان لینے کر اور فرمایا

كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا

نہیں ہے کہنا مسلمانوں کی جبوقت بلائے جاتے ہیں طرف اللہ اور رسول اسکے کی تاکہ حکم کرے درمیان انکے یہ کہ کہیں

سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَفِيهِ مِنَ الْأَحَادِيثِ حَدِيثُ

سنا ہم نے اور مانا ہم نے اور یہ لوگ وہی ہیں فلاح پانیوالے۔ اور اسمیں بعض احادیث سے حدیث

أَبِي هُرَيْرَةَ الْمَذْكُورِ فِي أَوَّلِ الْبَابِ قَبْلَهُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ فِيهِ

ابوہریرہ کا جو مذکور ہے شروع باب میں پہلے اسکے اور سوا اسکے اور احادیث بھی اسمیں ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلعم

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ

اللہ ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم اور تخفوہ یحاسبکم

بِهِ اللّٰهُ الْاٰيَةَ اِشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْ

یہ اللہ الآیۃ نازل ہوئی تو یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر گران و گذری

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَرَكُوْا عَلَى الرُّكَبِ فَقَالُوْا اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلِّفْنَا

آپکی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل آکر بیٹھ گئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمکو اوپر عملوں کی

مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةَ وَالْجِهَادَ وَالصِّيَامَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ اُنْزِلَتْ

تکلیف دی گئی ہے جسکے کرنیکی ہمکو طاقت ہے جیسے نماز اور جہاد اور روزے اور صدقہ اور اب

عَلَيْكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرِيْدُوْنَ

آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے جسکی ہم طاقت نہیں رکھتے آپنے فرمایا تم چاہتے ہو

اَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا

کہ ویسا ہی بولو جیسا پہلے دو کتابوں والوں نے بولا انہوں نے سمعنا وعصینا بلکہ تم کہو

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَلَمَّا اقْرَاَهَا الْقَوْمُ وَذَلَّتْ

سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر جب قوم نے یہ آیت پڑھی اور ان کی

بِهَا اَلْسِنَتُهُمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ اَثَرِهَا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ

زبانیں اس سے نرم ہوگئیں اللہ تعالیٰ نے اسکے پیچھے یہ آیت نازل فرمائی رسول ایمان لایا اسپر جو اسکی طرف اسکے رب سے نازل

الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ

ہوئی اور مومن بھی سب ایمان لائے سب اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اسکی فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکی رسولوں پر اور ہم اسکے رسولوں

رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ

میں فرق نہیں کرتے اور انہوں نے کہا ہمنے سنا اور اطاعت کی اے ہمارے رب ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں اور تیری طرف ہی پھر کر جانا ہے جب انہوں نے

نَسَخَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ

تو اللہ تعالیٰ نے اوسکو منسوخ فرمایا کہ یہ آیت نازل فرمائی اللہ تعالیٰ کسیکو تکلیف نہیں دیتا مگر اوسکی طاقت پر اوسنے کیلیے ہی جو اوسنے کمایا

وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا

اور اوسی پر ہے جو اوسنے کمایا اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا ہم خطا کریں تو ہمکو مواخذہ نہ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں تعالیٰ ہمنے کیا

تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا

اور اے پروردگار ہم پر بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہمسے پہلوں پر لادا تھا فرمایا ہاں اے ہمارے رب اور ہم پر ایسا بوجھ مت ڈال

فَمَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ، قَالَ نَعَمْ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ

جسکی ہم کو طاقت نہیں فرمایا ہاں اور ہمکو عفو کر اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحمت کر تو ہمارا مولے ہے تو

مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ قَالَ نَعَمْ رواه مسلم

کافروں پر ہماری مدد کر فرمایا ہاں روایت کی اسکو مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّانِيْ مِنْ عَشَرٍ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبِدَعِ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ

اٹھارہ بابوں میں باب بدعتوں اور نئے کاموں سے نہی کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ وَقَالَ تَعَالٰى مَا فَرَّطْنَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے اور فرمایا ہم نے نہیں چھوڑا

فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ وَقَالَ تَعَالٰى فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى

کتاب میں کچھ بھی اور فرمایا ہے اگر کسی امر میں باہم نزاع کرو تو

اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اَيْ اِلَى الْكِتٰبِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ تَعَالٰى وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا

اللہ اور رسول کیطرف یعنی قرآن اور حدیث کیطرف اور فرمایا یہ میرا رستہ ہے سیدھا

فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَقَالَ تَعَالٰى قُلْ

سو تم اسکو چلو اور اور رستوں پر نہ چلو کہ تم کو اللہ تعالیٰ کے رستہ سے متفرق کر دینگے اور فرمایا ہے تو کہہ

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَالْاٰيَةُ

اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو پھر تم کو اللہ تعالیٰ دوست رکھیگا اور تمہارے گناہ بخشدے گا۔ اور اس مضمون میں

فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ فَنَقْتَصِرُ عَلٰى طَرَفٍ مِنْهَا وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ جِدًّا

آیتیں بہت معلوم ہیں اور حدیثیں بھی بہت اور مشہور ہیں عائشہ رضی سے مروی ہے کہ

وَهِيَ مَشْهُوْرَةٌ فَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

جو شخص اس ہمارے دین میں نئی بات نکالے جو اس میں سے نہیں وہ بات مردود ہے متفق علیہ اور مسلم کی ایک

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

روایت میں ہے جو شخص ایسا عمل کرے جسپر ہمارا امر نہیں وہ مردود ہے جابر رض سے مروی ہے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ

کہ رسول اللہ صلعم جب خطبہ پڑھتے تھے تو آپکی دونو آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں

وعلا صوته واشتد غضبه حتى كأنه منذر جيش يقول صبحكم ومساكم
اور بلند آواز بلند ہو جاتی اور غصہ سخت ہو جاتا گویا کسی لشکر سے ڈرانے والے ہیں کہ تم کو صبح یا شام وہ لشکر آ جائیگا اور مراد وقت قریب

ويقول بعثت أنا والساعة كهاتين ويقرن بين إصبعيه السبابة
آیا ہے اور فرماتے ہیں اور قیامت ان دونوں کی مثل ہیں اور بیچ سبابہ

والوسطى ويقول أما بعد فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدى
اور وسطے کو ملاتے اور فرماتے اما بعد بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ

هدى محمد صلى الله عليه وسلم وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق ہے اور بدترین کاموں سے محدثات ہیں اور سب بدعت

ضلالة ثم يقول أنا أولى بكل مؤمن من نفسه من ترك مالا فلأهله
گمراہی ہے پھر فرماتے ہیں ہر مومن سے اوسکے نفس کے زیادہ نزدیک ہوں جو شخص مال چھوڑ کر مرجائے وہ اسکے وارثوں کا ہے اور جو شخص

ومن ترك دينا أو ضياعا فإلي وعلي رواه مسلم وعن العرباض بن سارية
اپنے ذمہ قرض چھوڑ کر مرجائے یا ضیعہ ہو جائے وہ میرے ذمہ ہے اور مجھ پر آنا واجب ہے عرباض بن ساریہ سے مروی ہے

رضي الله عنه حديثه السابق في باب المحافظة على السنة
وہ حدیث جو محافظت علی السنۃ کے باب میں گزری ہے

الباب التاسع عشر فيمن سن سنة حسنة أو سيئة
انیسواں باب اوس شخص کے بیان میں جو رسم نیک یا بد نکالے

قال الله تعالى والذين يقولون ربنا هب لنا من أزواجنا وذرياتنا
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب دے ہمارے عورتوں اور اولاد سے

قرة أعين واجعلنا للمتقين إماما وقال تعالى وجعلناهم أئمة
آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمکو متقیوں کا امام کر اور فرمایا ہے اور بنائے ہم نے ان کو امام

يهدون بأمرنا وعن أبي عمرو جرير بن عبد الله رضي قال كنا في صدر
جو ہمارے امر سے لوگوں کو ہدایت کرتے۔ ابو عمرو جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم دن پہلے کے

النهار عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءه قوم عراة مجتابي النمار
وقت رسول اللہ صلعم کے پاس تھے کہ اوسکے پاس کچھ لوگ ایسے آئے جو ہرن سے ننگے لوگوں کے لڑکے

أو العباء متقلدي السيوف عامتهم من مضر بل كلهم من مضر فتمعر
تلوار لٹکائے دونوں میں لپٹے ہوئے اکثر مضر سے تھے بلکہ سب مضر سے تھے اونکے فاقہ کا حال دیکھ کر

وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوگیا آپ گھر میں آئے پھر
خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا
گھر سے نکلے اور بلال کو فرمایا اذان دو اقامت کہو پھر نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا خطبہ میں فرمایا اے لوگو اپنے رب سے
رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ
ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا آخر تک ان اللہ کان علیکم
رَقِيْبًا وَالْآيَةَ الَّتِيْ فِيْ آخِرِ الْحَشْرِ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ
رقیبا۔ اور دوسری آیۃ سورت حشر کے آخر کی یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو ہر ایک آدمی خیال کرے
مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِيْنَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ
کہ اس نے قیامت کیلئے کیا بھیجا ہے لوگوں نے دینار اور درہم اور کپڑے اور گیہوں اور
بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ
کھجوروں کے صاع خرچ کرنے میں دیئے تاکہ آپ نے فرمایا اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہو تو وہی صدقہ کرو ایک انصاری ایک ایسی بڑی تھیلی لایا
كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَأَيْتُ
کہ اس کا ہاتھ اس کے اٹھانے سے عاجز تھا۔ پھر لوگ متواتر صدقہ لانے لگے تاکہ
كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتّٰى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کپڑے اور غلہ کے دو انبار میں نے دیکھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ
يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي
فرحت سے درخشاں طلا ہو گیا گویا سونا چمکتا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ جو شخص اسلام میں
الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ
رسم نیک نکالے اس کو اس کا اجر ملے گا۔ اور اس کے بعد جو شخص اس پر عمل کرے گا اس کو بھی ملے گا
أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ
اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کچھ نقصان نہ ہوگا اور جو شخص اسلام میں بری رسم نکالے اس کو
عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ رَوَاهُ
گناہ اور جو لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں گے ان کا بھی اس کو گناہ ہوگا اور ان لوگوں کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہوگی روایت کی یہ
مُسْلِمٌ قَوْلُهُ فَجَاءَ بِالنِّمَارِ هُوَ بِالْجِيْمِ وَبَعْدَ الْأَلِفِ بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ فَالنِّمَارُ
مسلم نے۔ قولہ فجاء بالنمار جیم کے اور الف کے بعد ایک نقطہ والی بار ہے اور نمار

جَمْعُ نُمْرَةٍ وَهِيَ كِسَاءٌ مِنْ صُوفٍ مُخَطَّطٌ وَمَعْنَى مُجْتَابِيهَا لَابِسِيهَا قَدْ خَرَّقُوهَا

جمع ہے نمرہ کی اور وہ صوف کی بنی ہے مخطط اور معنے مجتابیہا کا پہننے والے انکو پھاڑ میں سے پھیر کر

فِي رُؤُسِهِمْ وَالْجُوبُ الْقَطْعُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ

اپنے سروں میں ڈال رکھا تھا اور جوب کاٹنے کو کہتے ہیں اور یہی لغت مذکور ہے اس قول اللہ تعالیٰ میں وثمود الذین جابوا الصخر

بِالْوَادِ أَيْ نَحَتُوهُ وَقَطَعُوهُ وَقَوْلُهُ مُمَرْهَرُونَ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ أَيْ تَغَيَّرَ

بالواد یعنی تراشا تھا اور کاٹا تھا اور قول ہمارے کا ممرھرون بالعین مہملہ کے ہے یعنے متغیر ہوا

قَوْلُهُ رَابَتْ كُومَيْنِ بِفَتْحِ الْكَافِ وَضَمِّهَا أَيْ صُبْرَتَيْنِ وَقَوْلُهُ كَأَنَّهُ مُذْهَمَّةٌ

اور یہ قول اسکا رابت کومین کو ماوین ساتھ فتح کاف اور ضم اسکے کے یعنے دو ڈھیر اور قول اسکا کانہ مذھمۃ یعنے

هُوَ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَفَتْحِ الْهَاءِ وَبِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ قَالَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ وَغَيْرُهُ

پوشاک نقطے والے اور فتحہ ہا اور ساتھ ہا ایک نقطے دو نیچے قاضی عیاض وغیرہ علما نے اسی طرح کہا ہے

وَصَحَّفَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالَ مُدْهَنَةٌ بِدَالٍ مُهْمَلَةٍ وَضَمِّ الْهَاءِ وَالنُّونِ وَكَذَا

اور بعض نے اس لفظ کو بدلا ہے اور کہا ہے مدھنۃ ساتھ دال مہملہ کے اور ضم ہا کے اور نون کے اسی طرح کہا ہے

ضَبَطَ الْحُمَيْدِيُّ وَالصَّحِيحُ الْمَشْهُورُ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْمُرَادُ بِهِ عَلَى الْوَجْهَيْنِ الصَّفَاءُ

ضبط کیا ہے حمیدی نے اور صحیح اور مشہور یہی ہے اور مراد اس سے دونوں صورتوں میں صفا ہے

وَالِاسْتِنَارَةُ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روشنی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ

فرمایا ہے کہ کوئی آدمی کسی کو ظلم سے قتل کرے تو آدم کے پہلے بیٹے پر اسکے گناہ

مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سے حصہ ہے اسلئے کہ قتل کی رسم پہلے اسی نے چلائی ہے متفق علیہ

الْبَابُ الْمُشْتَمِلُ عَلَى الْآيَاتِ الْمُحَرِّضَةِ فِي الدَّلَالَةِ عَلَى الْخَيْرِ وَالدُّعَاءِ إِلَى

باب مشتمل ہے آیتوں پر جو ترغیب دینے والی ہیں نیکی پر دلالت کرنے اور ہدایت یا ضلالت کیطرف

هُدًى وَضَلَالَةٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَادْعُ إِلَى رَبِّكَ وَقَالَ تَعَالَى ادْعُ إِلَى

بلانے کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے بلا لوگوں کو پروردگار اپنے کے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَقَالَ تَعَالَى وَ

اپنے رب کے راستہ پر حکمت سے اور نصیحت اچھی سے اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اور

تعاونوا على البر والتقوى وقال تعالى ولتكن منكم امة يدعون الى الخير

بر اور تقوی پر ایک دوسرے کی اعانت کرو۔ اور فرمایا اور تم میں سے ایک جماعت ہونی چاہیئے جو لوگوں کو نیکی کیطرف بلایا کرے

وعن ابي مسعود عقبة بن عمرو الانصاري البدري رضي الله عنه قال

ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضہ سے روایت ہے کہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دل على خير فله مثل اجر فاعله

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نیکی بتلاوے اوسکو اوس نیکی کے کرنے والوں کی مثل اجر ملتا ہے

رواه مسلم وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه

روایت کی اسکو مسلم نے اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم قال من دعا الى هدى كان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ينقص

وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہدایت کیطرف بلاوے اوسکو اوسکی متابعت کرنیوالوں کی مثل اجر ملتا ہے اور اونکے

ذلك من اجورهم شيئا ومن دعا الى ضلالة كان عليه من الاثم مثل اثام

اجر سے کچھ کم نہیں ہوتا اور جو شخص ضلالت کیطرف بلاوے اوپر اوسکی متابعت کرنے والوں کے برابر گناہ

من تبعه لا ينقص ذلك من اثامهم شيئا رواه مسلم وعن ابي العباس سهل

ہوتے ہیں اور اونکے گناہوں سے کچھ کم نہیں ہوتا روایت کی اسکو مسلم نے ابو العباس سہل

ابن سعد بن الساعدي رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

ابن سعد ساعدی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

يوم خيبر لاعطين الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه يحب الله ورسوله

خیبر کے دن فرمایا کہ میں کل کو نشان اسپر مقرر کرونگا کہ اوسکے ہاتھ پر فتح کریگا اور اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے

ويحبه الله ورسوله فبات الناس يدوكون ليلتهم ايهم يعطاها فلما

اور اللہ اور رسول اوس سے محبت رکھتے ہیں پس لوگ اوسی رات کو اس بات کا باہم تذکرہ کرتے رہے کہ کل کو نشان کسکو ملتا ہے جب

اصبح الناس غدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم يرجو ان يعطاها

صبح ہوئی تو سب لوگ نشان کے ملنے کی امید پر آپکی خدمت میں حاضر ہوئے

فقال اين علي بن ابي طالب فقيل يا رسول الله هو يشتكي عينيه

آپنے فرمایا علی بن ابی طالب رضہ کو کہاں ہیں کہا گیا کہ وہ یا رسول اللہ عرض کرتے ہیں اونکی آنکھوں کی

قال فارسلوا اليه فاتي به فبصق رسول الله صلى الله عليه وسلم في عينيه

فرمایا آنحضرت صلعم نے پس بھیجو کسیکو طرف اونکے کہ بلا لاوے اونکو پس لائے گئے علی رضہ آپنے اوسکی آنکھ میں لب مبارک دیا۔

وَدَعَا لَهُ فَبَرِئَ حَتّٰى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ

اور دعا کی اس کے لئے صحت کی دعا کی وہ فوراً ایسا تندرست ہو گیا کہ گویا اس کو کچھ مرض ہی نہ تھا۔ آپ نے جھنڈا عطا کیا علی رضی نے عرض کی

اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ

کہ یا رسول اللہ میں ان سے کس بنا پر لڑائی کروں۔ آپ نے فرمایا ان سے لڑو یہاں تک کہ وہ لوگ ہمارے مثل مسلمان ہو جائیں۔ فرمایا آہستگی اور نرمی اور باہمگی کے

حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ

ساتھ یہاں تک کہ اترو تم ان کی زمین میں پھر ان کو اسلام کی طرف بلاؤ اور اسلام میں جو اللہ تعالیٰ کے حقوق ان

حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ

ہوں ان کو سمجھا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے تیری سبب ایک آدمی کو ہدایت کر دی تو یہ تیرے لئے سرخ رنگ

يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ يَدُوْكُوْنَ اَيْ يَخُوْضُوْنَ وَيَحْدُوْنَ قَوْلَهٗ

اونٹوں سے بہتر ہیں۔ متفق علیہ قولہ یدوکون یعنے بحث اور گفتگو کرتے تھے اور قول رسول اللہ صلعم کا

عَلٰى رِسْلِكَ بِكَسْرِ الرَّاءِ وَيُفْتَحُ لُغَتَانِ وَالْكَسْرُ اَفْصَحُ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ

علی رسلک ساتھ کسرہ راء اور فتحہ اس کے دونوں لغت ہیں اور کسرہ زیادہ فصیح ہے انس رضی سے روایت ہے کہ

فَتًى مِّنْ اَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِيْ مَا اَتَجَهَّزُ بِهٖ

ایک جوان اسلم کی نے رسول اللہ صلعم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا ارادہ جہاد میں شامل ہونیکا ہے مگر میرے پاس جہاد کا سامان نہیں

قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَاِنَّهٗ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

آپ نے فرمایا تو فلانے شخص کے پاس جا کر اس نے جہاد کا سامان طیار کیا تھا مگر وہ بیمار ہو گیا اس جوان نے اس کے پاس جا کر کہا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اَعْطِنِي الَّذِيْ تَجَهَّزْتَ بِهٖ

صلعم نے تجھ کو سلام کہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جہاد کا سامان جو تو نے طیار کیا ہے وہ مجھے دیدے اس نے

قَالَ يَا فُلَانَةُ اَعْطِيْهِ الَّذِيْ تَجَهَّزْتُ بِهٖ وَلَا تَحْبِسِيْ مِنْهُ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ لَا

اپنی عورت کو کہا کہ سب سامان جو تو نے طیار کیا ہے اس کو دیدے اور کوئی چیز نہ رکھ۔ خدا کی قسم ہے کہ تو اس میں سے کوئی چیز

تَحْبِسِيْنَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

نہ رکھیو کہ اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت کرے گا۔ روایت کی اس کو مسلم نے

اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ فِي التَّعَاوُنِ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

اکیسواں باب نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی معاونت کرنیکے

بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَقَالَ تَعَالٰى وَالْعَصْرِ اِنَّ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کی معاونت کرو نیکی اور پرہیزگاری پر۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے عصر کی قسم ہے بیشک

الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ

انسان خسارہ میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ كَلَامًا مَعْنَاهُ أَنَّ النَّاسَ أَكْثَرُهُمْ

وصیت کی قال امام شافعی رحمۃ اللہ نے ایک کلام کہا ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ اکثر لوگ

فِي غَفْلَةٍ عَنْ تَدَبُّرِ هٰذِهِ السُّورَةِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

اس سورت کا فکر کرنے سے غفلت میں ہیں ابو عبدالرحمن زید بن خالد

الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ

جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے

غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا مُتَّفَقٌ

واسطے لڑائی کرنے کے کو لڑائی کا سامان بھیجا اور کوئی شخص فی سبیل اللہ جہاد کیلئے جو خلیفہ رہا اس کے پیچھے رہنے والی عورت کی خبر گیری بھلائی

عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

علیہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ

علیہ وسلم نے بنی لحیان ہذیل میں سے ایک لشکر بھیجا فرمایا کہ دو مرد ہر

كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

ایک شخص کو چاہئے اور اجر میں دونوں برابر شریک ہونگے روایت کی اس کو مسلم نے ابن عباس رضی اللہ

اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ

عنہما سے روایت ہے کہ روحا میں رسول اللہ صلعم کو کچھ لوگوں نے سوار ملنے آپ نے فرمایا

مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ

کون لوگ ہیں وہ بولے مسلمان ہیں پھر انہوں نے آپکو پوچھا تم کون ہو آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں پھر ایک عورت نے

امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي

اپنے بچہ کو اٹھا کر آپ سے پوچھا کیا اس بچہ کا حج ہے آپ نے فرمایا ہاں اور تجھ کو اجر ملیگا اس روایت کو مسلم نے اور ابو

مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

موسیٰ سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے

الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ وَأُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا

فرمایا ہے کہ خزانچی مسلمان امانت دار جو خرچ کرے جو کچھ اس کو حکم کیا جائے

طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَدَفَعَهُ إِلَى الَّذِي أَمَرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ متفق علیہ

وفی روایۃ الذی یعطی ما امر بہ وضبطوا المتصدقین بفتح القاف وسکر

اور ایک روایت میں ہے وہ شخص کو دیتا ہے جو اس کو حکم کیا گیا ہے اور متصدقین قاف کے فتحہ اور کسرہ کے ضبط سے

كَسْرِ النُّونِ عَلَى التَّثْنِيَةِ وَعَلَيْهِ عَلَى الْجَمْعِ وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ

ضبط کیا گیا ہے اور دونوں صحیح ہیں

اَلْبَابُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ فِي النَّصِيحَةِ

باب بیسواں نصیحت میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ وَقَالَ تَعَالٰى اِخْبَارًا عَنْ نُوْحٍ صَلَّى اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام کی طرف سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَعَنْ هُوْدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ

خبر دیتا ہے اور میں تمہارے لئے نصیحت کرتا ہوں اور ہود علیہ السلام کی طرف سے خبر دیتا ہے اور میں تم کو

اَمِيْنٌ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَالْاَوَّلُ عَنْ اَبِيْ رُقَيَّةَ تَمِيْمِ بْنِ اَوْسٍ

نصیحت کرنیوالا امانت دار ہوں اور احادیث میں اول یہ ہے ابی رقیہ تمیم بن اوس

الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ

داری سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے دین نصیحت ہے ۳ بار

قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ رَوَاهُ

ہم نے عرض کی کس کے لئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کیلئے اور اسکی کتاب اور رسول کیلئے اور مسلمانوں کی امر کیلئے اور عام مسلمانوں کیلئے دین کی یہ

مُسْلِمٌ اَلثَّانِيْ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ

مسلم نے دوسری حدیث جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ کے ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی

مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَلثَّالِثُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرنے پر بیعت کی متفق علیہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

تم میں سے کوئی ایمان دار نہیں ہوتا جب تک اپنے نفس کیلئے دوست رکھتا ہے وہی اپنے بھائی کیلئے دوست رکھے متفق علیہ

حدیث ۱۰ کے مخالفوں سے مخالفت اور دوستوں سے دوستی کرے اور انکی سنت کو زندہ کرے اور لوگوں میں انکی سنت کو مشتہر کرے فقیر مختصراً

اَلبَابُ الثَّالِثُ وَالعِشرُونَ فِی الْاَمرِ بِالمَعرُوفِ وَالنَّهیِ عَنِ المُنکَرِ

تیئیسواں باب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلْتَکُن مِّنکُم اُمَّۃٌ یَّدعُونَ اِلَی الخَیرِ وَیَامُرُونَ بِالمَعرُوفِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے کہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلاویں اور نیکی کا امر کیا کریں

وَیَنہَونَ عَنِ المُنکَرِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ المُفلِحُونَ وَقَالَ تَعَالٰی کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ

اور برائی سے منع کیا کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں اور فرمایا تم ہو بہتر امت

اُخرِجَت لِلنَّاسِ تَامُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنہَونَ عَنِ المُنکَرِ وَقَالَ تَعَالٰی

لوگوں سے جو پیدا ہوئی ہیں لوگوں کو حکم کرتے ہو اچھی بات کا اور منع کرتے ہو برائی سے اور فرمایا

خُذِ العَفوَ وَاْمُر بِالعُرفِ وَاَعرِض عَنِ الجَاھِلِینَ وَقَالَ تَعَالٰی وَالمُؤمِنُونَ

عفو کو اپنی عادت کر اور نیکی کا امر کر اور جاہلوں سے اعراض کر اور فرمایا مومن مرد

وَالمُؤمِنٰتُ بَعضُھُم اَولِیَآءُ بَعضٍ یَّاْمُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَیَنہَونَ عَنِ المُنکَرِ

اور مومن عورتیں ایک دوسرے کی دوست ہیں نیکی کا امر کرتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں

وَقَالَ تَعَالٰی لُعِنَ الَّذِینَ کَفَرُوا مِن بَنِی اِسرَآءِیلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ

اور فرمایا لعنت کیا گیا منکروں سے بنی اسرائیل میں سے داؤد کی زبان پر

وَعِیسَی ابنِ مَریَمَ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوا وَّکَانُوا یَعتَدُونَ کَانُوا لَا یَتَنَاھَونَ عَن

اور عیسیٰ بن مریم کے یہ بسبب اس کے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے نکلتے تھے آپس میں منع نہ کرتے تھے

مُّنکَرٍ فَعَلُوہُ لَبِئسَ مَا کَانُوا یَفعَلُونَ وَقَالَ تَعَالٰی وَقُلِ الحَقُّ مِن رَّبِّکُم

برے کام سے جو کرتے تھے کیسا برا کام ہے جو کرتے تھے اور فرمایا اور تو کہہ حق تیرے رب سے ہے

فَمَن شَآءَ فَلیُؤمِن وَّمَن شَآءَ فَلیَکفُر وَقَالَ تَعَالٰی فَاصدَع بِمَا تُؤمَرُ

پھر جس کا جی چاہے ایمان لاوے اور جس کا جی چاہے کفر کرے اور فرمایا تو کھول کر سنا جو تو امر کیا گیا ہے

وَقَالَ تَعَالٰی اَنجَینَا الَّذِینَ یَنہَونَ عَنِ السُّوٓءِ وَاَخَذنَا الَّذِینَ ظَلَمُوا

اور فرمایا ہم نے بچا لیا جو منع کرتے تھے برے کام سے اور پکڑا گنہگاروں کو

بِعَذَابٍۭ بَئِیسٍۭ بِمَا کَانُوا یَفسُقُونَ وَالْاٰیَاتُ فِی البَابِ کَثِیرَۃٌ مَّعلُومَۃٌ

برے عذاب میں بوجہ اس کے کہ نافرمانی کرتے تھے اور اس مضمون میں آیتیں بہت اور معلوم ہیں

وَاَمَّا الْاَحَادِیثُ فَالْاَوَّلُ عَن اَبِی سَعِیدِ نِ الخُدرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ

اور حدیثیں اس میں بہت مذکور کی جاتی ہیں۔ پہلی حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ

کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا کہ جو شخص تم میں سے برا کام دیکھے

بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ

اسکو ہاتھ سے بدلے کہ اگر طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو تو دل میں برا سمجھے اور یہ شخص

اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلثَّانِيْ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

ضعیف تر ایمان والا ہے روایت کی اسکو مسلم نے۔ دوسری حدیث ابن مسعود رضا سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نبی کو اللہ تعالےٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں کیا

كَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ

اوسکی امت میں سے اوسکے مددگار اور اصحاب نہ نکلے ہیں جو اوسکی سنت کو پکڑیں اور اوسکے امر کی

بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَّقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ

پیروی کریں پھر ان کے بعد نالائق پیدا ہوئے جو کہتے ہیں جو خود نہیں کرتے اور کرتے ہیں وہ کام جو

مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ

انکو امر نہیں کیا گیا جو شخص انکے ساتھ ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو شخص زبان سے انکے ساتھ جہاد کرے

فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ

وہ مومن ہے اور جو دل سے انکے ساتھ جہاد کرے وہ مومن ہے اور اوسکے سوا ایک

الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلثَّالِثُ عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ عُبَادَةَ ابْنِ

رائی کے برابر ایمان نہیں روایت کی یہ مسلم نے۔ تیسری حدیث ابو الولید عبادہ

الصَّامِتِ رضا قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَ

ابن صامت رضا سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملی اور

الطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَّا

آسانی اور خوشی اور رنج میں سمع اور طاعت کا عہد کیا اور اسپر عہد کیا کہ

نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ بُرْهَانٌ

اگر انکو ہم دیکھ سے ہمارا حق ہم کو دینے والا ہے اور اسپر کہ حکومت کے کام میں اوسکے لائقوں سے تنازع نہ کریں مگر یہ کہ کفر صریح

وَّعَلٰى اَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور اسپر کہ ہم ہر جگہ حق کہا کریں اور اللہ تعالےٰ کے حکم میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں۔ متفق علیہ

المنشط والمكره بفتح ميمهما اى فى السهل والصعب والاثرة الاختصاص
منشط اور مکرہ میم کے فتحہ دونوں سے ہے یعنی آسانی اور سختی میں اور اثرہ مشترک
بالمشترك وقد سبق بيانها بواحا بفتح الباء الموحدة وبعدها واو ثم
جبکہ اس نے خوش کرنیکو کہنے کا اور اسکا بیان گذر چکا اور الجواحاء میم کے فتحہ بارہ موحدہ کے اور راء کے آگے واو ہے پھر
الف تحاء مهملة اى ظاهرا لا يحتمل تاويلا الترابع عن النعمان
الف ہی پھر حاء مہملہ سے یعنی ظاہر جسمیں تاویل نہ ہو سکے چوتھی حدیث نعمان بن
بن بشير رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم قال مثل القائم فى
بشیر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
حدود الله والواقع فيها كمثل قوم استهموا على سفينة فصار بعضهم
اللہ تعالیٰ کے حدود کے قائم کرنے والے اور ان میں پڑنے والوں کے ایسی مثال ہے جیسے ایک قوم کے لوگ ایک کشتی پر سوار ہوئے
اعلاها وبعضهم اسفلها وكان الذين فى اسفلها اذا استقوا من الماء
اوپر بیٹھے ہوئے اور بعض نیچے والے پس نیچے کے
مروا على من فوقهم فقالوا لو انا خرقنا فى نصيبنا خرقا ولم نؤذ من فوقنا
لوگ اوپر والوں پر سے گذرے تو انہوں نے خیال کیا کہ اگر ہم اپنے حصہ میں سے کشتی میں سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کو ایذا نہ دیں تو بہتر ہے
فان تركوهم وما ارادوا هلكوا جميعا وان اخذوا على ايديهم نجوا ونجوا
اگر وہ ان کو اسی طرح چھوڑ دیں اور انکا ارادہ پورا ہونے دیں تو سب ہلاک ہو جائینگے اور اگر انکے ہاتھ پکڑ لیں تو سب کے سب بچینگے
جميعا رواه البخارى القائم فى حدود الله تعالى معناه المنكر فيها والواقع
رواہ بخاری القائم فی حدود اللہ تعالیٰ کا معنی منکر فیہا اور الواقع
فيها ضد ذلك والله اعلم
فیہا اسکی ضد ہے واللہ اعلم
الخامس عن ام المؤمنين ام سلمة هند بنت ابى امية
پانچویں ام المومنین ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ
رضى الله تعالى عنها عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال ستكون عليكم
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت ہے کہ تم پر عنقریب
امراء فتعرفون وتنكرون فمن عرف برئ ومن انكر فقد سلم ولكن من
امیر ہونگے پس تم انکو پہچانو گے اور انکو برا جانو گے پس جس نے پہچانا وہ بری ہو گیا اور جس نے انکار کیا وہ سلامت رہا لیکن جو

تَرْضَى وَتَابِعُهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلٰوةَ

اور جنکے کاموں سے خوش ہو اور اوگی متابعت کی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اونسے لڑائی نہ کریں آپنے فرمایا نہیں جبتک تم میں نماز قائم کریں

رَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعْنَاهُ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَلَمْ يَسْتَطِعْ إِنْكَارًا بِيَدٍ وَلَا لِسَانٍ فَقَدْ

روایت کی اسکو مسلم نے اسکے معنے یہ ہیں کہ جو شخص اپنے دل سے کراہت کرے اور ہاتھ اور زبان سے انکار کرنیکی اوسکو طاقت نہ ہو وہ

بَرِئَ مِنَ الْإِثْمِ وَأَدَّى وَظِيفَتَهُ وَمَنْ أَنْكَرَ بِحَسْبِ طَاقَتِهِ فَقَدْ سَلِمَ

گناہ سے بچ گیا اور اوسنے اپنا وظیفہ ادا کردیا اور جو اپنی طاقت کے موافق انکار کرے وہ بھی معصیت سے بچ گیا

مِنْ هٰذِهِ الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ وَتَابَعَهُمْ فَهُوَ الْعَاصِي السَّادِسُ

اور جو اونکے فعل سے خوش ہو کر اونکے تابع ہو وہ عاصی ہے یہ چھٹی حدیث

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ الْحَكَمِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ

ام المؤمنین ام الحکم زینب بنت جحش رضی سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ

صلے اللہ علیہ وسلم ہیبتزدہ کی حالت میں اونکے ہاں گئے لا الہ الا اللہ ویل للعرب

مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَ

من شر قد اقترب آج کھل گئی ہے آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے اور

حَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا

حلقہ بنایا انگوٹھے اور اوسکے متصل انگلی کو حلقہ کرکے دکھلایا میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ باوجود اسکے کہ ہم میں

الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ السَّابِعُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

صالحوں کا موجود ہونا کیا ہم ہلاک ہو جائینگے آپنے فرمایا ہاں جب خباثت بہت ہو جائے متفق علیہ ساتویں حدیث ابو سعید

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ

خدری رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے رستوں میں بیٹھنے سے

فِي الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا

احتراز کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو مجالس میں باتوں کیلئے بیٹھنا ضروری ہے

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ

آپنے فرمایا اگر تم کو مجالس میں بیٹھنا ایسا ہی ضروری ہے تو رستہ کا حق

حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذٰى وَرَدُّ

ادا کیا کرو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ رستہ کا حق کیا ہوا آپنے فرمایا آنکھ نیچی کرنا اور ایذا دینے والی چیز کو روکنا اور سلام

السلام والامر بالمعروف والنهي عن المنكر متفق عليه الثامن عن ابن

کا جواب دینا اور نیکی کا امر کرنا اور برائی سے روکنا متفق علیہ آٹھویں حدیث ابن

عباس رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى خاتما من

عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں انگشتری

ذهب في يد رجل فنزعه فطرحه وقال يعمد احدكم الى جمرة من

سونے کی دیکھی کہ اس نے اتار کر پھینک دی اور فرمایا کہ تم میں سے ایک آگ کی چنگاری

نار فيجعلها في يده فقيل للرجل بعد ما ذهب رسول الله صلى الله عليه

اٹھا کر اپنے ہاتھ میں رکھ لیتا ہے جب رسول اللہ صلعم تشریف لے چلے تو لوگوں نے اس شخص کو کہا

وسلم خذ خاتمك انتفع به قال لا والله لا آخذه ابدا وقد طرحه رسول

کہ تو اپنی انگشتری اٹھا لے اور اس سے نفع حاصل کر اس نے جواب دیا نہیں مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے جب رسول

الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم التاسع عن ابي سعيد الحسن البصري

اللہ صلعم نے اس کو پھینک دیا ہے میں کبھی اس کو نہ اٹھاؤں گا۔ روایت کی اس کو مسلم نے۔ نواں حدیث۔ ابو سعید حسن بصری سے روایت ہے

ان عائذ بن عمرو دخل على عبيد الله بن زياد فقال اي بنية اني سمعت

کہ عائذ بن عمرو رضہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس آیا اور اس سے ملنے کی طلب کر کے کہا کہ اے لڑکے میں نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان شر الرعاء الحطمة فاياك ان تكون

رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے بدترین چرواہے حطمہ ہیں تو احتراز کر کہیں ان میں

منهم فقال له اجلس فانما انت من نخالة اصحاب محمد صلى الله عليه و

سے ہو جا تو عبید اللہ بن زیاد نے اس کو کہا بیٹھ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں نکمے لوگوں سے ہے

سلم فقال وهل كانت لهم نخالة انما كانت النخالة بعدهم وفي غيرهم

تو اس نے کہا کیا ان میں بھی نکمے تھے تو اس نے کہا نکمے تو ان کے بعد اور لوگوں میں پیدا ہوئے

رواه مسلم العاشر عن حذيفة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه

روایت کی اس کو مسلم نے دسویں حدیث حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ

وسلم قال والذي نفسي بيده لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر

وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا امر کیا کرو اور برائی سے نہی کیا کرو

او ليوشكن الله ان يبعث عليكم عقابا منه ثم تدعونه فلا يستجاب لكم

یا نزدیک ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر بھیجے عذاب اپنی طرف سے پھر تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو گے وہ تمہاری دعا قبول نہ ہوگی

رواہ الترمذی وقال حدیث الحادی عشر عن ابی سعید الخدری

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے گیارہویں حدیث ابو سعید

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل الجہاد کلمۃ عدل

خدری رضی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بادشاہ ظالم کے رو برو

عند سلطان جائر رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن

عدل کی بات کہنی بہتر ہے جہاد سے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

الثانی عشر عن ابی عبد اللہ طارق بن شہاب البجلی الاحمسی رضی

بارہویں حدیث ابو عبد اللہ طارق بن شہاب بجلی احمسی سے مروی ہے

اللہ عنہ ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد وضع رجلہ فی

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رکاب میں پاؤں رکھا تھا کہ ایک آدمی نے

الغرز ای الجہاد افضل قال کلمۃ حق عند سلطان جائر رواہ النسائی

پوچھا کونسا جہاد افضل ہے آپ نے فرمایا کہ ظالم بادشاہ کے روبرو سچ کہنا روایت کی یہ نسائی نے

باسناد صحیح الغرز بغین معجمۃ مفتوحۃ ثم راء ساکنۃ ثم زای ثم واو ثم راء

اسناد صحیح سے مخرج تھا غین معجمہ مفتوحہ کے پھر راء ساکنہ کے پھر زا کے پھر واو پھر راء ہے

ثور الجبل اذا کان من جلد او خشب وقیل لا یخف بجلد ولا خشب

اونٹ کے زین کا جو وہ لکڑی یا چمڑے سے ہو اور بعض نے کہا چمڑے اور لکڑی سے خاص نہیں

الثالث عشر عن ابن مسعود رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تیرہویں حدیث ابن مسعود رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل انہ کان الرجل یلقی الرجل

کہ بنی اسرائیل میں پہلے جب یہ نقصان داخل ہوا تھا کہ آدمی دوسرے کو ملتا

فیقول یا ہذا اتق اللہ ودع ما تصنع فانہ لا یحل لک ثم یلقاہ من الغد

اور کہتا اے فلانے تو اللہ سے ڈر اور یہ کام جو تو کرتا ہے چھوڑ دے کہ یہ کام تجھ کو حلال نہیں پھر دوسرے دن جب

وہو علی حالہ فلا یمنعہ ذلک ان یکون اکیلہ وشریبہ وقعیدہ

اوسکو اوسی حال میں دیکھتا تو منع نہ کیا اس بات سے کہ ہمکاسے کھانے پینے بیٹھنے اٹھنے والا ہو جائے

فلما فعلوا ذلک ضرب اللہ قلوب بعضہم ببعض ثم قال لعن الذین

جب انہوں نے ایسا کام شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل یکساں کر دیئے پھر آیت پڑھی۔

كَفَرُوا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا

داؤد اور عیسےٰ بن مریم کی زبان پر لعنت کی گئی بسبب اسکے

عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا

کہ نافرمانی کرتے تھے اور شریعت کی حد پر قائم نہ رہتے تھے جو گناہ کرتے تھے اوس سے ایکدوسرے کو روکتے نہ تھے وہ لوگ برا کام کرتے تھے

يَفْعَلُوْنَ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ

تو اونمیں سے بہتوں کو دیکھیگا کہ کافروں کو دوست کرتے ہیں برا ہے جو اونکے نفسوں نے اونکے لیئے آگے بھیجا ہے

اِلٰى قَوْلِهٖ فٰسِقُوْنَ ثُمَّ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ

فاسقون تک اپنے یہ آیتیں پڑھ کر پھر فرمایا اللہ کی قسم تم کو ضرور کا امر کرو اور ضرور بری باتوں سے منع کرو اور ضرور

وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَاْطُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا وَّلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا

ظالم کا ہاتھ پکڑو اور اوسکو حق کیطرف پھیر کر لاؤ اوسکو حق پر بند کرو بلا اللہ تعالےٰ

اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

تمہارے دلوں کو ایکدوسرے سے ٹکرا دیگا یعنے تمہارے دلوں میں پھوٹ ڈال دیگا پھر اللہ تم کو لعنت کریگا جیسے اونکو لعنت کی ابوداؤد

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ هٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے یہ ابوداؤد کے لفظ ہیں اور ترمذی کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل معاصی میں مبتلا ہو گئے علماء نے اونکو منع کیا

فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ

دے نہ رکے علماء بھی اونکے ہمنشین ہو گئے اور کھانے پینے میں اونکے ساتھ شامل ہو گئے پس خدا تعالےٰ نے اونکے دل

بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا

بیکسان کر دیئے اور بسبب اونکے عصیان اور حد پر قائم نہ رہنے کے خدا تعالےٰ نے

وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ

داؤد اور عیسےٰ بن مریم کی زبان پر اونکو لعنت کی آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے جب یہ ذکر کرنے لگے پھر بیٹھ گئے اور فرمایا

لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطُرُوْهُمْ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا قَوْلُهٗ تَاْطُرُوْهُمْ اَيْ تَعْطِفُوْهُمْ

مجھے اوس ذات پاک کی قسم ہے جسکے ہاتھ میری جان ہے کہ تم اونکو حق کیطرف پھیر دو یہ قول آپکا تاطروہم یعنی پھیر کر لاؤ اونکو

وَلَتَقْصُرُنَّهٗ اَيْ لَتَحْبِسُنَّهٗ اَلتَّرْبِعُ عَشَرَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رض قَالَ

اور لتقصرونہ یعنے البتہ روکو گے اسکو چودھویں حدیث ابوبکر صدیق رضہ سے روایت ہے کہ کہا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَكُمْ تَقْرَءُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ

کہ اے لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو اے ایمان والو تم اپنے نفسوں کا فکر کرو

لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

جب تم خود ہدایت پر ہو گئے تو جو لوگ گمراہ ہو گئے ہیں تم کو کچھ ضرر نہ دیں گے اور میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ

يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ

آپ فرماتے تھے کہ لوگ جب ظالم کو ظلم کرتا دیکھیں اور اسکے ہاتھ نہ پکڑیں تو عنقریب

يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِأَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ

اللہ تعالیٰ اپنے عذاب عام نازل کرے گا اس روایت کو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے صحیح سندوں سے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ فِي عُقُوبَةِ مَنْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ

چوبیسواں باب امر معروف اور نہی منکر کے کرنیوالے کی عقوبت کے بیان میں

أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ وَخَالَفَ قَوْلُهُ فِعْلَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ

جب اسکا فعل اسکے قول کے مخالف ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیا تم لوگوں کو

بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتٰبَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ وَقَالَ

نیکی کا امر کرتے ہو اور اپنے نفسوں کو فراموش کیے ہے حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا تم ہوش نہیں کرتے اور فرمایا

تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ

اے ایمان والو تم کیوں امر کرتے ہو اس کام کا جو تم خود نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت

أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ وَقَالَ تَعَالَى إِخْبَارًا عَنْ شُعَيْبٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

غصب کی بات ہے کہ تم کہو وہ کام جو تم خود نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ نے شعیب علیہ السلام سے خبر دی ہے

سَلَّمَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلٰى مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ أُسَامَةَ بْنِ

اور میں ارادہ نہیں کرتا کہ تم سے مخالفت کروں جو تمکو اس سے نہی کرتا ہوں۔ ابو زید اسامہ بن

زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

زید بن حارثہ رضی سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا

سَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ

قیامت کے دن ایک آدمی حاضر کیا جائیگا اور دوزخ میں گرایا جائیگا وہاں اسکے پیٹ میں سے انتڑیاں

بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ فِي الرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ

نکل پڑینگی اور وہ انکے گرد اسطرح پھریگا جیسا گدھا چکی کے گرد پھرتا ہے لوگ اسکو دیکھکر جمع ہو جائینگے

يقولون يا فلان مالك ألم تكن تأمر بالمعروف وتنهى عن المنكر فيقول

اور کہیں گے اے فلانی تجھ کیا ہوا کیا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کیا کرتا تھا وہ جواب دے گا

بلى كنت آمر بالمعروف ولا آتيه وأنهى عن المنكر وآتيه متفق عليه قوله

کہ ہاں میں لوگوں کو نیکی کا امر کیا کرتا تھا اور خود وہ کام نہ کرتا تھا اور لوگوں کو برائی سے منع کیا کرتا تھا اور خود وہ کام کیا کرتا تھا متفق علیہ

تندلق هو بالدال المهملة ومعناه تخرج والأقتاب الأمعاء واحدها قتب

تندلق ساتھ دال مہملہ کے یعنی نکلیں گی اور اقتاب آنتوں کو کہتے ہیں مفرد اوسکا قتب ہے

الباب الخامس والعشرون في الأمر بأداء الأمانة

پچیسواں باب امانت کے ادا کرنے کے حکم کے بیان میں

قال الله تعالى إن الله يأمركم أن تؤدوا الأمانات إلى أهلها

اللہ تعالے نے فرمایا ہے بیشک اللہ تعالی تمکو امر کرتا ہے کہ امانتوں کو اوسکے مالکوں کے پاس پہونچا دو

وقال إنا عرضنا الأمانة على السموت والأرض والجبال فأبين أن

اور فرمایا ہے ہمنے دکھائی امانت آسمانوں کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ

يحملنها وأشفقن منها وحملها الإنسان إنه كان ظلوما جهولا وعن

اوسکو اوٹھاویں اوس سے ڈر گئے اور اوٹھا لیا اوسکو انسان نے بیشک ہے وہ بڑا بے انصاف نادان

أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال آية المنافق

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منافق کی

ثلث إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا اؤتمن خان متفق

تین نشانی ہیں جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اوسکے پاس امانت رکھی جاوے تو خیانت

عليه وفي رواية وإن صام وصلى وزعم أنه مسلم وعن حذيفة ابن

علیہ اور ایک روایت میں ہے اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور ان باتوں سے کہے کہ میں مسلمان ہوں حذیفہ ابن

اليمان رضي الله عنه قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثين

یمان سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو دو باتیں حدیث کی بیان

قد رأيت أحدهما وأنا أنتظر الآخر حدثنا أن الأمانة نزلت في جذر

اون دونوں سے ایک تو میں نے دیکھ لی اور دوسرے کا منتظر ہوں ہم سے فرمایا تھا امانت مردوں کے

قلوب الرجال ثم نزل القرآن فعلموا من القرآن وعلموا من السنة ثم

دلوں میں نازل ہوئی پھر قرآن نازل ہوا پس انہوں نے قرآن اور سنت سے علم حاصل کیا پھر

حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ

آپ نے امانت کے اوٹھ جانیکا ذکر کیا اور فرمایا کہ امانت کی صفت پر سو جائیگا جب بیدار ہوگا تو امانت کی صفت دو سکے

قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ

دل سے قبض کیجائے ہوگی اور اوسکا اثر داغ کی مثل رہ جائیگا پھر دوسری بار سو جائیگا پھر اسکے دل سے امانت قبض کی جائیگی

فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا

اور اسکا اثر نقطہ کی مثل باقی رہ جائیگا جیسا تو انگارا کا کسی انگارا پر لڑھکا دے پھر اوس سے نقطہ سا ابھر آئے جاتا ہے تو اوسکو پھولا ہوا دیکھے

وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهُ عَلَى رِجْلِهِ فَيُصْبِحُ النَّاسُ

اور اوسکے اندر کچھ نہیں پھر کنکر لیکر اپنے پانو پر لڑھکا کے دکھلایا پھر لوگ باہم خرید و فروخت کرینگے

يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ

اور وہ میں ایسا نہ ہوگا جو امانت ادا کرے تا کہ کہا جاویگا کہ بنی فلان میں

رَجُلًا أَمِينًا حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَهُ مَا أَظْرَفَهُ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ

ایک امانتدار مرد ہے تا کہ تعریف کی کہا جاویگا کہ فلان شخص بڑا بہادر ہے بڑا ظریف بڑا دانا ہے حالانکہ اوسکے دل میں

مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيُّكُمْ

ایک رائی کے دانہ کی برابر ایمان نہ ہوگا اور بیشک مجھ پر ایک زمانہ آیا ہے کہ میں اوس میں تم میں سے کسی سے نہیں دین

بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِينُهُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا

کیا خرید و فروخت کرتا ہوں اس واسطے کہ اگر مسلمان ہوگا تو اس کا دین اوسکے خیال سے میرے حق کو واپس کریگا اور اگر نصرانی یا یہودی ہوگا

لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا

تو اوسکا حاکم اوس سے میرا حق دلوا دیگا لیکن اب تو میں کسی پر اعتماد نہیں رکھتا میں تم میں سے کسی سے نہیں لیتا مگر فلان فلان سے

متفق علیہ وَلَفْظُهُ جَذْرٌ بِفَتْحِ الْجِيمِ وَإِسْكَانِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ أَصْلُ الشَّيْءِ

متفق علیہ یہ لفظ اوسکا ہے جذر ساتھ فتحہ جیم کے اور سکون ذال معجمہ کے ہے اور وہ جڑ کو کہتے ہیں

وَلِمُسْلِمٍ كُنْتُ بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ فَوْقُ لَا تَرَى يَسِيرُ وَالْجَلُ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَإِسْكَانِ

اور مسلم کی روایت میں کنت ساتھ تا دو نقطوں والی کے تو رکیت ہے اور اجل ساتھ فتحہ میم کے اور سکون

الْجِيمِ وَهُوَ تَنْقُطُ فِي الْيَدِ وَنَحْوِهَا مِنْ أَثَرِ عَمَلٍ وَغَيْرِهِ وَقَوْلُهُ مُنْتَبِرًا أَمْرٌ بَارِزًا

جیم کے ہاتھ وغیرہ میں کام کاج سے چھالا پڑ جانیکو کہتے ہیں اور منتبرا ابھرنے والی چیز کو کہتے ہیں

قَوْلُهُ سَاعِيهِ الَّذِي عَلَيْهِ وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قولہ ساعیہ یعنے اوسکا حاکم حذیفہ اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

فَاِذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى النَّاسَ

کہا دونوں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا

فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

مومن کھڑے ہونگے تاکہ بہشت ان سے نزدیک کی جاوے پس آدم کے پاس جاکر

فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ

کہیں گے اے ہمارے باپ ہمارے لیے بہشت کھلوا دو حضرت آدم کہینگے کہ پہلے تم کو باپ کے گناہ نے بہشت سے

اَبِيْكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلَى ابْنِيْ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ

نکالا ہے میں اس کام کے لائق نہیں تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ آپ نے فرمایا پھر لوگ

اِبْرٰهِيْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِّنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ اعْمَدُوْا اِلٰى

ابراہیم کے پاس جاینگے ابراہیم کہینگے میں اس درجہ کے لائق نہیں ہیں اسکے پروردگار سے پیچھے خلیل تھا

مُوْسَى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ

موسیٰ کے پاس جاوینگے جس سے خدا تعالیٰ نے کلام کی ہے پھر لوگ موسیٰ کہاں کہ میں اسکے لائق نہیں ہوں

اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ

تم عیسیٰ کلمۃ اللہ و روح اللہ کے پاس جاؤ عیسیٰ کہینگے کہ میں اس عہدہ کے لائق نہیں

فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَيَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ

پھر لوگ محمد صلعم کے پاس آئینگے تو محمد کھڑے ہونگے اور شفاعت کا اذن دیا جاویگا اور امانت اور رحم کو بلائی جاوینگے یہ دونو پل صراط کے

الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قُلْتُ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ

دہنے بائیں کھڑے ہونگے پس تم میں سے پہلا برق کی مانند گذر جاویگا میں نے کہا میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں برق کی مانند کونسی شے ہے

الْبَرْقِ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِيْ طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ

چلتی ہے آپ نے فرمایا تم نے نہیں دیکھا کہ کس طرح گذر جاتی ہے اور پھر آتی ہے آنکھ جھپکنے میں پھر ہوا کی چال پھر پرند کی

الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِيْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ

چال اور آدمی کے دوڑنے کی چال اعمال انکے انکو لیجا رہے ہیں اور تمہارا نبی پل صراط پر کھڑا ہوا کہہ رہا ہے

رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجَزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ وَحَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ لَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ

اے پروردگار سلامت رکھ سلامت رکھ تاکہ بندوں کے اعمال عاجز ہو جاویں اور آدمی کو چلنے کی طاقت نہ رہے

اِلَّا زَحْفًا وَفِيْ حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَّاْمُوْرَةٌ تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ

اور پل صراط کے دونوں طرف آنکڑے لٹکتے ہونگے جنکو حکم ہوگا اوسکو پکڑ لینگے

فَيَخْدِشُ نَاجِيَتُهُ وَمَكْرُوسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ

بعضے اونکے زخمی ہوکر اگر میں چھوٹنے سے نجات پا لیگے اور باقی کو آگ نے پکڑ لیا ہے اور جہنم کی تہ میں ڈالے جائینگے قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں

جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ وَرَاءَ وَرَاءَ هُوَ بِالْفَتْحِ فِيهِمَا

جہنم کا گہراؤ ستر برس کی راہ ہے روایت کی ہے مسلم نے قول آپکا وراء وراء دونوں کے فتحہ کے ساتھ ہے

وَقِيلَ بِالضَّمِّ بِلَا تَنْوِينٍ وَمَعْنَاهُ لَسْتُ بِتِلْكَ الدَّرَجَةِ الرَّفِيعَةِ

اور بعض نے ضمہ کے ساتھ بغیر تنوین کے کہا ہے یعنے میں اس بلند مرتبہ کا نہیں ہوں

وَهِيَ كَلِمَةٌ تُذْكَرُ عَلَى سَبِيلِ التَّوَاضُعِ وَقَدْ بَسَطْتُ مَعْنَاهَا فِي شَرْحِ

اور یہ کلمہ بطریق تواضع ذکر کیا جاتا ہے اور میں نے شرح مسلم میں اسکے معنے

صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَعَنْ أَبِي خُبَيْبٍ بِضَمِّ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ عَبْدِ اللَّهِ

کھولدئے ہیں روایت ہے ابو خبیب سے بضمہ خاء معجمہ کے عبداللہ

ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِي

ابن زبیر سے کہ جنگ جمل کے دن زبیر رضی کھڑے ہوکر مجھے بلایا

فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ

میں اسکے پہلو میں جا کھڑا ہوا اوسنے مجھے کہا اے بیٹا آج قتل کیا جائیگا مگر ظالم یا

مَظْلُومٌ وَإِنِّي لَا أُرَانِي إِلَّا سَأُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا وَإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّي

مظلوم اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں آج مظلوم قتل کیا جاؤنگا اور مجھے اپنے قرض کا بڑا

لَدَيْنِي أَفَتُرَى دَيْنَنَا يُبْقِي مِنْ مَالِنَا شَيْئًا ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ بِعْ مَالَنَا وَ

غم ہے تیرے خیال میں کیا ہمارا مال قرض سے کچھ بچیگا پھر کہا اے بیٹا ہمارا مال فروخت کرکے

اقْضِ دَيْنِي وَأَوْصَى بِالثُّلُثِ وَثُلُثِهِ لِبَنِيهِ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ

قرض ادا کر اور ثلث کی وصیت کی اور عبداللہ بن زبیر کے بیٹوں کے واسطے

يَقُولُ ثُلُثُ الثُّلُثِ أَنْشَأَ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا بَعْدَ قَضَاءِ

تہائی کی وصیت کی کہا زبیر نے تہائی کو بھی ایک چھٹا دون تین چھٹی میں سے کہا سو بیٹوں کیلئے ہے اور اگر قرض سے کچھ مال

الدَّيْنِ شَيْءٌ فَثُلُثُهُ لِبَنِيكَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ

بچے تو ایک تہائی تیرے لڑکوں کو وصیت دیجائے کہا ہشام راوی نے کہ بعضے بیٹے

مِثْلَ وَازَى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ خُبَيْبٌ وَعَبَّادٌ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ

عبداللہ بن زبیر کے یعنی خبیب اور عباد تھے اور زبیر کے اوس دن نو

وا

وا

وا

بَنِيْنَ وَتِسْعَةَ بَنَاتٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ يُوْصِيْنِيْ بِدَيْنِهٖ وَيَقُوْلُ يَا

بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں۔ عبداللہ کہتا ہے کہ مجھے قرض کے ادا کرنے کی وصیت کرتا تھا اور کہتا تھا

بُنَيَّ اِنْ عَجَزْتَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِمَوْلَايَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا

اے بیٹے اگر تو قرض میں سے کچھ ادا کرنے کو میرے مولیٰ سے مدد مانگیو۔ عبداللہ کہتا ہے کہ مجھے

دَرَيْتُ مَا اَرَادَ حَتّٰى قُلْتُ يَا اَبَتِ مَنْ مَّوْلَاكَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا

قسم ہے میری سمجھ میں نہ آیا تھا کہ میں نے کہا کہ بیڑا موتے کون ہے اوسنے کہا کہ اللہ۔ عبداللہ کہتا ہے مجھے قسم ہے

وَقَعْتُ فِيْ كُرْبَةٍ مِّنْ دَيْنِهٖ اِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهٗ

کہ اوسکا قرض ادا کرنے میں مجھے کوئی تکلیف پیش نہ آئے کہ میں نے کہا اے زبیر کے مولیٰ اوسکا قرض ادا کر

فَيَقْضِيْهِ قَالَ فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ وَلَمْ يَدَعْ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِلَّا اَرَضِيْنَ

پس عبداللہ کی ادائی کی کوئی سبیل نکال ہی دیتا تھا وہ کہتا ہے کہ زبیر قتل ہوگیا اور درہم دینار اوسنے کچھ نہیں چھوڑا مگر کچھ زمینیں

مِنْهَا الْغَابَةَ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارَيْنِ

جملہ اوسکے ایک غابہ تھا اور گیارہ گھر مدینہ میں اور دو گھر بصرہ میں اور دو

بِالْكُوْفَةِ وَدَارًا بِمِصْرَ قَالَ وَاِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ الرَّجُلَ

کوفہ میں اور ایک مصر میں اور اوس کا قرض ہشام کا تھا کہ لوگ اوسکے پاس

كَانَ يَاْتِيْهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهٗ اِيَّاهُ فَيَقُوْلُ الزُّبَيْرُ لَا وَلٰكِنَّهٗ سَلَفٌ

مال ودیعت کے طور پر رکھنے کو لیکر آتے تھے زبیر اونکو کہا کرتا کہ وہ ودیعت نہیں یہہ میرے ذمہ قرض ہوا

اِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِيَ اِمَارَةً قَطُّ وَلَا جِبَايَةً وَّلَا خَرَاجًا وَّلَا

اپنے کہ مجھے خوف ہوتا ہے کہ ضائع ہو جائے اور وہ کبھی امارت کے متولی نہیں ہوا تھا اور نہ اوسنے کبھی زراعت اور نہ خراج اور نہ

شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ غَزْوٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ

کسی دوسری صورت سے مال حاصل کیا تھا صرف یہہ صورت تھی کہ رسول اللہ صلعم اور ابوبکر

وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَسَبْتُ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ

عمر اور عثمان رضہ کے ساتھ جہاد میں شامل رہا کرتا تھا عبداللہ کہتا ہے کہ میں نے اوسکے قرض کا

فَوَجَدْتُّهٗ اَلْفَيْ اَلْفٍ وَّمِائَتَيْ اَلْفٍ فَلَقِيَ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللّٰهِ

حساب کیا تو بائیس لاکھ نکلا حکیم بن حزام عبداللہ

ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ كَمْ عَلٰى اَخِيْ مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمَهٗ وَقَالَ مِائَةُ اَلْفٍ

بن زبیر سے ملا اور پوچھا کہ اے بھتیجے میرے بھائی کا قرض کسقدر ہے عبداللہ کہتا ہے میں نے مخفی رکھا اور کہدیا کہ ایک لاکھ

فَقَالَ حَكِيمٌ وَاللّٰهِ مَا أَرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ هٰذَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَرَأَيْتَكَ

حکیم نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ تمہارے مال اتنے بڑے قرض کی گنجائش نہیں رکھتے عبداللہ نے کہا

إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ مَا أَرَاكُمْ تُطِيقُونَ هٰذَا فَإِنْ عَجَزْتُمْ

اگر بائیس لاکھ ہو حکیم نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ تم کو اسکی طاقت ہو اگر تم قرض کے ادا کرنے سے

عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُونِي قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ قَدْ بَاعَ الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ

عاجز ہو تو مجھ سے اعانت طلب کرو زبیر نے غابہ

وَمِائَةِ أَلْفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ ثُمَّ قَامَ

ایک لاکھ ستر ہزار سے عبداللہ سے سولہ لاکھ کو فروخت کر دیا پھر

فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ شَيْءٌ فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ

لوگوں میں منادی کر دی کہ زبیر پر جس شخص کا قرض ہو وہ غابہ میں ہمارے پاس آجائے عبداللہ

ابْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ إِنْ شِئْتُمْ

ابن جعفر آیا اور زبیر کا اسکا چار لاکھ قرض تھا ابن جعفر نے عبداللہ بن زبیر کو کہا کہ اگر تم چاہو

تَرَكْتُهَا لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تُؤَخِّرُونَ

تو میں تم پر چھوڑ دوں عبداللہ نے کہا نہیں اوسنے کہا اگر تم چاہو تو اوسکے ادا کرنے میں تاخیر کر دو

إِنْ أَخَّرْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

عبداللہ نے کہا نہیں اوسنے کہا میرے لئے ایک قطعہ علیحدہ کر دو عبداللہ نے کہا

لَكَ مِنْ هٰهُنَا إِلَى هٰهُنَا فَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ مِنْهَا فَقَضَى دَيْنَهُ فَأَوْفَاهُ وَ

یہاں سے یہاں تک نہیں عبداللہ نے غابہ میں سے بعض فروخت کر کے اوسکا سب قرض ادا کر دیا اور

بَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ

باقی رہے چار حصے پچاس ہزار سے عبداللہ معاویہ کے پاس آیا اور اوسوقت اوسکے پاس عمرو بن

عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ زُبَيْرٍ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ كَمْ قَوَّمَتِ

عثمان اور منذر بن زبیر اور ابن زمعہ بیٹھے تھے معاویہ نے اوسکو کہا کہ غابہ کی

الْغَابَةَ قَالَ كُلَّ سَهْمٍ بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ مِنْهَا قَالَ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ

کیا قیمت ہوئی اوسنے کہا فی حصہ ایک لاکھ معاویہ نے کہا اوسمیں سے کیا باقی رہا اوسنے کہا چار

وَنِصْفٌ فَقَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ زُبَيْرٍ قَدْ أَخَذْتُ مِنْهَا بِمِائَةِ أَلْفٍ

حصے منذر بن زبیر نے کہا میں نے ایک حصہ زبیر کا خرید کیا میں نے قیمت پر کیا اور

قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَدْ اَخَذْتُ مِنْهَا سَهْمًا بِمِائَةِ اَلْفٍ قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ

عمرو بن عثمان نے کہا ایک حصہ ایک لاکھ کو میں نے خریدا۔ اور ابن زمعہ نے کہا

قَدْ اَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ اَلْفٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمْ بَقِيَ مِنْهَا قَالَ سَهْمٌ قَالَ

ایک حصہ ایک لاکھ کو میں نے خریدا معاویہ نے کہا اب کتنا باقی رہا دو نے کہا ڈیڑھ حصہ باقی ہے معاویہ نے کہا

قَدْ اَخَذْتُهُ بِخَمْسِيْنَ وَمِائَةِ اَلْفٍ قَالَ وَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيْبَهُ

میں نے ڈیڑھ لاکھ کو خریدا کہا اور عبداللہ بن جعفر رضہ نے اپنا حصہ

مِنْ مُعَاوِيَةَ بِسِتِّمِائَةِ اَلْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهٖ قَالَ بَنُوْ نُفَيْلٍ

چھ لاکھ کو معاویہ کے پاس فروخت کر دیا جب ابن زبیر رضہ اوسکے قرض کے ادا کرنے سے فارغ ہوا تو زبیر رضہ کے بیٹوں نے کہا

لِبَنِي الزُّبَيْرِ اقْسِمْ بَيْنَنَا مِيْرَاثَنَا قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتّٰى اُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ اَرْبَعَ

اب تو میراث ہم پر تقسیم کر دے اوسنے کہا واللہ میں تم پر تقسیم نہ کرونگا جب تک حج کے دنوں میں

سِنِيْنَ اَلَا مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا فَلْنَقْضِهٖ فَجَعَلَ كُلَّ

چار برس تک منادی کردوں کہ زبیر کے ذمہ جسکا قرض ہے وہ ہم سے آکر ادا کرے پس ہر

سَنَةٍ يُنَادِيْ بِالْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضٰى اَرْبَعُ سِنِيْنَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ وَرَفَعَ

سال حج کے دنوں میں منادی کرا دیتا جب چار سال گذر گئے تو انکے لڑکوں کو بانٹ دیا

الثُّلُثَ وَكَانَ لِلزُّبَيْرِ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَاَصَابَ كُلَّ امْرَاَةٍ اَلْفُ

اور زبیر کی چار عورتیں تھیں ہر ایک کو بارہ

اَلْفٍ وَمِائَتَا اَلْفٍ جَمِيْعُ مَالِهٖ خَمْسُوْنَ اَلْفَ اَلْفٍ وَمِائَتَا اَلْفٍ رَوَاهُ

لاکھ ملا پس اوس کا تمام مال ۵ کروڑ دو لاکھ تھا روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ وَالْاَمْرِ بِرَدِّ الْمَظَالِمِ

چھبیسواں باب ظلم کی تحریم اور مظالم کے واپس کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ وَقَالَ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کوئی نہیں گنہگاروں کا دوست اور کوئی سفارشی جسکی بات مانی جائے اور فرمایا ہے

وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَمِنْهَا حَدِيْثُ

اور ظلموں کا کوئی دوست نہیں اور نہ مدد گار۔ اور حدیثیں بہت ہیں ان میں سے ہے

اَبِيْ ذَرٍّ الْمُتَقَدِّمُ فِيْ اَوَّلِ كِتَابِ الْمُجَاهَدَةِ وَعَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

ابوذر کی حدیث جو باب المجاہدہ کے اخیر میں گذر چکی ہے جابر رضہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم
رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ظلم سے ڈرو بیشک ظلم قیامت کے دن اندھیرے
القیمۃ واتقوا الشح فان الشح اھلک من کان قبلکم حملھم علی ان سفکوا
ہونگے اور بخل سے بچو کہ بخل نے ہلاک کیا ان لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے اور انکو ابھارا کہ انہوں نے
دماءھم واستحلوا محارمھم رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ
خون کئے اور حرام کو انہوں نے حلال سمجھا رواہ مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لتؤدن الحقوق الی اھلھا یوم القیمۃ حتی یقاد
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن حقداروں کے حقوق ضرور ادا کئے جائینگے یہاں تک کہ
للشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء رواہ مسلم وعن ابن عمرو رضی اللہ عنہما قال کنا
بغیر سینگ والی بکری کو اس بکری سے جسکے سینگ ہوں قصاص دلایا جائیگا رواہ مسلم نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم
نتحدث عن حجۃ الوداع والنبی صلی اللہ علیہ وسلم بین اظھرنا ولا نعقل
حجۃ الوداع کی باتیں کیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ہوتے تھے اور ہم
ندری ما حجۃ الوداع حتی حمد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
جانتے نہ تھے کہ حجۃ الوداع کیا ہے تا آنکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و
اثنی علیہ ثم ذکر المسیح الدجال فاطنب فی ذکرہ وقال ما بعث اللہ
ثنا کی پھر مسیح دجال کا ذکر مبالغہ سے بیان کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو
من نبی الا انذر امتہ انذر نوح والنبیون من بعدہ انہ یخرج
نبی بھیجا ہے اس نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے نوح علیہ السلام نے اور اسکے بعد دوسرے انبیاء نے ڈرایا ہے دجال
فیکم فما خفی علیکم من شانہ فلیس یخفی علیکم ان ربکم لیس
دجال کا تم میں سے کچھ حال مخفی نہیں تو تم پر کچھ مخفی نہیں کہ تمہارا رب
باعور وانہ اعور عین الیمنی کانہ عینہ عنبۃ طافیۃ الا ان اللہ
کانا نہیں اور اسکے داہنی آنکھ کانی ہے گویا اسکی آنکھ انگور کا دانہ ہے آگاہ ہو اللہ تعالیٰ نے
حرم علیکم دماءکم واموالکم کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا
تم پر تمہارے خون اور مال حرام کئے ہیں جیسی حرمت اس دن تمہارے اس
فی شھرکم ھذا الا ھل بلغت قالوا نعم قال اللھم اشھد ثلثا ویلکم
اس مہینے تمہاری میں حرمت ہے پوچھا لوگوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یا اللہ گواہ رہیو تین دفعہ تم کو

أَوْ وَيْحَكُمْ انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

وائے تم کو دیکھو میرے بعد پھر مشرک ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگ جاؤ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ

روایت کی اس کو بخاری نے اور مسلم نے اسکا بعض حصہ روایت کیا عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایک بالشت بھر بھی زمین ظلم سے لیگا لے

مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم

زمینوں میں سے اوسکی گردن میں سات زمین کا طوق ڈالا جائیگا متفق علیہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُمْلِي لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ ظالم کو مہلت دیتا ہے جب پکڑتا ہے پھر اسکو چھوڑتا نہیں پھر آپ نے آیت پڑھی اور ایسے ہی

أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ مُتَّفَقٌ

تیرے رب کی پکڑ ہے جب کہ وہ بستیوں کو ظلم کرتے ہوئے پکڑتا ہے بیشک اوسکی پکڑ سخت دکھ دینے والی ہے متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

علیہ روایت ہے معاذ رضہ سے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا

سَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ

تو فرمایا کہ تو اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جاتا ہے پس انکو شہادت کی طرف دعوت کر کہ گواہی دیں اسکی

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ

کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں اگر انہوں نے تیری اس بات کو مان لیا تو اونکو خبر کر

اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا

کہ اللہ تعالیٰ نے اونپر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر انہوں نے تیری اس بات کو مان لیا

لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ

تو اونکو خبر کر کہ اللہ تعالیٰ نے اونپر صدقہ فرض کیا ہے کہ دولتمندوں سے لیکر

فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ

اونکے فقیروں کو دیا جاوے تو اگر انہوں نے تیری یہ بات بھی مان لی تو اونکے عمدہ مالوں سے احتراز کر

وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

مظلوم کی دعا سے خوف کر کہ اوسکی دعا میں اور اللہ تعالیٰ میں کچھ پردہ نہیں متفق علیہ

وعن ابی حمید عبد الرحمن بن سعد الساعدی رضی الله عنه قال

ابو حمید عبد الرحمن بن سعد ساعدی رضی سے روایت ہے

استعمل النبی صلی الله علیه وسلم رجلا من الازد یقال له ابن اللتبیة

کہ نبی صلعم نے ایک آدمی کو قبیلہ ازد میں سے جسکو ابن لتبیہ کہا جاتا ہے

علی الصدقة فلما قدم قال هذا لکم وهذا اهدی الی فقام

صدقہ تحصیل کرنے کو عامل مقرر فرمایا جب وہ صدقہ تحصیل کرکے لایا تو اس نے کہا کہ یہ مال تمہارا ہے اور یہ مجھ کو ہدیہ دیا گیا ہے پس رسول

رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر فحمد الله واثنی علیه ثم قال

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہوکر اللہ تعالے کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا

اما بعد فانی استعمل الرجل منکم علی العمل مما ولانی الله فیاتی فیقول

اما بعد میں تم میں سے ایک آدمی کو عامل بناتا ہوں اون چیزوں کا جنہیں اللہ تعالی نے مجھے متولی بنایا ہے پھر وہ آکر کہتا ہے

هذا لکم وهذا هدیة اهدیت لی افلا جلس فی بیت ابیه وامه حتی

یہ تمہارا مال ہے اور یہ ہدیہ دیا گیا ہے تو وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھ جاتا پھر

تاتیه هدیته ان کان صادقا والله لا یاخذ احد منکم شیئا بغیر حقه

اگر سچا ہے تو اور سچ کہنے والا ہے تو اسکو ہدیہ آجایا کرے واللہ تم میں سے اگر کوئی کچھ ناحق لے گا

الا لقی الله تعالی یحمله یوم القیمة فلاعرفن احدا منکم لقی الله تعالی یحمل بعیرا

تو قیامت کے دن اوس چیز کو اٹھائے ہوئے اللہ تعالی کے سامنے حاضر ہوگا اور میں پہچانوں گا تم میں سے اوس شخص کو

له رغاء او بقرة لها خوار او شاة تیعر ثم رفع یدیه حتی رأی بیاض

کہ اونٹ آواز کرتا ہوگا یا گائے کہ اوس کی آواز ہوتی ہوگی یا بکری پکارتی ہوگی اوٹھائے ہوئے اللہ تعالی کے سامنے حاضر ہوگا پھر رسول اللہ صلعم نے دونوں ہاتھ اتنا اٹھائے

ابطیه فقال اللهم هل بلغت متفق علیه وعن ابی هریرة رضی الله

کہ ہم نے بغل مبارک دیکھی فرمایا اے اللہ کیا میں نے احکام پہنچا دیئے متفق علیہ۔ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من کانت عنده مظلمة

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے ذمہ اپنے بھائی کے کوئی ایسی چیز ہو

لاخیه من عرضه او من شیء فلیتحلله منه الیوم من قبل ان لا یکون

جو ظلم سے اوسکی ہتک عزت کی ہو یا کوئی اور شے ہو اوسکو لازم ہے کہ وہ یہاں اوس کو معاف کرلے اور اپنے ذمہ کو اوس کے یعنی

دینار ولا درهم ان کان له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمته وان

دینار ہو گا نہ درہم اگر اوسکے عمل صالح ہوں گے تو اوسکے حق کی مقدار اسکے اعمال میں سے عوض دلایا جائے گا اور اگر

لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

عمل صالح نہ ہونگے تو خطاء کے گناہ اوپر ڈالے جائینگے۔ روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے

هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى

جو چھوڑ دے ان کاموں کو جنہیں خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ متفق علیہ اوسی سے روایت ہے کہ نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اللہ علیہ وسلم کے اسباب پر ایک شخص مقرر تھا اوسکو کرکرہ کہا جاتا تھا وہ فوت ہوگیا اور رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً

علیہ وسلم نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے پس لوگ اوسکی طرف نظر کرنے گئے سو انہوں نے ایک عبا قبل پائی

قَدْ غَلَّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ النَّبِيِّ

جو اوسنے اسباب میں سے چرالی تھی یہ بخاری نے۔ ابوبکر نفیع بن حارث سے روایت ہے کہ فرمایا نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ زمانہ گھوم کر آگیا ہے مثل اوس صورت کے جسمیں

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ

آسمانوں اور زمین کو برس بارہ مہینے کا ہے۔ اونمیں سے چار حرام ہیں تین

ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَ

ذوالقعدہ اور ذوالحجہ اور محرم اور رجب مضر کا جو جمادی الاخری

شَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ

اور شعبان کے درمیان ہے یہ کونسا مہینہ ہے ہم نے کہا خدا اور اوسکا رسول خوب جانتے ہیں پس حاضرین سو گئے یہانتک کہ ہم خیال کرتے تھے

سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا

کہ شاید اوسکا نام رکھ دینگے اپنے زمانہ کا۔ ذوالحجہ نہیں ہے کہا ہاں ہے فرمایا یہ کونسا

قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ

شہر ہے ہم نے کہا خدا اور اوسکا رسول خوب جانتے ہیں پس حاضرین سو گئے یہانتک کہ ہم خیال کرتے تھے کہ شاید اوسکا نام رکھ دینگے اپنے فرمایا

أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ

کیا یہ بلدہ نہیں ہے کہا ہاں ہے آپنے فرمایا یہ کونسا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں پھر آپ خاموش رہے۔

حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ

یہانتک کہ ہمنے ظن کیا کہ اسکا نام کچھ اور رکھیگے آپنے فرمایا یہ یوم النحر نہیں ہے ہمنے کہا ہاں ہے

فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا

آپنے فرمایا کہ تمہارے خون اور مال اور عزت تمپر حرام ہیں مثل حرام ہونے اس دن کے

فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ

شہر میں اس مہینہ میں اور تم عنقریب اپنے رب کی ملاقات کروگے اور خدا تعالیٰ تم سے تمہارے اعمال پوچھیگا۔

أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ

خبردار میرے بعد تم ایسے منکر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگے جاؤ خبردار

الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ

حاضرین غائبوں کو پہونچادیں شاید بعض ان لوگوں میں سے جنکو احکام پہونچادی بعض سننے والے سے زیادہ

مَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یاد رکھنے والا ہو پھر آپنے فرمایا خبردار میں نے احکام پہونچادیئے ہمنے کہا ہاں آپنے فرمایا اے اللہ تو گواہ ہو متفق علیہ

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ رض حارثی رض سے روایت ہے کہ رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کا فی حق قسم کھاکر چھین لیگا

أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا

اللہ تعالیٰ نے اوسکے لئے دوزخ کی آگ واجب کردی اور جنت اوپر حرام ٹھہرادی ایک آدمی نے کہا اگرچہ وہ چیز

يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

آپنے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ٹہنی ہو روایت کی یہ مسلم نے روایت ہے۔

عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عدی بن عمیرہ رض سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ

کہ فرماتے تھے ہم جس شخص کو کسی عمل پر مقرر کریں پھر وہ ہم سے ایک سوئی یا سوئی سے زیادہ ہم سے چھپاوے تو وہ

غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي

خیانت ہی قیامت کے دن اونٹ لیکر خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوگا۔ ایک شخص سیاہ فام انصار میں سے گویا میں

أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ

اوسکو دیکھتا ہوں کہ کھڑا ہوکر کہنے لگا یا رسول اللہ اپنا عمل مجھ سے واپس کرلو آپنے فرمایا تجھے کیا ہوا اوسنے کہا میں نے آپ کو

تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ

ایسی ایسی باتیں کہتے سنا ہے آپنے فرمایا میں بھی ایسی کہتا ہوں کہ جس کو ہم عامل بنائیں اوسکو لازم ہے کہ

بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کم و بہت جو کچھ ہو حاضر کرے جو کچھ اوسمیں سے اوسکو دیا جائے لیلیوے اور جس سے روکا جائے رک جاوے روایت کی مسلم نے

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ

عمر بن خطاب رضؓ سے روایت ہے کہ جسبر کے دن

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ وَفُلَانٌ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے یاروں میں سے ایک جماعت آکر کہنے لگی کہ فلانا شہید ہے اور فلانا

شَهِيدٌ حَتّٰى مَرُّوا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

شہید ہے تا ایک شخص پر جو گذرے اوہوں نے اوسکا نام لے کر کہا کہ فلانا شہید ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي

نہیں میں نے اوسکو بسبب خیانت کرنے اوپر چوری کرنے ایک چادر یا ایک کمل کے دوزخ کی آگ میں دیکھا ہے روایت کی مسلم نے۔ ابو

قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيٍّ رضؓ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ

قتادہ حارث بن ربعی رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

خطبہ فرمایا

فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْإِيمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ

پھر صحابہ کے میں ذکر کیا درمیان اوسکے یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان اللہ تعالیٰ کے بہتر سب عملوں سے افضل ہیں

فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَتُكَفِّرُ

ایک آدمی نے کھڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ آپ فرمایئے اگر میں فی سبیل اللہ مارا جاؤں تو میرے

عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ

گناہ کا کفارہ ہو جاوینگے آپنے فرمایا ہاں اگر تو اللہ کی

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ

راہ میں مارا گیا درحالیکہ صبر کرنے والا حاصل نیت کرنیوالا ثواب کا سامنے رہنے والا پیٹھ نہ دینے والا تو ہر آپنے فرمایا

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ قُلْتَ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

تو نے کس طرح کہا اوسنے عرض کی آپ فرمایئے اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں

اَتُکَفِّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ

تو میرے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا آپنے فرمایا ہاں درحالیکہ تو

صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ قَالَ لِیْ ذٰلِکَ

صبر کرنیوالا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی طلب کرنیوالا اچھائی سامنے کرنیوالا اور پیٹھ نہ دینیوالا ہو مگر قرض کہ جبرئیل نے مجھے یہ کہا ہے

رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

روایت کی اسکو مسلم نے ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ فَقَالُوْا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْھَمَ

علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے لوگوں نے کہا ہمارے میں مفلس وہ ہے جسکے پاس نہ درہم ہو

لَہٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِصَلٰوۃٍ

اور نہ کچھ مال اسباب ہو آپنے فرمایا میری امت میں کہ قیامت کے دن وہ شخص مفلس ہوگا جسنے اوتا ہیں نماز

وَصِیَامٍ وَزَکٰوۃٍ وَیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا وَقَذَفَ ھٰذَا وَاَکَلَ مَالَ ھٰذَا

اور روزے اور زکوٰۃ ادا کی ہو اور کسی کو گالی دی ہوگی اور کسیکو تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا

وَسَفَکَ دَمَ ھٰذَا وَضَرَبَ ھٰذَا فَیُعْطٰی ھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ وَھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ

اور کسی کا خون کیا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا پس اسکے حسنات اس کو اور اوسکو دیدیے جائینگے

فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْہِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاھُمْ فَطُرِحَتْ

اگر اوسکے نیک اعمال لوگوں کے حقوق ادا کرنے سے پہلے ہی تمام ہو گئے تو اوڈالے گئے گناہ

عَلَیْہِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ

اسکے سر پر ڈال کر دوزخ کی آگ میں گرویا جائیگا روایت کی اسکو مسلم نے ام سلمہ رضہ سے مروی ہے کہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ وَاِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میں تمہارے جیسا آدمی ہوں اور تم میرے پاس جھگڑے فیصل کرانے کو لاتے ہو اور شاید

اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِہٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیَ لَہٗ نَحْوَ مَا

تم میں سے بعضے اپنی حجت کے ثبوت میں اپنی خوش بیانی کے سبب سچے ہو۔ بیان کرنیوالا ہوں پس میں اوسکا بیان سنکر اوسکے لئے

اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِحَقِّ اَخِیْہِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ قِطْعَۃً مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ

حکم کردوں جس شخص کو دوسرے کے حق میں میں فیصلہ میں لاؤں دوں پس بیشک میں اوسکو آگ کا ٹکڑا دیتا ہوں سو وہ

عَلِيمُ الْحَنَ اَیْ اَعْلَمُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

الحن یعنے زیادہ فہم کو تو یہ جاننے والا ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَالَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن ہمیشہ دین کی طرف سے کشادش میں رہتا ہے جبتک خون حرام کو نہ پہنچے

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ تَامِرٍ الْاَنْصَارِيَّةِ وَهِيَ امْرَاَةُ حَمْزَةَ

روایت کی بخاری نے خولہ بن تامر انصاریہ حمزہ سے روایت ہے

قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ رِجَالًا

کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ بہت آدمی

يَخُوضُونَ فِي مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اللہ کے مال میں سے ناحق تصرف کرتے ہیں قیامت کے دن انکو آگ ملیگی روایت کی بخاری نے

الباب السابع والعشرون في تعظيم حرمات المسلمين

ساتیسواں باب مسلمانوں کی حرمتوں کی تعظیم

وبيان حقوقهم والشفقة عليهم والرحمة لهم قال الله تعالى ومن

اور حقوق اور اوپر شفقت اور رحمت کرنیکے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو شخص

يعظم حرمات الله فهو خير له عند ربه وقال تعالى ومن يعظم

اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی تعظیم کرے اسکے لئے یہ کام بہتر ہے اپنے رب کے نزدیک اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور

شعائر الله فانها من تقوى القلوب وقال تعالى واخفض

جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعظیم کرے وہ تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے اور فرمایا تو مومنوں کیلئے

جناحك للمؤمنين وقال تعالى من قتل نفسا بغير نفس

اپنے بازو جھکا دے اور فرمایا جو شخص کسی نفس کو بغیر کسی قصاص کے

او فساد في الارض فكانما قتل الناس جميعا ومن احياها فكانما

یا بغیر فساد کے زمین میں قتل کر ڈالے اسنے سب آدمی قتل کر دیئے اور جو شخص اوسکو زندہ رکھے گویا

احيا الناس جميعا وعن ابي موسى رضي الله عنه قال قال رسول

اوسنے سب آدمی زندہ رکھے ابی موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن ایک دوسرے کیلئے دیوار کی طرح ہے کہ اوسکا بعض دوسرے بعض کو

بعضا متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

مضبوط کرے رمتفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

من مر في شيء من مساجدنا أو أسواقنا ومعه نبل فليمسك أو

جو شخص ہماری مسجدوں یا بازاروں میں گزرے اور اوسکے پاس تیر ہوں اوسکو لازم ہے کہ بند کرے یا

ليقبض على نصالها بكفه أن يصيب أحدا من المسلمين منها شيء متفق

اپنے ہاتھ سے اوسکی پکڑ کے واسطے اپنے ہاتھ کر لیوے اس سے کہ کسی مسلمان کو تیر لگ کر زخم جاوے۔ متفق

عليه وعن النعمان بن بشير رضي الله عنهما قال قال رسول

علیہ نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہے کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمنين في توادهم وتراحمهم وتعاطفهم

اللہ صلعم نے فرمایا کہ مومن ایک دوسرے سے دوستی کرنے اور ترحم کرنے اور محبت کرنے میں ایک بدن کی مثل

مثل الجسد إذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر و

ہیں جب ایک عضو بدن میں سے بیمار ہو جاتا ہے تو باقی بدن کے اعضا بیخوابی اور

الحمى متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قبل النبي صلى

تپ میں شریک ہو جاتے ہیں متفق علیہ۔ روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ

الله عليه وسلم الحسن بن علي رضي الله عنهما وعنده الأقرع بن حابس

علیہ وسلم نے حسن بن علی رضہ کو بوسہ دیا۔ اور اوسکے پاس اقرع بن حابس موجود تھا۔

فقال الأقرع إن لي عشرة من الولد ما قبلت منهم أحدا فنظر إليه

اقرع نے کہا کہ میرے دس فرزند ہیں میں نے کبھی کسیکو بوسہ نہیں دیا۔

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من لا يرحم لا يرحم متفق عليه

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف دیکھکر فرمایا کہ جو رحم نہ کرے وہ رحم نہیں کیا جاتا متفق علیہ

وعن عائشة رضي الله عنها قالت قدم ناس من الأعراب على

روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا لوگ گنوار کچھ

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا أتقبلون صبيانكم فقالوا نعم

رسول اللہ صلعم کے پاس آئے اور کہا کہ تم اپنے لڑکوں کو بوسہ دیا کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں

فقالوا لكنا والله ما نقبل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أو أملك

وہ بولے ہم تو اللہ کی قسم ہے بوسہ نہیں دیتے رسول اللہ صلعم نے فرمایا

إِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

اگر خدا تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت نکال دی ہو تو مجھے کیا اختیار ہے کہ تمہارے دلوں میں رحمت ڈالوں۔ متفق علیہ۔ اور جریر بن عبداللہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمِ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگوں پر

النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ إِنَّ

رحم نہ کرے اللہ تعالیٰ اوس پر رحمت نہیں کرتا۔ متفق علیہ۔ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو چاہیے کہ نماز ہلکی پڑھا کرے

فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ

کیونکہ ہیں کمزور اور بیمار اور بوڑھے اور جب کوئی اکیلا نماز پڑھے تو جتنی چاہے

مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَذَا الْحَاجَةِ وَعَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ

دیر لمبی کرلیا کرے۔ متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اور جس کو حاجت والے ہوں۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا

إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ

بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عمل کو چھوڑ دیا کرتے تھے حالانکہ آپکو اوس

يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

عمل کا کرنا پسند ہوتا ہے اس خوف سے کہ اوسکو کرنے لگ جائینگے پھر اون پر فرض ہو جائیگا۔ متفق علیہ۔ اور

عَنْهَا قَالَتْ نَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ

اوسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے لوگوں کو صوم وصال سے رحمۃ اوپر ترس کرکے منع کیا

فَقَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ فَقَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَ

اوں نے کہا آپ صوم وصال رکھتے ہیں فرمایا کہ میری اور تمہاری ایک سی حالت نہیں۔ مجھ کو میرا رب کھانا کھلاتا ہے اور

يَسْقِينِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ يَجْعَلُ فِي قُوَّةِ مَنْ أَكَلَ وَشَرِبَ

پانی پلاتا ہے۔ متفق علیہ۔ یعنی مجھ میں اس کھانے پینے والے کی قوت پیدا کر دیتا ہے

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

ابو قتادہ حارث بن ربعی رضہ سے روایت ہے کہ کہا کہ فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأُرِيدُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نماز کو کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں

أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ

کہ لمبی کروں پھر سنتا ہوں لڑکے کا رونا تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں درمیانے درجہ چلنے اس بات کی کہ اوسکی ماں پر

عَلَى أُمِّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

مشقت ڈالوں فقط روایت کی بخاری نے اور روایت ہے جندب بن عبداللہ رضہ سے کہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے صبح کی فقط پس وہ ذمہ میں

اللَّهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ

اللہ کے ہے پس نہ طلب کرے تم سے اللہ واسطے ذمہ اپنے کے ساتھ کسی چیز کے پس وہ جسکو کہ طلب کرے گا اللہ ذمہ اپنے کے سے کسی چیز کے

يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

پکڑیگا اوسکو پھر گرا دیگا اوسکو اوندھا اوسکے منہ کے بل دوزخ کی آگ میں روایت کی یہ مسلم نے ابن عمر رضہ سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اوسپر ظلم کرے اور نہ

وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ

اوسکو پہنچائے اور جو شخص رہا ہو بھائی کی حاجت روائی میں ہوا اللہ اوسکی حاجت روائی میں ہوا اور جو شخص مسلمان سے کوئی رنج دور کرے

عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اللہ تعالیٰ قیامت کے رنجوں میں سے اوسکے رنج دور کریگا اور جو شخص مسلمان پر پردہ ڈالے قیامت کو خدا تعالیٰ اوسپر پردہ ڈالے گا۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

متفق علیہ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُونُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ

نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ خیانت کرے اوسکی اور نہ جھوٹ بولے اوس سے اور نہ ترک مدد کرے اوسکی

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ التَّقْوَى هَهُنَا بِحَسْبِ

مسلمان کے سب چیزیں مسلمان پر حرام ہیں آبرو اور مال اور خون اس کا تقویٰ یہاں ہے

امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْتَقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

آدمی کے لئے برائی کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کی حقارت کرے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا

حسن ہے اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے کو حسد مت کرو

وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَ

اور نہ ناجش مت کرو اور ایک دوسرے سے بغض مت رکھو اور ایک دوسرے کی طرف پشت مت کرو اور تم میں کوئی دوسرے کی سودا پر سودا مت کرے

كُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ

اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ ظلم کرے اس پر اور نہ بے مدد کرے اس کی اور حقیر نہ جانے اس کو نہ تو بھی یہاں

التَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيرُ إِلٰى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ

ہے اور بتلاتے ہیں سینہ کی طرف تین بار کافی ہے آدمی کے لئے برائی کہ حقیر جانے

أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اپنے مسلمان بھائی کو ہر چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے اس کا خون اور اس کا مال اور اس کی عزت

اَلنَّجْشُ أَنْ يَزِيدَ فِي ثَمَنِ سِلْعَةٍ يُنَادِي عَلَيْهَا فِي السُّوقِ وَنَحْوِهِ وَلَا غَبَنَ

ناجش کہتے ہیں کہ بازار وغیرہ میں کوئی چیز بکتی ہو اور وہ اس کو سنکر خریدنا چاہے

لَهُ فِي شِرَائِهَا بَلْ يَقْصِدُ أَنْ يَغُرَّ غَيْرَهُ وَهٰذَا حَرَامٌ وَالتَّدَابُرُ أَنْ يُعْرِضَ عَنْ

اور سودا بیچنا نہیں خریدنے کے صرف

الْإِنْسَانِ وَهَجْرُهُ وَيَجْعَلَهُ كَالشَّيْءِ الَّذِي وَرَاءَ الظَّهْرِ وَالدُّبُرِ وَعَنْ

مشارکت کرے بیچنے اور سودا اس چیز کی مثل ہو جو پشت کے پیچھے گرا دی گئی ہو اور مراد بیٹھ ہے انس رضی اللہ عنہ سے

أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى

وہ روایت کرتے ہیں نبی صلعم سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوتا جبتک کہ جو چیز

يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

پسند کرے اپنے لئے وہ پسند رکھے وہی چیز اپنے مسلمان بھائی کے لئے اور دوست رکھے اس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

وسلم نے فرمایا ہے کہ تو اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو ایک آدمی نے عرض کی اے رسول اللہ

إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ قَالَ تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ

وہ مظلوم ہو تو میں اس کی نصرت کروں آپ فرماتے کہ اگر وہ ظالم ہو تو اس کو قوت اس کی مدد کس طرح کروں آپ نے فرمایا کہ تو اس کو ظلم سے

الظُّلْمِ فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

روک کر یا منع کر تو اس کی یہ مدد ہے روایت کی ہے بخاری نے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے حق مسلمان پر پانچ ہیں

السَّلَامِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةِ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

سلام کا جواب دینا اور بیمار کی پوچھنا۔ اور جنازہ پر حاضر ہونا۔ اور دعوت قبول کرنی اور چھینکنے والے کا جواب دینا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ إِذَا لَقِيتَهُ

متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان کے حق میں مسلمان پر چھ چیزیں ہیں جب تو اس سے ملاقات کرے

فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ

تو اس کو سلام کر جب وہ تجھ کو دعوت کرے تو قبول کر اور جب وہ خیر خواہی چاہے تو خیر خواہی کر جب وہ چھینکے اور

فَحَمِدَ اللَّهَ فَسَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ وَعَنْ أَبِي عُمَارَةَ

پھر الحمد للہ کہے تو اس کو جواب دے اور جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کر اور جب مر جائے تو اس کے جنازہ کے پیچھے جا۔ ابو عمارہ

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو

بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ

سات چیزوں کا امر کیا اور سات چیزوں سے ہم کو منع کیا ہم کو بیمار پرسی کی اور جنازہ کے پیچھے جانے اور چھینکنے والے کے جواب دینے اور قسم

الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَ

کھانے والے کی قسم کو پورا کرنے اور مظلوم کی مدد اور دعوت کرنے والے کی اجابت اور سلام کے پھیلانے کا ہم کو حکم کیا۔ اور ہم کو منع کیا

نَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ أَوْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ

انگوٹھیوں یا انگوٹھی بنانے سے اور چاندی کے برتن میں پانی پینے اور سرخ زین پوش بنانے اور

وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي

قسی اور اطلس پہننے سے منع فرمایا۔ متفق علیہ اور ایک روایت

رِوَايَةٍ وَإِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ لِمُبَاشَرَةِ بَيَاضٍ مُنْشَأَةٍ مِنْ تَحْتِ قَلِّ

میں پہلے سات میں گم شدہ چیز کی تعریف کرنی آئی ہے بیاض سادہ کا ریشم سے دونوں کی ملاوٹ سے

الْأَلِفِ وَتَاءٍ مُثَلَّثَةٍ بَعْدَهَا وَهِيَ جَمْعُ مَيْثَرَةٍ وَهِيَ شَيْءٌ يُتَّخَذُ مِنْ حَرِيرٍ وَتُحْشَى

الف اور تاء مثلثہ کے بعد کے میثرہ کی جمع ہے اور وہ ایک قسم کی گدی ہوتی ہے جو کہ ریشم سے بناتے ہیں اور روئی وغیرہ سے

قُطْنًا أَوْ غَيْرَهُ وَيُجْعَلُ فِي السَّرْجِ وَكُورِ الْبَعِيرِ وَيَجْلِسُ عَلَيْهِ الرَّاكِبُ وَالْقَسِّيُّ

اونٹ کے پالان اور کجاوہ پر کام میں لاتے ہیں اور سوار اس پر بیٹھتا ہے اور قسی

بِفَتْحِ الْقَافِ وَكَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ الْمُشَدَّدَةِ وَهِيَ ثِيَابٌ تُنْسَجُ مِنْ حَرِيرٍ

قاف کی فتحہ اور سین مہملہ مشددہ کی کسرہ سے ایک کپڑا ہے کہ ریشم

وَكِتَابَانِ مُخْتَلِطَيْنِ إِنْشَادُ الضَّالَّةِ تَعْرِيفُهَا

اور کتاب کو ملا کے بنے ہیں انشاد ضالہ سے مراد مشہور کرنا ہے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ سَتْرِ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ

اٹھائیسواں باب مسلمانوں کے چھپے پوشیدہ ڈھانپے اور

النَّهْيِ عَنْ إِشَاعَتِهَا لِغَيْرِ ضَرُوْرَةٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ

بلا ضرورت ان کے ظاہر کرنے سے نہی کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لوگ چاہتے ہیں

اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَ

کہ رواج پاوے بدکاری کا ایمان والوں میں ان کو دکھ کے مارنے دنیا اور آخرت

الْاٰخِرَةِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ

کوئی بندہ کسی بندہ پر پردہ پوشی نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوسکی پردہ پوشی کرے گا روایت کی یہ

مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

مسلم نے اوسی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا کہ فرماتے تھے میری

اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ عَمَلًا

تمام امت معاف ہے پوشیدہ گناہ اور ظاہر ہونے میں سے ہے کہ آدمی رات کو کوئی

بِاللَّيْلِ ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ

کام کرے اور صبح کرے اور اللہ تعالیٰ نے اوپر پردہ ڈال رکھا ہے پھر وہ لوگوں کو کہے اے فلانے میں نے رات

كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سَتْرَ اللّٰهِ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ

کیا ہے ایسا ایسا عمل کیونکہ رات کو اوپر پردہ ڈال رکھا تھا اوسکے رب نے پس صبح کو اوسنے اللہ کا پردہ ڈالا ہوا منکشف کر دیا۔ متفق

عَلَيْهِ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ

علیہ اوسی سے روایت ہے وہ روایت کرتا ہے نبی صلعم سے فرمایا کہ جب لونڈی زنا کرے کسی تم میں سے اور زنا اوسکا ظاہر ہو جائے تو اوسکو زنا کی سزا کی جاوے اور نہ عار

وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ الثَّانِيَةَ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ

دلائی جاوے اوسپر پھر دوسری بار زنا کرے تو پھر اوسکو سزا دی جاوے اور تثریب نہ کیجاوے۔ پھر اگر تیسری بار زنا کرے

الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَلتَّثْرِيْبُ التَّوْبِيْخُ وَعَنْهُ قَالَ

تو اوسکو فروخت کر دے اگرچہ ایک رسی بال سے بنی ہوئی اوسکی قیمت میں ملے تثریب تہدید کرنا ہے۔ متفق علیہ۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

کہ ایک شخص نبی صلعم کے سامنے حاضر کیا گیا کہ اوسنے شراب پی تھی ع آپنے فرمایا کہ اسکو مارو کہا ابو ہریرہ نے

فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَمِنَّا الضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا

کہ ہم میں سے کوئی اوسکو ہاتھ سے مارتا تھا اور کوئی جوتی سے مارتا تھا اور کوئی کپڑے اوسکو مارتا تھا جب وہ

انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا

پھر کر چلا تو لوگوں میں سے ایک شخص نے اوسکو کہا کہ تجھے اللہ خوار کرے آپنے فرمایا ایسا مت کہو تم اسپر

عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

شیطان کی اعانت مت کرو۔ روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِيْنَ

انتیسواں باب مسلمانوں کی حاجت روائی کے بیان میں

قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم نیکی کرو شاید تم کو نجات حاصل ہو۔ ابن عمر رض سے روایت ہے۔

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اوس پر ظلم کرے

وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللهُ فِيْ حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ

اور نہ اوسکو پہنچائے جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت روائی میں ہو اللہ تعالیٰ اوسکی حاجت روائی میں ہوتا ہے اور جو شخص کسی

مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ

کے رنج کو دور کرے خدا اللہ قیامت کے رنجوں میں سے اوسکا ایک رنج دور کریگا اور جو شخص

مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مسلمان کے پردہ ڈالے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوسکے پردہ ڈالیگا ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ

کہ جو شخص مومن سے دنیا کے رنجوں میں سے کوئی رنج

الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ

دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے رنجوں میں سے اوسکے رنج دور کریگا اور جو شخص تنگدست پر آسانی کرے

يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ اوسکو دنیا اور آخرت میں آسانی کریگا۔ اور جسنے پردہ ڈالا مسلمان پر وہ ڈالیگا اللہ دنیا میں

وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ وَمَنْ سَلَكَ

اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندہ کی اعانت میں ہوتا ہے جبتک بندہ اپنے بھائی کی اعانت میں ہوتا ہے۔ اور جو شخص علم کی طلب

طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ

میں سفر کرے اللہ تعالیٰ اسکے لئے بہشت کیطرف راستہ آسان کر دیتا ہے اور نہیں جمع ہوتی کوئی قوم کسی

فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ یَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهٗ اِلَّا نَزَلَتْ

گھر میں اللہ کے گھروں میں سے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں اور باہم دگر درس کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے

عَلَیْهِمُ السَّكِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ

ان پر سکینہ نازل کی رحمت انکو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انکو احاطہ کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

فِیْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ان لوگوں میں جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں انکا ذکر کرتا ہے اور جس شخص کو اسکا عمل پیچھے کر دیگا اسکا نسب اسکو آگے نہ

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ فِی الشَّفَاعَةِ

تیسواں باب شفاعت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّكُنْ لَّهٗ نَصِیْبٌ مِّنْهَا وَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو شخص نیک سفارش کریگا اسکو اس سے حصہ ملے گا۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

روایت ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلٰی جُلَسَائِهٖ فَقَالَ اشْفَعُوْا

جب کوئی حاجتمند آتا تو آپ اپنے پاس بیٹھنے والوں کیطرف توجہ کرکے فرماتے کہ تم سفارش کرو تم کو اجر

تُؤْجَرُوْا وَیَقْضِی اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ مَا اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ

ملیگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے کرتا کام کیونکہ ہوتا ہے اپنے نبی صلعم کی زبان پر جو چاہتا ہے متفق علیہ۔ اور ایک

رِوَایَةٍ فَمَا شَاءَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قِصَّةِ بَرِیْرَةَ وَ

روایت میں ہے جو چاہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بریرہ

زَوْجِهَا قَالَ قَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِیْهِ قَالَتْ

اور اسکے خاوند کے قصہ میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے بریرہ کو کہا کہ اگر تو اسکی طرف رجوع کر لے تو اس نے کہا

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْمُرُنِیْ قَالَ اِنَّمَا اَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِیْ فِیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

یا رسول اللہ آپ مجھ امر کرتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں میں شفاعت کرتا ہوں اسنے عرض کی پھر اسکی حاجت نہیں روایت کی اسکو بخاری نے

اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی الْاِصْلَاحِ بَیْنَ النَّاسِ

باب اکتیسواں لوگوں میں صلح کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰھُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَۃٍ اَوْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بھلائی اکثر مشورت میں نہیں ہوتی مگر جو شخص صدقہ کا

مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ وَقَالَ تَعَالٰی وَالصُّلْحُ خَیْرٌ ۝

حکم کرے یا نیک کام کا یا لوگوں میں اصلاح کا اور فرمایا ہے اور صلح بہتر ہے

وَقَالَ تَعَالٰی فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ وَقَالَ تَعَالٰی اِنَّمَا

اور فرمایا ہے ڈرو اللہ سے اور اصلاح کرو آپس میں صلح کراؤ۔ اور فرمایا ہے کہ

الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

مومن بھائی ہیں سو صلح کرا دو اپنے بھائیوں میں صلح کرا دو۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْہِ

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ہر ایک عضو پر

صَدَقَۃٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْہِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ وَ

ہر روز جس میں سورج نکلتا ہے صدقہ ہے دو

تُعِیْنُ الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِہٖ فَتَحْمِلُہٗ عَلَیْھَا اَوْ تَرْفَعُ لَہٗ عَلَیْھَا مَتَاعَہٗ صَدَقَۃٌ

آدمی کی مدد کرنا اس کی سواری میں اس کو سوار کرنا یا اس کا اسباب سوار کرنا صدقہ ہے اور

وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ وَبِکُلِّ خُطْوَۃٍ تَمْشِیْھَا اِلَی الصَّلٰوۃِ صَدَقَۃٌ وَ

اچھا کلمہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک قدم جو نماز کی طرف چلے صدقہ ہے اور

تُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا صدقہ ہے متفق علیہ ابوہریرہ کی حدیث سے

یُصْلِحُ بَیْنَھُمَا بِالْعَدْلِ وَعَنْ اُمِّ کُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ

ان دو فریقوں میں عدل سے صلح کرا دے ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی سے روایت ہے

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا کہ

لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ فَیَنْمِیْ خَیْرًا اَوْ یَقُوْلُ خَیْرًا مُتَّفَقٌ

جھوٹا نہیں جو دو آدمی میں ملاپ کرا دے سو نیک بات کہے یا اپنی طرف سے جوڑے نیک۔ ملاپ کیواسطے متفق

عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ زِيَادَةٌ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا

علیہ اور مسلم کی روایت میں زیادہ ہے وہ بیان کرتی ہے کہ میں نے اسکو کبھی کسی بات میں سے کسی شے میں

يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ يَعْنِي الْحَرْبَ وَالْإِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثُ

نہیں سنا کہ لوگ کہتے ہیں مگر تین میں یعنی لڑائی میں اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرانے میں اور

الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

مرد کا اپنی عورت سے باتیں کرنا ہے اور عورت کا خاوند سے باتیں کرنی ہے۔ روایت ہے عائشہ رضی سے

قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ

کہ رسول اللہ صلعم نے کسی آواز جھگڑنے والوں کی جو دروازہ میں

عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَ

بلند آواز سے جھگڑتے تھے انمیں سے ایک دوسرے سے قرض میں سے کچھ چھوڑنا چاہتا اور نرمی کرنیکا سوال کرتا تھا اور وہ دوسرا

هُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

کہتا تھا کہ اللہ کی قسم ہے میں نہ کرونگا رسول اللہ صلعم انکے پاس تشریف لائے اور فرمایا

أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَهُ أَيُّ ذٰلِكَ

کہاں ہے وہ شخص جو قسم کھاتا ہے کہ نیکی نہ کریگا اسنے کہا یا رسول اللہ میں ہوں اور اسکے لئے وہی ہے

أَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مَعْنَى يَسْتَوْضِعُهُ يَسْأَلُهُ أَنْ يَضَعَ عَنْهُ بَعْضَ دَيْنِهِ

جو چاہے متفق علیہ یستوضعہ کا معنے مانگتا ہے اس سے کہ کچھ قرض اسکو چھوڑ دے

وَيَسْتَرْفِقُهُ يَسْأَلُهُ الرِّفْقَ وَالْمُتَأَلِّي الْحَالِفُ وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ

ویسترفقہ یعنے نرمی چاہتا تھا اور متالی یعنے قسم کھانیوالا ابو العباس سہل ہیں

بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ

سعد ساعدی رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی

أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَرٌّ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

کہ بنی عمرو بن عوف میں باہم کچھ نزاع ہے آپ کچھ آدمی ساتھ لے کر

سَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انکی صلح کرانے کو تشریف لیگئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہاں رک گئے

وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ

اور نماز کا وقت آگیا بلال ابوبکر کے پاس آیا اور کہا۔

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلَّلَ نَاسٌ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیر ہو گئی ف اور نماز کا وقت آ گیا کچھ لوگوں نے

ثُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرُوا لَمَّا

نماز پڑھ لی کہتا ہے ابوبکر نے کہا ان اگر تو چاہتا ہے بلال نے اقامت کہی اور ابوبکر آگے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی

النَّاسُ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتّٰى قَامَ

تکبیر کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں تک پہنچے آپ نماز کی پہلی صف میں آ کھڑے ہوئے

فِي الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهِ

پس لوگ تالی بجانے لگے ابوبکر نماز میں ادھر ادھر توجہ نہیں کرتے تھے

فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب لوگوں نے تالی بجانا بہت کی تو وہ ادھر التفات کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ

رسول اللہ صلعم نے اشارہ کیا کہ نماز پڑھا پس ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی

وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور پیچھے پاؤں ہٹا کر پیچھے کو پھرا تا کہ صف میں آ کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يٰأَيُّهَا النَّاسُ

علیہ وسلم نے آگے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے لوگو

مَالَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ

کیا ہوا تم کو جب کوئی چیز پیش ہوتی ہے تم نماز میں تو تم تالی بجانے لگتے ہو تالی بجانا عورتوں کے لئے

لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ

مقرر ہے جب تم کو کوئی امر نماز میں پیش آ جایا کرے تو سبحان اللہ کہا کرو اسلئے کہ سبحان اللہ کو سنکر

حِينَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِلَّا التَفَتَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ

ہر کوئی التفات کرتا ہے اے ابوبکر جب میں نے تجھے اشارہ کیا

حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ

تجھے لوگوں کے نماز پڑھانے سے کس چیز نے منع کیا تھا۔ ابوبکر نے عرض کی کہ

أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ

ابوقحافہ کے بیٹے کو لائق نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہو کر نماز پڑھائے۔ متفق

عَلَيْهِ مَعْنَى حَبَسَ أَمْسِكُوهُ لِيَضْرِبُوهُ

علیہ معنی حبس کے ہیں کہ آپکو لوگوں نے اسلئے روک رکھا ہے تاکہ آپکی خبر لیں

اَلْبَابُ الثَّانِي وَالثَّلَاثُونَ فِي فَضْلِ ضَعَفَةِ الْمُسْلِمِينَ وَالْفُقَرَاءِ

بیسواں باب ضعیف اور فقیر اور غیر مشہور مسلمانوں کی فضیلت کے بیان میں

وَالْخَامِلِينَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ رکھ آپکو ان لوگوں کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو

بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ الْآيَةَ

صبح و شام طالب ہیں اسکے موجہ کو اور نہ دوڑیں آنکھیں تیری ان سے تو چاہتا ہو زندگی دنیا کی اور تو ہمیشہ

وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

روایت ہے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ

صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کیا میں تمکو اہل جنت کی خبر نہ دوں ہر ضعیف جسکو لوگ کمزور سمجھتے ہوں

لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ

اگر اللہ پر قسم کھا کر کوئی قسم کو پوری کرتے۔ کیا نہ خبر دوں میں تمکو دوزخیوں کی سخت کو جھگڑنے والے اہل پر جو جمع کرنیوالا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْعُتُلُّ بِغَلِيظِ الْحَاءِ وَالْجَوَّاظُ بِفَتْحِ الْجِيمِ وَتَشْدِيدِ الْوَاوِ

متفق علیہ عتل بغلظ حاء مہملہ کے معنی ظلم کرنیوالا اور جواظ فاسانہ فتح جیم

وَبِالظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ الْجَمُوعُ الْمَنُوعُ وَقِيلَ الضَّخْمُ الْمُخْتَالُ فِي مِشْيَتِهِ وَ

اور ظاء معجمہ کے ساتھ ہے یعنی کثیر کرنیوالا کھیل اور بعض نے کہا متکبر اترانیوالا اپنے چال میں اور

قِيلَ الْقَصِيرُ الْبَطِينُ وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

قیل 2 کہا پست قد موٹے پیٹ والا ابو العباس سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ

کہ رسول اللہ صلعم کے پاس سے ایک آدمی گذرا تو آپنے پاس بیٹھے والے سے

عِنْدَهُ جَالِسٍ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَ

پوچھا کہ اس جانیوالے کی شان میں تیری کیا رائے ہے اوسنے کہا یہ لوگوں میں شرافت والا ہے و

اللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ

اللہ لائق ہے کہ اگر خطبہ کرے تو نکاح کیا جاوے اگر سفارش کرے تو سفارش قبول کیجاوے تو رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلے اللہ علیہ وسلم پر سن کر خاموش رہے پھر ایک اور آدمی وہاں سے گذرا آپ

مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا

اس سے فرمایا کہ تیری رائے میں اس شخص کیسا ہے اس نے عرض کی کہ یہ شخص فقیر مسلمانوں میں سے ہے

حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَّا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَّا يُسْمَعَ

لائق ہے کہ اگر خطبہ کرے کسی کو تو اس سے نکاح کیا جاوے اور اگر سفارش کرے تو اسکی سفارش قبول کی جاوے اور اگر کوئی بات کہے تو اسکی بات

لِقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ

سنی جاوے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اس پہلے شخص سے زمین بھر جاوے کہ یہ شخص دنیا سب سے بہتر

هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ حَرِيٌّ هُوَ بِفَتْحِ الْحَاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ وَتَشْدِيْدِ الْيَاءِ

ہے متفق علیہ۔ یہ قول آپ کا سچی ساتھ ہے اور کسرہ راء اور تشدید یاء کے

أَيْ حَقِيْقٌ وَقَوْلُهٗ شَفَعَ بِفَتْحِ الْفَاءِ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

یعنے لائق ہے اور قول اسکے شفع ساتھ کے فتحہ فاء کے ہے اور ابی سعید خدری رضی سے روایت ہے راضی ہو اس سے اللہ تعالیٰ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ

سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت اور دوزخ آپس میں جھگڑے دوزخ نے

النَّارُ فِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِيْ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَ

کہا مجھ میں جبار اور متکبر لوگ ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھ میں ضعیف اور

مَسَاكِيْنُهُمْ فَقَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا إِنَّكِ الْجَنَّةُ رَحْمَتِيْ أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَإِنَّكِ

مسکین ہونگے اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا اور فرمایا کہ تو بہشت میری رحمت ہے جسکو میں چاہونگا تجھ سے رحمت کرونگا

النَّارُ عَذَابِيْ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور دوزخ کو فرمایا تو آگ ہے عذاب میرا تجھ سے جسکو چاہونگا عذاب کرونگا اور تم دونوں کا بھرنا میرے ذمہ ہے روایت کی اس کو مسلم نے

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اور روایت ہے ابوہریرہ رضی سے اس نے نقل کی رسول اللہ صلعم سے کہ آپ نے فرمایا

إِنَّهٗ لَيَأْتِي الرَّجُلُ السَّمِيْنُ الْعَظِيْمُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ

قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آویگا خدا تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کی برابر اس کی قدر نہ ہوگی

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا

متفق علیہ اسی سے روایت ہے کہ ایک عورت سیاہ فام یا ایک جوان کہ وہ مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی یا کرتا تھا۔

النبي صلى الله عليه وسلم فسأل عنها أو عنه فقالوا مات البارحة فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتا کئی دن نہ دیکھا اور اسکے حال سے آپ لوگوں کو پوچھا لوگوں نے کہا کہ کل رات مر گیا آپ نے فرمایا
أفلا كنتم آذنتموني فكأنهم صغروا أمرها وأمره فقال دلوني على
تم نے مجھے کیوں نہ اطلاع کی کہا لوگوں نے اور اسکو حقیر سمجھا کہا تھا اور کسی کو آپ نے فرمایا مجھے اوسکی قبر بتلاؤ
قبره فدلوه فصلى عليها ثم قال إن هذه القبور مملوءة ظلمة على أهلها
لوگوں نے بتلا دی تب اسپر جنازہ کی نماز پڑھی پھر فرمایا کہ یہ قبریں قبر والوں پر اندھیرے سے بھری ہیں
وإن الله تعالى ينورها لهم بصلاتي عليهم متفق عليه وقوله تقم هو بفتح
اور اللہ تعالیٰ میری نماز پڑھنے سے اوسکے لئے روشن کر دیتا ہے۔ روایت کی بخاری نے یہ قول اسکا تقم ساتھ فتح
الثاء وضم القاف أي تكنس وفي القمامة الكناسة وأذنتموني بميم الهمزة
تاء اور ضمہ قاف کے یعنی جھاڑو دیتی تھی اور قمامہ کوڑے کو کہتے ہیں آذنتموني ساتھ مد ہمزہ کے
أي أعلمتموني وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رب أشعث
یعنی کیوں اطلاع نہیں دی مجھکو اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے بہت پراگندہ بالوں والے فقیر سے آلودہ
أغبر مدفوع بالأبواب لو أقسم على الله لأبره رواه مسلم وعن
لوگوں کے دروازوں سے پھیرے گئے کہ اگر اللہ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ قسم پوری کر دے روایت کی یہ مسلم نے اسامہ رضی سے
أسامة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قمت على باب
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں بہشت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تھا
الجنة وكان عامة من دخلها المساكين وأصحاب الجد محبوسون غير
اور جو لوگ اوس میں داخل ہوئے اکثر مسکین تھے اور دولت مند لوگ روکے گئے تھے
أن أصحاب النار قد أمر بهم إلى النار وقمت على باب النار فإذا
دوزخ والوں کو دوزخ میں لیجانے کا حکم ہو گیا تھا اور میں دوزخ کے دروازہ پر جا کھڑا ہوا
عامة من دخلها النساء متفق عليه الجد بفتح الجيم الحظ والغنى وقوله
اکثر اوس میں داخل ہونے والیں عورتیں تھیں متفق علیہ۔ الجد ساتھ فتح جیم کے حصہ اور غنی کے ہے اور یہ قول آپ کا
محبوسون أي لم يؤذن لهم بعد في دخول الجنة وعن أبي هريرة رضي
روکے ہوئے تھے یعنی ابھی اذن نہیں ہوا تھا ان کو بہشت میں داخل ہونیکا ابھی تک روایت ہے ابوہریرہ رضی سے
الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لم يتكلم في المهد إلا ثلثة
کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بچپنے میں کلام نہیں کیا تین لڑکوں نے

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ

ایک عیسیٰ ابن مریم نے اور جریج دوسرے لڑکے نے اور جریج ایک آدمی عابد تھا وہ بنایا ایک

صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ

جھونپڑا کہا تھا اور اوس نے اپنے رب کی عبادت کیا کرتا تھا ایک روز اوسکی ماں اوسکے پاس آئی اوسوقت وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا اے جریج تو

يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ

کہا اے رب میری ماں اور نماز پس نماز میں مشغول ہوا اور اوسکی ماں واپس چلی گئی جب دوسرا

الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي

روز ہوا تو پھر آئی اور وہ نماز میں مشغول تھا ماں نے کہا اے جریج اوسنے کہا اے میرے رب میری ماں اور میری نماز

فَآثَرَ صَلَاتَهُ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي

پس کہ نماز میں مشغول ہو گیا تو اوسکی ماں پلٹ گئی تیسرے دن ہوا تو اوسکے پاس پھر آئی سو اوسنے پکارا کہ اے

فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَآثَرَ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ

جریج تو اوسنے کہا کہ اے میرے رب میری ماں اور میری نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں مشغول رہا تو اوسکی ماں نے کہا

اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ

اسکا موت نہ دے جبتک یہ زناکار عورتوں کے منہ نہ دیکھ لے بنی اسرائیل میں

جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّهُ

جریج اور اوسکی عبادت کا بہت چرچا ہوا اور ایک عورت زانیہ اوس زمانہ میں حسن میں ضرب المثل تھی اوس عورت نے بنی اسرائیل کو کہا کہ اگر تم کہو تو میں اوسکو

فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ

وہ اوسکے سامنے ہو کی مگر جریج نے اوسکی طرف التفات نہ کی وہ ایک بکری چرانے والے کے پاس آئی جو اوسکے جھونپڑہ کے پاس رہا کرتا تھا۔

فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ

اوس بکری چرانیوالے کو اپنے نفس پر قادر کیا اوس نے زنا کیا وہ حاملہ ہو گئی جب اوسنے لڑکا جنا تو کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہے

جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ وَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ

لوگ سنتے ہی اوسکے پاس پہنچے اور اوسکو صومعہ سے نیچا کر کے صومعہ منہدم کر دیا اور اوسکی بابریت میں سر فرو ہوئے اوسنے کہا

مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ بِهِ مِنْكَ قَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ

تم مجھے کیوں مارتے ہو لوگوں نے کہا کہ تو نے فلانی زانیہ عورت سے زنا کیا ہے اور تجھ سے اوسکو لڑکا پیدا ہوا ہے اوسنے کہا لڑکا کہاں ہے

فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ

لڑکے کو لاؤ جریج نے کہا کہ تو مجھے چھوڑ دو تا کہ میں نماز پڑھ لوں اوسنے نماز پڑھ ہی اور لڑکے کے پاس آکر اوس کی

فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِي فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ

کہ اے لڑکے تیرا باپ کون ہے لڑکے نے کہا کہ فلانا راعی ہے پس لوگ جو یہ بچہ پر گر پڑے

يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ

اور اوسکو چومتے تھے اور تبرکاً اوسکے بدن کو ہاتھ لگاتے تھے اور کہتے تھے ہم تیرا صومعہ سونے سے بنا دیں اوسنے کہا

لَا أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ

نہیں تم اسکو مٹی سے ویسا ہی پھر بنا دو جیسا تھا پس لوگوں نے ویسا ہی بنا دیا اور ایک روز ایک لڑکا اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا

فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ

کہ ایک سوار خوش شکل گھوڑے پر چڑھا ہوا وہاں سے گذرا اوسکی ماں نے اوس سوار کو دیکھ کر دعا کی کہ یا اللہ

اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ

میرے بیٹے کو اسکی مثل بنا لڑکے نے پستان چھوڑ کر اوس سوار کی طرف نظر کی اور کہا

اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ

یا اللہ تو مجھکو اس جیسا مت کر یہ کہکر پھر اپنی ماں کی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابو ہریرہ نے کہا کہ گویا میں

فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِأُصْبُعِهِ

حضرت کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت اوس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر

السَّبَّابَةِ فِي فِيهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَ

کہ کلمے کی انگلی کو منہ میں ڈال کے چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک لونڈی کو پیٹتے ہوئے کھینچتے ہوئے لیجاتے گذرے اور اوسکو کہتے تھے

يَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ

کہ تو نے زنا کیا تو نے چوری کی ہے اور وہ لونڈی حسبی اللہ ونعم الوکیل اپنی تھی اوسکی ماں نے دعا کی یا اللہ

اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا

میرے بیٹے کو اس رنڈی مت کر لڑکے نے دودھ چھوڑ کر اوس لونڈی کی طرف نظر کی اور کہا یا اللہ تو مجھے اس لونڈی کی مثل کر

فَهُنَالِكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ مُرَّ بِرَجُلٍ حَسَنِ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ

پس دونوں ماں اور بیٹے میں کلام ہوئی ماں نے کہا کہ آدمی خوش شکل چلا جاتا دیکھکر میں نے دعا کی کہ یا اللہ

اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهَذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ

میرے بیٹے کو اسکی مثل کر تو نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے اس جیسا مت کر اور اس لونڈی کو

يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا

مار پڑتی تھی اور جوروی کی لعنت کرتے دیکھکر بیٹے نے دعا کی کہ یا اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا مت کر

فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ

تو نے کہا کہ یا اللہ تو مجھے اس کی مثل کر دے تو اس کے بیٹے نے ماں کو کہا کہ وہ آدمی بڑا ظالم تھا میں نے دعا کی

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ وَاِنَّ هٰؤُلَاءِ يَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ

یا اللہ تو مجھے اس جیسا مت بنا اور اس لونڈی کو کہتے تھے کہ تو نے زنا کیا اور تو نے زنا نہیں کیا تھا اور لوگ کہتے تھے تو نے چوری کی

وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْمُوْمِسَاتُ بِضَمِّ

اور اس نے چوری نہیں کی تھی جیسے دعا کی کہ یا اللہ تو مجھے اس کی مثل کر دے متفق علیہ موسات ساتھ ضمہ

الْمِيْمِ الْاُوْلٰى وَاِسْكَانِ الْوَاوِ وَكَسْرِ الْمِيْمِ الثَّانِيَةِ وَبِالسِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ

میم پہلے اور سکون واو اور دوسرے میم کے کسرہ اور ساتھ سین مہملہ کے

وَهُنَّ الزَّوَانِيْ وَالْمُوْمِسَةُ الزَّانِيَةُ وَقَوْلُهُ دَاتَةٌ فَارِهَةٌ بِالْفَاءِ اَيْ

ہر کار سی کرنیوالے کو کہتے ہیں اور موسہ ایک ہرکاری کی بدچلنی اور قول اس کا داتہ فارہۃ ساتھ فا اور کے یعنی تیز رو

حَاذِقَةٌ نَفِيْسَةٌ وَالْاِشَارَةُ بِالسِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَتَخْفِيْفِ الرَّاءِ وَهِيَ الْجَمَالُ الظَّاهِرُ

ہوشیار اور نفیسہ نازک کو کہتے ہیں اور مراد اس سے ظاہری خوبصورتی ہے

فِي الْهَيْئَةِ وَالْمَلْبَسِ وَمَعْنٰى تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ اَيْ حَدَّثَتِ الْبِنْتُ وَحَدَّثَهَا

پوشاک اور لباس میں ہوتی ہے اور تراجعا الحدیث سے مراد یہ ہے کہ بیٹی نے ماں سے اور ماں نے بیٹی سے بات کی اور اللہ خوب جانتا ہے

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ فِيْ مُلَاطَفَةِ الْيَتِيْمِ وَالْبَنَاتِ وَ

تینتیسواں باب یتیم اور لڑکیاں اور

سَائِرِ الضَّعَفَةِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْمُنْكَسِرِيْنَ وَالْاِحْسَانِ اِلَيْهِمْ وَالشَّفَقَةِ

ضعیف اور مساکین اور عاجزوں سے نرمی کرنی اور ان سے احسان کرنے اور ان پر شفقت کرنی

عَلَيْهِمْ وَالتَّوَاضُعِ مَعَهُمْ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور ان کے ساتھ تواضع کرنی اور ان کے لیے بازو بچھانے کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ

اور مومنوں کیلئے بازو بچھا دے اور فرمایا ہے اور اپنے تئیں رکھ

الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ

ان کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام طالب ہیں اس کے منہ کے اور نہ دوڑیں

عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَقَالَ تَعَالٰى فَاَمَّا الْيَتِيْمَ

تیری آنکھیں ان سے تو چاہے اس دنیا کی زندگی کی اور فرمایا پس یتیم

فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَقَالَ تَعَالَى أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ

قہر مت کر اور سائل کو مت جھڑک اور فرمایا ہے تو نے دیکھا وہ جو جھٹلاتا ہے

بِالدِّينِ فَذَلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ وَلَا يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ

دین کو سو وہی ہے جو دھکیلتا ہے یتیم کو اور نہیں تاکید کرتا محتاج کے کھانے پر

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم چھ آدمی رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ

علیہ وسلم کے ساتھ تھے مشرکوں نے آپ کو کہا کہ انکو روک دے

هَؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْنَا وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ

ہم پر جرأت نہ کریں گے اور میں اور ابن مسعود اور ایک آدمی قبیلہ ہذیل سے

وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اور بلال اور دو آدمی اور جنکے میں نام نہیں لیتا پس رسول اللہ صلعم کے جی میں آگئی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَطْرُدِ

وہ جو اللہ تعالیٰ نے چاہا پس آپ نے جی میں وہ بات کہی سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور مت ہانک دے

الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں پروردگار اپنے کو صبح اور شام چاہتے ہیں منہ اس کا روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ

اور ابو ہبیرہ عائذ بن عمرو مزنی سے روایت ہے اور یہ شخص بیعت رضوان والوں میں سے ہے

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ

کہ ابو سفیان سلمان اور صہیب اور بلال

فِي نَفَرٍ فَقَالُوا مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللَّهِ مِنْ عَدُوِّ اللَّهِ مَأْخَذَهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

پر چند آدمیوں کے پاس آئے تو انہوں نے اور سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن سے اپنا حق پورا نہ لیا ابو بکر نے ان کو کہا کہ تم

أَتَقُولُونَ هَذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قریش کے سردار کو ایسا کہتے ہو یہ بات اوسکو کہہ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آن کر

فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ

جبکہ کہ انہوں نے ابو سفیان کو دیکھا آپ نے فرمایا اے ابو بکر شاید تو نے اوسکو غصہ کیا ہے اگر تو نے اون کو غصہ ناک کیا تو

اغضبت ربك فاتاهم فقال يا اخوتاه اغضبتكم فقالوا لا يغفر الله
تو اپنے رب کو تو نے غضبناک کیا فوراً ہی وہ ان کے پاس آئے اور کہا اے بھائیو میں نے تم کو غصہ کیا ہے انہوں نے کہا نہیں (اے بھائی) بخشے
لك يا اخي رواه مسلم قوله فاخذها اي لم تستوف حقها منه وقوله
تجھ کو اے بھائی روایت کی اسکو مسلم نے یہ قول اسکا فاخذہا یعنے اس کی خبر نہیں لی اور یہ قول اسکا
يا اخي روي بفتح الهمزة وكسر الخاء والتخفيف فالياء وروي بضم الهمزة
پس ایک روایت میں ساتھ فتح ہمزہ اور کسرہ خاء اور سکون یا کے ہے اور ایک روایت میں ساتھ ضم ہمزہ پڑھنے کے
وفتح الخاء وتشديد الياء وعن سهل بن سعد رضي الله عنه قال
اور فتح خاء اور تشدید یا کے
حدیث سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ کہا
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وكافل اليتيم في الجنة هكذا
رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میں اور یتیم کی خبر گیری کرنے والا بہشت میں اس طور سے
واشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما رواه البخاري وكافل اليتيم
اشارہ کیا شہادت اور وسطی سے کشادہ کیا ان دونوں کے بیچ اور روایت کی یہ بخاری نے وہ خبر گیری کرنیوالا یتیم
القائم بامره وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله
یعنے یتیم کا خبر گیر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم كافل اليتيم له او لغيره انا وهو كهاتين في الجنة
صلعم نے فرمایا ہے کہ یتیم کی خبر گیری کرنیوالا اپنا ہو یا غیر کا میں اور وہ بہشت میں ان دونوں کی مثل ہونگے
واشار الراوي وهو مالك بن انس بالسبابة والوسطى رواه مسلم وقوله
اور اشارہ کیا راوی نے اور وہ مالک بن انس ہے شہادت اور وسطی کے ساتھ روایت کیا یہ مسلم نے اور یہ قول اسکا
صلى الله عليه وسلم اليتيم له او لغيره معناه قريبه او اجنبي منه
صلعم یتیم اپنا ہو یا غیر کا یعنے اس کا معنی یہ ہے کہ یتیم قرابتی کی خبر گیری کرے یا اجنبی کی خبر گیری کرے
فالقريب مثل ان يكفله امه او جده او اخوه او غيرهم من قرابته والله
جیسا کہ ان اپنے قرابتیوں کی خبر گیری کرے مثلاً ماں یا دادا یا بھائی یا اسکے غیر قرابت والوں میں سے اللہ
اعلم وعنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ليس المسكين الذي ترده
اور اسی سے روایت ہے کہ کہا نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے
التمرة والتمرتان ولا اللقمة ولا اللقمتان انما المسكين الذي يتعفف
ایک دو خرما اور ایک دو لقمے لیتے ماننا مسکین وہ ہے جو تعفف کرے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى

متفق علیہ۔ اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے ف مسکین وہ نہیں جو ایک دو

النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ

لوگوں کے لئے (اس کا ہاتھ) سے لیکن

الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ

جو (مقدار) اس کو دھوکے نہیں کرا دے کہ اس کو سوال سے بچا دے اور نہ وہ کسی کو جتاتا ہے کہ لوگ اس کو محتاج سمجھ کر اس کو صدقہ دیں اور نہ وہ

النَّاسَ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَ

اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیوہ عورتوں اور مسکین کے لئے کوشش کرنے والا مثل اس

الْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَالْقَائِمِ الَّذِي لَا يُفْتِرُ وَكَالصَّائِمِ

شخص کے ہے جو اللہ تعالیٰ کے رستہ میں جہاد کرتا ہو اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا تھا اور مثل اس شخص کے ہے جو عبادت کو نہ چھوڑ کر کھڑا ہو نماز میں

الَّذِي لَا يُفْطِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

جو کبھی افطار نہیں کرتا متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ ولیمہ

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهَا

کا وہ طعام برا ہے کہ جو شخص اس کے کھانے کو آوے اس کو منع کیا جاوے اور جو اس کے کھانے سے انکار کرے اس کو بلایا جاوے

وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ

اور جو شخص دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ اور رسول کے بے فرمانی کی یہ مسلم نے اور صحیحین

فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ لَيْسَ الطَّعَامُ طَعَامَ

کی ایک روایت میں ہے ابو ہریرہ رضؓ سے اور اسکے قول سے ہے برا ہے طعام

الْوَلِيمَةِ تُدْعَى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ وَتُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ

ولیمہ کا جسکے پاس (اچھا) بلائے جائیں اور فقیر چھوڑے جائیں اور انس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرتا ہے تاکہ وہ دونوں بالغ ہو جائیں

جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ جَارِيَتَيْنِ

قیامت کے دن میں اور وہ ایسے ہو نگے اور اپنی دو انگلیاں ملائیں۔ روایت کی یہ مسلم نے جاریتین سے مراد

أَيْ بِنْتَيْنِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ وَ

دو لڑکیاں ہیں روایت ہے عائشہ رضؓ سے کہا کہ میرے ہاں ایک عورت آئی اور

معها ابنتان لها تسأل فلم تجد عندي شيئا غير تمرة واحدة فاعطيتها
دیدیا اس عورت نے وہ تمر اپنی دونوں لڑکیوں میں بانٹ دیا اور آپ اوسمیں سے کچھ نہ کھایا پھر اوٹھ کر چلی گئی جب نبی
ایاها فقسمتها بين ابنتيها ولم تأكل منها ثم قامت فخرجت فدخل
صلے اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو میں نے آپکو اوسکا حال سنایا آپنے
النبي صلى الله عليه وسلم علينا فاخبرته فقال من ابتلي من هذه
فرمایا جو کوئی لڑکیوں
البنات بشيء فاحسن اليهن كن له سترا من النار متفق عليه و
مبتلا کیا جائے اور وہ اوسے احسان کرے لڑکیاں دوزخ سے اوسکے لیے پردہ وآڑ ہوجائینگی یہ متفق علیہ روایت
عن عائشة رضي الله عنها قالت جاءتني مسكينة تحمل ابنتين لها
ہے عائشہ رضہ سے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اوسنے دو لڑکیاں اوٹھائی ہوئی تھیں میں نے
اوسکو
فاطعمتها ثلث تمرات فاعطت كل واحدة منهما تمرة ورفعت الى فيها تمرة
تین خرما دیئے اوسنے ایک ایک دونو لڑکیوں کو دیا اور ایک اپنے موںہ میں
لتاكلها فاستطعمتها ابنتاها فشقت التمرة التي كانت تريد ان تاكلها
ڈالنے کا ارادہ کیا کہ لڑکیوں نے اوس سے وہی مانگ لیا اوسنے اوسکے دو ٹکڑے کرکے دونوں کو دیدیا
بينهما فاعجبني شانها فذكرت الذي صنعت لرسول الله صلى الله
پیٹے اوسکے حال سے تعجب کیا اور یہ حال رسول اللہ صلعم
کے پاس ذکر کیا
عليه وسلم فقال ان الله قد اوجب لها بها الجنة او اعتقها بها من
آپنے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے نے اوس عمل کے سبب بہشت اوسکے لیے واجب کردیا یا اوسکے سبب اوسکو آگ سے آزاد
النار رواه مسلم وعن ابي شريح خويلد بن عمرو الخزاعي قال قال
کردیا روایت کی یہ مسلم نے ابی شریح خویلد بن عمرو خزاعی رضہ سے روایت ہے کہا کہ
النبي صلى الله عليه وسلم اللهم اني احرج حق الضعيفين اليتيم والمرأة
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے اللہ میں دو ضعیفوں کا حق ضائع کرنے کو بہت برا سمجھتا ہوں
حديث حسن رواه النسائي باسناد جيد ومعنى احرج اضيق الحق الحاج و
روایت کی یہ نسائی نے بسند جید اور معنی احرج کے میں ان کا حق ضائع کرنا ہوں میں حرج اور
هو الاثم عن ضيعة حقهما واحذر من ذلك تحذيرا بليغا وازجر
حرج سے مراد گناہ ہے میرے ساتھ جو ضائع کرے حق ان دونو کا اور ڈراتا ہوں میں اس سے ڈرانا تاکید کا اور زجر دیتا ہوں

عَنْهُ زَجْرًا اَكِيْدًا وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اس سے زجر مؤکد اور مصعب بن ابی وقاص سے روایت ہے

قَالَ رَاٰى سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ سعد نے خیال کیا کہ اوسکو دوسروں پر جو اوس سے کمتر ہیں فضیلت ہے تو صلعم نے فرمایا

وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هٰكَذَا

کہ تم نصرت نہیں دیئے جاتے اور تم رزق نہیں دیئے جاتے مگر اپنے ضعفا کے طفیل روایت کی یہ بخاری نے

مُرْسَلًا فَاِنَّ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ تَابِعِيٌّ وَرَوَاهُ الْحَافِظُ اَبُوْ بَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ

اور مرسلا اسلئے کہ مصعب بن سعد تابعی ہے اور حافظ ابو بکر برقانی نے اپنی

فِيْ صَحِيْحِهٖ مُتَّصِلًا عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عُوَيْمِرٍ رَضِيَ

صحیح میں اس حدیث کو مصعب سے اوسکے باپ سے متصل روایت کیا ہے اور روایت ہی ابو الدرداء عویمر رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِبْغُوْنِيْ

کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے مجھے اپنے

الضُّعَفَاءَ فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

ضعیفوں میں طلب کرو کہ تم اپنے ضعیفوں کے طفیل نصرت کئے جاتے ہو اور رزق دیئے جاتے ہو روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد جید سے

بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ ۝ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

چونتیسواں باب عورتوں سے نیکی کرنے کی وصیت میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَالَ تَعَالٰى وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا

خدا تعالے نے فرمایا ہے اور عورتوں کے ساتھ نیکی سے معاشرت کرو۔ اور فرمایا ہے تم عورتوں میں عدالت کرنیکی طاقت

اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ

نہیں رکھ سکتے اگرچہ تم اوسکی حرص کرو پس بالکل ایک طرف رغبت مت کرو کہ دوسری کو معلق کی مثل چھوڑ دو اور اگر اصلاح

وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اور تقویٰ کرو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ عورتوں سے یعنی کرنے کی وصیت مجھ سے قبول کرو۔

فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ

اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہے پسلی سے اور ہر پسلی میں زیادہ کجی اوپر کے طرف میں ہے اگر تو اوسکو

تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ

سیدھا کرنا چاہیگا توڑ دیگا اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کجی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتوں کے بارے میں متفق علیہ اور

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ

صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ عورت پسلی کی مثل ہے اگر تو اوسکو سیدھی کرے گا تو توڑ دیگا اور اگر اوس سے نفع اوٹھانا چاہے

بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ

تو کجی کی حالت میں اوس نفع اوٹھا سکیگا - اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے

لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ

ایک طریق پر قائم نہیں رہیگی اگر تو اوس سے نفع اوٹھانا چاہے تو کجی کی حالت میں نفع اوٹھا سکیگا

وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا وَفِي لَفْظٍ عَوْجَاءُ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَ

اور اگر تو اوسکو سیدھی کریگا تو توڑ دیگا اور اوسکو توڑنا اوسکو طلاق دینا ہے یہ لفظ آیا کا عوجاء جو ساتھ فتح عین کے

الْوَاوِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ بن معاذ رضہ سے روایت ہے کہ اوسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو

يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خطبہ پڑھتے سنا اور آپنے اوسنی اور اوس شخص کا ذکر کیا جسنے اوسکے پاؤں کاٹ ڈالے تھے آپ نے فرمایا

إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ

جب اوسکا بڑا بدبخت اٹھا تو اوسکے لئے ایک آدمی عزت دار شریر اپنی قوم میں بڑی مرتبہ والا بہت اپنی عورتوں کا ذکر کیا اور

فَوَعَظَ فِيهِنَّ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا

عورتوں میں نصیحت فرمائی پھر فرمایا کہ تم میں سے بعضے تم میں سے ارادہ کرتے ہیں پس اپنی عورت کو ایسا مارتے ہیں جیسا کہ کوئی غلام کو مارتا ہے شاید

مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضُّرْطَةِ وَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ

اوس کی ہم بستر ہو پھر اپنے لوگوں کو ہنسنے میں نصیحت کی اور فرمایا کہ تم اپنے کام سے کیوں ہنسی کرتے ہو - جو خود

مِمَّا يَفْعَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْعَارِمُ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَالرَّاءِ هُوَ الشِّرِّيرُ الْمُفْسِدُ

ہی وہ کام کرتے ہو متفق علیہ - اور عارم ساتھ عین مہملہ اور راء کے پیچھے بہت شریر فسادی

وَقَوْلُهُ انْبَعَثَ أَيْ قَامَ بِسُرْعَةٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

اور یہ قول آپکا انبعث جلدی سے کھڑا روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا

رسول اللہ صلعم نے کہ مومن آدمی مومن عورت سے بغض نہ رکھے اگر ایک عادت اوسکی بری معلوم ہو

رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ أَوْ قَالَ غَيْرَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ لَا يَفْرَكْ هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ

دوسری عادت خوش فعل پسند معلوم ہوگی یا یہ کہا کہ دوسری بات کی یہ مسلم ہے یہ قول آپکا لا یفرک ساتھ فتح یا اور سکون فار

وَإِسْكَانِ الْفَاءِ وَفَتْحِ الرَّاءِ مَعْنَاهُ يُبْغِضُ يُقَالُ فَرِكَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَفَرِهَا

اور حرکت کے ہے یعنے بغض نہ رکھے کہا جاتا ہے فرکت المراۃ زوجہا وفرہا ساتھ کسرہ

زَوْجَهَا بِكَسْرِ الرَّاءِ يَفْرَهُا بِفَتْحِهَا أَيْ أَبْغَضَهَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ

زوجہا کے اوپر فتحہ اسکا مضارع ہے یعنی بغض رکھا اسکو اور اللہ تم کو جانتا ہے عمرو بن احوص بھی رضی سے

الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ بَعْدَ

روایت ہے کہ اوس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں سنا تھا

أَنْ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ

کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نصیحت اور وعظ کے بعد فرماتے تھے کہ عورتوں کے حق میں میری نیک وصیت

خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ

مان لو عورتیں تمہاری قید میں ہیں تم مجبور اسکے اوسکی کسی چیز کے مالک نہیں مگر یہ کہ

إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَ

ہو کھلی ظاہر ہو تب اگر یہ کام کریں تو اونکو الگ بستر میں اون سے علیحدہ رہو اور اون کو ایسا

اضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا أَلَا إِنَّ

مارو کہ بہت سخت نہ ہو پھر اگر وے تمہارے مطیع ہو جائیں تو اونکو ایذا دینے کیلئے بہانہ اور عذر تلاش نہ کرو خبردار تمہارا

لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَحَقُّكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ

حق عورتوں پر ہے اور عورتوں کا حق تم پر تمہارا حق اون پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونے پر

فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ أَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ

ایسے شخص کو جس کو تم ناپسند کرتے ہو اور تمہارے گھروں میں ایسے شخص کو آنیکی اجازت نہ دیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو خبردار اونکا

أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

کہ تم اونکے اور کھانے میں تم اون پر احسان کرو۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِيحٌ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوَانٍ أَيْ أَسِيرَاتٌ جَمْعُ عَانِيَةٍ بِالْعَيْنِ

حسن صحیح ہے۔ یہ قول صلعم کا عوان یعنے قید والیاں جمع ہے عانیۃ ساتھ عین

الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ الْأَسِيرَةُ وَالْعَانِي الْأَسِيرُ شَبَّهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مہملہ کے اور وہ قید والی اور عانی قید والا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تشبیہ دی

المرأة في دخولها تحت حكم الزوج بالأسير والضرب المبرح هو الشاق

عورت کو شوہر کے حکم کے ماتحت داخل ہونے کے حکم نہ دیں اور ضرب مبرح سخت مارنے کو

الشديد وقوله صلى الله عليه وسلم فلا تبغوا عليهن سبيلا أي لا تطلبوا

کہتے ہیں اور یہ قول صلعم کا فلا تبغوا علیہن سبیلا یعنے نہ ڈھونڈو

طريقا تحتجون به عليهن وتؤذونهن به والله أعلم وعن معاوية

بہانہ کہ جسکو پکڑو سانحہ اوسکے اوپر اور ستاؤ اوسکو اور ایذا دیو اوسکو اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور روایت ہے معاویہ سے کہتے ہیں

ابن حيدة رضي الله عنه قال قلت يا رسول الله ما حق زوجة أحدنا

سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے عرض کی کہ ہماری عورتوں کا حق ہم پر

عليه قال أن تطعمها إذا طعمت وتكسوها إذا اكتسيت ولا تضرب الوجه

کیا ہے آپنے فرمایا کہ جب تو آپ کھانا کھائے تو اوسکو کھلائے اور جب تو کپڑا پہنے تو اوسکو پہنائے اور منہ پر نہ مارے اور

ولا تقبح ولا تهجر إلا في البيت حديث حسن رواه أبو داود وقال معنى

اوسکو قبیح نہ کہے اور اوس سے جدائی نہ کرے مگر گھر میں یہ حدیث حسن ہے روایت کیا اسکو ابوداؤد اور کہا لا

لا تقبح لا تقل قبحك الله وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول

تقبح سے مراد لا تقل قبحك اللہ ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم

الله صلى الله عليه وسلم أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا وخياركم

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں میں سے کامل ایمان میں وہ شخص ہے جسکا خلق خوب ہو اور تم میں سے بہتر وہ شخص ہے

خياركم لنسائهم رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن

جو عورتوں سے بڑا بہتر کرے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

ابن عبد الله بن أبي ذباب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

ابن عبداللہ بن ابی ذباب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم لا تضربوا إماء الله فجاء عمر رضي الله عنه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کی کنیزوں کو مت مارو پس عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

فقال ذئرن النساء على أزواجهن فرخص في ضربهن فطاف بآل رسول

اور بیان کیا کہ عورتیں اپنے خاوند پر دلیر ہو گئی ہیں آپنے اونکے مارنے کی اجازت دیدی پس بہت

الله صلى الله عليه وسلم نساء كثير يشكون أزواجهن فقال رسول الله صلى

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر آکر بہت عورتوں نے اپنے خاوند کے مارنے کی شکایت کی رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ سَبْعُونَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ يَشْتَكِينَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ستر عورتوں نے ہمارے پاس آکر خاوند وں کی

اَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ اُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ قَوْلُهُ

شکایت کی ہے یہ لوگ تم میں سے بہتر نہیں ابوداؤد نے اس کو صحیح سند سے روایت کیا ہے قول اسکا تو ان

تُذْبِرْنَ هُوَ بِدَالٍ مُعْجَمَةٍ مَفْتُوْحَةٍ ثُمَّ هَمْزَةٍ مَكْسُوْرَةٍ ثُمَّ رَاءٍ سَاكِنَةٍ ثُمَّ

ساتھ دال معجمہ مفتوحہ کے پھر ہمزہ مکسورہ کے پھر راء ساکنہ پھر نون کے

نُوْنٍ اَيْ اَجْتَرَاْنَ قَوْلُهُ اَطَافَ اَيْ اَحَاطَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

یعنے دلیر ہوگئیں یہ قول انکا اطاف یعنے دلیر ہوگئیں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَ

کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا متاع ہے اور دنیا کی

خَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

بہتروں متاع عورت صالحہ ہے روایت کی مسلم نے

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِيْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلٰى امْرَاَتِهٖ

پینتیسواں باب مردوں کے حق کے بیان میں جو عورتوں پر ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى

فرمایا اللہ تعالےٰ نے مرد حاکم ہیں عورتوں پر اسواسطے کہ بڑائی دی ہے اللہ نے ایک کو

بَعْضٍ وَّبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ

ایک پر اسواسطے کہ خرچ کیا انہوں نے اپنے مال پھر جو نیک عورتیں ہیں فرمانبرداری کرنیوالیاں ہیں پیٹھ پیچھے

بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَمِنْهَا حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ الَّذِيْ

اللہ کی نگہداری سے۔ لیکن حدیثیں پس اونمیں سے عمرو بن الاحوص کی حدیث ہے جو اس سے پہلے

فِيْ الْبَابِ قَبْلَهٗ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

باب میں گذر چکی ہے اور روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہا کہ فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلَمْ تَاْتِهٖ

اللہ صلعم نے کہ جب آدمی اپنی عورت کو اپنے بچھونے کیطرف بلاوے اور وہ عورت اوسکے بلانے سے اوسکے پاس نہ جاوے اور

فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ

خاوند اوسپر رات بھر غصہ رہے تو اوس عورت پر صبح ہونے تک ملائکہ لعنت کرتے ہیں۔ متفق علیہ اور ایک

وَرَوَيَتِهِمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ

روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات پاک کی جسکے

بِيَدِهٖ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْ امْرَأَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَأْبٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِيْ

قبضہ میں میری جان ہے کوئی مرد اپنی عورت کو بچھونے کیطرف (مباشرت) کیلئے بلاتا اور وہ اسے انکار کرتی ہے مگر ہوتا ہے وہ

فِي السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اللہ تعالیٰ اُس عورت پر غضبناک جبتک کہ خاوند اُس سے خوش نہیں ہوتا اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے

اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ اَنْ تَصُوْمَ وَ

کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کسی عورت کو حلال نہیں کہ

زَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَأْذَنَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

اسکے اذن کے۔ روزہ رکھے اور گھر میں بدوں اذن خاوند کے کسیکو اذن نہ دے متفق علیہ اور

هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

یہ لفظ بخاری کے ہیں اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا نبی صلعم نے

وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْاَمِيْرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ

کہ تم سب چرانیوالے ہو اور تم سب اپنی رعیت سے پوچھے جاؤ گے اور امیر راعی ہے اور مرد راعی ہے

عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ

والوں پر چرانیوالا ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی اور اسکے اولاد کی نگہبان ہے پس سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت

مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سے پوچھے جاؤ گے متفق علیہ۔ ابو علی طلق بن علی رضؓ سے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ

روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب مرد اپنی عورت کو اپنی حاجت کیلئے بلائے

فَلْتَاْتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

اسکو عورت کو لازم ہے کہ اسکے پاس جائے اگرچہ وہ تنور پر ہو روایت کی اسکو ترمذی اور نسائی نے اور ترمذی نے کہا

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے

قَالَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

فرمایا ہے اگر میں کسیکو امر کرتا کہ کسیکو سجدہ کرے تو امر کرتا عورت کو اسکے خاوند کو سجدہ کیا کرے

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے ام سلمہ رضؓ سے روایت ہے

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کوئی عورت مرجائے اور اوسکا خاوند اوس سے

رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ

راضی و خوش ہو تو وہ جنت میں داخل ہوتی ہے روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے معاذ

مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي

ابن جبل رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایذا نہ دے کوئی

امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ

عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر حوروں میں سے اوس کی جورو بیبی کہے

اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اللہ لعنت کرے تجھ کو اوسکو ایذا مت دے کہ وہ تو پاہنا ہے تیرے پاس تھوڑے دن کا ہے عنقریب تجھ کو مفارقت کرکے ہمارے پاس آجائیگا روایت کی اس کو ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ

اور کہا حدیث حسن ہے روایت ہے اسامہ بن زید رضؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ

صلعم سے کہ چھوڑا میں نے بعد اپنے کوئی فتنہ مردوں کو ضرر دینے والا نہیں جیسا کہ عورتیں ہیں متفق علیہ

الْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُونَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ

چھتیسواں باب عیال پر خرچ کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ باپ پر عورتوں کا کھانا اور کپڑا ہے ساتھ معروف کے اور

قَالَ تَعَالَى لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ

فرمایا ہے کہ چاہیے خرچ کرے خاوند اپنی کشائش سے اور جس پر تنگ ہے

مِمَّا آتَاهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا وَقَالَ تَعَالَى وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ

وہ جو کچھ دیا ہے اللہ نے اوسکو نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی کو مگر اوسقدر جو اوسکو دیا ہے اور فرمایا ہے جو کچھ تم خرچ کرو

فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

پس اللہ تعالیٰ بدل دیگا اوسکا ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

ثم جسقدر

اللہ علیہ وسلم دینار جو تم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور دینار جو تم نے گردن آزاد کرنے میں خرچ کیا اور دینار جو تم نے مسکین کو صدقہ دیا اور دینار جو تم نے اپنے اہل پر خرچ کیا ان میں سب سے بڑا اجر اس دینار کا ہے جو تم نے اپنے اہل پر خرچ کیا رواہ مسلم وعن ابی عبد اللہ ویقال ابو عبد الرحمن ثوبان بن بجدد مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل دینار ینفقه الرجل دینار ینفقه علی عیاله ودینار ینفقه علی دابته فی سبیل اللہ ودینار ینفقه علی اصحابه فی سبیل اللہ رواہ مسلم وعن ابی سلمة رضی اللہ عنہا قالت قلت یا رسول اللہ لی اجر فی بنی ابی سلمة ان انفق علیهم ولست بتارکهم هکذا واهم بنی فقال نعم لک اجر ما انفقت علیهم متفق علیه وعن سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فی حدیثه الطویل الذی قدمنا ذکره فی اول الکتاب فی باب النیة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال له وانک لن تنفق نفقة تبتغی بها وجه اللہ الا اجرت بها حتی ما تجعل فی فی امرأتک متفق علیه وعن ابی مسعود البدری رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انفق الرجل علی اهله نفقة یحتسبها فهو له صدقة متفق علیه وعن عبد اللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور روایت ہے ابو عبد اللہ اور کہا گیا ہے ابو عبد الرحمن ثوبان بن بجدد مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہتر دینار کہ خرچ کرے آدمی وہ دینار ہے کہ خرچ کرے اپنے عیال پر اور دینار جو خرچ کرے اپنی سواری پر اللہ کی راہ میں اور دینار جو خرچ کرے اپنے اصحاب پر اللہ کی راہ میں رواہ مسلم اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا میں نے رسول اللہ سے کیا میرے لئے اجر ہے کہ میں خرچ کروں بنی ابی سلمہ پر کہ میں ان کو چھوڑ نہیں سکتی اس حال میں کہ وہ میرے ہی بیٹے ہیں فرمایا ہاں تیرے لئے اجر ہے اس کا جو تو نے خرچ کیا ان پر متفق علیہ اور سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنی حدیث طویل میں جس کو ذکر کر چکے ہیں ہم شروع کتاب میں باب النیۃ میں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس کو کہ تو خرچ نہیں کرے گا کوئی خرچ کہ ڈھونڈے تو اس سے اللہ کا منہ مگر ثواب پائے گا تو اس کا یہاں تک کہ جو تو ڈالے اپنی عورت کے منہ میں متفق علیہ اور ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب آدمی خرچ کرے اپنے عیال پر کچھ خرچ کرتا ہے وہ اوسکے لئے صدقہ ہے متفق علیہ اور عبد اللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

کہ آدمی کو یہی گناہ کافی ہے کہ جسکا قوت اسکے ذمہ ہو اسکو ضائع کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد وغیرہ نے اور

وَغَيْرُهٗ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ بِمَعْنَاهُ قَالَ كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يَّحْبِسَ عَنْ يَمْلِكُ

مسلم نے اپنی صحیح میں اسی مضمون روایت کیا ہے کہا ہے آدمی کو یہی گناہ کافی ہے کہ جسکی روزی ہے اسکے ذمہ ہو اسکو بند کرے

قُوْتَهٗ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ

کی روزی۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر روز

يَّوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا

کہ جس دن بندے صبح کرتے ہیں ایک فرشتہ اترتے ہیں ایک دعا کرتا ہے کہ یا اللہ خرچ کرنیوالے کو

خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

عوض دیدے اور اے اللہ بخیل کو بربادی نقصان دے متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے۔ کہ فرمایا نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنْ يَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے ان کو دے جو تیرے عیال میں

ہوں

وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ

اور بہتر صدقہ وہ ہے جو غنی سے بچا ہوا ہو جو شخص عفت طلب کرے اسکو اللہ تعالیٰ عفیف کریگا اور جو شخص غنی ہونا چاہے

يُغْنِهِ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اللہ تعالیٰ اوسکو غنی کریگا روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِي الْاِنْفَاقِ مِمَّا يُحِبُّ وَمِنَ الْجَيِّدِ

۱۳۳ باب مال پیاری اور عمدہ کی خرچ کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَقَالَ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم نیکی کو نہ حاصل کرو گے جبتک کہ تم خرچ کرو اوس مال سے جو تم کو پیارا ہے۔ اور فرمایا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

اے ایمان والو تم خرچ کرو اپنے کمائی میں سے طیب پاکیزہ مال اور اوان چیزوں سے جو پیدا کیں ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالے ہیں

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

اور تم ارادہ نہ کرو خبیث اور ناکارہ مال کے خرچ کرنے کا ارادہ مت کرو۔ انس رضہ سے روایت ہے کہا

اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَكَانَ اَحَبُّ

کہ ابوطلحہ مدینہ میں انصار میں سے بہت مالدار تھے اور مال کھجوروں کے نہیں

اور سب مال سے

اَمْوَالِهٖ اِلَیْهِ بِیْرُحَاءَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

مال سے بیر حاء اور سکو بہت محبوب تھا اور وہ مسجد کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُهَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِیْهَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا اَنْزَلَتْ هٰذِهِ

علیہ وسلم اس میں تشریف لیجایا کرتے تھے اور میٹھا خوشگوار پانی پیا کرتے انس رضی نے کہا کہ جب

الْاٰیَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی

یہ آیت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون نازل ہوئی تو ابو طلحہ رضی نے رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالے فرماتا ہے ہرگز نہ پہونچو گے بھلائی کو

حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِیْ اِلَیَّ بِیْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ

یہانتک کہ خرچ کرو اچھی چیز سے کہ دوست رکھتے ہو اور بیر حاء مجھے تمام مال میں سے زیادہ محبوب ہے وہ میٹھے صدقہ کیا

لِلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَضَعْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَیْثُ اَرَاكَ

میں اسکے ثواب اور ذخیرہ ہونے کی اللہ تعالے سے امید رکھتا ہوں یا رسول اللہ جہاں آپکو

اللّٰهُ تَعَالٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ

اللہ تعالے سمجھائے اوسکو وہیں پر بھیجئے آپنے فرمایا یہ مال نفع والا ہے یہ مال نفع والا ہے

وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ

اور میں نے جو تم نے کہا اوسکو سنا اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تو اوسکو اپنی قرابت والوں میں تقسیم کردے ابو طلحہ رضی نے کہا

اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِیْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِیْ عَمِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

یا رسول اللہ میں اسی طرح کرتا ہوں پھر ابو طلحہ نے اپنے اقارب اور چچازاد بھائیوں میں بانٹ دیا متفق علیہ

قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ رَّابِحٌ وَرُوِیَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ رَابِحٌ وَّرَایِحٌ بِالْبَآءِ

یہ قول صلے اللہ علیہ وسلم کا مال رابح بھی مروی ہے رابح اور رایح کہی بار

الْمُوَحَّدَةِ وَبِالْیَآءِ الْمُثَنَّاةِ اَیْ رَایِحٌ عَلَیْكَ نَفْعُهٗ وَبَیْرُحَاءَ مَعْرِفَةٌ بِقَطْعِ الْهَمْزَةِ

موحدہ اور یا مثناہ کے ساتھ یعنی آپکو الاہے نفع اس کا تجھ پر وہ میٹھا کھجور کا باغ ہے

وَرُوِیَ بِكَسْرِ الْبَآءِ وَفَتْحِهَا

مروی ہے ساتھ کسرہ با اور فتحہ اسکے بھی

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِیْ وُجُوْبِ نَفَقَةِ الْاَهْلِ وَالْاَوْلَادِ

اڑتیسواں باب اس بیان میں ہے کہ آدمی پر واجب ہے کہ اپنی اہل اور اولاد

الْمُمَيِّزِينَ وَسَائِرِ مَنْ فِي رَعِيَّتِهِ بِطَاعَةِ اللهِ تَعَالَى وَنَهْيِهِمْ عَنْ

سمجھ والوں کو اور اپنی سب رعیت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا امر کیا کرے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی

الْمُخَالَفَةِ وَتَأْدِيبِهِمْ وَمَنْعِهِمْ عَنِ ارْتِكَابِ مَنْهِيٍّ عَنْهُ قَالَ اللهُ تَعَالَى

مخالفت سے انکو روکے اور انکو ادب سکھائے اور گناہ سے روکتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور اپنے گھر کے لوگوں کو نماز کا حکم کر اور تو خود بھی اس پر صبر کر۔ اور فرمایا ہے اے ایمان والو۔

قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَمَلَ

اپنی جانو اور اپنی اہل کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا

الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کے کھجوروں میں سے ایک چھوہارا لیکر منہ میں ڈال لیا رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ مُتَّفَقٌ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پھینک دے تو نہیں جانتا کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے متفق

عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَقَوْلُهُ كِخْ كِخْ يُقَالُ بِإِسْكَانِ

علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ صدقہ ہمکو حلال نہیں اور یہ قول آپکا کخ کخ کہا جاتا ہے سکون خاء کے

الْخَاءِ وَيُقَالُ بِكَسْرِهَا مَعَ التَّنْوِينِ وَهِيَ كَلِمَةُ زَجْرٍ لِلصَّبِيِّ عَنِ اسْتِقْذَارٍ

خاء سے اور ایک لغت میں ساتھ کسرہ خاء کے منون اور یہ کلمہ جھڑک کا ہے چھوٹے بچے کو ایسے برے کام سے

وَكَانَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَبِيًّا وَعَنْ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ

اور حسن رضی اس وقت لڑکے تھے۔ اور ابو حفص عمر بن ابی سلمہ

عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ رَبِيبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ

محمد اللہ بن عبد الاسد ربیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردہ سے روایت ہے کہ اوس نے کہا میں

غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ

رسول اللہ صلعم کی گود میں لڑکا تھا اور کھانے کے وقت میرا ہاتھ برتن میں ہر طرف پھرتا تھا۔

فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللهَ تَعَالَى وَكُلْ بِيَمِينِكَ

آپنے مجھ فرمایا اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا نام لے اور اپنے داہنے ہاتھ سے

وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَتَطِيشُ تَذْهَبُ

اپنے آگے سے پس اسکے بعد جیسے کھانا کھاتے بس میری یہی عادت رہی ہے متفق علیہ

فی نواحی الصحفۃ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلے

ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ دونوں نے کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم یقول کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ الامام راع

اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم سب نگہبان ہو رعیت کا اور تم سب سے اپنی رعیت کے حال سے پوچھی جاؤ گے امیر نگہبان ہے اور

ومسئول عن رعیتہ والرجل راع فی اھلہ ومسئول عن رعیتہ والمراۃ

اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور آدمی اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور عورت

راعیۃ فی بیت زوجھا ومسئولۃ عن رعیتھا والخادم راع فی مال سیدہ و

اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھی جائیگی اور نوکر خادم اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اور اپنی

مسئول عن رعیتہ فکلکم راع ومسئول عن رعیتہ متفق علیہ وعن عمرو بن

رعیت سے پوچھا جائیگا پس تم سب نگہبان ہو اور ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا متفق علیہ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ

شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

نقل کی اپنے باپ سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

مروا اولادکم بالصلوۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء

کہ تم اپنی اولاد کو جبکہ سات برس کے ہوں نماز کا حکم کرو اور جب دس برس کی عمر کے ہیں تو ان کو نماز کی بابت

عشر وفرقوا بینھم فی المضاجع حدیث حسن رواہ ابوداود باسناد حسن

مارو اور ان کے سونے کی جگہ علیحدہ کر دو حدیث حسن ہے ابوداود نے اسناد حسن سے روایت کی ہے

وعن ابی سریحۃ سبرۃ بن معبد الجھنی رضی اللہ عنہ قال قال رسول

ابی سریحہ بن معبد جہنی رضہ سے روایت ہے کہ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علموا الصبی الصلوۃ لسبع سنین واضربوہ علیھا

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لڑکوں کو جبکہ سات برس کے ہوں نماز سکھاؤ اور جب دس برس کے ہوں

ابن عشر سنین حدیث حسن رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث

تو مار کر نماز پڑھاؤ اس کو روایت کی ہے ابوداود اور ترمذی نے اور اس نے کہا حدیث

حسن ولفظ ابی داود مروا الصبی بالصلوۃ اذا بلغ سبع سنین

حسن ہے اور لفظ ابی داود کا یہ ہے حکم کرو لڑکے کو جب پہنچے سات برس کو

الباب الثالث والثلثون فی حق الجار والوصیۃ بہ

یہ تیسواں باب ہمسایہ کے حق اور اس کے حق کی وصیت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اللہ کی بندگی کرو اور کسی کو اس کا شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ سے احسان کرو اور

بِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْ

قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور ہمسایہ قرابت والوں اور ہمسایہ اجنبی

جَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

اور پاس کے رفیق اور راہ کے مسافر اور غلام جو تمہارے ہیں تم سب کرو۔ ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ دونوں نے کہا کہ رسول

قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى

اللہ صلعم نے کہ جبرئیل مجھے ہمسایہ کے حق کی ہمیشہ وصیت کیا کرتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اوسکو

ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

وارث بنا دیگا۔ متفق علیہ۔ روایت ہے ابوذر رضہ سے کہا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَآءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ

صلعم نے مجھے فرمایا ہے اے ابوذر جب تو شوربا پکائے تو پانی بہت کر اور پھر ہمسایوں کی خبر گیری کر

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ

روایت کی ہے مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ ابوذر رضہ نے کہا مجھے میرے خلیل صلعم نے وصیت کی ہے

اِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَاَكْثِرْ مَآءَهُ ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ مِّنْ جِيْرَانِكَ فَاَصِبْهُمْ مِّنْهَا

کہ جب تو شوربا پکائے تو پانی بہت کر دے پھر اپنی پڑوسیوں کے گھر کی طرف نظر کر پس اون سے

بِمَعْرُوْفٍ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نیکی کر اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَّا رَسُوْلَ

قسم خدا کی ایمان نہیں رکھتا خدا کی قسم ایمان نہیں رکھتا خدا کی قسم ایمان نہیں رکھتا لوگوں نے کہا کون شخص ہے یا رسول اللہ

اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَّا

جو ایمان نہیں رکھتا حضرت صلعم نے فرمایا وہ شخص جس کے ہمسایہ کی بدیاں اور تکلیفات سے ہمسایہ کو امن نہ ہو۔ متفق علیہ اور مسلم کی روایت میں ہے

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ اَلْبَوَائِقُ الْغَوَائِلُ وَالشُّرُوْرُ وَ

جس شخص سے ہمسایوں کو امن نہ ہو یعنی جو شخص ان کو دغا اور شرارت سے نہ بچائے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا بوائق دغا اور شرارتیں ہیں۔

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ

اسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے مسلمان عورتوں تم اپنی

شَاةً لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

پڑوسن کی حقارت مت کیا کر و اگر چہ بکری کا پاؤں ہی ہو متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو

علیہ وسلم نے ہمارے ہمسایہ کو اس سے منع نہ کرے کہ اوسکی دیوار میں لکڑی گاڑے پھر ابو

هُرَيْرَةَ مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابوہریرہ نے کہا کیا سبب ہے کہ تم کو اس سنت سے اعراض کرتے دیکھتا ہوں اللہ کی قسم اسکو تمہارے کندھوں میں مارون گا متفق علیہ

وَرُوِيَ خُشُبَهُ بِالْإِضَافَةِ وَالْجَمْعِ وَرُوِيَ خَشَبَةً بِالتَّنْوِينِ عَلَى الْإِفْرَادِ قَوْلُهُ

اور روی ہے خشبہ ساتھ اضافت اور جمع کے اور روی ہے خشبۃ ساتھ تنوین کے مفرد قول اس کا

مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا يَعْنِي عَنْ هَذِهِ السُّنَّةِ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

مالی اراکم عنہا یعنی اس سنت سے اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ

وسلم نے جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اوسکو لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے اور جو شخص

يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ

اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو اوسکو لازم ہے کہ مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر

الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ

ایمان رکھتا ہو اوسکو لازم ہے کہ نیک بات کہا کرے یا خاموش رہے متفق علیہ ابو شریح خزاعی رضی

اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ

روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتا ہے اوسکو چاہیے کہ اپنے

الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ

ہمسایہ سے احسان کرے اور جو شخص اللہ اور دن پچھلے پر ایمان رکھتا ہو اپنے مہمان کی عزت کرے

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو نیک بات کہا کرے یا چپ رہے روایت کی یہ مسلم نے

بِهَذَا اللَّفْظِ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ

ان لفظوں سے اور بخاری نے اسکا بعض ذکر کیا ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

علیہ وسلم کی خدمت میں گذارش کی کہ یا رسول اللہ میرے دو ہمسایہ ہیں میں یہ کسکو ہدیہ بھیجا کروں آپ نے فرمایا جسکا دروازہ تیرے نزدیک ہو اسکو

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

روایت کی بخاری نے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر ہیں یاروں کا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو اپنے یار سے نیکی کرے اور بہتر ہیں پڑوسیوں کا

عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اللہ کے نزدیک وہ ہے جو اپنے پڑوسی سے بھلائی کرے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

اَلْبَابُ الْاَرْبَعُوْنَ فِيْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الْاَرْحَامِ

باب چالیسواں ماں باپ سے نیکی کرنے اور قرابت والوں سے ملاپ کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور بندگی کرو اللہ کی اور کسی چیز کو اس کا شریک مت کرو اور والدین سے احسان کرو

وَبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَ

اور نزدیکی والے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور پڑوسی قرابت والے اور پڑوسی اجنبی اور ہمارے کے رفیق اور

الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْ

مسافر اور غلام کے ساتھ احسان کرو اور فرمایا اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کا واسطہ دیتے ہو آپس میں

بِهٖ وَالْاَرْحَامَ وَقَالَ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ

اور خبردار ہو ناتوں سے اور فرمایا اور جو لوگ ملاپ کرتے ہیں اس سے جن سے ملاپ کرنے کا اللہ نے امر کیا ہے۔

اَلْاٰيَةَ وَقَالَ تَعَالٰى وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَقَالَ تَعَالٰى

الآیۃ اور فرمایا اور ہم نے انسان کو ماں باپ سے نیکی کرنے کا حکم کیا ہے اور فرمایا

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ

اور تیرے رب نے حکم کیا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین سے احسان کرو اگر پہنچے

الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا

دونو ایک بڑھاپے ہو جاویں تو ان کو اف مت کہو اور ان کو مت جھڑک اور ان کو ادب کی

كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا

بات کہہ اور جھکا ان کے آگے کندھے عاجزی کر کے پیار سے اور کہہ اے رب ان پر رحم کر جیسا

رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا وَقَالَ تَعَالٰى وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا

پالا انہوں نے مجھ کو چھوٹا۔ اور فرمایا اور ہم نے تاکید کیا انسان کو اس کی ماں نے پیٹ میں رکھا اس کو اس کی ماں نے ضعف پر ضعف

عَلَى وَمِنْ وَصَّاهُ فِي عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ وَعَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

تجھ کو اور دودھ چھوڑنا اس کا دو برس میں کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا روایت ہے ابو عبد الرحمن

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سب عملوں میں سے کونسا

الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ

عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے آپ نے فرمایا نماز وقت پر پڑھنی میں نے عرض کی پھر کونسا عمل بہتر ہے آپ نے فرمایا ماں باپ سے بھلائی کرنی میں نے

قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

پھر کونسا عمل کی کہا کہ آپ نے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ۔ متفق علیہ۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ سے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّا اَنْ يَّجِدَهُ مَمْلُوْكًا

روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بیٹا باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا مگر اس صورت میں کہ پاوے تو باپ کسی کا مملوک ہو جاوے

فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تو خرید کر کے اس کو آزاد کرے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ

جو شخص اللہ اور دن قیامت کا یقین رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے

الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ مُتَّفَقٌ

کہ صلہ رحمی کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اس کو چاہئے کہ نیک بات کہے یا چپکا رہے متفق

عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ الْخَلْقَ

علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اللہ تعالیٰ جب مخلوق کے پیدا کرنے سے

حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ

فارغ ہوا رحم نے کھڑا ہو کر کہا کہ یہ مقام اس کا ہے جو قطع رحمی سے

قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ

فرماوے اللہ نے فرمایا کہ ہاں کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ جو تجھ سے ملے میں اس سے ملوں جو تجھ کو کاٹے میں اس کو کاٹوں تو کہا رحم نے کہا کہ بیشک

فَذٰلِكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ

یہ تیرے لئے ہے پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ پڑھو تو میری بات کی سند قرآن سے پڑھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم

عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

حاکم ہو زمین میں فساد کرو اور برادری کا حق نہ مانو یہ لوگ وہ ہیں۔

لعنهم الله فاصمهم واعمى ابصارهم متفق عليه وفي رواية البخاري فقال

اللہ نے ان پر لعنت کی ہے پھر انکو بہرا کر دیا ہے حق بات کے سننے سے اور اندھا کر دیا ہے۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا

الله تعالى من وصلك وصلته ومن قطعك قطعته وعنه قال جاء رجل

اللہ نے جسے ملایا مجھکو ملاوے گا جسنے تجھکو کاٹا میں اسکو کاٹونگا اور جسنے مجھکو کاٹا میں اسکو رحمت اپنی سے اور اوسی سے روایت ہے کہا کہ ایک آدمی نے

الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله من احق الناس بحسن

رسول اللہ صلعم کے پاس آکر سوال کیا کہ کونسا آدمی زیادہ مستحق اس امر کا ہے کہ میں اوس سے

صحابتي قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال امك قال

مصاحبت نیک کروں کہا تو کہا کہ تیری ماں اوسنے کہا پھر کون ہے فرمایا تیری ماں اوس نے کہا اوس سے بعد کون ہے کہا تیری ماں تو کہا

ثم من قال ابوك متفق عليه وفي رواية يا رسول الله من احق بحسن

کون ہے آپنے فرمایا تیرا باپ۔ متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یا رسول اللہ حسن

الصحبة قال امك ثم امك ثم امك ثم ادناك ادناك والصحابة بمعنى

صحبت کا زیادہ مستحق کون ہے آپنے فرمایا تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں پھر وہ جو قرابت میں تجھ سے زیادہ نزدیک ہو پھر زیادہ نزدیک اور صحابت

الصحبة وقوله ثم ابالك هكذا وهو منصوب بفعل محذوف اي ثم بر ابالك

بمعنی صحبت ہے اور یہ قول کہ ثم ابالک ہکذا ہی ہے اور منصوب ہے ساتھ فعل محذوف کے یعنی پھر نیکی کر اپنے باپ سے اور ایک

وفي رواية تواب وهذا واضح وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم

روایت میں ثم ابوک ہے اور اسی سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

قال رغم انف ثم رغم انف ثم رغم انف من ادرك ابويه عند الكبر

کہ فرمایا خاک میں ملا پھر خاک میں ملا پھر خاک میں ملا جسنے اپنے ماں باپ کو یا ایکو بڑھاپے میں پایا

احدهما او كلاهما فلم يدخل الجنة وعنه ان رجلا قال يا رسول الله

ایکو یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا پھر نہ داخل ہوا جنت میں اور اوسی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہیں

ان لي قرابة اصلهم ويقطعوني واحسن اليهم ويسيئون الي واحلم عنهم

کہ میں انسے سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برادری کا حق کاٹتے ہیں اور میں اوسے احسان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں اور میں اوسے درگذر

ويجهلون علي فقال لئن كنت كما قلت فكانما تسفهم المل ولا يزال

کرتا ہوں اور وہ مجھ سے جہالت کرتے ہیں فرمایا اگر حقیقت میں تو ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا تو گویا تو انکو خاک گرم کھلاتا ہے اور ہمیشہ

معك من الله ظهير عليهم ما دمت على ذلك رواه مسلم وتسفهم بضم

تیرے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک مدد گار رہیگا تجھ کو اوپر غالب کرنیکو جبتک تو اس حالت پر رہیگا۔ روایت کی اسکو مسلم نے اور تسفهم بضم

التاء وكسر السين المهملة وتشديد الفاء والمل بفتح الميم وتشديد اللام

تا کے اور کسر سین مہملہ اور تشدید فا کے اور لفظ مل ساتھ فتح میم اور تشدید لام کے اور وہ

وهو الرماد الحار اى كانما تطعمهم الرماد الحار وهو تشبيه لما يلحقهم

گرم راکھ ہے یعنے جیسا کہ کھلاتا ہے تو ان کو گرم راکھ اور یہ تشبیہ ہے اوس کی سے

من الاثم لما يلحق اكل الرماد الحار من الالم لا شئ على هذا المحسن اليهم

جو ان کو حاصل ہوتا ہے ساتھ اس درد کے جو اکو حاصل ہوتا ہے اور اس محسن کے ذمہ کچھ نہیں لیکن

لكن يتألمهم انه عظيم بتقصيرهم فى حقه واد خالهم الاذى عليه والله

دکھ حاصل ہوتا ہے اسکو بسبب قصور انکے کے اسکے حق میں اور بسبب لیانے دکھ انکے کے اسکو اور اللہ خوب جانتا ہے

اعلم وعن انس رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من

اور روایت ہے انس رضہ سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی دوست رکھے

احب ان يبسط له فى رزقه ويُنسأ له فى اثره فليصل رحمه متفق عليه ومعنى

یہ کہ اوسکا رزق فراخ ہو اور عمر میں زیادتی ہو تو اپنے رشتے کو ملاوے متفق علیہ معنے

ينسأ له فى اثره اى يؤخر له فى اجله عمره وعنه قال كان ابو طلحة

یساء لہ فی اثرہ کا یعنے اسکی اجل اور عمر میں دیر سی ہووے اور اسی سے روایت ہے کہا کہ ابو طلحہ

اكثر الانصار بالمدينة مالا من نخل وكان احب اموالة اليه بيرحاء وكانت

مدینہ میں انصار میں سے بہت مال والا تھا سے اور مال کھجوروں کا اور سب مال سے پیرحاء اوس کو بہت محبوب تھا اور

مستقبلة المسجد وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخلها

وہ مسجد کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلعم اوس میں تشریف لے جاتے کرتے تھے

ويشرب من ماء فيها طيب فلما نزلت هذه الاية لن تنالوا البر حتى

اور پیتے تھے اوس میں سے پانی جو کہ اچھا تھا پھر جب نازل ہوئی یہ آیت کہ لن تنالوا البر حتی

تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

تنفقوا مما تحبون تو کھڑے ہوئے ابو طلحہ رضہ نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں عرض کی کہ یا

رسول الله ان الله تبارك وتعالى يقول لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما

رسول اللہ اللہ تعالے فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما

تحبون وان احب اموالى الى بيرحاء وانها صدقة لله تعالى ارجو برها

تحبون اور پیرحاء مجھے تمام مال میں سے زیادہ محبوب ہے وہ بیٹھے اللہ صدقہ کیا میں اوسکے ثواب

وذخرها عند الله تعالى فضعها يا رسول الله حيث أراك الله فقال رسول

ذخیرہ ہونے کی اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں یا رسول اللہ جہاں آپکو اللہ تعالیٰ نے بہتر سمجھا ہو اسکو خرچ کیجئے آپ نے فرمایا

الله صلى الله عليه وسلم بخ ذلك مال رابح ذلك مال رابح وقد سمعت ما

یہ مال نفع والا ہے یہ مال نفع والا ہے اور میں نے سن لیا جو

قلت وإني أرى أن تجعلها في الأقربين فقال أبو طلحة أفعل يا رسول الله

تو نے کہا اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تو اسکو اپنی قرابت والوں میں تقسیم کر دے ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں

فقسمها أبو طلحة في أقاربه وبني عمه متفق عليه وسبق بيان ألفاظه في

اسی طرح کرتا ہوں پھر ابو طلحہ نے اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں میں بانٹ دیا متفق علیہ اور اسکا بیان الفاظ

باب الإنفاق مما يحب وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله

باب اللہ کی راہ میں محبوب چیز کا خرچ کرنا گذر چکا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی سے روایت ہے

عنهما قال أقبل رجل إلى نبي الله صلى الله عليه وسلم فقال يا بعلت علي

کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ میں

الهجرة والجهاد أبتغي الأجر من الله تعالى فقال هل من والديك أحد حي

ہجرت اور جہاد پر آپ سے بیعت کرتا ہوں اور اجر اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں آپنے فرمایا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے

قال نعم بل كلاهما قال فتبتغي الأجر من الله تعالى قال نعم قال فارجع إلى

کہا ہاں دونوں زندہ ہیں آپنے فرمایا تو اللہ تعالیٰ سے اجر مانگتا ہے اس نے کہا ہاں آپنے فرمایا کہ اپنے

والديك فأحسن صحبتهما متفق عليه هذا لفظ مسلم في رواية لهما

والدین کی خدمت میں واپس چلا جا اور والدین کی خدمت خوب طرح کر متفق علیہ یہ مسلم کا لفظ ہے اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی

جاء رجل فاستأذنه في الجهاد قال أحي والداك قال نعم قال ففيهما فجاهد

نے آپسے جہاد کا اذن مانگا آپنے فرمایا کہ تیرے والدین زندہ ہیں اس نے کہا ہاں زندہ ہیں آپنے فرمایا ان دونوں کی خدمت کر اور اسی سے

وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس الواصل بالمكافئ ولكن

روایت ہے کہ اس نے نبی صلعم سے روایت کی نبی صلعم نے فرمایا کہ برابر کی کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہیں

الواصل الذي إذا قطعت رحمه وصلها رواه البخاري وقطعت بفتح القاف

جو احسان کے عوض احسان کرے لیکن برابر کی کا حق ادا کرنیوالا وہ ہے کہ جب کوئی اس سے حق برادری کا توڑے تو وہ اوسکے حق برادری کو ادا کرتا ہے

وانطاء ورحمه مرفوعا وعن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم

اور بطاء کے اور رحمہ مرفوع ہے اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ وہ نقل کرتی ہیں نبی صلعم سے

فَالرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ

اللہ متفق علیہ وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

انہا اعتقت ولیدۃ ولم تستاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان یومہا

الذی یدور علیہا فیہ قالت اشعرت یا رسول اللہ انی اعتقت ولیدتی

قال او فعلت قالت نعم قال اما انک لو اعطیتہا اخوالک کان اعظم لاجرک

متفق علیہ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ

علی امی وہی مشرکۃ فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت قدمت علی امی وہی راغبۃ افاصل

امی قال نعم صلی امک متفق علیہ وقولہا راغبۃ ای طامعۃ فیما عندنا تسألنی

شیئا قیل کانت امہا من النسب وقیل من الرضاعۃ والصحیح الاول

وَعَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهَا قَالَتْ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقن یا معشر النساء ولو من حلیکن

قالت فرجعت الی عبد اللہ بن مسعود فقلت لہ انک رجل خفیف ذات الید

ف

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَاْتِهِ فَاسْاَلْهُ فَاِنْ كَانَ

رسول اللہ صلعم نے ہم کو صدقہ کرنے کا حکم کیا ہے تو جا اور رسول اللہ صلعم سے پوچھ اگر تم کو

ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِهِ اَنْتِ

صدقہ دینا مجھ کو کافی ہو تو دیجیو اور نہیں تو کسی اور کو صدقہ دیدوں عبداللہ نے کہا تو ہی جا کر پوچھ

فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ

میں گئی تو ایک عورت انصار میں سے رسول اللہ صلعم کے دروازے پر کھڑی تھی اور جو میرا مطلب تھا

حَاجَتُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ فَخَرَجَ

وہی اوس کا مطلب تھا اور رسول اللہ صلعم جیبت دیے تھے کہ بلال

عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ

اندر سے نکلا ہم نے اوسکو کہا کہ تو رسول اللہ صلعم سے جاکر پوچھ کہ دو عورتیں دروازہ پر

بِالْبَابِ تَسْاَلَانِكَ اَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ

کھڑی پوچھتی ہیں کہ اگر اپنے خاوند اور لڑکے یا لڑکی پر صدقہ کریں

حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تو ادا ہو گا یا نہیں تو ہم کو بتلایا اور آپکے پاس ہمارا نام نہ لینا۔ بلال نے رسول اللہ صلعم کے

وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَاَةٌ مِّنَ

پاس جاکر سوال کیا آپنے فرمایا وے دونوں عورتیں کون ہیں بلال نے کہا ایک عورت

الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ

انصار سے ہے اور ایک زینب ہے آپنے فرمایا کونسی زینب ہے اوسنے کہا

هِيَ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ

زینب عبداللہ کی عورت رسول اللہ صلعم نے فرمایا اوکو دو اجر ہونگے ایک

الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ

قرابت کا دوسرا صدقہ کا دلے متفق علیہ روایت ہے ابو سفیان صخر بن حرب سے رضی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِيْ قِصَّةِ هِرَقْلَ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ

اللہ عنہ اپنی حدیث لمبی کہ ہرقل کے قصہ کی ہرقل نے ابوسفیان کو کہا

فَمَاذَا يَاْمُرُكُمْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَقُوْلُ اعْبُدُوا اللّٰهَ

کہ وہ نبی تم کو کیا امر کرتا ہے ابوسفیان کہتا ہے میں نے کہا کہ وہ کہتا ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو۔

وَحْدَهُ لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ

اور کوئی اوسکا شریک مت ٹھہراؤ اور اپنے باپ دادا کی باتوں کو چھوڑ دو۔ اور ہمکو نماز پڑھنے اور صدقہ کرنے اور

وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

حرام سے بچنے اور قرابتیوں سے نیکی کرنیکا امر کرتا ہے متفق علیہ۔ ابوذر رضؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا يُذْكَرُ فِيهَا الْقِيرَاطُ

رسول اللہ صلعم نے کہ تم عنقریب ایک زمین کو فتح کروگے جس میں قیراط کا ذکر چلتا ہے اور ایک

وَفِي رِوَايَةٍ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمّٰى فِيهَا الْقِيرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِأَ

روایت میں ہے کہ تم عنقریب ملک مصر کو فتح کروگے اور وہ زمین ہے کہ جسمیں قیراط کا نام مذکور ہوا سو میری وصیت مانو وہاں کے لوگوں کے

هْلِهَا خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا وَفِي رِوَايَةٍ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَحْسِنُوا إِلَى أَهْلِ

سوا اپنے اوپر کے لیے ان سے اچھا دن سے برادری ہوا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب تم وہ زمین فتح کرو تو اوسکے رہنے والوں کے ساتھ نیکی اور احسان کرو کیونکہ

هَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الْعُلَمَاءُ الرَّحِمُ الَّتِي

اوسکے لیے ذمہ اور برادری ہوگی کہا امان اور مصاہرت ہے روایت کی تیج کہنے۔ علماء نے کہا ہے کہ اوسکے لئے برادری ہے

لَهُمْ كَوْنُ هَاجَرَ أُمِّ إِسْمٰعِيلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ وَالصِّهْرُ كَوْنُ مَارِيَةَ أُمِّ

اسلئے فرمایا کہ ہاجرہ اسماعیل علیہ السلام کی ماں اوسیں سے تھی اور صہر اسلئے فرمایا کہ ماریہ قبطیہ

إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

ابراہیم بن رسول اللہ صلعم کی والدہ اوسیں سے تھی اور روایت ہے ابوہریرہ رضؓ سے

عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ

کہا کہ جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ يَا بَنِي

صلعم نے قریش کو بلایا قریش جمع ہوگئے اپنی عام طور پر نصیحت کی اور خاص خاص لیکر انہی کی تخصیص کی پھر فرمایا اے بنی عبد شمس اے بنی

كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ

کعب بن لوی اپنی اولاد کو عذاب سے بچاؤ اے مرہ بن کعب کی اولاد اپنی جان

مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا

دوزخ سے بچاؤ اے عبد مناف کی اولاد اپنی جان کو دوزخ سے بچاؤ اے ہاشم کی اولاد اپنی جان کو

أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ

دوزخ سے بچاؤ اے عبد المطلب کی اولاد اپنی جان کو دوزخ سے بچاؤ اے فاطمہ

أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا

اپنی جان کو دوزخ سے چھڑا اس واسطے کہ میں تم کو خدا کے عذاب سے بچانے کا کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر اتنا تعلق ضرور ہے کہ تمہاری پرورش کا حق ہے

سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَلَالِهَا بِفَتْحِ الْبَاءِ وَاللَّامِ

میں اس کو خاطر کے ساتھ تر کروں گا مسلم نے روایت کی یہ حضرت نے یہ قول آپ کا بلالہا ساتھ فتحہ کے پڑھا

وَكَسْرِهَا وَالْبِلَالُ الْمَاءُ وَمَعْنَى الْحَدِيثِ سَأَصِلُهَا بِشَيْءٍ قَطِيعَتُهَا بِالْحَرَارَةِ الَّتِي

اور کسرہ کے ساتھ بلال پانی ہے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ اس کو تشبیہ دی ہے جگر کے قطع ہونے کو ساتھ حرارت کے جو

تَطْفَأُ بِالْمَاءِ وَهَذَا تَرُدُّ بِالصِّلَةِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

بجھائی جاتی ہے پانی سے اور یہ حرارت سوزش کی جاتی ہے صلہ رحمی کے ساتھ ابو عبد اللہ بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ

کہا وہ میں نے کہ میں نے اپنے کان سے سنا رسول اللہ صلعم

سِرٍّ يَقُولُ إِنَّ آلَ أَبِي فُلَانٍ لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللَّهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ

کہتے تھے کہ آل فلاں کی اولاد میرے دلی اور دوست نہیں میرا ولی تو اللہ اور نیک صالح ایماندار ہیں

وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَعَنْ أَبِي

لیکن ان کے ساتھ رشتہ قرابت کا ہے سو اس کو تر و تازہ کروں گا متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں ابو

أَيُّوبَ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا

ایوب خالد بن زید انصاری رضی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی کہ

رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ فَقَالَ لَقَدْ

یا رسول اللہ مجھ کو ایسا عمل بتا کہ جو مجھ کو بہشت میں داخل کرے اور دوزخ سے مجھ کو الگ رکھے آپ نے فرمایا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي

تو نے بڑی بات کی پوچھی ہے اور یہ کام اس پر آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ اس کو آسان کرے عبادت کر اللہ کی چیز کو اس کا شریک مت کر اور نماز قائم کر

الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اور زکوٰۃ ادا کر اور رشتہ داری کے لوگوں سے ملا پ کر متفق علیہ اور سلمان بن عامر رضی سے روایت ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ

کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو چاہیے کہ افطار کیا کرے

بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَإِنَّهُ طَهُورٌ قَالَ وَصَدَقَةٌ عَلَى الْمِسْكِينِ

برکت والی چیز ہے اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے افطار کرے کہ وہ پاک کرنے والا ہے اور فرمایا صدقہ مسکین کو دینا

صَدَقَةٌ وَعَلٰی ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ حدیث حسن رواہ الترمذی

فقط اصل یہ ہے کہ ہر بھلائی میں کہ کیسی کو دنیا و دینکی بھلائی ہے صدقہ ہے اور قطع رحم ۱۲ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ

وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَتْ تَحْتِیْ امْرَاَۃٌ

حدیث حسن ہے اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہا کہ میرے نیچے ۱۲ ایک عورت تھی کہ

وَکُنْتُ اُحِبُّہَا وَکَانَ عُمَرُ یَکْرَہُہَا فَقَالَ لِیْ طَلِّقْہَا فَاَبَیْتُ فَاَتَی عُمَرُ النَّبِیَّ

مجھ کو اس سے بہت پیار تھا اور عمر اسکو مکروہ جانتا تھا عمر رضہ نے مجھ کو کہا کہ تو اسکو چھوڑ دے میں نے انکار کیا عمر رضہ نے نبی صلے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلِّقْہَا

اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر ذکر کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو اوسکو چھوڑ دے ۱۲ روایت کی یہ

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ

ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور روایت ہے ابوالدرداء رضہ سے

اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَقَالَ اِنَّ لِیْ امْرَاَۃً وَّاِنَّ اُمِّیْ تَاْمُرُنِیْ بِطَلَاقِہَا فَقَالَ

کہ ایک آدمی نے پاس آکر کہا کہ میری ایک عورت ہے اور میری ماں مجھے کہتی ہے کہ تو اسکو چھوڑ دے ابوالدرداء نے کہا

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ

میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا کہ فرماتے تھے کہ باپ بہشت کا بیچ کا دروازہ ہے ۱۲

فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ

اگر تو چاہے اس دروازہ کو ضائع کر یا اوسکی حفاظت کر روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حسن صحیح ہے اور براء بن عازب رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلعم علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ لِخَالَۃٍ بِمَنْزِلَۃِ الْاُمِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

وسلم نے کہ خالہ بمنزلہ والدہ کے ہے روایت کی ترمذی نے اور کہا حدیث صحیح ہے

وَفِیْ ہٰذَا الْبَابِ اَحَادِیْثُ کَثِیْرَۃٌ فِی الصَّحِیْحَیْنِ مَشْہُوْرَۃٌ مِّنْہَا حَدِیْثُ اَصْحَابِ

اور اس باب میں حدیثیں بہت ہیں صحیحین میں مشہور ہیں اون میں سے ہے اصحاب

الْغَارِ وَحَدِیْثُ جُرَیْجٍ وَّقَدْ سَبَقَا وَاَحَادِیْثُ مَشْہُوْرَۃٌ فِی الصَّحِیْحَیْنِ حَذَفْتُہَا

الغار اور جریج کی حدیثیں جو پہلے گذر چکے ہیں اور صحیحین میں احادیث مشہور ہیں جن کو میں نے اون کو واسطے اختصار کے

اِخْتِصَارًا وَمِنْ اَہَمِّہَا حَدِیْثُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ الطَّوِیْلُ الْمُشْتَمِلُ

حذف کر دیا ہے اور اون میں احادیث مہمہ کی ضرور ہیں عمرو بن عبسہ رضہ کی حدیث اگر چہ بڑی دراز ہے

عَلَى جُمَلٍ كَثِيرَةٍ مِنْ قَوَاعِدِ الْإِسْلَامِ وَأَدَائِهِ وَسَأَذْكُرُهُ بِتَمَامِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

اور اسلام کے بہت قاعدوں اور آداب پر مشتمل ہے اور میں وہ پوری حدیث کو باب الرجاء میں ذکر کروں گا

تَعَالَى فِي بَابِ الرَّجَاءِ قَالَ فِيهِ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجُودُ

اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ نے رحمت فرمائے اوس حدیث میں کہا ہے کہ میں نبی صلعم کے پاس

يَعْنِي فِي أَوَّلِ النُّبُوَّةِ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْتَ قَالَ نَبِيٌّ فَقُلْتُ وَمَا نَبِيٌّ قَالَ

یعنی ابتدا نبوت کے وقت مکہ میں آیا میں نے آپکو کہا کہ آپ کون ہیں آپنے فرمایا میں نبی ہوں میں نے کہا نبی کیا ہوتا ہے آپنے فرمایا مجھے

أَرْسَلَنِي اللّٰهُ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ قَالَ أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَ

اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے میں نے کہا کس چیز کے ساتھ بھیجا آپنے فرمایا بھیجا ہے صلہ رحم اور

کسر الأوثان وأن يعبد الله لا يشرك به شيء وذكر تمام الحديث الله تعالى أعلم وبه العون

اور بتوں کے توڑنے اور یہ کہ اللہ کی عبادت کی جاوے کسی کو شریک نہ کیا جاوے کسی چیز کو بھیجا ہے اور اوسنے تمام حدیث ذکر کی اور خاص اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق ہے

والقوة الباب الحادي والأربعون في تحريم العقوق وقطيعة الرحم

اکتالیسواں باب عقوق اور قطع رحم کی حرمت کے بیان میں

قال الله تعالى فهل عسيتم إن توليتم أن تفسدوا في الأرض وتقطعوا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر کیا یہ ہی توقع ہے اگر تم کو حکومت ہو کہ خرابی ڈالو ملک میں اور قطع کرو

أرحامكم أولئك الذين لعنهم الله فأصمهم وأعمى أبصارهم وقال

اپنے ناتے ایسے لوگ وہی ہیں جنکو پھٹکارا اللہ نے پھر کر دیا اوسکو بہرا اور اندھا کر دیا انکی آنکھیں اور فرمایا

تعالى والذين ينقضون عهد الله من بعد ميثاقه ويقطعون ما أمر الله

جو لوگ توڑتے ہیں اقرار اللہ کا اوسکو پکا کرنے کے بعد اور کاٹتے ہیں جو چیز کہ اللہ نے

به أن يوصل ويفسدون في الأرض أولئك لهم اللعنة ولهم سوء الدار

اوسکو جوڑنے کا اور فساد ڈالتے ہیں ملک میں یہ لوگ ہیں جنکو لعنت اور اونکو ہے برا گھر

وقال تعالى وقضى ربك ألا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين إحسانا

اور فرمایا اور حکم دیا تیرے رب نے کہ نہ پوجو اوسکے سوا کسی اور ماں باپ سے بھلائی

إما يبلغن عندك الكبر أحدهما أو كلاهما فلا تقل لهما أف ولا تنهرهما

جب تیرے پاس بڑھاپے کو وہ ایک یا دونو نہ

وقل لهما قولا كريما واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب

کہہ اونکو ہوں اور نہ جھڑک اون کو اور کہہ دونو کو بات ادب کی اور جھکا اونکے آگے کندھے عاجزی کر کے پیار سے اور کہہ اے رب

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلٰثًا قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ

اوپر تم کو جیسے بتاؤں انہوں نے مجھ کو چھوڑا۔ ابو بکرہ نفیع بن حارث رضی سے روایت ہے

مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى

کہ فرمایا رسول صلعم نے کہ کیا میں تم کو نہ بتلاؤں کبیرہ گناہوں میں جو بہت بڑے ہیں

قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ

ہمنے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا ہے حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور ابتدا رسانی اور حضرت

عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ

کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ کبیرہ گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کو ایذا دینی

وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ الَّتِيْ يَحْلِفُ

اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ہے روایت کی یہ بخاری نے یہ میں غموس وہ قسم ہے

كَاذِبًا عَامِدًا سُمِّيَتْ غَمُوْسًا لِاَنَّهَا تَغْمِسُ الْحَالِفَ فِي الْاِثْمِ وَعَنْهُ اَنَّ

کہ آدمی جان بوجھ کر جھوٹ پر قسم کھائے غموس اوسکا نام رکھا گیا ہے کہ غوطہ کھانے والے کو گناہ میں ڈبو دیتی ہے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا

کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ کبیرے گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالیاں دے لوگوں نے کہا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ

یا رسول اللہ کوئی آدمی اپنے والدین کو بھی گالیاں دیتا ہے آپنے فرمایا ہاں کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اسکے باپ کو گالی

اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ

دیتا ہے اور بہنچکی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اسکی ماں کو گالی دیتا ہے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ سب گناہوں سے بڑا

الْكَبَائِرِ اَنْ يَّلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ

گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو لعنت کرے کہا گیا یا رسول اللہ صلعم

يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ

اپنے والدین کو آدمی کسطرح لعنت کرتا ہے آپنے فرمایا کہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے

فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ وَعَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ

وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہے اور کسی دالدہ کو گالی دیتا ہے وہ دوسرا اسکی دالدہ کو گالی دیتا ہے۔ ابو محمد جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ کاٹنے والا جنت میں نہ داخل ہوگا قطع

قَالَ سُفْيَانُ فِیْ رِوَايَتِهٖ يَعْنِیْ قَاطِعَ رَحِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِیْ عِيْسٰى

کہا سفیان نے اپنی روایت میں یعنے رشتہ داری سے قطع کرنے والا متفق علیہ۔ ابو عیسی

الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے

حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ

تمہیں پر حرام کیا ہے ماؤں کو ستانا تم پر حرام کیا ہے اور جو تمہارا حق نہیں اوسکو لینا اور جو تمہارا حق ہے اوسکو طلب کرنا اور لڑکیوں کو زندہ دفن کر دینا تم پر حرام کیا ہے

قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ مَنْعًا مَعْنَاهُ

اور قیل قال بہت کثرت سوال اور مال کو ضائع کرنا یہ تم سے بڑا جانا ہے متفق علیہ۔ قولہ منعا کا معنی

مَنْعُ مَا وَجَبَ وَهَاتِ طَلَبُ مَا لَيْسَ لَهٗ وَوَاْدُ الْبَنَاتِ مَعْنَاهُ دَفْنُهُنَّ فِی

روکدینا واجبات کا اور ہات یعنے مانگنا اپنے کا جو اسکے لئے جائز نہیں اور وادالبنات یعنے ان کو زندہ

الْجُبُوْبَةِ وَقِيْلَ وَقَالَ مَعْنَاهُ الْحَدِيْثُ بِكُلِّ مَا يَسْمَعُهٗ فَيَقُوْلُ قِيْلَ كَذَا

دفن کرنا قیل و قال کے یہ معنی ہیں کہ آدمی جو بات سنے وہی لوگوں میں کہدیا کرے کہ ایسا کہا گیا ہے اور فلانے نے ایسا

وَقَالَ فُلَانٌ كَذَا مِمَّا لَا يَعْلَمُ صِحَّتَهٗ وَلَا يَظُنُّهَا وَكَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ

کہا ہے اور اسکی صحت کا وہ علم ہو نہ ظن ہو بلکہ اوسی قدر جھوٹ آدمی کو کافی ہے کہ جو بات سنا کرے وہی کہدیا کرے

بِكُلِّ مَا يَسْمَعُ وَاِضَاعَةُ الْمَالِ تَبْذِيْرُهٗ وَصَرْفُهٗ فِیْ غَيْرِ الْوُجُوْهِ الْمَاْذُوْنِ فِيْهَا

اور مال کو ضائع کرنا یہ ہے کہ اسکو اسراف کرے اور دنیا اور آخرت کے مطالب میں جہاں شریعت نے مال کو صرف کرنیکا اذن دیا ہے اون میں صرف

مِنْ مَّقَاصِدِ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا وَتَرْكُ حِفْظِهٖ مَعَ اِمْكَانِ الْحِفْظِ وَكَثْرَةُ الْاِلْحَاحِ

نہ کرے بلکہ غیر جگہوں میں صرف کرے اور باوجود امکان حفاظت کے مال کی حفاظت نہ کرے اور بلا حاجت

فِی السُّؤَالِ فِيْمَا لَا حَاجَةَ اِلَيْهِ وَفِی الْبَابِ اَحَادِيْثُ سَبَقَتْ فِیْ بَابٍ قَبْلَهٗ

سوال میں الحاح کرے اور اس باب میں بہت احادیث ہیں جو پہلے باب میں گذر چکی ہیں۔

كَحَدِيْثٍ وَاَقْطَعُ مَنْ قَطَعَكَ وَحَدِيْثٍ مَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَهُ اللّٰهُ

جیسا حدیث واقطع من قطعک اور حدیث من قطعنی قطعہ اللہ

اَلْبَابُ الثَّانِی وَالْاَرْبَعُوْنَ فِیْ فَضْلِ بِرِّ الْاَصْدِقَاءِ وَالْاَبِ وَ

باب بیالیسواں باب ہان

الْاُمِّ وَالْاَقَارِبِ وَالزَّوْجَةِ وَسَائِرِ مَنْ یَنْدُبُ اِکْرَامُہٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ

اپ اور اور زوجہ و دیگر ہم متعلقوں کے دوستوں سے یعنی کہ جنکے بیان میں ابن عمر رضی

اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ

روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ بہت بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے

اَبِیْہِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ

یعنی محبت اور ملے روایت ہے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن عمر رضی سے کہ

رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ لَقِیَہٗ بِطَرِیْقِ مَکَّۃَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ وَ

کہ ایک اعرابی عبداللہ بن عمر کو مکہ کی راہ میں ملا اوسکو عبداللہ بن عمر نے سلام کیا اور

حَمَلَہٗ عَلٰی حِمَارٍ کَانَ یَرْکَبُہٗ وَاَعْطَاہُ عِمَامَۃً کَانَتْ عَلٰی رَاْسِہٖ قَالَ ابْنُ دِیْنَارٍ

جس گدھے پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اوسکو سوار کیا اور اپنے سر کی عمامہ اوسکو عطا کی کہا ابن دینار رحمہ نے کہا ہم نے

فَقُلْنَا لَہٗ اَصْلَحَکَ اللّٰہُ اِنَّہُمُ الْاَعْرَابُ وَاِنَّہُمْ یَرْضَوْنَ بِالْیَسِیْرِ فَقَالَ

عبداللہ کو کہا کہ خدا تجھے بھلا کرے یہ اعرابی لوگ ہیں یہ تو تھوڑی عطا سے خوش ہو جایا کرتے ہیں

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اِنَّ اَبَا ھٰذَا کَانَ وُدًّا لِّعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

عبداللہ بن عمر رضی نے کہا کہ اسکا باپ عمر بن خطاب کا دوست تھا۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ

اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے

اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَۃُ الرَّجُلِ اَھْلَ وُدِّ اَبِیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنِ ابْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

کہ بہتر نیکو کاری اور بڑی سعادمندی یہ ہے کہ آدمی باپ کے دوستوں سے ملاپ کرے اور ایک روایت میں ابن دینار کہتے ہیں ابن عمر رضی سے

اَنَّہٗ کَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰی مَکَّۃَ کَانَ لَہٗ حِمَارٌ یَّتَرَوَّحُ عَلَیْہِ اِذَا مَلَّ رُکُوْبَ الرَّاحِلَۃِ

کہ ابن عمر جب مکہ کو جایا کرتے تھے تو ایک گدھا سوار رہنے کا جب اونٹنی کی سواری سے تھک جاتے تو اوسپر سوار ہوا کرتے تھے

وَعِمَامَۃٌ تَشُدُّ بِھَا رَاْسَہٗ فَبَیْنَا ھُوَ یَوْمًا عَلٰی ذٰلِکَ الْحِمَارِ اِذْ مَرَّ بِہٖ اَعْرَابِیٌّ

اور ایک عمامہ سر پر باندھا کرتے تھے پس ایکدن اوسی گدھے پر سوار ہوئے چلے جاتے تھے کہ رستہ میں ایک اعرابی آیا ابن عمر

فَقَالَ اَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ قَالَ بَلٰی فَاَعْطَاہُ الْحِمَارَ وَقَالَ اِرْکَبْ

نے اوسکو کہا کہ تو فلاں بن فلاں کا بیٹا نہیں اوسنے کہا ہاں پس اوسکو اپنا گدھا دیدیا۔ اور کہا کہ اسپر سوار ہو جا

هٰذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ شَدَّدْ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ

اور دست رہ ہی کر یہ اپنے سر پر باندھ لے اوسکے بعض یاروں نے کہا کہ خدا تجھ کو بخشے تو نے اپنی

أَعْطَيْتَ هٰذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرْوَحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ

سواری کا گدھا جس پر تو آدم کی چاہتا اوسکو دیدیا اور دستار جو تو خود باندھا کرتا تھا اوسکو دیدی ابن عمر رضی نے

فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ

کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلعم کو فرماتے کہ بہتر نیکو کاری اور سعادتمندی یہ ہے

أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ رَوَى هٰذَا الرِّوَايَةَ

کہ باپ کے بعد آدمی اپنے باپ کے اُن دوستوں کے ساتھ سلوک کرے اور اسکا باپ عمر رضی کا دوست تھا یہ سب روایات

كُلَّهَا مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّينِ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ

مسلم کے ہیں روایت ہے ابو اسید ساعدی رضی سے ضمہ ہمزہ اور فتح سین کے مالک بن ربیعہ

السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

ساعدی رضی سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلعم کی خدمت میں بیٹھے تھے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ

کہ ایک شخص جو بنی سلمہ میں سے تھا آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ کوئی

مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا فَقَالَ نَعَمِ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا

نیکی باقی ہے کہ والدین کی موت کے بعد میں وہ نیکی اونسے کروں آپ نے فرمایا ہاں اونکے لئے دعا اور

وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ

استغفار کرنا اونکی موت کے بعد اونکا عہد جاری کرنا اور اُن رشتوں سے جنکے صلہ اور ملاپ کا واسطہ انہیں سے ہے

إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اور اونکے دوستوں کی عزت کرنا یہ روایت کی ابو داؤد نے اور روایت ہے عائشہ رضی سے

قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ

کہ میں نے رسول اللہ صلعم کی عورتوں میں سے کسی پر غیرت نہیں کی جیسے خدیجہ رضی پر کی ہے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ

اور میں نے اونکو کبھی نہیں دیکھا مگر رسول اللہ صلعم اونکا ذکر بہت کیا کرتے تھے اور اکثر بکری ذبح کرکے

ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّ

اُنکے اعضا قاش قاش کرکے اونکی سہیلیوں کو بھیجا کرتے میں کبھی کبھی کہتی گویا

لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَتْ

دنیا میں خدیجہ رضؓ کے سوا کوئی دوسری عورت ہی نہیں ہے تو آپ فرماتے کہ عجب یہ فلانی ایسی ایسی اور وہ ایسی ایسی اور اولاد اس سے

مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي

تجھے اولاد ہیں متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ بکری ذبح کرتے اور اوس کی

خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ يَقُولُ أَرْسِلُوا

سہیلیوں کو ہر ایک کے خدیجہ کے موافق ہدیہ بھیجتے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب بکری ذبح کرتے تو فرمایا کرتے

بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ

کہ خدیجہ رضؓ کی پیاریوں کو گوشت بھیجدو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اجازت طلب کی ہالہ بنت خویلد

أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ

خدیجہ رضؓ کی ہمشیرہ نے رسول اللہ صلعم سے اذن طلب کیا پس یاد آیا آپکو خدیجہ رضؓ کا اذن مانگنا

فَارْتَاحَ لِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ قَوْلُهَا فَارْتَاحَ هُوَ بِالْحَاءِ

پس اس سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا اللہم الخ ترجمہ قول صدیقہ کا فارتاح ساتھ حاء کے ہے

وَفِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيِّ فَارْتَاعَ لِذَلِكَ بِالْعَيْنِ وَمَعْنَاهُ

اور کتاب جمع بین الصحیحین حمیدی کی میں فارتاع لذلک بالعین ہے اور اسکا معنی ہے کہ گھبرا گئے اس سے

اهْتَمَّ بِهِ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ

اور روایت ہے انس بن مالک رضؓ سے کہا کہ میں جریر بن

عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِي فَقُلْتُ لَهُ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ إِنِّي قَدْ

عبداللہ بجلی کے ساتھ ایک سفر میں تھا وہ میری خدمت کرتا تھا اور میں اوسکو کہتا تھا کہ نکرا وہ کہنے لگا کہ

رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَيْتُ عَلَى نَفْسِي

انصار کو رسول اللہ صلعم کیساتھ ایسا کرتے دیکھا تھا میں نے بھی قسم کھائی کہ میں بھی جس کی

أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

انصار میں سے صحبت کرونگا اوس کی خدمت ضرور کیا کرونگا متفق علیہ

الْبَابُ الثَّالِثُ وَالْأَرْبَعُونَ فِي إِكْرَامِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ

یہ باب تینتالیسواں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت کے اکرام

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيَانِ فَضْلِهِمْ قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ

و فضل کے بیان میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے

عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا وَقَالَ تَعَالٰى وَمَنْ يُّعَظِّمْ

تجھ سے گندی باتیں اے اس گھر والو اور ستھرا کرے تم کو ایک ستھرائی قال اور جو کوئی ادب رکھے

شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ وَعَنْ يَّزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

اللہ کے نام کی چیزوں کا سو وہ دل کی پرہیزگاری سے ہے اور روایت ہے یزید بن حیان رحمت ہو اس پر اللہ

تَعَالٰى قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ اِلٰى زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

تعالیٰ کی کہا اوسنے کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم زید بن ارقم رضی کے پاس گئے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا جَلَسْنَا اِلَيْهِ قَالَ لَهٗ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا

جب ہم اوسکے پاس بیٹھ گئے تو حصین اوسکو کہا کہ اے زید تو بہت بھلائی حاصل کی ہے زید کو

كَثِيْرًا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتَ حَدِيْثَهٗ وَغَزَوْتَ

کہ تو نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے اور تو نے باتیں سنی ہیں اور آپکے ساتھ جہاد میں شامل

مَعَهٗ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهٗ لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ

ہوا ہے اور اوسکے پیچھے نماز پڑھی ہے بیشک اے زید تو نے بہت بھلائی حاصل کی ہے ہم سے زید کوئی بات جو تو نے

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ

رسول اللہ صلعم سے سنی ہے ہمکو سنا زید نے کہا اے بھتیجے واللہ میری عمر بڑی ہو گئی ہے اور میری

سِنِّيْ وَقَدُمَ عَهْدِيْ وَنَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ اَعِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

زمانہ بہت گذر گیا ہے اور جو باتیں رسول اللہ صلعم سے میں یاد رکھتا تھا بعضے بعضے بھول گئی ہیں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُوْ

جو بات میں تم کو سناؤں قبول کرو اور مجھے زیادہ تکلیف مت دو پھر اوسنے کہا کہ ایک دن

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَآءٍ يُّدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ

مکہ اور مدینہ کے درمیان رسول اللہ صلعم نے ایک بڑا پانی پر جسکا نام خم تھا کھڑے ہو کر ہم کو خطبہ سنایا

فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا

پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا کہ اما بعد اے لوگو میں

بَشَرٌ يُّوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا

آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے پاس رب کا پیغام لانیوالا آوے تو میں اوسکا کہا مانوں اور میں تمہارے درمیان دو بڑی بھاری عمدہ چیزیں چھوڑے جاتا ہوں

كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى

تو خدا کی کتاب ہے کہ جسمیں رہنمائی اور روشنی ہے پس خدا کی کتاب کو پکڑو اور اوسکو مضبوط پکڑ جاؤ پس آپنے کتاب اللہ پر بہت تاکید کی

كِتَابَ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ

اور اس کی ترغیب دی پھر فرمایا اور دوسری بڑی چیز میرے اہل بیت ہیں تمکو خدا یاد دلاتا ہوں اپنی اہل بیت کے بارے میں تمکو خدا یاد دلاتا ہوں

فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

حصین نے اوسکو کہا کہ اے زید ہم کون ہیں کیا اسکی ازواج مطہرات اہل بیت میں سے نہیں زید نے کہا

قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ وَ

کہ بیبیاں ازواج اہل بیت میں سے ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر آپکے بعد صدقہ حرام ہے حصین نے کہا

مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ

وہ کون لوگ ہیں زید نے کہا آل علی اور آل عقیل اور آل جعفر اور آل عباس رضی اللہ عنہم کی اولاد ہیں حصین نے کہا ان سب پر

الصَّدَقَةَ عَلَيْهِمْ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ

صدقہ حرام ہے زید نے کہا ہاں مسلم نے روایت کیا ہے اور ایک روایت میں ہے خبردار میں تم میں

ثَقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهُ

دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک کتاب اللہ وہ اللہ کی رسی ہے جو اسکا تابع ہوگا وہ ہدایت پر ہوگا اور جو اسکو چھوڑ دے

كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

وہ ضلالت پر ہوگا روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو بکر صدیق سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْقُوفًا عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

موقوفاً کہ ابو بکر نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے

أَهْلِ بَيْتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ ارْقُبُوهُ رَاعُوهُ وَاحْتَرِمُوهُ وَأَكْرِمُوهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

اہل بیت کی رعایت و احترام کرو روایت کی یہ بخاری نے معنی رقبوہ کا رعایت کرو سکی اور احترام کرو

الْبَابُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ فِي تَوْقِيرِ الْعُلَمَاءِ وَأَهْلِ الْفَضْلِ وَ

باب چوالیسواں علماء اور بزرگوں اور فضلا کی توقیر کے بیان میں اور

تَقْدِيمِهِمْ عَلَى غَيْرِهِمْ وَرَفْعِ مَجَالِسِهِمْ وَإِظْهَارِ رُتْبَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى

غیروں پر اونکی تقدیم اور اونکی مجالس کے رفعت اور اونکے مراتب کے اظہار کے ذکر میں فرمایا اللہ تعالی نے

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ

کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور نہیں جانتے اور ابو مسعود عقبہ

ابْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَاُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ

کہ لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو قرآن بہت اچھا پڑھتا ہو اور اگر قرأت میں برابر ہوں تو جس شخص کو

بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً

سنت کا زیادہ علم ہو اگر سنت کے علم میں برابر ہیں تو وہ شخص امامت کرے جس نے ہجرت پہلے کی ہو اور اگر ہجرت میں برابر ہوں

فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ

تو جو عمر میں بڑا ہو اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے مقام پر جاوے تو اس کے مکان کے لوگوں کی اجازت کے سوا امامت نہ کرائے اور نہ اس کی اجازت کے سوا اس کے

عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ فَاَقْدَمُهُمْ سِلْمًا بَدَلَ

بچھونے پر بیٹھے روایت کی اس کو مسلم نے اور مسلم ہی کی روایت میں ہے عمر کی جگہ

سِنًّا اَيْ اِسْلَامًا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَاُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَقْدَمُهُمْ

اسلام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو قرآن خوب پڑھا ہوا اور قرأت میں

قِرَاءَةً فَاِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي

اقدم ہو اگر قرأت میں سب کی یکساں ہو تو جو شخص ہجرت میں اقدم ہو

الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَالْمُرَادُ بِسُلْطَانِهٖ مَحَلُّ وِلَايَتِهٖ اَوِ الْمُرَادُ

اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جو شخص عمر میں بڑا ہو اور سلطان سے مراد جگہ حکومت اس کی ہے

الَّذِيْ يَخْتَصُّ بِهٖ وَتَكْرِمَتُهٗ بِفَتْحِ التَّاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ وَهِيَ مَا يَنْفَرِدُ بِهٖ مِنْ

موضع اسکا اور تکرمتہ ساتھ فتحہ تا کے اور کسرہ را کے ہے اور یہ وہ چیز ہے جو منفرد ہو وہ ساتھ اوسکے

فِرَاشٍ وَسَرِيْرٍ وَنَحْوِهِمَا وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ

فرش اور چارپائی وغیرہ سے اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کندھوں

مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا

پر ہاتھ پھیرا کرتے اور فرماتا کہ برابر ہو جاؤ اور مختلف مت ہو کہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں

الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَوْلُهٗ صَلْ

اور تم میں سے جو لوگ عاقل

اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ لِيَلِنِيْ هُوَ بِتَخْفِيْفِ النُّوْنِ وَلَيْسَ قَبْلَهَا يَاءٌ وَرُوِيَ بِتَشْدِيْدِهٖ

اور تم میں سے جو لوگ عاقل ہیں

النُّوْنِ مَعَ يَاءٍ قَبْلَهَا وَالنُّهٰى الْعُقُوْلُ وَاُولُو الْاَحْلَامِ الْبَالِغُوْنَ وَقِيْلَ اَهْلُ

نون کے ساتھ اور اسی عقلمند ہیں اور اولاد حلام بالغ ہیں اور بعض نے کہا صاحب

الحلم والفضل وعن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول

حلم اور بزرگی کے اور عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

الله صلی الله علیه وسلم لیلنی منکم اولوا الاحلام والنهی ثم الذین یلونهم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے کہ تم میں سے عاقل بالغ سمجھدار نماز میں میرے قریب رہیں پھر جو ان سے ملے ہوئے ہوں اور ان کے نزدیک ہوں

ثلاثا وایاکم وهیشات الاسواق رواه مسلم وعن ابی یحیی وقیل

تین بار فرمایا اور بازاریوں کے شور وغوغا سے احتراز کرو اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ابو یحیی اور کہا گیا ہے

ابی محمد سهل بن ابی حثمة بفتح الحاء المهملة واسکان الثاء المثلثة

ابو محمد سہل بن ابی حثمہ حا کے فتحہ اور ثا کے سکون اور ثا مثلثہ کے

الانصاری رضی الله عنه قال انطلق عبد الله بن سهل ومحیصة بن

انصاری رضہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن

مسعود الی خیبر وهی یومئذ صلح فتفرقا فاتی محیصة الی عبد الله

مسعود خیبر کی طرف گئے اور خیبر والوں سے اوس زمانہ میں صلح تھی گئے دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو کر تو محیصہ عبداللہ بن

بن سهل وهو یتشحط فی دمه قتیلا فدفنه ثم قدم المدینة فانطلق

سہل کے پاس آیا کہ وہ خون میں قتل ہو کر تڑپ رہا تھا دیکھ کر دفن کر کے مدینہ میں آیا اور عبداللہ

عبد الرحمن بن سهل ومحیصة وحویصة ابنا مسعود الی النبی صلی الله علیه

الرحمن بن سہل اور محیصہ اور حویصہ مسعود کے بیٹے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

وسلم فذهب عبد الرحمن یتکلم فقال کبر کبر وهو احدث القوم فسکت

عبدالرحمن نے چاہا کہ بات کرے آپ نے فرمایا بڑے بڑے کو بات کرنے دو چھوٹے اور یہ سب میں سے چھوٹا تھا وہ خاموش ہو گیا

فتکلما فقال اتحلفون وتستحقون قاتلکم وذکر تمام الحدیث متفق علیه

اور ان دونوں نے بولے اس مقدمہ میں بات کی آپ نے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ اور تو قتل کرنے کے حق ہو سکتے ہو اور تمام حدیث ذکر کی متفق علیہ

وقوله صلی الله علیه وسلم کبر کبر معناه لیتکلم الاکبر وعن جابر رضی

اور قولہ صلعم کبر کبر یعنے کلام کرے بڑا جابر رضہ سے روایت ہے

الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم احد کے مقتولوں میں سے دو دو آدمی کو

احد یعنی فی القبر ثم یقول ایهما اکثر اخذا للقرآن فاذا اشیر الی احدهما

ایک قبر میں جمع کرتے پھر فرماتے انہیں سے قرآن زیادہ کون جانتا ہے جسکی طرف لوگ اشارہ کرتے

قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

آپ اوسکو لحد میں مقدم کرتے روایت کی یہ بخاری نے ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے کو خواب میں معلوم ہوا کہ مسواک کرتا ہوں کہ دو آدمی میرے پاس آئے ایک

أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ

بڑوں دوسرے سے بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو دی مجھے کہا گیا کہ بڑے کو دے ہم نے بڑے کو دی

رَوَاهُ مُسْلِمٌ مُسْنَدًا وَالْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ

روایت کی یہ مسلم نے مسنداً اور بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ تَعَالَى إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے بوڑھے

الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامِ ذِي السُّلْطَانِ

مسلمان اور قرآن جاننے والے کی تعظیم جو اوس میں غلو و تکبر کرے نہ ہو اور نہ دور ہو لیکن اوس سے اور بادشاہ

الْمُقْسِطِ حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عادل کا اکرام کرنا حدیث ہے روایت کی یہ ابو داؤد نے روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے

جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ

اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں

لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُعَرِّفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

کہ ہم میں کے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہم میں سے بڑے کی بڑائی و شرافت نہ جانے حدیث حسن صحیح ہے روایت کی یہ ابو داؤد اور

التِّرْمِذِيُّ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ

ترمذی نے اور کہا ترمذی نے حدیث حسن صحیح ہے اور ابو داؤد کی روایت میں ہے ہم میں سے وہ شخص نہیں جو

لَمْ يُجِلَّ كَبِيرَنَا وَعَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَأَعْطَتْهُ

بڑے کا حق نہ جانے میمون بن ابی شبیب رضہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضہ کے پاس ایک سائل آیا اونہوں نے اوس کو

كِسْرَةً وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَأَهَيْئَةٌ فَأَقْعَدَتْهُ فَأَكَلَ فَقِيلَ لَهَا فِي

ایک ٹکڑا دیا اور ایک اور آدمی آیا کہ اسکے بدن پر کپڑے اچھے تھے اونہوں نے اوسکو بٹھلا کر کھانا کھلایا لوگوں نے اس امر میں کہا گیا

ذٰلِكَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ

تو جواب دیا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے لوگوں کو اونکے مرتبہ کے موافق

رواہ ابوداود ولکن قال میمون لم یدرک عائشۃ وقد ذکرہ مسلم فی اول

روایت کی اسے ابوداود نے لیکن کہا ہے کہ میمون نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی ملاقات نہیں کی اور مسلم نے اس حدیث کو اپنے کتاب صحیحہ

صحیحہ تعلیقا فقال وذکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت امرنا رسول

کی ابتدا میں تعلیقاً ذکر کیا ہے اور کہا ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا ہے کہ ہم کو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ننزل الناس منازلہم وذکرہ الحاکم ابو

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم لوگوں کو اتاریں مرتبے میں اور ذکر کیا ہے حاکم

عبد اللہ فی کتابہ معرفۃ علوم الحدیث وقال ھو حدیث صحیح وعن

ابو عبداللہ حاکم نے اپنی کتاب معرفۃ علوم الحدیث میں اسکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قدم عیینۃ بن حصن فنزل علی ابن

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ عیینہ بن حصن آیا اور اترا

اخیہ الحر بن قیس وکان من النفر الذین یدنیہم عمر رضی اللہ

برادر زادہ حر بن قیس کے پاس اور یہ حر ان لوگوں میں سے تھا جنکو عمر رضی اللہ عنہ اپنے نزدیک بٹھایا کرتا تھا

عنہ وکان القراء اصحاب مجلس عمر ومشاورتہ ھولا کانوا شبانا

اور عمر رضی اللہ عنہ کے مجلس کے اور مشورہ کے قاری ہوا کرتے تھے بوڑھے ہوں یا جوان

فقال عیینۃ لابن اخیہ یا ابن اخی لک وجہ عند ھذا الامیر فاستاذن

پس عیینہ نے اپنے برادر زادہ حر کو کہا اے برادر زادہ اس امیر کے پاس تیری قدر ہے تو میرے واسطے

لی علیہ فاستاذن لہ عمر فلما دخل قال ھی یا ابن الخطاب فو اللہ ما تعطینا

اذن طلب کر اوسکے واسطے اذن طلب کیا عیینہ نے اوسکو اذن دیدیا جب داخل ہوا عیینہ تو کہا کہ اے ابن خطاب تم ہم کو

الجزل ولا تحکم فینا بالعدل فغضب عمر رضی اللہ عنہ حتی ھم ان یوقع

عطا دیتے اور نہ تو ہم میں عدالت کرتا ہے عمر رضی اللہ عنہ یہ بات سنکر غضب ناک ہوا اور اوس سے درہم ہونے کا

بہ فقال لہ الحر یا امیر المؤمنین ان اللہ تعالی قال لنبیہ صلی اللہ

ارادہ کیا حر نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالے نے اپنے نبی کو فرمایا ہے

علیہ وسلم خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین وان ھذا

خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین اور یہ شخص

من الجاھلین واللہ ما جاوزھا عمر حین تلاھا علیہ وکان وقافا عند کتاب

جاہلوں میں سے ہے واللہ جب اوسکے لیے آیت پڑھی عمر کا غصہ اوسی وقت فرو ہو گیا اور عمر رضی اللہ عنہ قرآن شریف بہت ہی ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتے تھے۔

اللہ رواہ البخاری وعن ابی سعید سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ قال

روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے ابو سعید سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا

لقد کنت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلاما فکنت احفظ عنہ

تھا میں رسول اللہ صلعم کے عہد میں لڑکا پس تھا میں جو کچھ آپ سے سنتا حفظ کر لیا کرتا تھا

فما یمنعنی من القول الا ان ھنا رجالا وھم اسن منی متفق علیہ

اس کہنے سے مجھ کو اسکے کوئی چیز منع نہیں کرتی کہ یہاں مجھ سے بڑی عمر کے لوگ موجود ہیں متفق علیہ

وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور انس سے روایت ہے کہا کہا رسول اللہ صلعم نے

اکرم شاب شیخا لسنہ الا قیض اللہ لہ من یکرمہ عند سنہ

نہیں بوجہ عمر کے اکرام کرتا جوان بوڑھے کا مگر مقرر کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے بڑھاپے میں اوسکا اکرام کرنے والا

رواہ الترمذی وقال حدیث غریب

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

الباب الخامس والاربعون فی زیارۃ اھل الخیر ومجالستھم والتودد

باب پینتالیسواں باب نیک لوگوں کی زیارت اور صحبت اور

الیھم وتحبیتھم وطلب الدعاء منھم وزیارۃ المواضع الفاضلۃ

محبت پیدا کرنا انکو اور انکی زیارت کی خواہش کرنی اور انسے دعا چاہنی اور فضیلت والے مکانوں کی زیارت کرنے کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ واذ قال موسیٰ لفتاہ لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جب موسیٰ نے اپنے جوان کو کہا کہ میں نہ ہٹونگا جبتک کہ پہنچوں دو دریا کے

امضی حقبا الی قولہ تعالیٰ قال لہ موسیٰ ھل اتبعک علی ان تعلمن مما

یا چلتا رہوں مدتوں تک اس آیت تک قال لہ موسیٰ کہا اسکو موسیٰ نے ھل اتبعک علی ان تعلمن

علمت رشدا وقال تعالیٰ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ

تو سکھلائی ہے بھلائی اور فرمایا اور تعالیٰ اور تو نباہ رکھ اپنا ساتھ ان لوگوں کے جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور

والعشی یریدون وجھہ وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال ابو بکر

شام طالب ہیں اوسکے منہ کے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہا

لعمر رضی اللہ عنہما بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کو

انْطَلَقَ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ رضي الله عنها نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ چلیے ہم دونوں ہم ام ایمن کی زیارت کریں جیسا رسول اللہ صلعم

يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ مَا

اوکی زیارت کیا کرتے تھے سو جب ہم اوکے پاس پہونچے تو اوسنے رونا شروع کر دیا ان دونوں نے اوسکو کہا کہ تو کیوں روتی ہے کہ تو نہیں جانتی کہ جو

عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي لَا أَبْكِي أَنِّي لَا أَعْلَمُ

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلعم کیواسطے بہتر ہے اوسنے کہا میں اسلیے نہیں روتی ہوں کہ میں اس بات کو نہیں جانتی

أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنِّي أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ

کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلعم کیواسطے بہتر ہے اوسنے کہا میں اسلیے نہیں روتی ہوں کہ میں نہیں جانتی

قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ وحی آنی منقطع ہو گئی اوسنے انہ دونوں کو بھی رونے پر آمادہ کر دیا اور دونوں نے اوسکے ساتھ رونا شروع کر دیا۔ روایت کی اسکو مسلم نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ اوسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک مرد تھا اوسنے

زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللهُ تَعَالَى عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا

اپنے بھائی مسلمان کے جو دوسری بستی میں رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اوسکی راہ میں ایک فرشتہ بٹھلا دیا سو جب اوسکے

أَتَى عَلَيْهِ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ

پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا تو کدھر جانا چاہتا ہے اوسنے کہا اس بستی میں اپنے بھائی کو ملنا چاہتا ہوں فرشتے نے کہا کچھ تیرا اوسپر

عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ تَعَالَى قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللهِ

احسان ہے کہ جسکو تو پالتا ہے کہا نہیں صرف میں اوس سے خدا کیواسطے محبت رکھتا ہوں فرشتے نے کہا میں خدا کا بھیجا ہوا تیرے

إِلَيْكَ بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِقَوْلِهِ أَرْصَدَهُ

پاس پیغام لیکر آیا ہے کہ خدا نے بھی جیسا تو اوسکو خدا کیواسطے دوست رکھتا ہے ویسا ہی اوسکو دوست رکھتا ہے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔ کہا جاتا ہے اور صدہ

لِكَذَا إِذَا وَكَّلَ بِحِفْظِهِ وَالْمِدْرَجَةُ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَالرَّاءِ الطَّرِيقُ وَمَعْنَى تَرُبُّهَا

کہ جب موکل کیا جاوے اوسکو واسطے حفاظت کے اور مدرجۃ ساتھ فتح میم اور راء کے معنی اسکا راستہ ہے اور معنی تربھا کا

تَقُومُ بِهَا وَتَسْعَى فِي صَلَاحِهَا وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

تعہد کرتا ہے اوسکی اور سعی کرتا ہے اوسکو سنوارنے کی اور اوسی ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

سَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللهِ نَادَاهُ مُنَادٍ بِأَنْ طِبْتَ وَطَابَ

کہ جو شخص بیمار پرسی کرے یا بھائی فی اللہ کی زیارت کرے ہی پکارتا ہے اوسکو ایک پکارنے والا کہ بھلا ہو تیرا اور بھلا ہو تیرا

مَنْشَاكَ وَتَبَوَّأَتْ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي

یہ چلنا دونوں پر بنا کی تو نے جنت میں اترنے کی۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور بعضے

بَعْضِ النُّسَخِ غَرِيبٌ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

نسخوں میں غریب ہے۔ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَجَلِيسِ السَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مثل ہم نشین نیک اور ہم نشین برے کے مثل کستوری کے اٹھانے والے اور آہنگر دھونکنی پھونکنے والے کی

الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ

مثل ہے کستوری والا یا تو کستوری تجھے عطا کریگا یا تو اوس سے خرید لے گا یا تو اوس سے خوشبو

رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا مُنْتِنَةً

پائیگا اور آہنگروں کی پھونکنی یا تو جلا دیگا تیرے کپڑے جلا دیگا یا تجھے اوس سے بدبو آویگی

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ يُحْذِيَكَ يُعْطِيَكَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

متفق علیہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ اوس نے نقل کی نبی صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا

علیہ وسلم کہ حضرت نے فرمایا کہ عورت کے چار چیز کے سبب سے نکاح کیا جاتا ہے مال کے سبب اور اوسکے حسب نسب کے سبب اور اوسکی خوبصورتی کے سبب اور دین

فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ أَنَّ النَّاسَ يَقْصِدُونَ

سو تو دین والی کو حاصل کر تو خاک آلودہ ہوں تیرے دونوں ہاتھ متفق علیہ اور معنی اوسکے یہ ہیں کہ لوگ قصد کرتے ہیں۔

فِي الْعَادَةِ مِنَ الْمَرْأَةِ هٰذِهِ الْخِصَالَ الْأَرْبَعَ فَاحْرِصْ أَنْتَ عَلَى ذَاتِ الدِّينِ أَظْفَرْ

عادت میں عورت سے ان چار خصلتوں کا پس تو مشغول کر دین والی کی طرف اور بہرہ مند ہو

بِهَا وَاحْرِصْ عَلَى صُحْبَتِهَا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

اوسکے ساتھ اور حرص کر اوسکی صحبت اختیار کرنے کے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا

کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو منع کیا کہ کیا چیز مجھے منع کرتی ہے کہ تو ہماری زیارت جیسقدر اب کرتا ہے

أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا

اس سے زیادہ دیا کرے تو سو وقت بیشک اترتے ہیں ہم نہیں اترتے مگر حکم سے تیرے رب کے اوسی کا ہے جو ہمارے آگے اور جو

خَلْفَنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

پیچھے ہے روایت کی بخاری نے۔ اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اوسنے نقل کی نبی صلے اللہ۔

ﷺ وسلم قال لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی رواہ ابو

ﷺ وسلم نے کہ فرمایا یار سی مت کر اور صحبت نہ رکھ مگر مسلمان سے اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار روایت کی یہ نے ابو

داؤد والترمذی باسناد لا باس بہ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

داؤد اور ترمذی نے اسناد لا باس ہے سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الرجل علی دین خلیلہ فلینظر احدکم

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تم دیکھو

من یخالل رواہ ابو داود والترمذی باسناد صحیح وقال الترمذی حدیث

کس سے دوستی کرتے ہو۔ روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی نے اسناد صحیح سے ترمذی نے کہا حدیث

حسن وعن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ

حسن ہے اور ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

وسلم قال المرء مع من احب متفق علیہ وفی روایۃ قال قیل للنبی

علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اوس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہو متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یحب القوم ولما یلحق بہم قال المرء مع من احب

صلعم کو کہا گیا کہ آدمی ایک قوم سے محبت رکھتا ہو اور ابھی نہ ملحق ہوا ہو ان سے فرمایا آدمی اوسکے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے

وعن انس رضی اللہ عنہ ان اعرابیا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ

اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پوچھا

متی الساعۃ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اعددت لہا

کہ قیامت کب ہوگی ہمکو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تو نے اوسکے لئے کیا سامان تیار کیا ہے

قال حب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت متفق علیہ وھذا لفظ

اوسنے عرض کی کہ اللہ اور رسول صلعم کی محبت آپنے فرمایا تو اوسکے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے متفق علیہ یہ مسلم کی

مسلم وفی روایۃ لھما ما اعددت لھا من کثیر صوم ولا صلوۃ ولا

جماعت ہے اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ بیشمار تیاری کی ہے نہ بہت روزے نہ بہت نماز اور نہ

صدقۃ ولکنی احب اللہ ورسولہ وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال

صدقہ ولیکن میں اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہوں۔ اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا

جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف ما

کہ ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا آپ کیا

تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَّلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فرماتے ہیں اویس کا آدمی کے حق میں کہ ایک قوم سے محبت رکھتا ہے اور ان سے لاحق نہیں ہوا تو آپ نے فرمایا

وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

کہ آدمی اپنے دوست کے ساتھ ہوگا جسکو دوست رکھتا ہے متفق علیہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي

صلعم نے فرمایا کہ لوگ سونے چاندی کی کانوں کی مثل کانیں ہیں جو جاہلیت میں افضل تھے

الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا وَالْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا

وہ اسلام میں بھی افضل ہیں جب انہوں نے دین سمجھ لیا اور ارواح لشکر ہیں جو جمع کئے گئے جو ازل میں آپس میں آشنا ہوئے وہ

ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ قَوْلَهُ الْاَرْوَاحُ اِلٰى

دنیا میں بھی ملے رہے اور جو یہاں بیگانہ رہے وہاں بھی جدا رہے اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا۔ اور بخاری نے قول آپکا الارواح سے آخر تک

اٰخِرِهٖ مِنْ رِّوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعَنْ اُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو وَيُقَالُ لَهٗ صُحْبَةٌ

عائشہ رضی سے روایت ہے۔ اور اسیر بن عمرو اور کہا گیا ہے ابن جابر رضی سے روایت ہے اور وہ

وَهُوَ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ

ساتھ ضمہ کے اور فتحہ سین کے کہا کہ تھا عمر بن خطاب کے پاس

عَنْهُ اِذَا اَتٰى عَلَيْهِ اَمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَاَلَهُمْ اَفِيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتّٰى اَتٰى عَلٰى اُوَيْسٍ

جب یمن سے مدد آتی تھی تو وہ اویس سے پوچھا کرتے تھے کہ تم میں اویس بن عامر ہے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُّرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ قَالَ

تو کہا کہ اویس کے پاس آ اور کہا کہ تو اویس بن عامر ہے اس نے کہا ہاں کہا قبیلہ مراد میں سے پھر بنی قرن سے اس نے کہا ہاں

نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ

عمر نے کہا تجھے برص کی مرض تھی تھا سے تندرست ہو گیا مگر ایک درہم کے مقدار وہ سے اس نے کہا ہاں عمر نے کہا تیری ماں ہے

قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ

اس نے کہا ہاں ہے عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا کہ فرماتے تھے تمہارے پاس

بْنُ عَامِرٍ مَّعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُّرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَأَ

اویس بن عامر یمن کی فوج کے ساتھ قبیلہ مراد پھر بنی قرن سے آئیگا اوسکو برص کی مرض تھی وہ زائل ہو گئی

مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ

بجز ایک درہم کے مقدار باقی رہے اوسکی ماں ہے وہ اسکا فرمانبردار ہے اگر وہ برخدا کھانے تو اسکی قسم کو سچی کر دے اگر

اَسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَيْنَ

تو اوس سے استغفار کروا سکی تو کروا اب تو میرے لئے استغفار کر اویس نے اوسکے لئے استغفار کیا عمر نے اوسکو کہا تو کہاں کا ارادہ

تُرِيْدُ قَالَ الْكُوْفَةَ قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا قَالَ اَكُوْنُ فِيْ غَبْرَاءِ النَّاسِ

رکھتا ہے اوسنے کہا کہ کوفہ جانیکا اراده رکھتا ہوں عمر نے کہا میں تیرے لئے تو خط کوفہ کے عامل کو لکھدوں اوسنے کہا مجھ کو فقیروں مسکینوں میں رہنا بہت

اَحَبَّ اِلَيَّ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ

محبوب ہے تو بہتیرے سال بیچ کے اشراف میں سے ایک شخص حج میں عمر کو ملا

فَسَاَلَهٗ عَنْ اُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهٗ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

عمر نے اوس سے اویس کا حال پوچھا اوسنے کہا میں اوسکو تنگ گذران قلیل متاع والا یعنے مفلس چھوڑ کر آیا ہوں عمر نے کہا پیچھے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ

رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے تمہارے پاس اویس بن عامر بن کی فوج میں تھا مدد سے

مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُّرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ

یمن کی مراد پھر قرن سے آئیگا اوسکو برص کی مرض تھی وہ اوس سے تندرست ہو گیا ہے مگر ایک درہم کی جگہ اوسکی

دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ

ایک ماں ہے وہ اوس سے بھلائی کرتا ہے اگر اللہ پر قسم کہا تو اللہ تعالیٰ قسم کو پوری کرے گا اگر تو اوس سے اپنے لئے استغفار کرا سکے استغفار

لَكَ فَافْعَلْ فَاَتٰى اُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِيْ فَقَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ

کرا لے پس وہ شخص اویس کے پاس آیا اور کہا کہ تو میرے لئے استغفار کر اویس نے کہا تو نیک سفر سے ابھی آتا ہے

صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ لَقِيْتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ

تو میرے لئے استغفار کر اویس نے کہا تو عمر کو ملا ہے کہا ہاں پس اوسنے اوسکے لئے استغفار کیا پس لوگوں کو اوسکا حال معلوم ہو گیا

فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَيْضًا عَنْ اُسَيْرِ بْنِ

اسلئے وہ وہاں سے چلا گیا یہ روایت کی ہے مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں اسیر بن

جَابِرٍ اَنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَفَدُوْا اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ مِّمَّنْ

جابر سے روایت ہے کہ کوفہ کے لوگ عمر کے پاس آئے اوس میں سے ایک آدمی تھا

كَانَ يَسْخَرُ بِاُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنَ الْقَرَنِيِّيْنَ فَجَاءَ ذٰلِكَ

کہ اویس سے ہنسی کیا کرتا تھا عمر نے کہا یہاں بھی قرن میں سے کوئی ہے تو بھی وہی شخص

الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَاْتِيْكُمْ

آحاضر ہوا عمر نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ ایک آدمی یمن سے تمہارے پاس آئیگا۔

مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا

اوسکو اویس کہا جاتا ہے یمن میں ایک ماں کے سوا کسی کو نہ چھوڑ کر آئیگا اوسکو برص تھی اوسنے

اللّٰهَ تَعَالٰى فَاَذْهَبَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ

اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے وہ مرض دور کردی مگر ایک دینار یا درہم کا قدر جو شخص تم میں سے اوسکو ملے اوسکو اویس کو التماس کرنا چاہیئے کہ تمہارے واسطے

لَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

استغفار کرے۔ اور ایک روایت مسلم کی عمر رضہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا تھا کہ فرماتے تھے

اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ

کہ تابعین میں سے افضل ایک آدمی ہے اوسکو اویس کہا جاتا ہے اوسکی ایک ماں ہے اور اویس کو برص تھی تم اوسکو کہو

فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ قَوْلُهٗ غَبْرَاءَ النَّاسِ بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَاِسْكَانِ الْبَاءِ وَبِالْمَدِّ

کہ وہ تمہارے لیئے استغفار کرے قولہ غبراء الناس الخ ساتھ فتحہ کے غین معجمہ کے اور سکون باء موحدہ کے اور ساتھ مد کے

وَهُمْ فُقَرَاؤُهُمْ وَضِعَافُهُمْ وَمَنْ لَا يُعْرَفُ عَيْنُهٗ مِنْ اَخْلَاطِهِمْ وَالْاَمْدَادُ

یعنی فقراء اور کمزور لوگ اور غیر مشہور ہونے لوگوں کے لوگوں میں اور امداد

جَمْعُ مَدَدٍ وَهُمُ الْاَعْوَانُ وَالنَّاصِرُوْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُمِدُّوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي

جمع مدد کی ہے یعنے مدد دینے والے اور مدد کیا کرتے تھے جو مدد کیا کرتے تھے مسلمانوں کی

الْجِهَادِ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جہاد میں اور روایت ہے عمر بن الخطاب رضہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عمرہ

وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِيْ وَقَالَ لَا تَنْسَنَا يَا اُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ فَقَالَ

کرنیکی اجازت مانگی پس آپ نے مجھے اذن دیا اور فرمایا کہ نہ بھولنا اے بھائی اپنی دعا میں ہمکو فراموش نہ کرنا کہا حضرت عمر نے کہ آپ نے

كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِيْ

کلمہ فرمایا اگر مجھے اوسکی عوض تمام دنیا ملتی تو بھی خوشی نہ ہوتی اور ایک روایت میں ہے کہ اے میرے بھائی اپنی دعا میں ہم کو بھی شریک

دُعَائِكَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

کر۔ حدیث صحیح ہے۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُ

اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی سوار ہوکر

قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ النَّبِيُّ

اور کبھی پیدل مسجد قبا کی زیارت کو تشریف لیجایا کرتے تھے اور اوسمیں دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم یاتی مسجد قباء کل سبت راکبا وماشیا وکان ابن عمر یفعلہ

صلعم سوار ہو کر اور کبھی پیادہ ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا کی زیارت کو جایا کرتے تھے، اور ابن عمر رضہ بھی یہی کام کیا کرتے تھے ۱۲

الباب السادس والاربعون فی فضل الحب فی اللہ و

چھیالیسواں باب حب فی اللہ کی فضیلت اور

الحث علیہ اعلام الرجل من یحبہ انہ یحبہ وماذا یقول لہ اذا اعلمہ

اس پر تحریص فرمانی اور اس سے لیکر ثابت ہوا اوسکو جتلا دینے کے بیان میں کہ اوس کو پیار کرے اور اس بیان میں کہ جب اوسکو جتلا دے تو وہ

قال اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء

فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد اللہ کا رسول ہے اور جو لوگ اوسکے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں ایک

بینہم الی اخر السورۃ وقال تعالیٰ والذین تبوؤا الدار والایمان من

دوسرے پر رحم کرنیوالے ہیں سورت کے آخر تک، اور فرمایا ہے جو جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر میں اور ایمان میں اوسسے

قبلہم یحبون من ہاجر الیہم وعن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی

پہلی محبت کرتے ہیں اوس سے جو وطن چھوڑ کر گیا ہے اور روایت ہے انس رضہ سے کہ نبی صلے

اللہ علیہ وسلم قال ثلث من کن فیہ وجد بہن حلاوۃ الایمان ان یکون

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص میں تین خصلت ہوں گی اوسنے ایمان کی حلاوت اوسکو حاصل ہوئی ہے ایک یہ کہ اوسکو

اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما وان یحب المرء لا یحبہ الا للہ وان یکرہ

اللہ اور رسول سوکے ساتھ محبت سب لوگوں سے زیادہ ہو دوسرے یہ کہ کسی آدمی سے بس محبت ہو تو یہ کہ جب کفر سے اللہ

ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یقذف فی النار متفق

نے اوسکو نجات دی تو ایسا ہو کہ کفر کیطرف لوٹ کر جانا اوسکو ایسا برا معلوم ہو جیسا آگ میں گرایا جانا برا معلوم ہوتا ہے متفق

علیہ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ نقل کی اوسنے رسول اللہ صلعم سے

سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل وشاب نشا

سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایہ میں رکھیگا جس دن اوسکے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا ایک منصف سردار دوسرا وہ جوان جو اللہ

فی عبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق فی المساجد ورجلان تحابا فی اللہ

خدا کی عبادت میں مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہو جب تک وہ مسجد میں نہ جائے بیقرار رہتے ہیں

اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات منصب وجمال فقال

ملتے ہیں تو اسی پر اور جدا ہوتے ہیں تو اسی پر، پانچویں وہ مرد جسکو مالدار یا عزت خوبصورت عورت نے بلایا سو اوسنے کہا

إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا

کہ میں عبادت کرتا ہوں پھر وہ مرد جسنے خیرات کی تو اوسکو چھپایا یہانتک کہ نہیں جانتا اوسکا بایاں ہاتھ کہ کیا

تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ

خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھ نے اور مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان میں سو جاری ہوگئیں اوسکی دونوں آنکھیں متفق علیہ اور اوسکا کہا ہوا

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالے قیامت کے دن فرمائے گا

أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہاں ہیں وہ لوگ جو آپسمیں دوستی رکھتے تھے میری بزرگی کیواسطے آج کے دن میں اونکو سایہ میں رکھونگا آج وہ دن ہے جسدن کہیں سایہ نہیں سوا میرے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا

اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مجھے اس کی قسم ہے جسکے قابو میں میری جان ہے

تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا

تم جنت میں نہ جاؤ گے جب تک مسلمان نہ ہو جاؤ اور تم مسلمان نہ ہوگے جب تک آپس میں محبت نہ کرو کیا میں تمکو نہ بتلاؤں وہ چیز کہ

فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

جسکو تم کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو پھیلاؤ سلام کو تم میں سلام علیکم کہا کرو یعنی مسلمانوں کو اور یہ روایت مسلم نے اور اسی سے روایت ہے کہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ عَلَى

نبی صلعم سے اور نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ ایک مرد نے اپنے بھائی کی زیارت کو گیا خدا نے اوسکی راہ میں فرشتہ معین کیا

مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ

حدیث کو۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ فِي بَابِ فَضْلِهِ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ

روایت کی اسکو مسلم نے اور پہلے باب میں گذری ہے اور براء بن عازب رضہ سے روایت ہے

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کے حق میں فرمایا کہ اسسے محبت نہیں کرتا مگر مومن

وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ مُتَّفَقٌ

اور اسسے بغض نہیں رکھتا مگر منافق جو شخص اونسے محبت کریگا اوس سے اللہ محبت کرے گا اور جو اللہ بغض رکھیگا اللہ تعالیٰ اوس سے بغض رکھیگا متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

علیہ اور روایت ہے معاذ رضہ سے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلعم سے

سَيِّلٌ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمُ

فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میری جلال میں ایک دوسرے سے پیار کرنیوالوں کیلئے نور کے منبر ہونگے

النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ

کہ نبی اور شہداء انپر رشک کریں گے ترمذی نے روایت کی اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور

اَبِي اَدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَاِذَا فَتًى بَرَّاقُ

ابو ادریس خولانی مکہ اللہ سے روایت ہے کہ میں دمشق کی مسجد میں گیا دان میں ایک جوان دیکھا سفید دندان

الثَّنَايَا وَاِذَا النَّاسُ مَعَهُ فَاِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ اَسْنَدُوْا اِلَيْهِ وَصَدَرُوا عَنْ

لوگ اسکے ساتھ ہیں جب کسی بات میں اختلاف کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے اوسکی سند پکڑتے ہیں اور اوسکے قول پر عمل

رَّأْيِهٖ فَسَاَلْتُ عَنْهُ فَقِيْلَ هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ هَجَّرْتُ

کرتے ہیں پوچھا یہ جوان کون ہے لوگوں نے کہا معاذ بن جبل ہیں جب دوسرا روز ہوا میں بہت سویرے گیا

فَوَجَدْتُهٗ قَدْ سَبَقَنِيْ بِالتَّهْجِيْرِ وَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّيْ فَانْتَظَرْتُهٗ حَتّٰى قَضٰى صَلٰوتَهٗ

دیکھا تو وہ مجھ سے آگے آئے ہیں اور نماز پڑھ رہے ہیں میں ٹھہرا رہا جب نماز پڑھ چکے

ثُمَّ جِئْتُهٗ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ فِي

تو میں انکے سامنے سے آیا اور سلام علیک کی پھر میں نے کہا تم کو اللہ جل جلالہ کیواسطے چاہتا ہوں انہوں نے کہا ہاں

اللّٰهِ فَقَالَ لِلّٰهِ فَقُلْتُ لِلّٰهِ فَقَالَ لِلّٰهِ فَقُلْتُ لِلّٰهِ فَاَخَذَ بِحُبْوَةِ رِدَائِيْ فَجَذَبَنِيْ

فرمایا اللہ کیواسطے میں نے کہا اللہ کیواسطے انہوں نے کہا اللہ کیواسطے انہوں نے میری چادر کا کونہ پکڑکے مجھ کو کھینچا

اِلَيْهِ فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ

اور کہا خوش ہو جاؤ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ

تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَ

جل جلالہ فرماتا ہے واجب ہوئی میری محبت اوانکو جو میرے واسطے دوستی رکھتے ہیں اور میرے واسطے ملکر بیٹھتے ہیں اور میرے واسطے ایک

الْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّاِ بِاِسْنَادِهِ الصَّحِيْحِ قَوْلُهٗ

دوسرے پر اپنی جان اور مال صرف کرتے ہیں حدیث حسن ہے حدیث کو یہ مالک نے موطا میں اسناد صحیح سے

هَجَّرْتُ اَيْ بَكَّرْتُ وَهُوَ بِتَشْدِيْدِ الْجِيْمِ قَوْلُهٗ اللّٰهَ فَقُلْتُ لِلّٰهِ اَلْاَوَّلُ بِهَمْزَةٍ

انجرت بہت سویرے گیا میں اور وہ ساتھ تشدید جیم کے قول اسکا فقلت اللہ پہلا ساتھ ہمزہ ہووے

مُمَدُوْدَةٍ لِلْاِسْتِفْهَامِ وَالثَّانِيْ بِلَامٍ وَعَنْ اَبِيْ كَرِيْمَةَ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ

واسطے استفہام اور دوسرا بغیر ہمزہ کے ہے ابو کریمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب الرجل اخاہ فلیخبرہ

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب آدمی کو اپنے بھائی سے محبت ہو تو چاہیئے کہ اوسکو خبر کردے

انہ یحبہ رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن

کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور معاذ

معاذ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدہ وقال یا

رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے میرا ہاتھ پکڑکر فرمایا اے معاذ

معاذ واللہ انی لاحبک فقال اوصیک یا معاذ لا تدعن فی دبر کل صلوۃ

میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں اے معاذ میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے پیچھے یہ دعا ترک نہ کرنا اور کبھی

تقول اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک حدیث صحیح رواہ

یہ ہے اللہ تو آپنے ذکر اور شکر اور حسن عبادت پر میری مدد کر حدیث صحیح ہے روایت کی یہ ابوداؤد

ابوداؤد والنسائی باسناد صحیح وعن انس رضی اللہ عنہ ان رجلا کان

اور نسائی نے اسناد صحیح سے اور روایت ہے انس رضہ سے کہ ایک

عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمر رجل فقال یا رسول اللہ انی لاحب ھذا

صلعم کے پاس ایک آدمی تھا ایک دوسرا آدمی وہاں سے گذرا اوس نے پہلے نے کہا یا رسول اللہ میں اس شخص کو دوست رکھتا ہوں

فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلمتہ قال لا قال فالحقہ فقال انی

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تو نے اپنی محبت کی اوسکو خبر بھی کی ہے اوسنے کہا نہیں فرمایا کہ اوسکو خبر کردے پس اوس شخص نے اوسکو خبر کی اور کہا کہ میں

احبک فی اللہ فقال احبک اللہ الذی احببتنی لہ رواہ ابوداود وباسناد

تجھے فی اللہ دوست رکھتا ہوں اوسنے کہا کہ جس اللہ کے تو نے مجھے دوست رکھا ہے وہ تجھ کو دوست رکھے ۱۲ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے

صحیح آبائنا السابع والاربعون فی علامات حب اللہ تعالی العبد

ہمارا سینتالیسواں باب اللہ تعالے کے بندے کو دوست رکھنے کے علامات و نشانیوں کے بیان میں

والحث علی خلقہا والسعی فی تحصیلہا قال اللہ تعالی قل ان کنتم

اور اس سے خوگر ہونے پر ترغیب دینی اور اوسکے حاصل کرنے میں کوشش کرنے کے بیان میں فرمایا ہے اللہ تعالے نے کہہ اگر

تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم

تم چاہتے اللہ کو پس میری پیروی کرو تاکہ دوست رکھے تم کو اللہ اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور اللہ بخشنے والا

وقال اللہ تعالی یا ایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ

مہربان ہے ۱۲ اور فرمایا ہے اللہ نے کہ جو لوگ ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاوے تم میں سے

فسوف اپنے سے

فسوف يأتي الله بقوم يحبهم ويحبونه أذلة على المؤمنين أعزة على
پس البتہ اللہ تعالیٰ لے آئے گا ایسے لوگوں کو کہ وہ دوست رکھتا ہے ان کو اور وہ دوست رکھتے ہیں اللہ کو نرم ہیں
الكافرين يجاهدون في سبيل الله ولا يخافون لومة لائم ذلك فضل
مسلمانوں پر سخت ہیں کافروں پر جہاد کرتے ہیں اللہ کی راہ میں اور نہیں ڈرتے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے یہ بات
الله يؤتيه من يشاء والله واسع عليم وعن أبي هريرة رضي الله عنه
اللہ کی ہے وہ دیتا ہے اس کو جس کو چاہے اور اللہ کشائش والا ہے جاننے والا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى قال من عادى لي
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص میرے دوست سے عداوت کرے
وليا فقد آذنته بالحرب وما تقرب إلي عبدي بشيء أحب إلي مما افترضت
میں اس کو جنگ کی خبر دیتا ہوں اور میرا بندہ کسی چیز سے میرا قرب حاصل نہیں کرتا جو مجھ کو اس چیز سے کہ فرض کی ہے میں نے اس پر
عليه وما يزال عبدي يتقرب إلي بالنوافل حتى أحبه فإذا أحببته كنت
اور ہمیشہ میرا بندہ نفل عبادتوں کے ذریعہ سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو دوست رکھنے لگتا ہوں اور جب میں اس کو دوست
سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ويده التي يبطش بها
رکھتا ہوں تو میں ہو جاتا ہوں اس کا کان جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا
ورجله التي يمشي بها وإن سألني أعطيته ولئن استعاذني لأعيذنه وما
پاؤں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں اور اگر وہ میری پناہ مانگے تو میں اس کو پناہ دوں اور میں نہیں
ترددت عن شيء أنا فاعله ترددي عن نفس المؤمن يكره الموت وأنا أكره
تردد کرتا کسی کام کے کرنے میں جیسا تردد کرتا ہوں مومن کی جان قبض کرنے میں وہ موت کو برا جانتا ہے اور میں
مساءته ولا بد له منه رواه البخاري بهذه اللفظة وفي رواية له
برا جانتا ہوں اس کو تکلیف دینا اور اس کو ناگزیر ہے موت سے یہ لفظ بخاری کے ہیں اور بخاری کی ایک روایت
بالباء وردي بالنون وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أحب الله
میں باء کے ساتھ ہے اور ردی نون کے ساتھ ہے اور اسی سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
تعالى العبد نادى جبريل إن الله تعالى يحب فلانا فأحبه فيحبه جبريل
اللہ تعالیٰ نے جب بندے کو تو پکارتا ہے جبرئیل کو کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے فلانے کو پس تو بھی دوست رکھ اس کو پس دوست رکھتا ہے اس کو
فينادي في أهل السماء إن الله يحب فلانا فأحبوه فيحبه أهل السماء
جبرئیل پھر آسمان والوں کو پکارتا ہے کہ اللہ دوست رکھتا ہے فلانے کو پس تم بھی دوست رکھو اس کو پس دوست رکھتے ہیں اس کو آسمان والے
ثم يوضع له القبول في الأرض متفق عليه وفي رواية لمسلم قال رسول
پھر ہوتا ہے اس کے واسطے قبول زمین میں متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ فَقَالَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ بندہ کو دوست رکھتا ہے تو جبریل کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں نے

اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ فَيُحِبُّهٗ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ

اور دوست رکھتا ہوں تو بھی اس کو دوست رکھ پس جبریل اس سے محبت رکھتا ہے پھر آسمان میں منادی کرتا ہے کہ اللہ

اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ

فلاں شخص کو دوست رکھتا ہے تم بھی اس سے دوستی رکھو پس آسمان والے اس کو دوست رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے

وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّیْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ فَيُبْغِضُهُ

اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو جبریل کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں تو بھی اس سے بغض رکھ پس جبریل اس سے بغض

جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ

پھر آسمان والوں میں منادی کرتا ہے کہ اللہ فلاں شخص سے بغض رکھتا ہے تم بھی اس سے بغض رکھو

فَيُبْغِضُوْنَهٗ ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِي الْاَرْضِ وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

پس سب لوگ اس سے بغض رکھتے ہیں پھر زمین میں بھی اس کا بغض مقرر ہو جاتا ہے اور راوی حدیث عائشہ رضی اللہ سے

عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَاُ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو لشکر پر سردار بنا کر بھیجا وہ نماز میں اپنے ساتھیوں کو

لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ

پڑھتا تھا اور قرأت کو قل ہو اللہ پر ختم کرتا جب واپس آئے اور رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَیْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا

لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ یہ سورت اللہ کی صفت ہے اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ اس کو پڑھا کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے

وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

فرمایا کہ اس کو خبر کر دو کہ اللہ تعالیٰ اس کو پیار کرتا ہے متفق علیہ

اَلْبَادِئُ الْمُتَاَمِّنُ وَالْمُتَرَدِّدُوْنَ فِي التَّحَنُّثِ مِنْ اِيْذَآءِ الصَّالِحِيْنَ

باب ابتدا میں تامین اور متردد ہونا صالحین کو ایذا دینے سے

وَالْمُنَافِقِيْنَ وَالْكُفَّارِ وَالْاَمْرِ بِالرِّفْقِ بِالضَّعَفَةِ وَالْمُسَاكِيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور منافقوں اور کافروں کے اور ضعیفوں اور مسکینوں کو نرمی کے ساتھ رکھنے کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جو لوگ ایذا دیتے ہیں مسلمان

وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا وَقَالَ تَعَالَى

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ

مِنْهَا حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْبَابِ قَبْلَ هَذَا مَنْ عَادَى لِي

وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمِنْهَا حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ

اللهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِي بَابِ مُلَاطَفَةِ الْيَتِيمِ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا أَبَا بَكْرٍ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ

عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى

صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ

يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

أَبْوَابُ التَّاسِعِ وَالْأَرْبَعُونَ فِي أَجْرِ الْحُكَّامِ النَّاسَ عَلَى

الظَّاهِرِ وَتَفْوِيضِ سَرَائِرِهِمْ إِلَى اللهِ قَالَ اللهُ تَعَالَى فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا

أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ

لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کہیں اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں

فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ

جب انہوں نے یہ کام کیا تو مجھ سے اپنے خون اور مال بچا لیے مگر اسلام کی اور حساب ان کا

عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ رَضِيَ اللّٰهُ

اللہ کے ہے متفق علیہ ہے روایت ہے ابو عبداللہ طارق بن اشیم رضی اللہ

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا

عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جس شخص نے لا الہ الا

اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ

اللہ کہا اور اللہ تعالیٰ کے سوا جو معبود ہیں ان کا انکار کیا تو اس کا خون اور مال حرام ہوا اور اس کا حساب اللہ پر ہے روایت کی

مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي مُعْدَانَ الْمِقْدَامِ بْنِ أَسْوَدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ

مسلم نے اور ابو معدان مقدام بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آپ فرمائیے اگر میں کسی کافر سے لڑائی کروں پھر وہ میں کافر سے

إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ أَفَأَقْتُلُهُ

تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا پھر مجھ سے ایک درخت کی اوٹ میں ہو گیا اور کہا میں اللہ کا مسلمان ہو گیا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا فَقَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَطَعَ

اے رسول اللہ اس بات کے کہنے سے پیچھے میں اس کا قتل کر دوں یا نہ چھوڑے فرمایا تو اس کو قتل نہ کر میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرا

إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ

ایک ہاتھ کاٹ کر پھر یہ بات کہی ہے آپ نے فرمایا اس کو قتل نہ کر اگر تو اس کو قتل کرے گا تو

بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي

وہ تیرے مرتبہ میں ہو گیا اور تو اس مرتبہ میں ہو جائے گا جس میں وہ اس کلمے کے کہنے سے پہلے تھا

قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ أَنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ أَيْ مَعْصُومُ الدَّمِ مَحْكُومٌ بِإِسْلَامِهِ وَ

متفق ہے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ وہ بسبب مسلمان ہو جانے کے معصوم الدم ہو گیا اور

مَعْنَى إِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ أَيْ مُبَاحُ الدَّمِ بِالْقِصَاصِ لِوَرَثَتِهِ لَا أَنَّهُ بِمَنْزِلَتِهِ فِي

الكفر والله اعلم وعن اسامة بن زيد رضي الله عنهما قال بعثنا رسول

الله صلى الله عليه وسلم الى الحرقة من جهينة فصبحنا القوم على مياههم

ولحقت انا ورجل من الانصار رجلا منهم فلما غشيناه قال لا اله الا

الله فكف عنه الانصاري وطعنته برمحي حتى قتلته فلما قدمنا

بلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي يا اسامة اقتلته بعد ما قال

لا اله الا الله قلت يا رسول الله انما كان متعوذا فقال اقتلته بعد ما

قال لا اله الا الله فما زال يكررها علي حتى تمنيت اني لم اكن اسلمت قبل

ذلك اليوم متفق عليه وفي حديث الزهري فاين انت من لا اله الا الله

قوله كيف تصنع بلا اله الا الله اذا جاءت يوم القيمة وفي رواية فقال

رسول الله صلى الله عليه وسلم اقال لا اله الا الله وقتلته قلت يا رسول الله

انما قالها خوفا من السلاح قال افلا شققت عن قلبه حتى تعلم اقالها

ام لا فما زال يكررها علي حتى تمنيت اني اسلمت يومئذ قال الحافظ بضم اللام

اللهم لك وفتح الزاء بطن من جهينة الفيسلمنا بعرفة وقوله متعوذا

معتصمًا بها من القتل لا معتقدًا وعن جندب بن عبد الله رضي الله

کہے کرتے ہوئے قتل سے نہ یقین رکھنے والا کلمہ کا اور جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث بعثًا من المسلمين إلى قوم من

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا لشکر

المشركين وأنهم التقوا فكان رجل من المشركين إذا شاء أن يقصد إلى

مشرکین کے بھیجا اور یہ کہ ان کے قت ان میں سے ایک شخص جب چاہتا

رجل من المسلمين قصد له فقتله وإن رجلًا من المسلمين قصد غفلة

مسلمانوں میں سے ایک شخص کا قصد کرتا اور اس مسلمان کی غفلت کو دیکھتا تو اس کو قتل کر دیتا

وكنا نحدث أسامة بن زيد فلما رفع عليه السيف قال لا إله إلا الله

کہتے کہ ہم اسامہ بن زید سے جب اس مسلمان پر تلوار اٹھائی تو اس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا کہ مسلمان نے تو اس کو قتل کر دیا ہے

فقتله فجاء البشير إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله وأخبره حتى أخبره

پھر خوشخبری دینے والا رسول اللہ کے پاس آیا اور اس کا حال پوچھا اور اس نے آپ کو وہاں کا سب حال بتایا یہاں تک کہ اس آدمی کی خبر بھی آپ کے پاس لایا کہ اس نے

خبر الرجل كيف صنع فدعاه فسأله فقال لم قتلته فقال يا رسول الله أوجع في

کس طرح کیا تھا آپ نے اس کو بلایا اور پوچھا کہ تو نے اس کو کیوں قتل کیا اس نے کہا یا رسول اللہ اس نے مسلمانوں کو بہت دکھ دیا تھا اور فلاں نے

المسلمين وقتل فلانًا وفلانًا وسمى له نفرًا وإني حملت عليه فلما رأى السيف قال

فلاں فلاں کو قتل کیا تھا اور ایک ایک کا نام لیا اور جب میں نے اس پر تلوار اٹھائی تو

لا إله إلا الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أقتلته قال نعم قال فكيف

لا الہ الا اللہ کہہ دیا آپ نے فرمایا تو نے اس کو قتل کر دیا اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تب قیامت کے دن

تصنع بلا إله إلا الله إذا جاءت يوم القيامة قال يا رسول الله استغفر لي

لا الہ الا اللہ آوے گا تو کیا کرے گا تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ میرے لئے استغفار کریں

قال وكيف تصنع بلا إله إلا الله إذا جاءت يوم القيامة فجعل لا يزيد على

اپنے فرمایا اور لا الہ الا اللہ سے کیا کرے گا جب قیامت کے دن لا الہ الا اللہ آوے گا تو اس کہنے سے

أن تقول بلا إله إلا الله إذا جاءت يوم القيامة رواه مسلم

رہے کہ قیامت کے دن لا الہ الا اللہ آوے گا تو کیا کرے گا رواہ مسلم نے

وعن عبد الله بن عتبة بن مسعود رضي الله عنه قال سمعت عمر

اور روایت ہے عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سنے عمر

ابن الخطاب رضي الله عنه يقول ان ناسا كانوا يؤخذون بالوحي في عهد
ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں
رسول الله صلى الله عليه وسلم وان الوحي قد انقطع وانما نأخذكم الآن بما
لوگوں کو وحی سے پکڑے جاتے تھے اور اب وحی منقطع ہو گئی ہے اب ہم تم کو تمہارے ظاہری
ظهر لنا من اعمالكم فمن اظهر لنا خيرا امنّاه وقربناه وليس لنا من سريرته
عمل دیکھکر پکڑتے ہیں جس شخص کی نیکی ہمکو ظاہر معلوم ہوگی ہم اسکو امن دینگے اور اپنا مقرب بنائینگے اور اسکے باطن سے ہم کو
شيء الله يحاسبه في سريرته ومن اظهر لنا سوءا لم نأمنه ولم نصدقه وان
کچھ مطلب نہیں اسکے باطن کا حساب اللہ تعالیٰ کریگا اور جسکی بدکاری ہم پر ظاہر ہو جائیگی ہم اسکو امن نہ دینگے اور نہ اسکی تصدیق کرینگے
قال ان سريرته حسنة رواه البخاري
اگرچہ وہ کہا کرے کہ میرا باطن نیک ہے۔ رواہ امام بخاری نے

الباب الخمسون في الخوف

پچاسواں باب خوف کے بیان میں

قال الله تعالى وإياي فارهبون وقال تعالى إن بطش ربك لشديد
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور مجھ سے ہی ڈرو۔ اور فرمایا تیرے رب کی
پکڑ بڑی سخت ہے
وقال تعالى وكذلك أخذ ربك إذا أخذ القرى وهي ظالمة إن أخذه
اور فرمایا اور ایسے ہی تیرے رب کی پکڑ ہے
جب وہ ظالم قوموں کو پکڑتا ہے
أليم شديد إن في ذلك لآية لمن خاف عذاب الآخرة ذلك يوم
بیشک اسکی پکڑ سخت درد ناک ہے بیشک اس میں نشانی ہے اس شخص کو جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو یہ دن ہے کہ
مجموع له الناس وذلك يوم مشهود وما نؤخره إلا لأجل معدود يوم
اس دن لوگوں کو جمع کیا جائیگا اور یہ دن سب کے حاضر ہونے کا دن ہے ہم اس کو تھوڑی مدت معین کیلئے مؤخر کر رہے ہیں
يأت لا تكلم نفس إلا بإذنه فمنهم شقي وسعيد فأما الذين شقوا
جب وہ دن آئیگا کوئی شخص اللہ کی اجازت کے بغیر کلام نہ کریگا پھر بعض اوقات سے عبارت سے سعید اور بعض شقی معلوم ہوتے ہیں
ففي النار لهم فيها زفير وشهيق وقال تعالى ويحذركم الله
تو آگ میں ہیں ان کی آواز چیخ اور رونا ہوگی۔ اور فرمایا اور ڈراتا ہے تم کو اللہ اپنی ذات سے ڈراتا ہے
نفسه وقال تعالى يوم يفر المرء من أخيه وأمه وأبيه
تیسرا ذکر ہے پہلے ثانی اور بیٹے ان اور باپ اور عورت اور بیوی سے

وصاحبته وبنيه بكل امرئ منهم يومئذ شأن يغنيه وقال تعالى يا ايها
اور عورت اور بیٹوں سے ہر آدمی کیلئے اس دن ایک حالت ہوگی کہ اسکو دوسری طرف نظر نہ کرنے دیگی اور فرمایا اے لوگو تم
الناس اتقوا ربكم ان زلزلة الساعة شيء عظيم يوم ترونها تذهل كل
اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے جس دن تم اسکو دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی بھول جائے گی
مرضعة عما ارضعت وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس سكارى و
اس چیز کو جسکو اسنے دودھ پلایا تھا اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دیگی اور لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ نشے میں ہیں اور نشے میں
ما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد وقال تعالى ومن خاف مقام ربه
نہیں ہیں لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے اور فرمایا جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے خوف کرے
جنتان الآيات وقال واقبل بعضهم على بعض يتساءلون قالوا
اوسکے لئے دو جنتیں ہیں اور فرمایا اور ان میں سے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوگا پوچھتے ہوئے
انا كنا قبل في اهلنا مشفقين فمن الله علينا ووقانا عذاب السموم
کہیں گے ہم اپنے گھر والوں میں ڈرتے ہوئے تھے پس اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لو کے عذاب سے بچا لیا
انا كنا قبل ندعوه انه هو البر الرحيم والآيات في الباب كثيرة جدا
ہم پہلے اسکو پکارتے تھے بیشک وہ احسان کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہے اس باب میں آیتیں بہت ہیں
معلومات والغرض الاشارة الى بعضها وقد حصل واما الاحاديث
معلوم ہیں اور غرض اشارہ کرنا ہے بعض کی طرف اور تحقیق حاصل ہو چکی اور حدیثیں
فكثيرة جدا فنذكر منها طرفا وبالله التوفيق وعن ابن مسعود رضي الله
بہت ہیں پس ہم تھوڑی سی بیان کرتے ہیں اور اللہ سے توفیق مانگتے ہیں اور ابن مسعود رضی اللہ سے روایت ہے
عنه قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو الصادق المصدوق
کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا اور آپ صادق و مصدوق تھے
ان احدكم يجمع خلقه في بطن امه اربعين يوما نطفة ثم يكون علقة
تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اسکی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ کی صورت میں جمع کی جاتی ہے پھر
مثل ذلك ثم يكون مضغة مثل ذلك ثم يرسل الملك فينفخ فيه الروح
چالیس دن تک جما ہوا خون رہتا ہے پھر چالیس دن تک گوشت کا ٹکڑا رہتا ہے پھر اللہ فرشتے کو بھیجتا ہے اور اس میں
ويؤمر باربع كلمات بكتب رزقه واجله وعمله وشقي او سعيد في الذي
روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کا حکم ہوتا ہے اسکی روزی اور اجل اور عمل لکھنے کا اور یہ کہ بدبخت ہوگا یا نیک بخت ہوگا

لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا

جسکے سوا کوئی معبود نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کا کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوس میں اور بہشت میں

إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ

ایک ہاتھ بھر کا فرق رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اوس پر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنیسے پھر دوزخ میں جاتا ہے اور تم میں کوئی

لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ

دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ دوزخ میں اور اوسمیں سوا ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا پھر تقدیر کا لکھا اوس پر غالب ہو جاتا ہے

الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ

وہ بہشتیوں کے کام کرنے لگ جاتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لائی جاوینگی دوزخ اسدن ستر ہزار لگامیں ہونگی

مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ

ہر ایک لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اوسکو کھینچتے ہونگے اوسکو روایت کی ہے مسلم نے اور روایت ہے نعمان بن

بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

بشیر سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے

إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَرَجُلٌ يُوضَعُ فِي أَخْمَصَيْ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ

کہ قیامت کے دن دوزخیوں میں کمتر عذاب والا وہ شخص ہوگا کہ اوسکے دونوں قدموں کے تلے کے حصہ میں دو چنگاریاں آگ کی رکھی جاوینگی

يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ

کہ اوسکا دماغ اوسسے اوبلیگا روایت کی ہے مسلم نے اور اوسکے ایک روایت میں ہے کہ مقرر دوزخیوں میں بہت ہلکا عذاب والا وہ ہے

لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى

جسکے پیروں میں آگ کی دو جوتیاں اور دو تسمے ہیں جنسے اوسکا دماغ ہنڈیا کے جیسے ابلتی ہے اور وہ جانتا ہے

أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ مجھ سے زیادہ کسی پر عذاب نہیں قیامت کے روز اور حالانکہ اوس سے اوپر بہت ہلکا عذاب ہے متفق علیہ

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور سمرہ بن جندب رضسے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ

فرمایا کہ بعضوں کو آگ ٹخنوں تک پہونچیگی اور بعضوں کو گھٹنوں تک

وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حَنَاجِرِهِ رواه مسلم

اور بعضوں کو گردن کی ہنسلی تک روایت کی یہ مسلم نے

مُعْقِدُ الْإِزَارِ بِفَتْحِ السِّيْنِ وَالرُّقْوَةُ بِفَتْحِ التَّاءِ وَضَمِّ الْقَافِ هِيَ الْعَظْمُ الَّتِي

باندھنے کی جگہ ہے ازار اور ترقوہ ساتھ فتحہ تاء کے اور ضمہ قاف کے اور یہ وہ ہڈی ہے جو

عِنْدَ ثُغْرَةِ النَّحْرِ وَلِلْإِنْسَانِ تَرْقُوَتَانِ فِي جَانِبَيِ النَّحْرِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

گڑھے کے پاس ہے اور آدمی کی دو ہنسلی ہڈیاں گڑھے کی دونوں جانب ہیں اور ابن عمر رضی سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لوگ کھڑے ہوں گے

حَتّٰى يَغِيْبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالرَّشْحُ الْعَرَقُ

یہاں تک کہ بعضے ان میں سے اپنے نصف کان تک پسینے میں غائب ہوں گے متفق علیہ اور رشح پسینہ ہے

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً

اور روایت کی انس رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک بار خطبہ فرمایا کہ ویسا خطبہ

مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ

کبھی نہیں سنا تھا آپ نے فرمایا اگر جیسا میں جانتا ہوں تم بھی جان لو تو تم ہنسی کم کرو اور بہت رویا کرو

كَثِيْرًا فَغَطّٰى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ لَهُمْ خَنِيْنٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پس آپ کے اصحاب اپنے منہ چھپا کر خوب ہی روئے متفق علیہ

وَفِيْ رِوَايَةٍ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ

اور ایک روایت میں ہے کہ اصحاب کیطرف سے آپکو کوئی بات پہنچی آپنے اسی وقت خطبہ فرمایا اور بیان کیا

عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ

کہ بہشت اور دوزخ میرے سامنے کی گئی پس نہ دیکھا میں نے جیسا آج کی مثل اچھائی اور برائی میں کبھی اور جو حال میں جانتا ہوں اگر تم جان جاؤ

لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا فَمَا أَتٰى عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تو ہنسی تھوڑی کرو اور بہت روئے رہا کرو پس نہ آئی اصحاب پر

وَسَلَّمَ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ غَطَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِيْنٌ الْخَنِيْنُ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ هُوَ

اس دن سے سخت کوئی دن نہ تھا کہ انہوں نے اپنے سر ڈھانک لئے اور رونے لگے خنین ساتھ خاء معجمہ کے اور وہ

الْبُكَاءُ مَعَ غُنَّةٍ وَانْتِشَاقُ الصَّوْتِ مِنَ الْأَنْفِ وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

رونا ہے ساتھ گنگنے کے اور نکالنا آواز کا ناک سے اور روایت ہے مقداد رضہ سے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ

کہ میں نے اپنے کان سے رسول اللہ صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن سورج مخلوقات کے نزدیک کیا جائے گا

الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ الرَّاوِي عَنِ الْمِقْدَادِ

یہاں تک کہ اونچے میل کی مقدار نزدیک ہوا جاوے گا سلیم بن عامر جو مقداد سے روایت کرتا ہے کہتا ہے

فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمِ الْمِيلَ الَّذِي تُكْحَلُ بِهِ

پس قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا کہ میل سے اونچے زمین کی مسافت مراد لی ہے یا سرمہ لگانے کی سلائی

الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ

مراد ہے فرمایا پس لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے میں ہونگے اوپس سے بعضے ایسے ہونگے کہ ان کے

إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلٰى حَقْوَيْهِ

دو ٹخنوں تک پسینا ہوگا اور اوپس ایسے بعضے کے دونوں گھٹنوں تک ہوگا اور اوپس سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور

وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا قَالَ وَأَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اوپس سے بعضے لوگوں کو پسینا لگام دیوے گا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

بِيَدِهِ إِلٰى فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

اپنے ہاتھ سے موتھ کیطرف اشارہ کیا اس روایت کو مسلم نے اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کو اس قدر پسینا آویگا کہ اون کا پسینا

الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ أٰذَانَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنٰى يَذْهَبُ

زمین میں ستر ہاتھ اتر جاویگا اور اونکو پسینا لگام دیگا یہانتک کہ اونکے کانوں تک پہونچ جاویگا متفق علیہ اور معنے یذہب

فِي الْأَرْضِ يَنْزِلُ وَيَغُوصُ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

فی الارض کا یہ ہے کہ زمین میں اترتا ہے اور دھنستا ہے اور اوسی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے

سَلَّمَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

کہ ناگاہ آپنے کسی شے کے گرنیکی آواز سنی پس آپنے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے ہم نے عرض کی اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں

قَالَ حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حَتّٰى

آپنے فرمایا یہ پتھر تھا کہ آگ میں ستر برس کے عرصہ سے پھینکا گیا تھا وہ اب تک گرتا جاتا تھا

انْتَهٰى إِلٰى قَعْرِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ

یہانتک کہ آج اس کی تہ میں پہونچا جسکے گرنے کی تم نے آواز سنی پھر اس کو مسلم نے روایت کیا اور عدی بن حاتم رضہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ

اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی نہیں مگر کہ اس سے قیامت میں

سیکلمہ ربہ لیس بینہ وبینہ ترجمان فینظر ایمن منہ فلا یری الا

خدا تم کلام کریگا اس طرح پر کہ اوسکی اور خدا کے درمیان کوئی دوسرا ترجمان نہوگا پھر نظر کریگا شدہ بہتر داہنی کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو

وینظر الشام فلا یری الا ما قدم وینظر بین یدیہ فلا یری الا النار تلق

نظر کریگا بائیں کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو کریگا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھ نہ دیکھیگا سوائے دوزخ کے کہ اوسکے

وجھہ فاتقوا النار ولو بشق تمرۃ متفق علیہ وعن ابی ذر رضی اللہ ع

منہ کے سامنے ہے سو تم دوزخ سے بچو اگر چہ آدھی کھجور ہی دیکر بھی وہ بچ سکے متفق علیہ اور ابوذر رض سے روایت ہے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اری ما لا ترون واطت

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے آسمان آواز کرتا ہے وہ ا

السماء وحق لہا ان تئط ما فیہا موضع اربع اصابع الا وملک واض

اوسکو لائق ہے کہ آواز کرے اوسمیں چار انگل کی مقدار جگہ خالی نہیں مگر حال یہ ہے کہ فرشتہ اپنی پیشانی

جبہتہ ساجد للہ تعالی واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم

رکھے ہوئے اللہ تعالے کو سجدہ کر رہا ہے جس جانتا ہوں اگر تم جانو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑی ہنسو گے اور بہت

کثیرا وما تلذذتم بالنساء علی الفرش ولخرجتم علی الصعدات تجارون

بہت کرو اور تم عورتوں سے بچھونوں پر ہم بستر ہونا تک کرو اور رستوں میں

الی اللہ تعالی رواہ الترمذی وقال حدیث حسن واطت بفتح الہمز

اللہ تعالے کے آگے فریاد کرتے پھرو روایت کی ہے ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور اطت ساتھ

ونشدید الطاء وتئط بفتح التاء وبعدہا ہمزۃ تکسر وقالا صو

اور تشدید طا کے اور تئط ساتھ فتحہ تا کے اور آگے اسکے ہمزہ مکسورہ ہے اور اطیط

صوت الرحل والقتب ونحوہما ومعناہ ان کثرۃ من فی السماء من الملا

پالان اور قتب اور مانندان دونوں کے آواز کو کہتے ہیں اور معنی اسکا یہ ہے کہ عبادت کرنے والے فرشتوں نے

العابدین قد اثقلتہا حتی اطت والصعدات بضم الصاد والعین

جو آسمان میں ہیں تحقیق بوجھل کر دیا آسمان کو یہانتک کہ آواز کرتا ہے اور صعدات ساتھ ضمہ صاد اور عین کے

الطرقات ومعنی تجارون تستغیثون وعن ابی برزۃ برآء ثم زا

ساکنین ہیں اور تجارون کا معنے فریاد کرتے اور روایت ہے ابوبرزہ ساتھ طا بھر زا کے

نَضْلَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نضلہ بن عبید اسلمی رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ

وسلم نے فرمایا نہ ہٹیں گے قدم کسی بندے کے یہاں تک کہ اس سے عمر کے سوال کیا جاویگا کس کام میں اسنے عمر فنا کی اور علم کے سوال کیا جاویگا

فِيْمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ رَوَاهُ

کہ کیا کیا اور مال سے پوچھا جاویگا کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور بدن سے سوال جاویگا کس کام میں گلایا روایت کی

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہا کہ

قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ثُمَّ قَالَ

رسول اللہ صلعم نے آیت یومئذ تحدث اخبارہا پڑھی پھر فرمایا

اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ

کہ تم جانتے ہو اوسکی خبریں کیا ہوں گی لوگوں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں آپنے فرمایا اوسکی خبریں یہ ہوں گی

تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا تَقُوْلُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِيْ يَوْمِ

کہ ہر مرد اور عورت پر گواہی دیگی جو کچھ انہوں نے زمین کی پیٹھ پر کیا ہے ظاہر کرکے سنا دیگی کہ ایسا اور ایسا

كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ

فلانے ظرف دن اسنے اوپر کیا تھا اوس کی خبریں یہ ہونگی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور

اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْاِذْنَ مَتٰى يُؤْمَرُ

میں کس طرح چین کروں اور حال یہ ہے کہ صاحب صور نے صور منہ میں لیلئے ہے اور کان لگائے ہوئے اذن کا انتظار کر رہا ہے کہ کس وقت

بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھونکنے کا حکم ہوتا ہے کہ پھونک دے۔ گویا یہ بات آپکے اصحاب کو گراں معلوم ہوئی

فَقَالَ لَهُمْ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

آپنے انکو فرمایا کہ تم حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ الْقَرْنُ هُوَ الصُّوْرُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ هٰذَا فَسَّرَهُ

حسن ہے۔ قرن وہی سینگ ہے جسکا ذکر اللہ تعالے نے اس آیت میں کیا ہے اور پھونکا جاویگا سینگ میں اسی طرح تفسیر کی ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل الا ان سلعة الله غالية

صلعم نے فرمایا جو شخص کہ ڈرتا ہے رات کا چلتا ہے اور جو شخص رات کو چلتا ہے پہنچتا ہے منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی بیشک ہے

الا ان سلعة الله الجنة رواه الترمذي وقال حديث حسن وادلج بالسكان

آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور ادلج ساکن کے ساتھ

الادلاج معناه سار من اول الليل والمراد التشمير في الطاعة والله اعلم

رات کے اور معنے اسکے چلا اول رات میں اور مطلب اس کا مستعد ہونا ہے طاعت کیلئے اور اللہ خوب جانتا ہے

وعن عائشة رضي الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه

اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا

وسلم يقول يحشر الناس يوم القيمة حفاة عراة غرلا قلت يا رسول الله

کہ فرماتے تھے جمع کیجائینگے لوگ دن قیامت کے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ عورت

الرجال والنساء جميعا ينظر بعضهم الى بعض قال يا عائشة الامر اشد

اور مرد سب کے سب ایکدوسرے کیطرف دیکھینگے آپنے فرمایا اے عائشہ حال سخت ہوگا

من ان يهمهم ذلك وفي رواية الامر اهم من ان ينظر بعضهم الى بعض

اس سے کہ ایسی فکر والے ہونگے یہ بات دوسری اور ایک روایت میں ہے حال بہت ہی غم ناک ہوگا اس سے کہ ایک دوسرے کیطرف نظر کریں

متفق عليه غرلا بضم الغين المعجمة اي غير مختونين

متفق علیہ غرلا ساتھ ضمہ غین معجمہ کے یعنے نا ختنہ

الباب الحادي والخمسون في الرجاء

باب اکاون رجا اور امید کے بیان میں

قال الله تعالى قل يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من

اللہ تعالے نے فرمایا ہے تو کہدے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے اللہ تعالی کی

رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا انه هو الغفور الرحيم وقال

مہر سے بیشک اللہ بخشتا ہے سب گناہ بیشک وہی ہے معاف کرنے والا مہربان اور فرمایا

تعالى وهل نجازي الا الكفور وقال تعالى انا قد اوحي الينا ان العذاب

ہم بدلا نہیں دیتے مگر ناشکری کو اور فرمایا بیشک ہماری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ عذاب

عَلٰی مَنْ کَذَّبَ تَوَلّٰی وَقَالَ تَعَالٰی وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ

اور پھیر دیتا ہے جو جھٹلاتا ہے اور فرمایا میری رحمت ہر شے کو فراخ ہے۔ اور عبادہ ابن

الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَہِدَ

صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گواہی دے

اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ

اس کا کوئی شریک نہیں کہ اللہ اکیلا اور بیشک محمد اس کا بندہ اور رسول ہے اور عیسیٰ اللہ کا بندہ

وَرَسُوْلُہٗ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ

اور رسول ہے اور اس کا کلمہ ہے جو اس نے مریم کی طرف ڈالا اور روح ہے اس کی طرف سے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور اس کو اللہ جنت میں داخل کرے گا

الْجَنَّۃَ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ مَنْ شَہِدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ

جس عمل پر کہ اہ متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص گواہی دے اس بات کی کہ اللہ کے سوا

اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ

کوئی معبود بندگی کے نہیں اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے اور ابوذر رضی سے روایت ہے

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ نَبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَآءَ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو شخص

بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا اَوْ اَزِیْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَجَزَآءُ سَیِّئَۃٍ مِّثْلُھَا

نیکی کرے گا اس کو دس گنا اس سے بھی زیادہ اجر ملیگا اور جو شخص برائی کریگا اس کی جزا اسکے مثل ہی ہوگی

اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ ذِرَاعًا وَّمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا

یا بخش دونگا اور جو شخص بالشت بھر میرے نزدیک ہوتا ہوں اس سے ہاتھ بھر نزدیک ہوتا ہوں اور جو شخص ہاتھ بھر میرے نزدیک ہوتا ہے

تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَّمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ

اس سے دو ہاتھوں کے پھیلاؤ کی قدر نزدیک ہوتا ہوں اور جو شخص میری طرف چلکر آتا ہے میں اس کی طرف بھاگ کر آتا ہوں اور جس شخص

الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً لَّا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِھَا مَغْفِرَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

میرے پاس آوے جس سے زمین پر ہو جاتے تو میں اوسیقدر بخشش سے اوسکو ملتا ہوں روایت کی اسکو مسلم نے۔ انکے پوتے سے

لَحَدِیْثِ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِطَاعَتِیْ تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ بِرَحْمَتِیْ وَاِنْ اَذْنَبَ فَاِنْ

بیشک جو شخص بندگی سے میرا قرب حاصل کرتا ہے میں رحمت سے اوسکے نزدیک ہو جاتا ہوں اگر زیادہ گناہ کرے اور بخشش سے زیادہ رحمت ہی زیادہ ہوتی اگر

اَتَانِیْ یَمْشِیْ وَاَسْرَعَ فِیْ طَاعَتِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً اَیْ صَبَبْتُ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃَ

چل کر آتا ہے میرے پاس تو آتا ہوں بھاگتا ہوا اپنی رحمت برساتا ہوا اوسپر

وسبقته بها ولم أجوجه الى المعنى الكثير في الوصول الى المقصود وقرب

اور قراب — وہ میں اوسکو مطلب کو پہونچا تا ہوں اور مطلب کو پہنچنے میں اوسکو بہت محنت کرنے کا محتاج نہیں کرتا۔

الارض بضم القاف وبقال بكسرها والضم اصح واشهر ومعناه ما يقارب

الارض بضم القاف کہتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ کسرہ اسکے ہے اور ضمہ بہت صحیح اور مشہور ہے معنی اسکا یہ ہے کہ اتنی گناہ جو زمین کو

ملأها والله اعلم وعن جابر رضي الله عنه قال جاء اعرابي الى النبي صلى

بھر دے قریب ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور حدیث ہے جابر رضہ سے کہ ایک — اعرابی نے — رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما الموجبتان قال من مات لا يشرك

اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ دو خصلتیں واجب کرنیوالی کیا ہیں آپنے فرمایا جو شخص مرے اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ کے

بالله شيئا دخل الجنة ومن مات يشرك به دخل النار رواه مسلم و

ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص مرے اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتا ہو وہ دوزخ میں داخل

عن انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم ومعاذ ردفه على

انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — اور معاذ اوس وقت — آپکا ردیف تھا

الرحل قال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله وسعديك قال يا معاذ قال

پالان پر کہ اے معاذ اوسنے کہا یا رسول اللہ — میں حاضر ہوں آپنے پھر فرمایا — اے معاذ اوسنے کہا

لبيك يا رسول الله وسعديك قال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله وسعديك

یا رسول اللہ میں حاضر ہوں پھر فرمایا اے معاذ اوسنے کہا میں حاضر ہوں اور حاضر ہوں — خدمت میں آپنے تین بار اوسکو

ثلاثا قال ما من عبد يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله

پکار کر فرمایا نہیں کوئی بندہ کہ صدق دل سے گواہی دیوے اسکی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور بیشک محمد اوسکے بندہ اور رسول

صدقا من قلبه الا حرمه الله على النار قال يا رسول الله افلا اخبر بها

کہ اللہ تعالیٰ اوسکو دوزخ پر حرام کرتا ہے معاذ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں یہہ خبر لوگوں کو نہ سناؤں تاکہ وہ خوش

الناس فيستبشروا قال اذا يتكلوا فاخبر بها معاذ عند موته تاثما متفق عليه

ہو جائیں آپنے فرمایا پھر پھر وہ بھروسہ کر بیٹھینگے معاذ نے مرتے وقت لوگوں کو خبر سنا دی تاکہ علم کے مخفی رکھنے کے گناہ سے بچ جائے متفق

قوله تاثما اي خوفا من الاثم في كتم هذا العلم وعن ابي هريرة واسمه

یہ قول تاثما یعنے گناہ کے ڈر سے علم کے چھپانے میں — اور ابو — ہریرہ — یا ابو

سعيد الخدري رضي الله عنهما بهذا شك الراوي ولا يضر الشك في

سعید رضہ خدری سے روایت ہے — راوی نے شک کی ہے — اور صحابہ کی تعیین میں شک کچھ

عَنِ الصَّحَابَةِ لِأَنَّهُمْ كُلَّهُمْ عُدُولٌ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ
سفر تبوک کو اسلئے ذکر کیا کہ صحابہ سب عادل ہیں اور سے ذکر کیا کہ غزوہ تبوک کے زمانہ
النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَأَكَلْنَا
لوگوں کو تنگی واقع ہوئی لوگوں نے رسول اللہ صلعم سے مدت میں عرض کی کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم اپنے اونٹ ذبح کر کے کھا لیویں
وَادَّهَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوا فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
چربی استعمال کریں آپ نے فرمایا کرو عمر رضی اللہ عنہ نے آکر عرض کی
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ
کہ یا رسول اللہ اگر ایسے ہم تمام کم ہو جاوینگی بلکہ آپ لوگوں کے بچے ہوا کھانا منگاویں
ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذٰلِكَ الْبَرَكَةَ فَقَالَ
پھر آپ اٹھنے پر اوپر اللہ تعالے سے برکت کی دعا کریں امید ہے کہ اللہ تعالے اسمیں برکت کرے
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ
رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہاں اور آپ نے چمڑے کا دسترخوان منگوا کر بچے اوپر لوگوں کا بچا ہوا کھانا منگوایا
فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِيءُ الرَّجُلُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ
پس کوئی ایک مٹھ چینہ کی لایا اور کوئی ایک مٹھ کھجور لایا اور کسی نے ایک ٹکڑا سوکھا لا کر اپنی حاضر کر دیا
حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
تو کچھ تھوڑی سی چیز دسترخوان پر جمع ہو گئی پھر رسول اللہ صلعم نے
سَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا
برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ سب لوگ اپنے اپنے برتنوں میں لینے چاہئیں پس لوگ برتنوں میں لینے لگے
فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَأُوهُ وَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ
کہ لشکر میں کوئی برتن خالی نہ رہا سب لوگوں نے پیٹ بھر کر کھایا اور کچھ بچ بھی رہا پھر رسول
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ
اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالے کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور بیشک میں اللہ تعالی کا رسول ہوں جس
بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ
دو باتوں میں کوئی بندہ اللہ کو نہ ملیگا کہ ان میں شک کرتا ہو اور اس سے بہشت بچ رہے سو فقط ہو جاوے گا اور بہشت کی طرف جاوے گا اور
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ وَ
اور وہ اول جنگ بدر میں حاضر ہونے والے تھے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا اور

وكان يحول بيني وبينهم واد إذا جاءت الأمطار فيشق علي اجتيازه
اور میرے اور ان کے درمیان ایک بہتا نالہ حائل ہوتا کہ بارش کے دن مجھے اس کی مسجد کی طرف جانا مشکل

قبل مسجدهم فجئت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له إني أنكرت بصري
ہو جاتا پس آپ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ میں

وإن الوادي الذي بيني وبين قومي يسيل إذا جاءت الأمطار
اور میرے اور قوم کے درمیان نالہ جو ہے کہ بارش میں بہنے لگتا ہے اس سے

فيشق علي اجتيازه فوددت أنك تأتي فتصلي في بيتي مكانا أتخذه
اور مشکل ہو جاتا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر میں ایک جگہ نماز پڑھ دیں میں اس کو

مصلى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سأفعل فغدا علي رسول الله
نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں آپ نے فرمایا بہتر میں ایسا ہی کروں گا پس آپ

صلى الله عليه وسلم وأبو بكر رضي الله عنه بعدما اشتد النهار واستأذن رسو
اور ابو بکر رضی اللہ عنہ دوپہر میں جبکہ دن اچھا خاصا چڑھ آیا تھا اور آپ کا اذن مانگا

الله صلى الله عليه وسلم فأذنت له فلم يجلس حتى قال أين تحب أن أصلي
میں نے آپ کو اذن دیا آپ بیٹھے نہیں فرمایا کہ تو کہاں چاہتا ہے میں

من بيتك فأشرت له إلى المكان الذي أحب أن أصلي فيه فقام رسو
نماز پڑھوں تو میں نے اس مکان کی طرف جہاں میں نماز پڑھنی چاہتا تھا اشارہ کیا آپ نے کھڑے

الله صلى الله عليه وسلم وكبر وصففنا وراءه وصلى ركعتين ثم سلم و
ہو کر تکبیر کہی ہم نے پیچھے صف باندھ کر آپ کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی پھر سلام پھیرا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ سلام پھیر دیا

سلمنا حين سلم فحبسته على خزيرة تصنع له فسمع أهل الدار أن رسول الله
جب آپ نے سلام پھیرا تو میں نے آپ کو خزیرہ طیار کر دیا تھا اسی لیے میں نے آپ کو ٹھہرایا پس محلہ والوں کو رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم في بيتي فثاب رجل منهم حتى كثر الرجال في البيت
صلعم کے میرے گھر میں تشریف لانے کی خبر ہوئی بہت لوگ میرے گھر میں جمع ہو گئے ایک آدمی نے

فقال رجل ما فعل مالك لا أراه فقال رجل ذلك منافق لا يحب الله و
کہا مالک کیا ہوا نظر نہیں آتا دوسرے نے کہا وہ منافق ہے اللہ اور

رسوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقل ذلك ألا تراه قال لا إله
رسول سے اور سکو محبت نہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا تو یہ کلمہ نہ کہہ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اس نے خدا سے کی خوشی

إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ لَا نَرٰى

حاصل کہ بجز لا الٰہ الا اللہ کہا ہے وہ شخص لا الٰہ الا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں ہم تو اس کو دیکھتے ہیں

وُدَّهُ وَلَا حُبَّهُ إِلَّا إِلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ

کہ دوستی اور محبت منافقوں سے ہی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک

اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ کو حرام کر دیا ہے جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی طلب کرنے کو

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عِتْبَانُ بِكَسْرِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقُ وَ

متفق علیہ عتبان ساتھ کسرہ عین مہملہ اور سکون تا اوپر سے نقطے والی کے اور

بَعْدَهَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ وَالْخَزِيرَةُ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَالزَّاءِ وَهِيَ دَقِيقٌ يُطْبَخُ بِشَحْمٍ

پھر اس کے باء موحدہ ہے اور خزیرہ ساتھ خاء معجمہ اور زاء کے اور وہ آٹا ہے کہ پکایا جاتا ہے ساتھ پیہ کے اور

وَقَوْلُهُ ثَابَ جَالَ بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ أَيْ جَاءُوا وَاجْتَمَعُوا وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

قول اس کا ثاب یعنی جمع ہوئے اور روایت ہے عمر بن خطاب رضی سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کچھ قیدی آئے ان میں

امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَسْعٰى فَإِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْزَقَتْهُ

ایک عورت تھی کہ ہر طرف دوڑتی تھی جب قیدیوں میں اوسکو کوئی لڑکا ملتا تو اوسکو پکڑ کر اپنے

بِبَطْنِهَا فَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ

پیٹ سے لگا لیتی اور اوسکو دودھ پلاتی رسول اللہ صلعم نے دیکھ کر صحابہ سے فرمایا کہ اس عورت کو تم خیال کرتے ہو

طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ

کہ یہ اپنے فرزند کو آگ میں ڈالے گی کہا واللہ نہیں اگر وہ چاہے یہ عورت اپنے فرزند پر رحم کرتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم

بِوَلَدِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

کرنے والا ہے متفق علیہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابٍ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ

صلعم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی تو ایک کتاب میں لکھا اور وہ کتاب

الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي وَفِي رِوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِي وَفِي رِوَايَةٍ

عرش پر اللہ حاکم کے پاس ہے کہ تحقیق رحمت میری غالب ہوتی ہے غضب میرے پر ایک روایت میں ہے کہ غالب ہو گئی ہے میرے غضب پر اور ایک روایت میں

سبقت غضبي متفق عليه وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
آگے بڑھ گیا میرے غصہ پر متفق علیہ اور اسی سے روایت کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا

يقول جعل الله الرحمة مائة جزء فامسك عنده تسعة وتسعين وانزل في
فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت سو حصہ کی ہے تو اس نے اپنے پاس رکھے ہیں ۹۹ اور ایک

الارض جزءا واحدا فمن ذلك الجزء يتراحم الخلائق حتى ترفع الدابة
حصہ زمین میں نازل کیا ہے جس سے مخلوق آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ چوپایہ

حافرها عن ولدها خشية ان تصيبه وفي رواية ان لله تعالى مائة رحمة
اپنے بچہ کے ڈر سے اپنا پاؤں اس خوف سے اوٹھا لیتا ہے کہ کہیں بچہ کو لگے پاؤں کے صدمہ نہ پہنچا دے اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمت ہے

انزل منها رحمة واحدة بين الجن والانس والبهائم والهوام فبها يتعاطفون
انہیں سے ایک رحمت جن اور انس اور بہائم میں اور ہوام میں اتاری ہے اسی کے سبب ایک دوسرے پر عطوفت اور

وبها يتراحمون وبها تعطف الوحش على ولدها واخر الله تعالى تسعة
رحم کرتے ہیں اور اسی سے وحشی اپنے بچہ پر مہربانی کرتے ہیں اور ننانوے

وتسعين رحمة يرحم الله بها عباده يوم القيمة متفق عليه وروى مسلم
رحمت سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔ متفق علیہ۔ اور مسلم نے یہ حدیث

ايضا من رواية سلمان الفارسي رضي الله عنه قال قال رسول الله
سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم ان لله تعالى مائة رحمة فمنها رحمة يتراحم بها الخلق
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمت ہے انہیں سے ایک رحمت ہے جس سے مخلوق

بينهم وتسعة وتسعون ليوم القيمة وفي رواية ان الله تعالى خلق يوم
آپس میں ایک دوسرے پر ہے اور ننانوے رحمت قیامت کیلئے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن

خلق السموات والارض مائة رحمة كل رحمة طباق ما بين السماء الى
آسمان اور زمین پیدا کئے اس دن سو رحمت پیدا کی ہر رحمت اتنی ہے کہ آسمان اور

الارض فجعل منها في الارض رحمة فبها تعطف الوالدة على ولدها والوحش
زمین کے مطابق ہے انہیں سے ایک رحمت زمین پر نازل کی ہے جس سے والدہ اپنے فرزند پر رحم کرتی ہے اور وحشی

والطير بعضها على بعض فاذا كان يوم القيمة اكملها بهذه الرحمة وعند
اور پرندے ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا اس رحمت سے اوس کو کامل کر دیگا اور اوسی سے روایت ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهٖ تَعَالٰى قَالَ اَذْنَبَ عَبْدٌ

کہ نقل کی ہے نبی صلعم سے جو روایت کرتے تھے اپنے رب تبارک سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندہ نے کوئی گناہ کیا پھر

ذَنْبًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا

اس نے کہا اے اللہ بخش دے میرا گناہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میرے بندہ نے گناہ کیا

عَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ

اور جانتا ہے کہ اسکا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے وہ بندہ پھر دوبارہ گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے کہ اے میرے

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ

رب میرے گناہ بخش دے فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے گناہ کیا اور جانتا ہے کہ اسکا رب ہے

رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ

جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے پھر بندہ نے گناہ کیا پھر کہا اے میرے رب میرا

اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا

گناہ بخش دے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے بندہ نے گناہ کیا پھر جانتا ہے کہ اسکا رب ہے

يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ (متفق

گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے بیشک میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا جو چاہے کرے (متفق

عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ اَيْ مَا دَامَ يَفْعَلُ هٰكَذَا يُذْنِبُ وَيَتُوْبُ اَغْفِرُ لَهٗ

علیہ) اور ایک روایت میں ہے پھر جو چاہے کرے جب تک اسطرح کرتا ہے کہ گناہ کرے پھر توبہ کرے میں اسکو بخشتا ہوں

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

فَاِنَّ التَّوْبَةَ تَهْدِمُ مَا قَبْلَهَا وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ توبہ پہلے گناہوں کو منہدم کر دیتی ہے۔ اور انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ

قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جاوے گا

فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَيَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ

تم سے اور ایسے لوگ پیدا کرے گا کہ گناہ کریں پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگیں اور خدا تعالیٰ انکو بخشے اسکو بخشے مسلم نے اور حدیث ہے ابو ایوب رضی

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ

اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ اگر تم گناہ نہ کرو

لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُوْنَ يَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

البتہ اللہ تم ایسی مخلوق پیدا کرے جو گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ انکو بخشے روایت کی مسلم نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے

عَنْهُ قَالَ كُنَّا قُعُودًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جگہ بیٹھے تھے اور ابو بکر اور عمر بھی

فِي نَفَرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا

کہ رسول اللہ صلعم ہمارے درمیان سے اٹھ کر چلے گئے اور اپنے دیر لگائی

وَخَشِينَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا فَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ

ہم کو خوف ہوا کہ آپ اکیلے ہیں کہیں آپکو کوئی تکلیف نہ پہونچائی ہم مضطرب ہو کر کھڑے ہو گئے اور میں سب سے پہلے مضطرب ہو کر

أَبْتَغِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ وَذَكَرَ

رسول اللہ صلعم کو طلب کرتا ہوا نکلا تا کہ میں انصار کے ایک باغ

الْحَدِيثَ بِطُولِهِ إِلَى قَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ

یں آیا الخ حدیث طویل یہانتک کہ کہ پس رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ جا

فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا

تو جو شخص اس باغ کے باہر سے اسکو بشارت سنادے کہ جو شخص دل کے یقین سے لا الٰہ الا اللہ کہیگا

قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ

بہشت کا اہل ہوگا روایت کی اسکے لئے اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِبْرَاهِيمَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ آیت جو اللہ تعالے نے ابراہیم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ

علیہ السلام کے حق میں اتاری اے رب بیشک انہوں نے بہت لوگ گمراہ کر دیئے پس جو شخص میرے متابعت میری

مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَقَالَ عِيسَى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ

امت میں سے اور جو نافرمانی کرے تو بخشنے والا مہربان ہے اور عیسے علیہ السلام نے کہا اگر تو انکو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں اور اگر

وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أُمَّتِي

تو انکو بخشدے بیشک تو عزت والا حکمت والا ہے پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا اے اللہ میری امت میری

أُمَّتِي وَبَكَى فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرَئِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ

امت اور آپ رویا سو وہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو کہا حالانکہ تیرا رب خوب جانتا ہے کہ محمد صلعم کے پاس جا کر

فَسَلْهُ مَا يُبْكِيكَ فَأَتَاهُ جِبْرَئِيلُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ

پوچھ کہ تجھے کس چیز نے رلایا جبرئیل آیا پس جبرئیل کو پیغمبر خدا صلعم نے ساتھ اپنے کے کہا

وَهُوَ اَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا جِبْرِیْلُ اذْهَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِیْكَ فِیْ
اور حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہدے کہ ہم تجھ کو ضرور تیری امت میں خوش

اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
کریں گے اور تجھ کو غمگین نہ کریں گے اس روایت کو مسلم نے اور روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے

كُنْتُ رَدِیْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ فَقَالَ یَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِیْ
کہتے ہیں کہ میں پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے پر تھا کہ آپ نے فرمایا اے معاذ تو جانتا ہے کہ حق اللہ تعالیٰ کا بندوں پر

حَقُّ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ
کیا ہے اور بندوں کے حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے میں نے عرض کی اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا

فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْهُ وَلَا یُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی
کہ اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسکی عبادت کریں اور کسی چیز کو اسکا شریک نہ بنائیں اور بندوں کا حق

اللّٰهِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ
اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ عذاب کرے اس کو جو کسی چیز کو اسکا شریک نہ بناتا ہو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں لوگوں کو بشارت نہ سنا دوں

قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَیَتَّكِلُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
فرمایا تو انکو بشارت مت سنا کہ بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ متفق علیہ۔ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا سُئِلَ فِی الْقَبْرِ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قبر میں مسلمان کو سوال کیا جاتا ہے تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی

اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں پس یہی معنی اس قول اللہ تعالیٰ کے ثابت رکھتا ہے اللہ ایمان والوں کو

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
ساتھ قول ثابت کے اور روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِّنَ الدُّنْیَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ
فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہے تو اسکے سبب دنیا میں کچھ اسکی روزی کشائش ہو جاتی ہے اور مومن کے

فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَدَّخِرُ لَهٗ حَسَنَاتِهٖ فِی الْاٰخِرَةِ وَیُعْقِبُهٗ رِزْقًا فِی الدُّنْیَا عَلٰی
حسنات کو اللہ تعالیٰ آخرت کیلئے ذخیرہ کرتا ہے اور اسکی بندگی پر اسکو دنیا میں بھی روزی

طَاعَتِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً یُّعْطٰی بِهَا فِی الدُّنْیَا
عطا کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کی نیکی میں انصاف نہیں کرتا دنیا میں بھی اسکو عطا کرتا ہے

ویجزیہ بہا فی الآخرۃ وأما الکافر فیطعم حسنات ما عمل للہ تعالیٰ فی الدنیا

اور آخرت میں اوسکو بدلہ دیا جائیگا اور کافر جو نیک عمل اللہ تعالیٰ کے لئے کرے اوسکی جزا میں دنیا میں اوسکو طعام وغیرہ

حتی إذا أفضی إلی الآخرۃ لم یکن لہ حسنۃ یجزی بہا رواہ مسلم وعن

پہنچتا ہے تا آنکہ جب آخرت میں پہونچے گا تو اوسکے پاس ایسی کوئی نیکی نہ ہوگی جسکا اوسکو عوض دیا جائے رواہ مسلم نے

جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الصلوات

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ پانچ نمازوں کی مثال

الخمس کمثل نہر جار غمر علی باب أحدکم یغتسل منہ کل یوم خمس مرات

پانچ میں سے ہر ایک ایسی ہے جیسی ایک بڑی نہر جاری ہو جس سے ہر شخص کے دروازہ پر ہے پانچ مرتبہ نہاتا ہو

رواہ مسلم الغمر الکثیر وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال سمعت

رواہ مسلم غمر کے معنی بہت کے ہیں اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے سنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے جس مسلمان کا جنازہ چالیس آدمی موحد اللہ

جنازتہ أربعون رجلا لا یشرکون باللہ شیئا إلا شفعہم اللہ فیہ رواہ

جنازے کے پاس کھڑے ہوں جو کسی کو شریک نہ کرتے ہوں مگر ہیں اللہ تعالیٰ اوسکے حق میں اوسکی شفاعت قبول کرتا ہے رواہ

مسلم وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ

مسلم کہتے ہیں ابو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے راوی حضرت صلعم نے فرمایا

وسلم فی قبۃ نحوا من أربعین فقال ترضون أن تکونوا ربع أہل الجنۃ

ہم تم سب سے کہ ہم تم قبہ کے اندر تھے قریب چالیس کے فرمایا کیا تم راضی ہو کہ تم اہل جنت کے چوتھائی ہو

قلنا نعم قال أترضون أن تکونوا ثلث أہل الجنۃ قلنا نعم قال والذی نفس

کہا ہم نے ہاں فرمایا کیا تم راضی ہو کہ تم اہل جنت کے تہائی ہو ہم نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جسکے

محمد بیدہ إنی لأرجو أن تکونوا نصف أہل الجنۃ وذلک أن الجنۃ لا

قبضہ میں محمد کی جان ہے کہ میں تم سے امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کے آدھے ہو جاؤ اور یہ اسلئے کہ بہشت میں سوائے

یدخلہا إلا نفس مسلمۃ وما أنتم فی أہل الشرک إلا کالشعرۃ البیضاء

مسلمان جان کے کوئی داخل نہیں ہوگا اور تم مشرکوں میں ایسے ہو جیسے سیاہ بیل میں

فی جلد الثور الأسود أو کالشعرۃ السوداء فی جلد الثور الأحمر متفق علیہ

سفید بال ہو یا سرخ رنگ بیل میں سیاہ بال ہو متفق علیہ

وعن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

اور ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ دفع اللہ الی کل مسلم یھودیا او نصرانیا

علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو یہودی یا نصرانی دیکر

فیقول ھذا فکاکک من النار وفی روایۃ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

کہے گا یہودی یا نصرانی تیری جگہ دوزخ میں ڈالا جائیگا۔ اور ایک روایت میں اسی راوی سے ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا

یجیٔ یوم القیمۃ ناس من المسلمین بذنوب امثال الجبال یغفرھا اللہ لھم

کہ قیامت کے دن بہت سے مسلمان ایسے گناہوں کی مثل کہ جیسے پہاڑوں کی مثل ہوں گے آویں گے اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت کرے گا

ویضعھا علی الیھود والنصاریٰ قال ابو بردۃ فحدثت بہ عمر بن عبد العزیز فقال

اور ڈالے گا یہود و نصاریٰ پر ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی تو انہوں نے کہا

رواہ مسلم قولہ دفع الی کل مسلم یھودیا او نصرانیا فیقول ھذا فکاکک

روایت کی اس کو مسلم نے۔ قولہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو یہودی یا نصرانی دے گا کہے گا

من النار معناہ ما جاء فی حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ لکل احد منزل

یہ حدیث یعنی معنی ہے اس حدیث کے جو ابو ہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ ہر ایک کے لئے ایک مکان

فی الجنۃ ومنزل فی النار فالمؤمن اذا دخل الجنۃ خلف الکافر فی النار

جنت میں ہوگا اور ایک مکان دوزخ میں ہے پس مومن جب جنت میں داخل ہوگا تو ایک کافر اسکی جگہ دوزخ میں جائیگا اسلئے کہ وہ مستحق

لانہ مستحق لذلک بکفرہ ومعنی فکاکک من النار انک کنت معرضا

کفر کا مستحق ہے اور اسکا چھوٹکارا کے یہ معنی ہیں کہ تو دوزخ میں داخل ہونیکا معرض تھا یہ تجھے چھوڑا دیا

للدخول النار وھذا فکاک لان اللہ تعالیٰ قدر للنار عدۃ ایاھا فاذا

دوزخ کیلئے سو اس جگہ دوزخ میں ڈالا جانا اسلئے کہ خدا تعالیٰ نے دوزخ کیلئے ایک مقدار مقدر کر دی ہے جس کو پورا کرنا ہے جب

دخلھا الکفار بذنوبھم وکفرھم صاروا فی معنی الفکاک للمسلمین واللہ

کفار اپنے کفر اور معاصی کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو گئے تو گویا مسلمانوں کو چھوڑانے والے ہوگئے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے

اعلم وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

اور روایت ہے ابن عمر رضؓ سے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ

یدنی المؤمن یوم القیمۃ من ربہ حتی یضع علیہ کنفہ فیقرره بذنوبہ

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے نزدیک کر لیگا یہاں تک کہ اپنا پردہ اپنا پس اس کو کر لیگا اور بیان کرے گا اسکو گناہ

فیقول اتعرف ذنب کذا اتعرف ذنب کذا فیقول ای رب اعرف فقال فانی

کیا تو پہچانتا ہے ایسے ایسے گناہ کو مومن کہیگا ہاں اے رب میں پہچانتا ہوں اللہ تعالیٰ فرمائیگا میں

قد سترتها عليك في الدنيا وأنا أغفرها لك اليوم فيعطى صحيفة حسناته

دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈال رکھا تھا اور میں نے آج تجھے بخشدیا پھر اسکی نیکیوں کی کتاب اسکو عطا کرے گا

متفق عليه كنفه ستره ورحمته وعن ابن مسعود رضي الله عنه أن رجلا

متفق علیہ ابن مسعود رضی سے روایت کہ ایک آدمی نے

أصاب من امرأة قبلة فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره فأنزل الله تعالى

کسی عورت کا بوسہ لیا پھر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر اسنے اپنا حال بیان کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

أقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل إن الحسنات يذهبن السيئات

دن کے دونوں طرف میں نماز قائم کر اور کچھ رات کی ساعتوں میں نماز پڑھ بیشک حسنات سیئات کو دور کر دیتی ہیں

فقال الرجل ألي هذا يا رسول الله قال لجميع أمتي كلهم متفق وعن أنس

پھر اس آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ یہ میرے لئے ہی ہے کہ نے فرمایا میری سب امت کیلئے ہے متفق علیہ اور روایت ہے انس

رضي الله عنه قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله

رضی سے کہ ایک آدمی نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی وسلم

إني أصبت حدا فأقمه علي وحضرت الصلوة فصلى مع رسول الله صلى الله

کہ میں حد کے لائق ہوا ہوں پس قائم کر اسکو مجھ پر اور وقت آگیا نماز کا پس نماز پڑھی اپنے ساتھ رسول خدا صلے اللہ

عليه وسلم فلما قضى الصلوة فقال يا رسول الله إني أصبت حدا فأقم

علیہ وسلم کے پس جبکہ پڑھ چکے نماز پس کہا اسنے یا رسول اللہ محقق ہو گیا ہوں میں حد کو آپ مجھ پر

في كتاب الله قال هل حضرت معنا الصلوة قال نعم قال قد غفر لك متفق

اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم قائم کریں آپ فرمایا کیا تو ہمارے ساتھ نماز میں حاضر ہوا ہے اس نے کہا ہاں تحقیق فرمایا پس تو بخش گیا متفق علیہ

عليه وقوله أصبت حدا معناه معصية يوجب التعزير وليس المراد الحد

قولہ اصبت حداً یعنی گناہ صادر ہوا ہے جس سے میں تعزیر کا مستحق ہو گیا ہوں اور حد

الشرعي الحقيقي كحد الزنا والخمر وغيرهما فإن هذه الحدود لا تسقط بالصلوة

حقیقی مثل زنا اور خمر وغیرہا کی حد مراد نہیں کہ یہ حدود نماز سے ساقط نہیں ہوتیں

ولا يجوز للإمام تركها وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله ليضحك

اور نہ امام کو حدود کا ترک کرنا جائز ہے اسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

من العبد أن يأكل الأكلة فيحمده عليها أو يشرب الشربة فيحمده عليها متفق وعن أنس

کہ بندہ ایک دفعہ کچھ کھانا کھاکر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندہ سے خوش ہوتا ہے ایک لقمہ کھاکر متفق

الهَجِيرَةُ وَهِيَ الْمَرَّةُ الْوَاحِدَةُ مِنَ الْإِدَامِ كَالْغَدَاءِ وَالْعَشَاءِ وَعَنْ أَبِي مُوسَى

ہجیرہ کے معنے ایک بار کھانا جیسا صبح کا ناشتہ شام کا ۔ اور ابو موسیٰ سے روایت

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ

ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ البتہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلا

لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

تا کہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہے تا کہ رات کا بدکار توبہ کرے یہاں تک کہ سورج

مِنْ مَغْرِبِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي نُجَيْحٍ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالْبَاءِ السُّلَمِيِّ

مغرب سے نکلے اس کو روایت کیا ہے مسلم نے ۔ روایت ہے ابو نجیح عمرو بن عبسہ سے فتح عین اور باء کے ساتھ سلمی رضی سے

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَأَنَّهُمْ

کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں ۱ ظن کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں

لَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ ثُمَّ سَمِعْتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَخْبَارًا

اور میں حالانکہ وہ بتوں کو پوجتے تھے پھر سنا میں نے ایک آدمی کو مکہ میں جو دیتا تھا کچھ خبریں پس

فَقَعَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ میں آیا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلعم

مُسْتَخْفِيًا جُرَآءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ فَتَلَطَّفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْتَ قَالَ

مخفی رہتے ہیں اور تیری قوم کے لوگ آپ پر بڑے دلیر ہیں پس میں لوگوں سے نرمی کر کے مکہ میں آپ کے پاس پہونچا اور آپ کو پوچھا

أَنَا نَبِيٌّ فَقُلْتُ وَمَا نَبِيٌّ قَالَ أَرْسَلَنِي اللهُ قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ قَالَ أَرْسَلَنِي

کہ آپ کون ہیں آپ نے فرمایا میں نبی ہوں میں نے کہا نبی کیا ہوتا ہے آپ نے فرمایا اللہ نے بھیجا ہے میں نے کہا آپ کو کیا دیکر بھیجا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ وَأَنْ يُوَحَّدَ اللهُ لَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ فَقُلْتُ

صلہ رحمی کرنے اور بتوں کے توڑنے اور اللہ کی توحید بیان کرنے کو اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے مجھے بھیجا ہے

فَمَنْ تَبِعَكَ عَلَى هَذَا قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللهُ

میں نے کہا جو آپ کے ساتھ کون ہے ۔ آپ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام اور اس دن آپ کے ساتھ ابوبکر رضہ اور بلال تھے

عَنْهُمَا فَقُلْتُ إِنِّي مُتَّبِعُكَ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ ذَلِكَ يَوْمَكَ هَذَا أَلَا تَرَى

کہا میں آپکا متبع ہوں آپ نے فرمایا ان ایام میں تو اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ کیا تو

حَالِي وَحَالَ النَّاسِ وَلَكِنِ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي

میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتا لیکن تو اب اپنے گھر کو چلا جا جب تو میرا ظہور سنے تو میرے پاس آ جائیو ۔

قَالَ فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِي وَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَكُنْتُ فِي
کہا اوس نے کہ میں اپنے گھر کو چلا گیا اور رسول اللہ صلعم ہجرت کرکے مدینہ کو تشریف لیگئے میں اپنے
أَهْلِي فَجَعَلْتُ أَخْبَرُ الْأَخْبَارَ وَأَسْأَلُ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَتَّى قَدِمَ نَفَرٌ
گھر میں آپکے آنیکی خبریں پوچھتا تھا اور جب مدینہ کو تشریف لیگئے تو میں لوگوں سے حال پوچھتا رہا تا کہ مدینہ کے لوگوں میں سے کچھ
مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقُلْتُ مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا النَّاسُ
لوگ مدینہ آئے میں نے اونسے پوچھا کہ یہ شخص جو مدینہ میں آیا ہے اوسکا کیا حال ہے اونہوں نے کہا کہ لوگ اوسکی
إِلَيْهِ سِرَاعٌ وَقَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ
طرف بھاگے جاتے ہیں اور اوس کی قوم نے اوسکو قتل کرنا چاہا تا کہ کرسکے پس میں مدینہ میں آپکے پاس حاضر ہوکر عرض
عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَعْرِفُنِي فَقَالَ نَعَمْ أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ قَالَ
کی کہ یا رسول اللہ آپ مجھے پہچانتے ہیں آپنے فرمایا ہاں تو وہی ہے جو مجھے کہ میں طلحہ اوسنے کہا کہ میں نے عرض کی
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللهُ وَأَجْهَلُهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ
کہ یا رسول اللہ آپ مجھے وہ امر بتلایئے جو اللہ تعالیٰ نے آپکو سکھایا ہے اور میں نہیں جانتا آپ مجھے نماز سکھلایئے آپنے فرمایا
صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا
صبح کی نماز پڑھ پھر نماز سے رک جا یہاں تک کہ آفتاب طلوع کرے بیشک
تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ
وہ شیطان کے دو سینگوں میں طلوع کرتا ہے اور اوسوقت کفار اوسکو سجدہ کرتے ہیں پھر نماز کو پڑھ کہ نماز
الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ
مشہود محضور ہے تا کہ نیزہ کا سایہ نیزہ کی بنا پر ہو جائے پھر نماز سے رک جا کہ اوسوقت
حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى
جہنم گرم کیا جاتا ہے جب یہ سایہ تیرے تو نماز پڑھ کہ نماز مشہود محضور ہے تا کہ عصر کی نماز پڑھے
تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ
پھر سورج کے غروب ہونے تک نماز سے رک جا بیشک وہ شیطان کے دو سینگوں میں غروب ہوتا ہے اور
وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَالْوُضُوءُ حَدِّثْنِي عَنْهُ
اوسوقت کفار اوسکو سجدہ کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھے وضو کا حال فرمایئے
قَالَ فَمَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَنْثِرُ إِلَّا خَرَّتْ
آپنے فرمایا کہ تم میں کوئی شخص وضو کا پانی نزدیک نہیں کرتا پھر کلی کرتا اور ناک میں پانی ڈالتا پھر ناک جھاڑتا مگر

خطایا وجهه وفیه وخیشومه ثم اذا غسل وجهه کما امره الله الا خرت خطایا
اور منہ اور نتھنوں کو دھوتا ہے تو اس کے منہ کے گناہ اور نتھنوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اس کو وضو کا حکم دیا ہے تو اس کے چہرہ کے گناہ جھڑ جاتے ہیں

وجهه من اطراف لحیته مع الماء ثم یغسل یدیه الی المرفقین الا خرت
اور اس کے چہرہ کے اطراف داڑھی کے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر جب وہ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتا ہے

خطایا یدیه من انا مله مع الماء ثم یمسح راسه الا خرت خطایا راسه من
اس کے ہاتھوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور انگلیوں کے پانی کے ساتھ پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ

اطراف شعره مع الماء ثم یغسل قدمیه الی الکعبین الا خرت خطایا قدمیه
اس کے بالوں کے اطراف پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر جب وہ دونوں پاؤں کو دھوتا ہے ٹخنوں تک تو اس کے تو صحیح گناہ

من انا مله مع الماء فان هو قام فصلی فحمد الله تعالی واثنی علیه ومجده
اور انگلیوں کی اور پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا و تمجید جیسے اس کی شان

بالذی هو له اهل وفرغ قلبه لله تعالی الا انصرف من خطیئته کیوم
کے لائق ہے کرے اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کیلئے فارغ کرے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا ان سے

ولدته امه فحدثت عمرو بن عبسة بهذا الحدیث ابا امامة صاحب رسول
پیدا ہونے کے دن پاک تھا تو پس عمرو بن عبسہ نے یہ حدیث ابو امامہ رسول اللہ

الله صلی الله علیه وسلم فقال له ابو امامة یا عمرو بن عبسة انظر ما تقول فی
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی کو سنائی ابو امامہ نے کہا اے عمرو بن عبسہ دیکھ کیا کہہ رہا ہے اس مقام

مقام واحد یعطی هذا الرجل فقال عمرو یا ابا امامة لقد کبرت سنی ورق
میں اس آدمی کو استقدر عطا کی جائیگی عمرو رضی نے کہا اے ابو امامہ میری عمر بہت ہو گئی میری ہڈی اور

عظمی واقترب اجلی وما بی حاجة ان اکذب علی الله ولا علی رسول الله
ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور میری موت قریب ہے اور میں اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول پر جھوٹ بولنے کی کچھ حاجت نہیں

صلی الله علیه وسلم لو لم اسمعه من رسول الله صلی الله علیه وسلم الا مرة
اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بار

او مرتین او ثلاثا حتی عد سبع مرات ما حدثت به ابدا ولکنی سمعته
یا دو بار یا تین بار حتی کہ سات بار شمار کر کے کہا میں ہمیشہ تم کو حدیث بیان نہ کرتا اگر میں نے اس سے

اکثر من ذلک رواه مسلم قوله جزاء علیه قومه هو جزیم مضمومة وبالمد
بھی زیادہ دفعہ اپنے سنا ہے روایت کیا مسلم نے یہ قولہ اجزاء علیہ قومہ ساتھ جیم مضمومہ اور ساتھ

عَلٰى وَزْنِ عُلَمَاءَ اَىْ جَاسِرُوْنَ مُسْتَطِيْلُوْنَ غَيْرُهَا بَيْنَ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ

اور وزن علماء کے یعنی وہ لوگ جو ساتھ دلیری کے گھس جانے والے ہیں اور یہ روایت مشہور ہے

الْمَشْهُوْرَةِ وَرَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ وَغَيْرُهُ حِرَاءٍ بِكَسْرِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ قَالَ وَمَعْنَاهُ غَضَا

اور روایت کیا ہے حمیدی اور غیرہ نے حراء کسرہ حاء ساتھ کے کہا الحمیدی نے معنے یہ ہے کہ غصے اور اوسکے غم

وَهُمٌّ وَغَمٌّ وَهَمَّ قَدْ غَلَبَ صَبْرَهُمْ بِهٖ حَتّٰى اَثَّرَ فِىْ اَجْسَامِهِمْ مِّنْ قُرْحٍ جَمْعُ جَمْعٍ

اور غم ہیں شدید ہم ہوا یہ صبر ان کا ساتھ اوسکے یہانتک کہ تاثیر کی انکے جسموں میں زخم کے محاورہ میں کہتے ہیں حرحی بلغة بکری

بِجُرْحٍ اِذَا نَقَصَ مِنْ اَلَمٍ اَوْ غَمٍّ اَوْ نَحْوِهٖ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ بِالْجِيْمِ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ

جب ناقص ہو جسم تکلیف اور غم اور مانند اسکے کے سبب سے اور صحیح یہ ہے کہ ساتھ جیم کے ہے اور یہ قول مسلم کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قَرْنَىْ شَيْطَانٍ اَىْ نَاحِيَتَىْ رَاْسِهٖ وَالْمُرَادُ التَّمْثِيْلُ مَعْنَاهُ اَنَّهٗ

بین دو قرن شیطان یعنے دو کناروں سر اسکے کے اور مراد اس سے تمثیل ہے یعنے اسوقت

حِيْنَئِذٍ يَتَحَرَّكُ الشَّيْطَانُ وَشِيْعَتُهٗ وَيَتَسَلَّطُوْنَ وَقَوْلُهٗ يَقْرَبُ وَهُوَ

حرکت کرتا ہے شیطان اور اسکی جماعت اور غلبہ حاصل کرتے ہیں اور یہ قول مسلم کا یقرب وضو

مَعْنَاهُ يُحْضِرُ الْمَاءَ الَّذِىْ يَتَوَضَّاُ بِهٖ وَقَوْلُهُ الْاٰخَرُ حَطَايَاهُمْ كَذَا بِالْخَاءِ

یعنے وہ پانی جس سے یہ وضو کرتا ہے اور یہ قول اوسکا الاخر حطایاہم یہ ساتھ خاء مہملہ کے ہے

الْمُعْجَمَةِ اَىْ سَقَطَتْ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ خَرَّتْ بِالْجِيْمِ وَالصَّحِيْحُ بِالْخَاءِ وَهُوَ رِوَايَةُ الْجُمْهُوْرِ

یعنے گر گئے ہیں اور بعض نے روایت کیا ساتھ جیم کے اور صحیح ساتھ خاء کے اور یہی روایت جمہور کی ہے

وَقَوْلُهٗ فَنَزَا اَىْ يَسْتَخْرِجُ مَا فِىْ اَنْفِهٖ مِنْ اَذًى فِى النَّثْرَةِ طَرَفُ الْاَنْفِ وَعَنْ

اور یہ قول اوسکا یعنے نکال دے جو اسکے ناک میں ہو گندگی سے نثرت ناک کے کنارہ کو کہتے ہیں

اَبِىْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا

ابو موسے اشعری سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالے کسی امت پر

اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ اُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا

رحمت کرنا چاہتا ہے کسی امت پر تو اوسکے نبی کی روح اپنے پاس قبض کر لیتا ہے پھر قرار دیتا ہے نبی کو اوسکے لئے فرط اور سلف کہ آگے چلنے والا ہوتا ہے

وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَىٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهٗ

اور جب کسی امت کو ہلاک کرتے اور عذاب کرتا ہے اوسکا اور وہ زندہ ہوتا ہے نبی کے سامنے اوسکو ہلاک کرتا ہے اور اوسکی تکذیب اور

بِهَلَاكِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

عصیان کی سے اوسکے ہلاک کی آنکھ ٹھنڈی کرتا ہے روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالْخَمْسُوْنَ فِیْ فَضْلِ الرَّجَاءِ

باب باون امید رکھنے کی فضیلت کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِخْبَارًا عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ

اللہ تعالیٰ نے بندہ صالح کی خبر دی ہے اور فرمایا ہے اور میں اپنا کام اللہ تم کے سپرد کرتا ہوں بیشک اللہ تم

بِالْعِبَادِ فَوَقٰىهُ اللّٰہُ سَیِّئَاتِ مَامَکَرُوْا وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ

بندوں کو دیکھتا ہے پس اللہ تم نے اسکو اوکی مکر کی برائیوں سے بچا لیا۔ اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ایسا ہوں جیسا وہ

لِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حَیْثُ یَذْکُرُنِیْ وَاللّٰہِ لَلّٰہُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِکُمْ یَجِدُ

مجھے گمان کرتا ہے اور بندہ جہاں مجھ کو یاد کرتا ہے میں وہاں ہی اوسکے ساتھ ہوں اللہ کی قسم ہے بیشک اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ کرنے سے اوس شخص سے

ضَالَّتَهٗ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَاِذَا اَقْبَلَ اِلَیَّ

کہ جو چیز بیابان میں گم کر دے اور پھر اوس کو اوس سے بہت زیادہ پیارا ہو جو میں دونوں ہاتھ پھیلا کر اوس کو ڈھونڈھتا ہو اور جو

یَمْشِیْ تَلَقَّیْتُ اِلَیْهِ اَهْرَوْلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَهٰذَا لَفْظُ اَحَدِ رُوَاةِ مُسْلِمٍ وَتَقَدَّمَ

پاؤں سے چلکر میری طرف آتا ہے میں اوس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں متفق علیہ۔ اور یہ لفظ ایک روایت مسلم کے ہے اور پہلے حدیث

شَرْحُهٗ فِی الْبَابِ قَبْلَهٗ وَرُوِّیْنَا فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَاَنَا مَعَهٗ حِیْنَ یَذْکُرُنِیْ بِالنُّوْنِ

پہلے باب میں گذر چکی اور بخاری مسلم میں ہے کہ میں بندہ کے ساتھ ہوں جب مجھے یاد کرتا ہے ساتھ نون کے اور اس

وَفِیْ هٰذِهِ الرِّوَایَةِ حَیْثُ بِالتَّاءِ وَکِلَاهُمَا صَحِیْحٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّهٗ

روایت میں حیث ساتھ تا کے ہے اور دونوں صحیح ہیں جابر رضی سے روایت ہے

سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُکُمْ اِلَّا وَهُوَ یُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰہِ

کہ اوس نے سنا نبی صلعم سے وہ فرماتے تھے کہ تم میں سے کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ اللہ تم سے نیک گمان رکھے

عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

روایت کیا ہوا روایت کی یہ مسلم نے انس رضی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی

کو فرماتے سنا کہ اللہ تم فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے جبتک تو مجھ سے دعا مانگتا ہو اور مجھ سے امید رکھتا ہو میں تیرے سب گناہ بخشدونگا

مَا کَانَ مِنْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ

اور میں کچھ پرواہ نہیں کرتا اے بیٹے آدم کے اگر تیرے گناہ بسان بادل کے پہنچ جائیں آسمان تک پھر تو مجھ سے بخشش مانگے

غفرت لك يا ابن آدم انك لو اتيتني بقراب الارض خطايا ثم لقيتني
میں بخش دوں تجھ کو اے آدمی میرے ساتھ تو نے گناہ کیے ہوں تمام زمین بھر جائے

لا تشرك بي شيئا لاتيتك بقرابها مغفرة رواه الترمذي وقال حديث
کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں تیرے پاس اتنے ہی قریب بخشش کے۔ روایت کی ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

حسن عنان السماء بفتح العين قيل هو ما عن لك منها اذا رفعت
یہ وہ ہے جو ظاہر نظر آئے عجب سر اوپر اٹھائے

راسك وقيل هو السحاب قراب الارض بضم القاف وقيل بكسرها والضم
اور یہ بھی کہا گیا ہے اوپر سے ادھر زمین کے ساتھ ہم ذات کے اور بعض نے کہا ساتھ کسر کے ہے کے اور ضمہ

اعم واتم وهو ما يقرب ملاها والله اعلم
بہت جمع اور پورا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے

الباب الثالث والخمسون في الجمع بين الخوف والرجاء
باب پچاس تین اور امید کے جمع کرنے کے بیان میں

اعلم ان المختار للعبد في حال صحته ان يكون خائفا راجيا ويكون خوفه
جان لے کہ بندہ کیلئے صحت و تندرستی کی حالت میں بہتر ہے کہ خوفناک اور امیدوار ہا کرے اور خوف

ورجاءه سواء وفي حال المرض يحسن الرجاء وفواعد الشرع من نصوص
و امید برابر رکھے اور بیماری کی حالت میں بہتر ہے کہ اپنے امید زیادہ حاصل کرے اور قواعد شرع کے

الكتاب والسنة وغير ذلك متظاهرة على ذلك قال الله تعالى يا من
کتاب و سنت وغیرہ اس مضمون کی تائید کرتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اے

تكرا الله الا القوم الخاسرون وقال تعالى انه لا ييأس من روح الله
کہ بچتے نہیں ہوتے اللہ سے مگر خسارے والے لوگ۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے

الا القوم الكافرون وقال تعالى يوم تبيض وجوه وتسود وجوه
مگر کافر لوگ۔ اور فرمایا جس دن کہ منہ سفید ہوں گے اور بہت منہ سیاہ ہوں گے

وقال تعالى ان ربك لسريع العقاب وانه لغفور رحيم وقال
اور فرمایا بیشک تیرا رب جلد عذاب کرنے والا ہے اور بیشک وہ مغفرت کرنے والا رحمت کرنے والا ہے۔ اور فرمایا

تعالى ان الابرار لفي نعيم وان الفجار لفي جحيم وقال تعالى فاما من ثقلت
بیشک نیکوکار بہشتوں میں ہوں گے اور گنہگار دوزخ میں ہوں گے۔ اور فرمایا جس کی میزان

مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ

بھاری ہوگی وہ خوش گذران ہوگا اور جسکی میزان ہلکی ہوگی اوس کی جگہہ دوزخ ہے

وَالْآيَاتُ فِي هٰذَا الْمَعْنَى كَثِيرَةٌ يَجْتَمِعُ الْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ فِي آيَتَيْنِ مُقَرَّرَتَيْنِ

اور اس مضمون میں آیتیں بہت ہیں کہیں تو جمع ہوتا ہے خوف اور رجا دونوں ہوئی آیتوں میں اور کہیں کئی آیتوں

أَوْ آيَاتٍ وَآيَةٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور کہیں ایک آیت میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ

کہ اگر مومن جان لے اوس عذاب کو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو کوئی بہشت کی طمع کوئی نہ کرے اور اگر

يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

کافر جان لے اوس رحمت کو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو کوئی بہشت سے ناامید نہو۔ روایت کی یہ مسلم نے اور

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابوسعید خدری رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً

جب جنازہ کو آدمی اپنی گردنوں پر اوٹھا لیتے ہیں اگر صالح ہوتا ہے

قَالَتْ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ

تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو مجھے آگے لے چلو اور اگر صالح نہیں ہوتا تو کہتا ہے اے بالکل تم مجھے کہاں

تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ رَوَاهُ

لئے جاتے ہو اوس کی آواز انسان کے سوا سب چیز سنتی ہے اگر انسان سنے تو بیہوش ہو جاوے روایت کی یہ

الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بخاری نے اور ابن مسعود رضی سے روایت ہے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کہ جنت تمہارے جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ تمہارے نزدیک ہے اور دوزخ کی آگ بھی اسی طرح ہے روایت کی یہ بخاری نے

الْبَابُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ فِي فَضْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَشَوْقًا إِلَيْهِ

باب چوونجاہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اوسکے شوق میں رونے کی فضیلت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا وَقَالَ تَعَالَى

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور گرتے ہیں منہ کے بل روتے ہوئے اور زیادہ ہوتی ہے اون کو عاجزی اور فرمایا

أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں۔ اور روایت ہے ابن مسعود رضؓ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ يَا

کہ مجھے نبی صلعم نے فرمایا کہ تو مجھے قرآن پڑھ کر سنا میں نے عرض کی یا رسول

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ

اللہ کیا میں آپکو پڑھ کر سناؤں اور حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے آپنے فرمایا میں اسبات کو دوست رکھتا ہوں کہ غیر سے سنوں

غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى جِئْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ

پس میں نے آپکو سورت نساء پڑھ کر سنائی تو جب اس آیت تک پہونچی۔ فکیف اذا جئنا من

كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ

کل امۃ الخ آپنے فرمایا اب بس کر پھر آپکی طرف

اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ

دیکھا تو آپکے دونوں آنکھیں جاری تھیں متفق علیہ اور روایت ہے انس رضؓ سے کہا کہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ

کہ رسول اللہ صلعم نے ایکبار ایک خطبہ پڑھا کہ میں نے ویسا کبھی نہ سنا تھا پس آپنے فرمایا اگر جو کچھ میں جانتا ہوں۔

مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالَ فَغَطّٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

تم بھی جان لو تو تم تھوڑی ہنسی کرو۔ اور بہت روؤ کہ راوی نے کہا پس رسول اللہ صلعم کے اصحاب نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ وَلَهُمْ حَنِيْنٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ سَبَقَ بَيَانُهُ فِيْ بَابِ الْخَوْفِ وَ

اپنے منہ کو ڈانپ لیا اور آواز سے رونا رہے تھے متفق علیہ۔ باب الخوف میں اسکا بیان گذر چکا ہے اور

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ آدمی داخل ہوگا

النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ

جہنم میں نہ جائیگا جو دوہنے پستان میں واپس آجائے اور جہاد فی سبیل اللہ کا غبار اور

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْهُ

جہنم کا دھواں کبھی جمع نہ ہونگے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور اوسی سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایہ میں رکھیگا جس دن اوسکا سوا کہیں

رَجُلٌ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ تَعَالَى وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ

سایہ نہ ہوگا ایک بادشاہ عادل دوسرا وہ جوان جو اوائل عمر سے خدا کی بندگی میں مشغول ہو تیسرا وہ آدمی جسکا دل ہمیشہ مسجد میں

وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ

اٹکا رہتا ہو چوتھا دو آدمی جو آپس میں اللہ کیلئے محبت رکھتے ہوں اسی پر جمع ہوں اور اسی پر متفرق ہوں پانچواں وہ آدمی جسکو عورت ذی عزت حسین

وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ

اپنی طرف بلائے اور وہ اسکو کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں چھٹا وہ آدمی جو ایسا پوشیدہ صدقہ کرے کہ جو اوسکے دہنے ہاتھ نے

شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

خرچ کیا بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو ساتواں وہ آدمی جو خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے رو پڑے اور اوسکی دونوں آنکھیں جاری ہوویں متفق علیہ

عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي

عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے کہا میں رسول اللہ صلعم کے پاس گیا۔ اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آپکے پیٹ سے آواز رونے

وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي

کی ایسی آتی تھی جیسے دیگ سے جوش کیوقت آواز آیا کرتی ہے حدیث صحیح ہے روایت کی ہے ابوداؤد اور ترمذی نے شمائل میں

الشَّمَائِلِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

باسناد صحیح سے اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ

ابی بن کعب کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے امر کیا ہے کہ تجھ پر پڑھوں لم یکن

الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَالَ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكَى أُبَيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَجَعَلَ أُبَيٌّ

الذین کفروا تک تو اوسنے کہا اوس نے کہا ہاں اور اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا جسپر ابی رونے لگے ابی بن کعب پر متفق علیہ

يَبْكِي وَعَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

اور اوسی سے روایت ہے کہ ابوبکر نے عمر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

کہ چل ہم دونوں ام ایمن کی زیارت کریں جیسا کہ رسول اللہ صلعم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ أَمَا تَعْلَمِينَ

اسکی زیارت کیا کرتے تھے جب ہم اسکے پاس پہنچے تو اسنے رونا شروع کر دیا ان دونوں نے اسکو کہا کہ تو کیوں روتی ہے کیا تو نہیں جانتی کہ

أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي لَا أَبْكِي أَنِّي لَا أَعْلَمُ

جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلعم کیواسطے بہتر ہے لیکن میں اسلئے روتی ہوں کہ آسمان سے

أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنِّي أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ

کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلعم کیلئے بہتر ہے مگر میں اسلئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی

يَنْقَطِعُ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

آنی منقطع ہو گئی اسنے ان دونوں کو بھی رونے پر آمادہ کر دیا اور دونوں نے اسکے ساتھ شروع کر دیا روایت کی اسکو مسلم نے

قَدْ سَبَقَ فِي بَابِ زِيَارَةِ أَهْلِ الْخَيْرِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ

صحیح باب زیارۃ اہل الخیر میں گذر چکی ہے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہا کہ جب

بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قِيلَ لَهُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیماری سخت ہوئی تو آپکو نماز کیلئے کہا گیا آپنے فرمایا ابو بکر کو کہدو کہ لوگوں کو نماز

فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا

پڑھائے عائشہ رضہ نے کہا ابو بکر نرم دل والا ہے جب قرآن پر تلاوت کرے تو رو

قَرَأَ الْقُرْآنَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ فَقَالَ مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

روہ گلبہ کرتا ہے آپنے فرمایا اوسکو کہدو نماز پڑھائے۔ اور ایک روایت میں عائشہ رضہ

اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ

سے ہے کہا کہ میں نے کہا ابو بکر جب آپکی جگہ کھڑا ہوگا تو رونے کے سبب لوگوں کو نہ سنا سکیگا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

متفق علیہ اور روایت ہے ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف سے کہ عبدالرحمن

ابْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ

ابن عوف کے پاس کھانا حاضر کیا گیا وہ اور وہ بھوکے روزے سے اوسنے کہا مصعب بن

عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ إِنْ غُطِّيَ بِهَا رَأْسُهُ

عمیر جو مجھ سے بہتر تھے قتل کئے گئے اور انکو کفن دینا چاہا تو کفن نہ پایا مگر ایک چادر کہ اگر اوس کو اوسکے سر پر ڈالتے تھے

بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا فَأُبْسِطَ

تو اوسکے پاؤں ننگے ہو جاتے تھے اور اگر پاؤں ڈھانکے جاتے تھے تو سر ننگا ہو جاتا ہے پس ہمکو دنیا کی روزی کی بہت کشادگی دیگئی۔ یا کہا ہم

أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا قَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ

کو دنیا بہت عطا کی گئی۔ خشیت ڈرتے ہیں ہم اسپر کہ ہوئے ثواب نیکیوں ہماری کا جلدی دیا گیا واسطے ہمارے

لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ صُدَيِّ

پھر شروع کیا رونا یہانتک کہ چھوڑ دیا کھانا۔ روایت کی اسکو بخاری نے۔ اور ابو امامہ صدی بن

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ شَیْءٌ

اور ابوامامہ باہلی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی شے

اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ قَطْرَتَیْنِ وَاَثَرَیْنِ قَطْرَةِ دَمْعٍ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةِ

دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ محبوب نہیں ایک آنسو کا قطرہ جو خدا تعالیٰ کے خوف سے بہایا جائے اور دوسرا قطرہ خون

دَمٍ تُهْرَاقُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِیْ فَرِیْضَةٍ

کا جو راہ خدا میں بہایا جائے اور دو نشانوں میں ایک نشان یہ ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ میں آدمی پیدل اور دوسرا قدم جو اللہ تعالیٰ کے فرائض

مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰی رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَفِی الْبَابِ

میں سے کسی فرض کے ادا کرنے کے لئے چلے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور اس مضمون

اَحَادِیْثُ كَثِیْرَةٌ مِنْهَا حَدِیْثُ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَظَنَا

کی بہت حدیثیں ہیں ان میں سے عرباض بن ساریہ کی حدیث ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا

العُیُوْنُ وَقَدْ سَبَقَ فِیْ بَابِ النَّهْیِ عَنِ الْبِدَعِ

جو پہلے بیان ہو چکی ہے بدعتوں کی ممانعت کے باب میں گذر چکی ہے۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ فِیْ فَضْلِ الزُّهْدِ فِی الدُّنْیَا وَ

الْحَثِّ عَلٰی تَقْلِیْلِ مِنْهَا وَفَضْلِ الْفَقْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

باب پچپن دنیا سے زہد کرنے اور تقلل پر۔ ماضی ہوچکی رغبت دلانے پر اور فقر کی عظمت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے دنیا کا جینا ویسی کہاوت ہے جیسے

كَمَاءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْكُلُ النَّاسُ

ہم نے پانی اوتارا آسمان سے پھر ایک میل نکلا اوس سے سبزہ زمین کا جو کھاویں آدمی

وَالْاَنْعَامُ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّیَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ

اور چوپائے یہاں تک کہ جب پکڑی زمین نے چمک اور سنگار پر آئی اور انگلا زمین والوں نے کہ یہ ہمارے

قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَاۤ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ

ہاتھ لگی پھر جو ہمارا حکم رات کو ماریں کو پہر کر ڈالا دن کو کاٹ کر کھیت کر گیا

بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰی وَاضْرِبْ

کل یہاں نہ تھے بستے۔ اسی طرح ہم کھولتے ہیں پتے ان لوگوں کے واسطے جن کو دھیان ہے اور فرمایا اور بتا

اوہو یا تاہد تو زراعت کو فاسد خراب کر دیتا ہے اسی طرح مال جب بہت ہو جاتا ہے تو آدمی کو دلکو فاسد اور خراب کر دیتا ہے تو یہ کہ پانی جیسا نجاست کو حال کرتا ہے

لهم مثل الحيوة الدنيا كماء انزلنه من السماء فاختلط به نبات الارض
اوگو کہاوت دنیا کی زندگی کی جیسے پانی اوتارا ہم نے آسمان سے پھر پیٹ کر نکلا اوس سے زمین کا سبزہ پھر مل
فاصبح هشيما تذروه الرياح وكان الله على كل شيء مقتدرا المال
کو ہو رہا پودا باد دیتی اڑتا اور اللہ کو ہر چیز پر قدرت ہے مال اور
والبنون زينة الحيوة الدنيا والباقيات الصالحات خير عند ربك
بیٹے دونوں ہیں دنیا کی فہ چیتے اور رہنے والی نیکیاں بہتر ہے
ثوابا وخير املا وقال تعالى اعلموا انما الحيوة الدنيا لعب ولهو وزينة
اور بہتر ہے تو کچھ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جان رکھو کہ دنیا کا جینا بھی اسی کھیل اور تماشا اور بنا کو اور
وتفاخر بينكم وتكاثر في الاموال والاولاد كمثل غيث اعجب الكفار
بڑائی کرنی آپس میں اور بہتایت ڈھونڈنے مال کی اور اولاد کے جیسے کہاوت ایک مینہ کی جو خوش لگا کسانوں کو
نباته ثم يهيج فتراه مصفرا ثم يكون حطاما وفي الاخرة عذاب شديد
اوگا سبزہ اور کر برسا ہے آپھر تو دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہے روندا ہوا ٹھیکرے کھڑ جیسے سخت مار ہے
ومغفرة من الله ورضوان وما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور وقال
اور معافی بھی ہے اللہ سے اور رضامندی اور دنیا کا جینا تو کچھ نہیں ہے جیسے دغا کی اور کہا
زين للناس حب الشهوات من النساء والبنين والقناطير المقنطرة
رچا رہا ہے لوگوں کو مزوں کی محبت پر عورتیں اور بیٹے اور کہیر جوڑے ہوئے
من الذهب والفضة والخيل المسومة والانعام والحرث ذلك متاع الحيوة الدنيا
سونے اور چاندی کے اور گھوڑے چرے ہوئے اور مویشی اور کھیتی یہ برتنے ہے دنیا کی زندگی میں
والله عنده حسن مآب وقال تعالى يايها الناس ان وعد الله حق فلا
اور اللہ پر ہے اوسی پاس اچھا ٹھکانا۔ اور فرمایا اے لوگو بیشک وعدہ اللہ کا سچا ہے
تغرنكم الحيوة الدنيا ولا يغرنكم بالله الغرور وقال تعالى الهىكم التكاثر
سو نہ بہکائے تم کو دنیا کا جینا اور نہ دغا دے تم کو اللہ تعالیٰ کے نام سے وہ دغا باز۔ اور فرمایا غفلت میں رکھا تم کو
حتى زرتم المقابر كلا سوف تعلمون ثم كلا سوف تعلمون كلا لو
بہتایت کی حرص نے یہانتک کہ قبریں کو جا دیکھیں ہرگز نہیں تم کو آگے جان لوگے پھر بھی کوئی نہیں آگے جان لوگے کوئی
تعلمون علم اليقين وقال تعالى وما هذه الحيوة الدنيا الا لهو ولعب
نہیں اگر جانتے تم یقین کر جانتا اور فرمایا اور یہ دنیا کا جینا تو کچھ نہیں ہے جی بہلانا اور کھیلنا ہے

وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ هِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ

اور آخرت کا گھر جب سچ مچ ہمیشہ رہنے کا ہے اگر یہ سمجھ رکھتے اور آیتیں اس مضمون میں بہت ہیں

مَشْهُورَةٌ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَالْكَثِيرُ مِنْ أَنْ يُحْصَرَ فَنُنَبِّهُ بِطَرَفٍ مِنْهَا عَلَى

اور احادیث بھی بہت ہیں کہ شمار میں نہیں آسکتی ہم انمیں سے کچھ تھوڑی سی یہاں ذکر کرتے ہیں واسطے آگاہی کے اوپر

مَا سِوَاهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

ماسوائے اسکے عمرو بن عوف انصاری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي

اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ رضہ کو جراح رضہ کو بحرین سے کہ

بِجِزْيَتِهَا فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ

جزیہ لاوے بحرین سے مال لایا انصار نے ابو عبیدہ کے آنیکی خبر سنکر

فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

فجر کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے جب آپ نماز پڑھ کر

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر چلے تو آپکے سامنے ہوئے تو آپ دونکو دیکھ کر مسکرائے

حِينَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا

اور کہا کہ تم نے سنا ہوگا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لایا ہے اونہوں نے کہا

أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ

ان یا رسول اللہ اپنے فرمایا تم بشارت لو اور امید رکھو اوسکی جو تم کو خوش کرے خدا کی قسم ہے مجھ کو تمپر محتاجی ہونیکا ڈر نہیں

وَلَكِنِّي أَخْشَى أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

لیکن میں ڈرتا ہوں کہ تمپر دنیا کی کشایش کی جاوے جیسے پہلی امتوں پر کشایش کی گئی

فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

دنیا میں حرص اور حسد کرو جیسے اونہوں نے کیا پس تم کو دنیا ہلاک کرے جیسے ان کو ہلاک کیا متفق علیہ اور روایت ہے

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

ابو سعید خدری رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

سَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ

منبر پر جلوس فرمایا اور ہم آپکے گرد بیٹھ گئے آپنے فرمایا جس چیز سے میں اپنے پیچھے تمپر خوف کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم پر

عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

تم پر دنیا کی تازگی اور زینت اور زیبائش کی چیزوں سے متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرَ

علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میٹھی سرسبز ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ تم کو پیدا کرنے والا ہے تم کو پس دیکھتا ہے

كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ

کہ کس طرح عمل کرتے ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے روایت کی اس کو مسلم نے

عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ مُتَّفَقٌ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ نہیں زندگی مگر آخرت کی زندگی متفق

عَلَيْهِ وَعَنْهُ وَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ

علیہ اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیچھے جاتی ہیں میت کے تین چیزیں پس لوٹتے ہیں دو پھر رہتی ہے ایک

أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ

اس کے گھر والے اور اس کا مال اور اس کا عمل پس لوٹتے ہیں گھر والے اور مال اور رہتا ہے عمل اس کے ساتھ رہتے ہیں عمل

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا

متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن دنیا والوں میں سے

مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ

جو شخص دنیا میں بہت نعمت دولت والا تھا حاضر کیا جائیگا اور دوزخ کی آگ میں ایک غوطہ دیکر پھر کہا جائیگا اے ابن آدم کیا تو نے

هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتَى

دنیا میں کبھی آرام دیکھا تھا کیا تجھ پر کبھی خوشی ہی گذرا تا وہ کہیگا خدا کی

بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ

قسم کبھی نہیں اے رب میرے اور اہل جنت میں سے

لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا

جو شخص دنیا میں سب لوگوں سے زیادہ تکلیفوں میں مبتلا رہا ہوگا حاضر کیا جائیگا اور اوسکو ایک بار بہشت کی نعمتوں کی لذت میں غوطہ دیکر پھر

کہا جائیگا اے ابن آدم دنیا میں کبھی تجھ کو کوئی تکلیف بھی دیکھی ہے کیا تجھ پر کبھی کوئی سختی بھی گذرا ہے وہ کہیگا خدا کی قسم

رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ

کبھی مجھ پر کوئی تکلیف نہیں آئی اور میں نے کوئی سختی نہیں دیکھی اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے اور مستورد

ابْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا

ابن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں

الدنیا فی الآخرۃ الا مثل ما یجعل احدکم اصبعہ ھذہ فی الیم فلینظر بم
دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی آدمی اپنی انگلی دریا میں ڈالے پھر دیکھے کہ کسقدر پانی
یرجع رواہ مسلم وعن جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
لگا لاوے یہی روایت کی ہے مسلم نے اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم مر بالسوق والناس کنفتیہ فمر بجدی اسک میت فتناولہ فاخذ
وسلم بازار میں چلے جاتے تھے اور لوگ آپکے دونوں طرف تھے پس آپ ایک بکری کے بچے کے پاس سے گذرے جو کانوں مرا ہوا تھا پس آپ نے اسکا
باذنہ ثم قال ایکم یحب ان ھذا لہ بدرھم فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء وما
کان پکڑا اور فرمایا کہ تم میں سے کونسی اسکو ایک درہم کو خریدنا چاہتا ہے لوگوں نے کہا ہم اسکو کسی شے کے عوض لینا نہیں چاہتے اور ہم اسکو کیا کریں
نصنع بہ قال ایحبون انہ لکم قالوا واللہ لو کان حیا کان عیبا انہ اسک
ہے اسکو کیا کیجئے آپنے فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ تمہیں کو ملے لوگوں نے کہا واللہ اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی معیوب تھا کہ چھوٹے کانوں والا تھا
فکیف وھو میت فقال فواللہ للدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم رواہ
اب تو یہ مرا ہوا ہے آپنے فرمایا قسم بخدا کی یہ تمہارے نزدیک جیسا ہے اللہ تعالی کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے رواہ
مسلم قولہ کنفتیہ ای عن جانبیہ والاسک الصغیر الاذن وعن ابی
مسلم نے دا قول اسکا کنفتیہ یعنے دونوں کناروں اسکے اور اسک چھوٹے کانوں والا اور روایت ہے ابو ذر
رضی اللہ عنہ قال کنت امشی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حرۃ بالمدینۃ
رضہ سے کہا کہ میں مدینہ کے پتھریلی زمین میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ چلا جاتا تھا
فاستقبلنا احد فقال یا ابا ذر قلت لبیک یا رسول اللہ قال ما یسرنی
کہ پہاڑ احد ہمارے سامنے آگیا آپنے فرمایا اے ابو ذر میں نے کہا لبیک یا رسول آپنے فرمایا مجھے خوش نہیں آتا
ان عندی مثل احد ھذا ذھبا تمضی علی ثلثۃ ایام وعندی منہ دینار
کہ میرے پاس احد کی قدر سونا ہو اور مجھ پر تین دن گذریں اور میرے پاس اوسمیں سے ایک دینار باقی ہو
الا شیء ارصدہ لدین الا ان اقول بہ فی عباد اللہ ھکذا وھکذا
مگر کچھ قدر کہ قرض کے ادا کرنیکے لئے میں نے رکھا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالی کے بندوں میں اسطرح اور اس طرح
وھکذا عن یمینہ وعن شمالہ وعن خلفہ ثم سار فقال ان الاکثرین
اور اسطرح اپنے دہنیں بائیں اور پیچھے اشارہ کرکے آپنے فرمایا کہ تقسیم کردوں پھر آپ چلے اور فرمایا جو بہت مالدار ہیں
ھم الاقلون یوم القیمۃ الا من قال ھکذا وھکذا وھکذا عن یمینہ و
وہی کمتر ہیں قیامت کے دن مگر جسنے اسطرح اور اسطرح یعنے دہنیں اور

عَنْ شِمَالِهِ وَعَنْ خَلْفِهِ قَلِيْلٌ فَاهُمْ ثُمَّ قَالَ لِيْ مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى اٰتِيَكَ

بیس اونٹنیاں جو سب طرف خوب پلی اور موٹی تھیں پھر اپنے گھر کو فرمایا کہ تو یہاں ٹھہر جانا کہیں ہو نہ جائے میں واپس آؤں

ثُمَّ انْطَلَقَ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ حَتّٰى تَوَارٰى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ فَتَخَوَّفْتُ

پھر وہ رات کے اندھیرے میں چلے گئے تھوڑی دیر کے بعد میں نے ایک آواز سنی ہو بلند ہوئی تو میں ڈرا کہ

اَنْ يَّكُوْنَ اَحَدٌ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارَدْتُ اَنْ اٰتِيَهُ فَذَكَرْتُ

کہیں کوئی رسول اللہ صلعم سے تعرض نہ کرے میں نے چاہا کہ آپ کے پاس جاؤں پھر مجھے آپکا

قَوْلَهُ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَلَمْ اَبْرَحْ حَتّٰى اَتَانِيْ فَقُلْتُ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا

فرمانا یاد آیا کہ تو یہاں سے نہ ہٹنا پس میں وہاں ہی ٹھہرا رہا تا کہ آپ تشریف لے آئے پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے ایک آواز سنی تھی اور

فَخِفْتُ مِنْهُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ وَهَلْ سَمِعْتَهُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيْلُ

پھر مجھ کو آپکا کہنا یاد آیا پس آپنے فرمایا کیا تو نے سنی بھی میں نے کہا ہاں۔ آپنے فرمایا وہ جبرئیل تھا میرے پاس آیا تھا کہتا تھا کہ تیری

اَتَانِيْ فَقَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى

امت میں سے جو شخص مرے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ بہشت میں جائے گا میں نے کہا اگرچہ زنا اور چوری کرے

وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَعَنْ

فرمایا اگرچہ زنا اور چوری کرے متفق اور یہ لفظ بخاری کے ہیں اور

اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ اَحَدٍ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس بقدر احد

ذَهَبًا لَسَرَّنِيْ اَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثٌ وَلَدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اَرْصُدُهُ

سونا ہو مجھ کو خوش نہیں آتا کہ تین رات مجھ پر گذر جائیں اور اس میں کچھ میرے پاس رکھا ہوا ہو جو میں قرض کے ادا کرنے کو رکھ

لِدَيْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا

چھوڑوں۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دیکھو

اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا

اپنے سے کم رتبہ والے کی طرف دیکھا کرو اور اپنے سے بڑے رتبہ والے کی طرف مت دیکھا کرو کہ اس سے تم خدا کی

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ اِذَا نَظَرَ

نعمت کو ذلیل نہ جانو۔ متفق علیہ اور یہ لفظ مسلم کی روایت کا ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی

اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ

اپنے سے کسی کو دیکھے جو مال اور صورت میں اس سے زیادہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ جو اس سے کم ہو اس کی طرف نظر دوڑائے

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَ

اور اسی سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام سے فرمایا ہلاک ہو بندہ اشرفی اور روپیہ کا بندہ اصفار

الْقَطِيفَةِ وَالْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور سیاہ دھاری کے بندہ اگر دیا جائے تو راضی ہو اور اگر نہ دیا جائے تو ناخوش ہو قطیفہ روایت کی یہ بخاری نے اصوت

وَعَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ

ہے وہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا البتہ دیکھا میں نے ستر کو اصحاب صفہ سے نہیں کسی کے ان میں سے کوئی تہبند کہ ہو اور کسی پر چادر کہ اوڑھے

إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ

یہ تہبند ہوتا ہے کسی کے پاس ایک پھر ایک کسی کے پاس چادر ہوتا ہے کہ باندھتے ہیں اپنی گردنوں پر پس بعضے ان میں پہنچتے ہیں دونوں

وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

نصف پنڈلیوں تک کسی کے پہنچتے ہیں ٹخنوں تک پس جمع کرتا ہے اس کو اپنے ہاتھ سے کراہت کہ ظاہر ہو ستر اس کا روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ

اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا مومن کے لئے قید ہے اور

جَنَّةُ الْكَافِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ

کافر کے لئے جنت روایت کی مسلم نے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ

پکڑا میرے دونوں کندھوں کو فرمایا تو رہ دنیا میں ایسا ہو کہ گویا تو مسافر ہے یا کہ چلتا ہے راہ سے اور

كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ

عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے جب شام ہو تو نہ انتظار کر صبح کا اور جب صبح ہو

فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

تو نہ انتظار کر شام کا اور لے تندرستی سے اپنی بیماری کے واسطے اور زندگی سے موت کے واسطے روایت کی یہ بخاری نے

قَالُوا فِي شَرْحِ هٰذَا الْحَدِيثِ مَعْنَاهُ لَا تَرْكَنْ إِلَى الدُّنْيَا وَلَا تَتَّخِذْهَا وَطَنًا وَلَا

اور اس حدیث کی شرح میں علماء نے اس طرح کہا ہے کہ مطلب اس کا یہ ہے کہ دنیا سے رغبت مت کر اور اس کو اپنا وطن نہ

تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِطُولِ الْبَقَاءِ فِيهَا وَلَا بِالِاعْتِنَاءِ بِهَا وَلَا تَتَعَلَّقْ مِنْهَا إِلَّا بِمَا

اور اس میں طول بقا کا خیال مت کر اور نہ اس کی بہت پرواہ کر اور اس سے ایسا تعلق

يَتَعَلَّقُ بِهِ الْغَرِيبُ فِي غَيْرِ وَطَنِهِ وَلَا تَشْتَغِلْ فِيهَا بِمَا لَا يَشْتَغِلُ بِهِ الْغَرِيبُ

مسافر جو کہ غیر وطن میں جا کر رہتا ہے اور جس سے مسافر کا وطن کو واپس آنیکا ارادہ ہوتا ہے مطلب وہ غیر وطن میں دل نہیں لگاتا ہے

الذي يريد الذهاب الى اهله بالله التوفيق وعن ابي العباس سهل بن
ویسا ہی تو دنیا میں دل مت لگا اور اس سے مشغول مت ہو۔ اور روایت ہے ابو العباس سہل بن
سعد بن الساعدي رضي الله عنه قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم
سعد ساعدی سے کہا کہ ایک مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ
فقال يا رسول الله دلني على عمل اذا عملته احبني الله واحبني الناس فقال
آپ مجھے ایسا عمل بتلائیے کہ جب میں وہ عمل کروں تو اللہ تعالیٰ اور آدمی مجھے پیار کریں آپ نے فرمایا
ازهد في الدنيا يحبك الله وازهد فيما عند الناس يحبك الناس حديث
کہ دنیا سے نفرت کر اللہ تجھ سے پیار کرے گا اور جو چیز لوگوں کی پاس ہے اس کی حرص چھوڑ دے کہ تجھ سے پیار کریں گے
حسن رواه ابن ماجة وغيره باسانيد حسنة وعن النعمان بن بشير رضي الله
حسن ہے روایت کی یہ ابن ماجہ وغیرہ نے اچھی اسانید سے۔ اور روایت ہے نعمان بن بشیر رضی سے کہا کہ
عنهما قال ذكر عمر بن الخطاب رضي الله عنه ما اصاب الناس من الدنيا فقال
عمر بن الخطاب رضی نے جب لوگوں کو دنیا بہت مل گئی اور کہا کہ
لقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يظل اليوم يلتوي ما يجد من الدقل
کہ اللہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ تمام دن مضطر پھرتے تھے کہ بھوک سے کہ بھوکا ہونے کا کارن سے آپکو استقدر نہ ملتے تھے
ما يملأ به بطنه رواه مسلم الدقل بفتح الدال المهملة والقاف ردي التمر
جسے آپکا پیٹ بھر جائے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ دقل ساکنہ مہملہ حال مہملہ اور قاف کے ردی کھجور ہیں
وعن عائشة رضي الله عنها قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم
اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے
وما في بيتي من شيء يأكله ذو كبد الا شطر شعير في رفي فاكلت
اور میرے گھر میں کچھ نہ تھا جس سے کوئی جاندار کھائے مگر کچھ جو آدھا سا جو کا غلہ تھا طاق میں جس کو میں کھاتی تھی اور کھاتی رہی
حتى طال علي فكلته ففني متفق عليه قولها شطر شعير اي شيء من الشعير
تا کہ بہت مدت گزر گئی پس میں نے اوس غلہ کو ماپا تو تمام ہو گیا متفق علیہ قولہا شطر شعیر کیتے تھے جو
كذا ذكره الترمذي وعن عمرو بن الحارث اخي جويرية بنت الحارث ام
ایسی ہی تعبیر کی ہے ترمذی نے اور روایت ہے عمرو بن الحارث سے کہ وہ بھائی جویریہ بیبی کے
المؤمنين رضي الله عنهما قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم عند
کہ آنحضرت صلعم کی بیوی ہے میں کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فوت ہونے کے وقت نہ کوئی

مَوْتِهِ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِي

دینار نہ روپیہ اور نہ غلام اور نہ کوئی اور چیز مگر اپنا سفید رنگ خچر جس پر

كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

آپ سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیار اور کچھ زمین جو آپ نے مسافروں کیلئے صدقہ کی ہوئی تھی یہ روایت کی ہے بخاری نے

وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

اور روایت ہے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم نے ہجرت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنیکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالَى فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى فَمِنَّا مَنْ مَاتَ

کے ساتھ ہجرت کی تھی پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ پر ہوا ہم میں سے جو شخص ایسے تھے

لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُتِلَ يَوْمَ

کہ اپنے اجر میں سے اونہوں نے کچھ نہیں کھایا انمیں سے اونکے مصعب بن عمیر ہے کہ جنگ احد میں

أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا بِهَا

شہید ہوا اور ایک کملی اونہوں نے چھوڑی تھی جب ہم اوس سے اوسکا سر چھپاتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور جب پاؤں

رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَ

چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلعم نے ہم کو فرمایا کہ سر چھپا لو اور

نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

پاؤں پر کچھ تھوڑی سی اذخر ڈالو اور ہم میں سے بعضے ایسے ہیں کہ اونکا پھل پکتا ہے اور وہ چن رہے ہیں

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ النَّمِرَةُ كِسَاءٌ تَارُونَ مِنْ صُوفٍ وَقَوْلُهُ أَيْنَعَتْ أَيْ نَضِجَتْ وَ

متفق علیہ نمرہ اونی کمبل ہوتا ہے صوف سے اور قول اسکا ایینعت پکنے لگا اور

أَدْرَكَتْ وَقَوْلُهُ يَهْدِبُهَا هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّ الدَّالِ وَكَسْرِهَا لُغَتَانِ أَيْ

اور قول اسکا چن رہا ہے ساتھ فتحہ یا کے اور ضمہ دال اور کسرہ اسکے دونوں لغت ہیں۔ یعنے

يَقْطَعُهَا وَيَجْتَنِيهَا وَهَذِهِ اسْتِعَارَةٌ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ الدُّنْيَا وَعَكَنُوا

پھل لیتا ہے اور چنتا ہے اور یہ استعارہ ہے اس فتح کا جو اللہ تعالیٰ نے اونپر کیا دنیا کے اور جو فراغت پکڑا انہوں نے

فِيهَا وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اس میں اور سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا

علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کی برابر قدر رکھتی تو کافر کو اوس سے

شربة ماء رواه الترمذي وقال حديث صحيح وعن ابي هريرة رضي الله

اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ سے

عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الا ان الدنيا ملعونة

کہتا ہے میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے خبردار دنیا ملعون ہے

وملعون ما فيها الا ذكر الله تعالى وما والاه وعالما ومتعلما رواه الترمذي

اور ملعون ہے جو کچھ دنیا میں ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جو اللہ سے پیار کرتا ہے اور عالم اور متعلم روایت کی یہ ترمذی نے

وقال حديث حسن وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال

اور کہا حدیث حسن ہے اور عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تتخذوا الضيعة فترغبوا في الدنيا رواه

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دنیا میں سرمایہ مت بناؤ کہ تم کو اس سے محبت ہو جائے روایت کی یہ ترمذی نے اور

الترمذي وقال حديث حسن وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله

کہا حدیث حسن ہے۔ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ سے

عنهما قال مر علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نعالج خصا لنا فقال ما

کہا کہ ہم اپنا چھپر درست کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر تشریف لائے دیکھ کر فرمایا کہ یہ کیا ہے

هذا قلنا قد وهى فنحن نصلحه فقال ما ارى الامر الا اعجل من ذلك رواه ابو

ہم نے کہا چھپر پرانا ہو گیا تھا اسکو درست کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں اس سے بہت جلد آنا دیکھتا ہوں روایت کی یہ ابوداؤد اور

داود والترمذي باسناد البخاري ومسلم قال الترمذي حديث حسن

ترمذی نے بخاری اور مسلم کی اسناد سے کہا حدیث حسن

صحيح وعن كعب بن عياض رضي الله عنه قال سمعت رسول الله

صحیح ہے۔ اور کعب بن عیاض رضی اللہ سے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم يقول ان لكل امة فتنة وفتنة امتي المال رواه

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہر امت کے لئے فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے روایت کی یہ

الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن ابي عمرو ويقال ابو عبد الله

ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عمرو یا ابو عبداللہ

ويقال ابو ليلى عثمان بن عفان رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم

یا ابو لیلیٰ عثمان بن عفان رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي

فرمایا کہ آدمی کا حق ان چیزوں کے سوا کچھ نہیں ایک گھر جس میں سکونت کرے اور کپڑا جس سے ستر

عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ التِّرْمِذِيُّ

عورت کرے اور روٹی اور پانی۔ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے کہا ترمذی نے

سَمِعْتُ اَبَا دَاوٗدَ سُلَيْمَانَ بْنَ سَالِمٍ الْبَلْخِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ شُمَيْلٍ يَقُوْلُ

سنا میں نے ابوداؤد سلیمان بن سالم بلخی کو کہتے تھا سنا میں نے نضر بن شمیل سے کہ

الْجِلْفُ الْخُبْزُ لَيْسَ مَعَهُ اِدَامٌ وَقَالَ غَيْرُهُ غَلِيْظُ الْخُبْزِ وَقَالَ الْهَرَوِيُّ الْمُرَادُ

جلف اس روٹی کو کہتے ہیں جس کے ساتھ سالن نہ ہو اور غیر نضر بن شمیل کے سوا اور علماء نے کہا کہ وہ موٹی روٹی ہے اور ہروی نے کہا

بِهٖ هُنَا دُعَاءُ الْخُبْزِ كَالْجَوَارِقِ لِلْخُبْزِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ

کہ مراد یہاں پر روٹی کی بابت دعا ہے جیسے جوارق کے لئے روٹی کی اور اللہ بہتر جانتا ہے اور عبداللہ بن بسر

بِضَمِّ الشِّيْنِ وَالْخَاءِ الْمُشَدَّدَةِ الْمُعْجَمَتَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ

شین اور خا سے مشددہ معجمتین کے رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ فَقَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ

نبی صلعم کی خدمت میں آیا اور وہ اس وقت آپ سورہ الہاکم التکاثر پڑھتے تھے میں آپ نے فرمایا آدمی کہتا ہے یہ میرا مال ہے یہ میرا مال

مَالِيْ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ

ہے اور تجھ کو اپنے مال میں سے کیا فائدہ ہے مگر جتنا کہ تو نے کھایا سو فنا کیا یا کہ تو نے پہنا سو بوسیدہ کیا یا کہ تو نے صدقہ دیا سو جدا کیا

اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

یہ سب کچھ تیرا ہے اور دوسرا یہ مسلم نے روایت کیا ہے اور عبداللہ بن مغفل رض سے

قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ

کہا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلعم کو کہا یا رسول اللہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا

اُنْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَاَعِدَّ

دیکھ کیا کہتا ہے اس نے کہا بخدا میں آپ سے محبت رکھتا ہوں آپ نے تین بار یہی فرمایا اور فرمایا اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے پس طیار کر واسطے

لِلْفَقْرِ تَجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

فقر کے ہاتھی کی جھول کیونکہ فقر البتہ جلد آتا ہے اس کی طرف جو مجھ سے محبت رکھتا ہے جلد آنا پانی کا اس کی طرف جو اس کا منتہا ہے روایت کی اس کو ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ التَّجَفَّافُ بِكَسْرِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقُ وَاِسْكَانِ الْجِيْمِ وَبِالْفَاءِ

اور کہا حدیث حسن ہے تجفاف بکسر تا دو نقطہ اوپر کے اور سکون جیم کے اور بفا سے

ریاض الصالحین

المكروه وهي شيء يلبسه الفقير يتقي به الاذى وقد يلبسه الانسان

مکروہ اور یہ وہ چیز ہے جو پہنا جاتا ہے جاڑے کو بچانے کے لیے اور کبھی آدمی بھی پہنتے ہیں

وعن كعب بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

اور روایت ہے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وسلم ما ذئبان جائعان أرسلا في غنم بأفسد لها من حرص المرء على المال و

نہیں دو بھیڑیے بھوکے کہ بکریوں میں چھوڑ دیے گئے ہوں بہت خراب کرنے والے بکریوں کو آدمی کے مال اور شرافت کی حرص کرنے سے

الشرف لدينه رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن عبد الله بن

اور واسطے اوسکے دین کے روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے عبد اللہ بن

مسعود رضي الله عنه قال نام رسول الله صلى الله عليه وسلم على حصير

مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریہ پر

فقام وقد أثر في جنبه قلنا يا رسول الله لو اتخذنا لك وطاء فقال مالي

پھر کھڑے ہوئے جب کہ اثر کر گیا تھا پہلو میں اوسکے ہم نے کہا یا رسول اللہ اگر ہم آپ کے لیے فرش بنا دیں اپنے فرمایا مجھے

وللدنيا ما أنا في الدنيا إلا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها

دنیا سے کیا کام میں دنیا میں ایسا ہوں جیسا کوئی مسافر چلتا ہوا سایہ درخت کے سایہ میں آرام کرتا ہے پھر اوسکو چھوڑ کر چلا جاتا ہے

رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن ابن هريرة رضي الله عنه

روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الفقراء الجنة قبل الأغنياء

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقیر لوگ داخل ہوں گے بہشت میں اغنیاء سے

بخمسمائة عام رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن ابن عباس

پانسو برس پہلے بہشت میں داخل ہونے کی روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

وعمران بن الحصين رضي الله عنهم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اطلعت

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھانکا میں نے

في الجنة فرأيت أكثر أهلها الفقراء واطلعت في النار فرأيت أكثر أهلها

بہشت میں تو میں نے دیکھا اکثر لوگ اکثر جنت میں فقیر ہیں اور جھانکا میں نے دوزخ میں تو دیکھا اکثر

النساء متفق عليه من رواية عمران وفي رواية ابن عباس رضي الله عنهما ورواه البخاري

عورتیں ہیں وہاں یعنی فقر آئیں۔ متفق علیہ ہے روایت عمران رضی اللہ عنہ کے سے اور روایت کیا اس کو بخاری نے

أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

بھی روایت عمران بن حصین کے سے اور اسامہ بن زید رضی سے روایت ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ وَكَانَ عَامَّةُ مَنْ

کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ میں بہشت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تھا اور جو لوگ اس میں داخل ہوئے

دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ

اکثر مسکین تھے اور دولتمند لوگ روکے گئے تھے مگر دوزخ والوں کو دوزخ میں

بِهِمْ إِلَى النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْجَدُّ الْحَظُّ وَالْغِنٰى وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُ هٰذَا الْحَدِيْثِ

لے جانے کا حکم ہو چکا تھا متفق علیہ ف جد بمعنے حظ اور غنی اور یہ حدیث گذر چکا بیان اس حدیث کا

فِيْ بَابِ فَضْلِ الضُّعَفَةِ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

باب فضیلت ضعفا میں اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا

علیہ وسلم نے فرمایا کہ راست ترین کلمہ جو کسی شاعر نے کہا لبید کا کلمہ ہے سنو ہر چیز

خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ کے سوا باطل ہے متفق علیہ

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ فِيْ فَضْلِ الْجُوْعِ وَخُشُوْنَةِ

باب چھپنویں بھوک اور

الْعَيْشِ وَالْاِقْتِصَارِ عَلَى الْقَلِيْلِ مِنَ الْمَأْكُوْلِ وَالْمَشْرُوْبِ وَالْمَلْبُوْسِ وَ

معیش اور کھانے اور پینے اور پہننے وغیرہا نفس کے تمتعات میں سے تھوڑی پر اقتصار کرنے اور

غَيْرِهَا مِنْ حُظُوْظِ النُّفُوْسِ وَتَرْكِ الشَّهَوَاتِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَخَلَفَ

شہوات کے ترک کرنے کی فضیلت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر ان کی جگہ

مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا

آئے ناخلف کہ ڈبو دے نماز اور پیچھے پڑے مزوں کے سو آگے

إِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا

لے گی گمراہی مگر جو توبہ کی اور یقین لایا اور کی بھلی سو وہ لوگ جاویں گے بہشت میں اور ان کا حق نہ رہیگا۔

وَقَالَ تَعَالٰى فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ

اور فرمایا پھر نکلا اپنے قوم کے سامنے اپنی تیاری سے کہنے لگے جو طالب تھے دنیا کے

الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

زندگی کے اسی کیطرح جکو دیا گیا ہے قارون کو بیشک اوسکی بڑی قسمت ہے اور بولے جنکو ملے تھے

الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ تَعَالٰى ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ

علم تمہاری خرابی ہو اللہ کا ثواب بہتر ہے اوسکے لئے جو ایمان لاوے اور کیا بھلا کام اور فرمایا اللہ نے ضرور تم سے پوچھے جاؤ گے

يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ وَقَالَ تَعَالٰى مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا

نعمتوں سے اور فرمایا جو کوئی چاہتا ہو جلدی پاوے جو دینا چاہیں ہم اسکو اوسی میں

نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ط وَقَالَ اٰيَاتٌ

چاہیں جسکو پھر ٹھہرا دیا ہم نے اوسکے واسطے دوزخ جسمیں جاوے گا اوہیں برا شکستہ دھکیلا ہوا کر۔ اور اس باب کے

فِيْ لُبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ

مضمون کی آیات بہت اور مشہور ہیں اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ

اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ

محمد صلعم کے گھر کے لوگوں نے آپکی وفات تک دو دن متواتر جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر نہیں کھایا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ

متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ محمد صلعم کے گھر کے لوگوں نے جب سے آپ

الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلٰثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

مدینہ میں تشریف لائے گیہوں کی روٹی تین رات متواتر آپکی وفات تک پیٹ بھر کر نہیں کھائی اور روایت ہے عروہ رضہ سے کہ انہوں نے عائشہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَيْهًا كَانَتْ تَقُوْلُ وَاللّٰهِ يَا ابْنَ اُخْتِيْ اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ

رضہ سے کہ وہ کہا کرتی تھی کہ اے بھانجے بیشک ہم چاند کو دیکھا کرتے تھے

ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلٰثَةَ اَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ وَمَا اُوْقِدَ فِيْ اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

پھر چاند کو پھر چاند کو یعنی تین چاند دو مہینے میں دیکھتے تھے اور رسول اللہ صلعم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ قُلْتُ يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ

کے گھروں میں آگ نہ جلتی تھی۔ میں نے کہا اے خالہ تم کس چیز پر گذران کرتے تھے عائشہ نے کہا کھجور

وَالْمَآءُ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَ

اور پانی سے اور انصار کے رسول اللہ صلعم کے پڑوسی تھے

كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوْا يُرْسِلُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِهَا

جنکے ان بکری دودھ پینے کو دیا کرتی تھیں وہ اپنے بکریوں کا دودھ آپکے واسطے بھیجا کرتے تھے۔

فیسقیناہ ۔ متفق علیہ وعن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

پس پلایا ہم کو ۔ متفق علیہ اور روایت ہے سعید مقبری سے کہ اس کی اوس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

انہ مر بقوم بین ایدیہم شاۃ مصلیۃ فدعوہ فابی ان یاکل وقال خرج

کہ وہ گذرے ساتھ ایک قوم کے پاس کہ ان کی طرف آئی تھی اوجھ ریندھی ہوئی بکری پس بلایا ان کو اوس نے کھانے سے انکار کیا اور کہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا ولم یشبع من خبز الشعیر رواہ

رسول اللہ صلعم دنیا سے اس حال میں کہ نہیں سیر ہوئے کبھی جو کی روٹی سے بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی روایت کی اس

البخاری مصلیۃ بفتح المیم ای مشویۃ وعن انس رضی اللہ عنہ قال

بخاری نے مصلیۃ ساتھ فتح میم کے ہے یعنی بھنا ہوا اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی صلعم

لم یاکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خوان حتی مات وما اکل خبزا مرققا

نے کھانا کبھی دسترخوان پر نہیں کھایا یہاں تک کہ فوت ہوئے اور نہ کھائی کبھی روٹی باریک پتلی

حتی مات رواہ البخاری وفی روایۃ لہ ولا رای شاۃ سمیطا بعینہ قط

یہاں تک کہ فوت ہوئے روایت کی اس کو بخاری نے اور اوسی کی ایک روایت میں ہے اور نہ کبھی آنکھ سے دیکھی بھنی ہوئی

وعن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما قال لقد رایت نبیکم صلی اللہ علیہ

اور روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ البتہ دیکھا ہے میں نے

وسلم وما یجد من الدقل ما یملا بہ بطنہ رواہ مسلم الدقل تمر ردی

تمہارے نبی صلعم کو اور نہیں پاتے وہ کھجور سے کہ بھر لیوے اپنا پیٹ روایت کی اس کو مسلم نے

وعن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ قال ما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اور روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وسلم النقی من حین ابتعثہ اللہ تعالی حتی قبضہ اللہ تعالی فقیل لہ ھل

ابتدا اس سے کہ اوس کو نبی کیا یہاں تک کہ اوس کو اللہ نے اٹھا لیا پس کہا گیا اوس کو کہ

کان لکم فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مناخل قال ما رای رسول

کیا تھی تم کو عہد رسول اللہ صلعم میں چھلنی کہا کہ نہیں دیکھی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منخلا من حین ابتعثہ اللہ تعالی حتی قبضہ اللہ

اللہ صلعم نے چھلنی سے جب سے کہ اوس کو نبی کیا یہاں تک کہ اوس کو اللہ نے

تعالی فقیل کیف کنتم تاکلون الشعیر غیر منخول قال کنا نطحنہ ونذروہ

اٹھا لیا پس کہا گیا کہ کیونکر تھے تم کھاتے جو بغیر چھانے ہوئے کہا کہ ہم پیستے تھے اس کو اور اڑا دیتے تھے

نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ تَرْبِيَنَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَوْلُهُ التَّقِيُّ هُوَ بِفَتْحِ التَّاءِ

پھر ہم پھونک دیا کرتے تھے جو اڑ جاتا اڑ جاتا اور جو باقی رہتا اسکو ہم کہتے تھے کہ یہ تو وہی ہے جس کو بخاری نے روایت کیا ہے قول اسکا تقی ساتھ فتح تاء کے

وَكَسْرِ الْقَافِ وَتَشْدِيدِ الْيَاءِ وَهُوَ الْخُبْزُ الْحُوَّارِيُّ وَهُوَ الدَّرْمَكُ وَقَوْلُهُ

قاف اور تشدید یاء کے ساتھ ہے اور وہ میدے کی روٹی اور ذہی درمک ہے اور قول اس کا

تَرْبِيَنَاهُ وَهُوَ بِنَاءٌ مُثَلَّثَةٌ ثُمَّ بِرَاءٍ مُشَدَّدَةٍ ثُمَّ يَاءٍ مُثَنَّاةٍ مِنْ تَحْتُ ثُمَّ نُونٍ

تربیناہ وہ ساتھ تاء مثلثہ کے پھر راء مشدد کے پھر یاء دو نقطے نیچے کی طرف سے پھر نون ہے

أَيْ هَيَّأْنَاهُ وَعَجَنَّاهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ

یعنی تیار کیا ہم نے اسکو اور گوندھا ہم نے اسکو اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک دن یا رات کو رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ کو آپ کے ملتے ہی کو مل گئے

عَنْهُمَا فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَ الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

آپ نے دونوں کو اس وقت گھر سے نکلنے کا سبب پوچھا دونوں نے کہا بھوک کے سبب یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات

قَالَ وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا قُومُوا فَقَامُوا مَعَهُ

کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جس سبب سے تم گھر سے نکلے ہو اسی نے مجھ کو بھی نکالا ہے کھڑے ہو جاؤ وہ دونوں آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے

فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا

آپ ایک انصاری کے ہاں تشریف لیگئے وہ گھر میں موجود نہیں تھا اسکی عورت نے آپ کو دیکھ کر مرحبا

وَأَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ

اور اہلا کہا آپ نے فرمایا فلانا کہاں ہے عورت نے کہا

يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میٹھا پانی ہمارے لئے لینے گیا ہے اسی اثنا میں وہ آگیا اور نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور

وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي فَانْطَلَقَ

آپکے دو ساتھیوں کو دیکھ کر کہا الحمد للہ نہیں کوئی آج کے دن زیادہ معزز مہمان کے مجھ سے وہ گیا اور ایک خوشہ

فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوا وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ

خرما کا لایا جسمیں کچھ بسر تھے کچھ تمر اور کچھ رطب کہا کھاؤ اور چھری لی

لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوا مِنْ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا دودھ والے کے ذبح کرنے سے احتراز کرنا اسنے ان کے لئے بکری ذبح کی انہوں نے

الشاۃ ومن ذلک الجذ فشربوا فلما ان شبعوا وروّوا قال رسول اللہ
بکری اور خوشہ سے کہا اور ہاں چاہیے کہا پھر وہ سیر ہوئے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما والذی نفسی بیدہ لتسئلن
صلعم نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو فرمایا قسم ہے اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت کے دن تم ان نعمتوں سے
عن ھذا النعیم یوم القیمۃ اخرجکم من بیوتکم الجوع ثم لم ترجعوا حتی
پوچھے جاؤ گے تم کو بھوک نے گھروں سے نکالا تھا پھر تم کو گھر جانے سے پہلے
اصابکم ھذا النعیم رواہ مسلم قولھا یستعذب ای یطلب الماء العذب
یہ حدیث ہم نے روایت کی ہے مسلم نے یہ قول اسکا یستعذب یعنی میٹھا پانی پینے کو ہے
وھو الطیب والعذ بکسر العین واسکان الذال المعجمۃ وھو الکباسۃ
وہ وہی پاکیزہ اور عذ بکسر عین اور سکون ذال معجمہ کے ہے اور وہ کباسہ کو کہتے ہیں اور کباسہ
وھی الغصن والمدیۃ بضم المیم وکسرھا ھی السکین والحلوب ذات
خوشہ خرما کو کہتے ہیں اور مدیہ ضمہ میم اور کسرہ اسکے کے وہ چھری ہے اور حلوب
اللبن والسؤال عن ھذا النعیم سؤال تعدید النعیم لا سؤال تعذیب و
دودھ والی ہے اور سوال ان نعمتوں سے سوال ہے نعمتوں کے شمار کا عذاب اور ملامتی کا سوال نہیں
توبیخ واللہ اعلم وھذا الانصاری الذی اتوہ ھو ابو الھیثم بن التیھان
اور اللہ بہتر جانتا ہے اور یہ انصاری جنکے گھر میں حضرت صلعم اور صحابہ تشریف لائے ابو الہیثم بن التیہان ہیں اور
لذا جاء مبینا فی روایۃ الترمذی وغیرہ وعن خالد بن عمر العدوی
چنانچہ ترمذی وغیرہ کی روایت میں صراحۃً موجود ہے اور روایت ہے خالد بن عمر عدوی
رضی اللہ عنہ قال خطبنا عتبۃ بن غزوان وکان امیرا علی البصرۃ فحمد اللہ
رضی اللہ عنہ سے کہا کہ عتبہ بن غزوان نے جب وہ بصرہ کا امیر تھا ہمکو خطبہ سنایا اول اللہ تعالیٰ کی حمد
تعالی واثنی علیہ ثم قال امّا بعد فان الدنیا قد ذنت بصرم وولت
وثنا کی پھر کہا اما بعد دنیا نے اپنی انقطاع کی خود خبر کر دی ہے اور بہت جلد پشت پھیر کر
حذاء ولم یبق منھا الا صبابۃ کصبابۃ الاناء یتصابھا صاحبھا وانکم منتقلون
ہے اور یہاں سے تھوڑا بقیہ مثل برتن کے بقیہ کے باقی رہ گیا ہے اور تم اوسکو پی جاؤ گے
منھا الی دار لا زوال لھا فانتقلوا بخیر ما بحضرتکم فانہ قد ذکر لنا ان الحجر
پھر کہ کبھی زوال نہیں تم کو جو بہتر عمل یہاں حاضر ہونا چاہیے اسکو کرو کہ ہمارے لئے ذکر کیا گیا ہے کہ پتھر کو دھکے

يُلقى من شفير جهنم فيهوي فيها سبعين عاما لا يدرك لها قعرا والله لتملأن
جس کنارہ سے پھینکا جائے اور وہ ستر برس تک چلا جائے تب بھی اوندھی تہ تک نہ پہونچے گا واللہ وہ بھر کیا جائیگا

أفعجبتم ولقد ذكر لنا أن ما بين مصراعين من مصاريع الجنة مسيرة أربعين
کیا تمہیں اس سے تعجب ہوا حالانکہ ہمارے اس ذکر کیا گیا ہے کہ بہشت کے دو دروازوں کے دو تو کواڑ

عاما وليأتين عليها يوم وهو كظيظ من الزحام ولقد رأيتني سابع سبعة
چالیس برس کے وہ دن ہوگا کہ وہ لوگوں کے ازدحام سے بھرا جائیگا اور ایک ہار

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لنا طعام إلا ورق الشجر حتى قرحت
رسول اللہ صلعم کے ساتھ سات آدمی میں سے میں ساتواں تھا کہ ہمارے پاس درخت کے پتوں کے سوا کچھ کھانے کو نہ تھا یہاں تک کہ ہمارے

أشداقنا فالتقطت بردة فشققتها بيني وبين سعد بن مالك فائتزرت
زخمی ہوگئی تھیں اور میں نے ایک چادر پائی کو دو ٹکڑے کر کے

بنصفها وائتزر سعد بنصفها فما أصبح اليوم منا أحد إلا أصبح أميرا على
اور دوسرے ٹکڑے کو سعد نے لپیٹ لیا اور آج ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو شہروں میں سے کسی

مصر من الأمصار وإني أعوذ بالله أن أكون في نفسي عظيما وعند الله صغيرا
شہر کا حاکم نہ ہو اور میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں اس سے کہ میں اپنے نفس میں بڑا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھوٹا ہوں اور بے قدر

رواه مسلم قوله أذنت هو بمد اللام أي أعلمت وقوله لا يبصر هو بضم
روایت کیا اس کو مسلم نے قولہ اذنت اسکا ذال کے ساتھ ہے یعنے خبر دی ہوا اسکا بھرم ساتھ ضمہ

الصاد أي بانقطاعها وفنائها قوله ودلت حذاء هو بحاء مهملة مفتوحة
صاد کے یعنے ختم ہونے اور فنا ہونے کے اور قولہ اسکا دلت حذاء ہو حاء مہملہ مفتوحہ کے

ثم ذال معجمة مشددة ثم ألف ممدودة أي سريعة والقسباء بضم القاف
پھر ذال معجمہ مشددہ کے پھر الف ممدودہ کے یعنے جلدی چلنے والی اور قسباء بضم قاف

المهملة وهي البقية اليسيرة وقوله يتصابها هو بتشديد الباء قبل
مہملہ کے اور وہ تھوڑا سا بقیہ ہے اور قول اسکا یتصابہا ہو

الهاء أي يجمعها والكظيظ الكثير المتلئ قوله قرحت هو بفتح القاف وكسر
الہ سے پہلے یعنے جمع کرتا ہے اسکو اور کظیظ بہت بھرا ہوا قول اسکا قرحت ہو فتح قاف اور کسر

الراء أي صارت بها قروح وعن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه
راء کے یعنے انمیں تم پڑ گئے اور روایت ہے ابو موسیٰ اشعری رضہ سے

قال خرجت لنا عائشة رضی اللہ عنہا کساء وازارا قالت قبض رسول

کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر اور ایک تہبند نکالا کر ہمارے کو دکھلائے اور کہا کہ رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذین متفق علیہ وعن سعد بن ابی وقاص

صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ان دونوں میں قبض کی گئی رواہ متفق علیہ ۔ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص

رضی اللہ عنہ قال انی لاول العرب رمی بسہم فی سبیل اللہ ولقد کنا

رضی اللہ عنہ سے کہا کہ البتہ میں عربوں میں سے پہلا ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور بیشک ہم

نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالنا طعام الا ورق الحبلۃ وھذا

کہ ہوتا تھا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑائی کرتے تھے ہمارے واسطے کھانا کچھ نہیں ہوتا تھا مگر جھڑ اور

السمر حتی ان کان احدنا لیضع کما تضع الشاۃ مالہ خلط متفق علیہ

ببول کے پتے تاکہ پیچھے پاخانہ کی مینگنیاں آتی ہیں متفق علیہ

الحبلۃ بضم الحاء المہملۃ واسکان الباء الموحدۃ وھی السمر بنوعاز مغروفا

حبلہ بضم حاء مہملہ اور سکون باء موحدہ اور وہ ببول کی قسم مشہور ہیں

من شجر البادیۃ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی

جنگل کے درختوں میں سے اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ

اللہ علیہ وسلم اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا متفق علیہ قال اھل اللغۃ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو آل محمد کا رزق بقدر قوت کر متفق علیہ

القوت ما یسد الرمق وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال

قوت وہ جس قدر سے جان تھم رہے اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ

والذی لا الہ الا ھو ان کنت لاعتمد بکبدی علی الارض من الجوع

قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے سوا کوئی معبود برحق نہیں میں اپنے پیٹ کی بھوک کے سبب زمین پر دبائے رکھتا تھا اور بھوک

وانی کنت لاشد الحجر علی بطنی من الجوع ولقد قعدت یوما علی طریقھم

سے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا ایک دن میں اور میں بیٹھا تھا ایک دن راہ پر

الذی یخرجون منہ فمر بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتبسم حین رانی

جس سے کہ نکلتے تھے پس گذرے مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس مسکرائے جب مجھ کو دیکھا کر

وعرف ما فی وجھی وما فی نفسی ثم قال یا ھر قلت لبیک یا رسول اللہ قال

اور پہچانا جو میرے منہ پر تھا اور جو میرے دل میں تھا پھر آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا

الحق ومضى فاتبعته فدخل فاستأذن فأذن لي فدخلت فوجد لبنة
میرے پیچھے تھا آپ تو آپ چلے گئے میں آپ کے پیچھے پیچھے اجازت طلب کی آپ کو اجازت ملی میں اندر داخل ہو گیا پھر ایک پیالہ

قدح فقال من أين هذا اللبن قالوا أهداه لك فلان وفلانة قال يا أبا
دودھ دیکھا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے گھر کے لوگوں نے کہا فلاں مرد نے اور فلانی عورت نے آپ نے فرمایا اے ابو ہر

هر قلت لبيك يا رسول الله قال الحق إلى أهل الصفة فادعهم لي قال اللبن
اے اللہ کے رسول حاضر ہے فرمایا تو جا اور اصحاب صفہ کو بلا

قال وأهل الصفة أضياف الإسلام لا يأوون على أهل ولا مال ولا على أحد
کہا اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے نہ ان کے گھر بار تھا نہ مال تھا اور نہ کسی پر

إذا أتته صدقة بعث بها إليهم ولم يتناول منها شيئا وإذا أتته هدية
جب آپ کے پاس کہیں سے صدقہ آتا تو اس کو بھیج دیتے اور آپ اس میں سے کچھ نہ لیتے اور جب آپ کے پاس کہیں سے ہدیہ آتا تو اس کو بھی بھیج دیتے

أرسل إليهم وأصاب منها وأشركهم فيها فساءني ذلك وقلت وما هذا
اور آپ بھی اس میں سے تناول فرماتے اور ان کو بھی اس میں شریک کر لیتے مجھے یہ بات بری معلوم ہوئی اور میں نے کہا کہ یہ دودھ

اللبن في أهل الصفة كنت أحق أن أصيب من هذا اللبن شربة أتقوى
اصحاب صفہ میں کیا چیز ہے میں ہی اس کا حقدار تھا اگر مجھے دیا جاتا تو اس کو پی کر

بها فإذا جاءوا أمرني فكنت أنا أعطيهم وما عسى أن يبلغني من هذا اللبن و
قوت ہو جاتی پھر جب یہ لوگ آتے تو آپ مجھے فرماتے پس میں ان کو دیتا جاتا تھا اور امید نہیں کہ مجھ تک پہنچے

لم يكن من طاعة الله وطاعة رسوله صلى الله عليه وسلم بد فأتيتهم
کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ضروری ہے میں ان کو

فدعوتهم فأقبلوا واستأذنوا فأذن لهم وأخذوا مجالسهم من البيت
بلا لایا وہ آئے اور اجازت طلب کی انکو اجازت دی گئی اور وہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے

قال يا أبا هر قلت لبيك يا رسول الله قال خذ فأعطهم فأخذت القدح
کہا اے ابو ہر میں نے کہا حاضر ہے یا رسول اللہ فرمایا لے کر دودھ ان کو دیتا جا میں نے دینا شروع کیا

فجعلت أعطي الرجل فيشرب حتى يروى ثم يرد علي القدح فأعطي الآخر
اور ایک آدمی کو دیا اس نے پیٹ بھر کر پیا اور پیالہ مجھے واپس دیا پھر میں نے دوسرے کو دیا

فيشرب حتى يروى ثم يرد علي القدح فأعطي الآخر فيشرب حتى يروى
اس نے بھی پیٹ بھر کر پیا اور پیالہ مجھے واپس دیا پھر میں نے دوسرے کو دیا اس نے بھی پیٹ بھر کر پیا

فوضع يده على القدح حتى انتهيت الى النبي صلى الله عليه وسلم وقلبي يرى
اور پیالہ مجھ دیا تاکہ نبی صلعم کی توجہ آئی اور تو کب سب
سیر
انهم فاخذ القدح فوضعه على يده فنظر الي فتبسم فقال اباهر قلت
ہم پھر پیالہ اپنے ہاتھ میں لیکر میری طرف دیکھا اور تبسم کیا اور کہا اے ابوہریرہ پیئے کہا
لبيك يا رسول الله قال بقيت انا وانت قلت صدقت يا رسول الله
لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اب میں اور تو باقی رہے ہیں پیئے کہا آپ نے سچ فرمایا
قال اقعد فاشرب فقعدت فشربت فقال اشرب فشربت فما زال
یہ سن کر بیٹھ گیا اور پی لیا آپ نے فرمایا اور پی اور پیا اور پیا
يقول اشرب حتى قلت لا والذي بعثك بالحق نبيا لا اجد له مسلكا
فرمائے گئے اور پی تا کہ میں نے کہا مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپکو سچا نبی بنایا ہے اب تو رستہ نہیں رہا
قال فارني فاعطيته القدح فحمد الله تعالى وسمى وشرب الفضلة رواه
آپنے فرمایا مجھے دکھا میں نے پیالہ آپ کو دیدیا آپنے اللہ کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھ کر باقی نوش فرمایا روایت کی یہ بخاری نے
البخاري وعن محمد بن سيرين عن ابي هريرة رضي الله عنه قال لقد
اور روایت ہے محمد بن سیرین سے کہ نقل کی انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہا ابوہریرہ نے کہ البتہ
يا بني وانى لاخر فيما بين منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حجرة
دیکھا تھا میں نے اپنے آپکو اس حالت میں کہ گرا پڑتا تھا درمیان رسول اللہ صلعم کے منبر اور
عائشة رضي الله عنها مغشيا على فيجيء الجاي فيضع رجله على عنقي و
حضرت عائشہ صدیقہ کے درمیان تاریکی سے اور لوگ پہلے پھرتے تھے یہ خیال کرکے میرا کمی کردن پر ہاتھ رکھ کے نیچے
يرى اني مجنون وما بي من جنون ما بي الا الجوع رواه البخاري وعن
اور میں دیوانہ کہاں تھا نہیں کو بھوک کے غلبہ سے یہ روایت کی بخاری نے
عائشة رضي الله عنها قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ودرعه
اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم اس حال میں فوت ہوئے کہ زرہ
مرهونة عند يهودي في ثلاثين صاعا من شعير متفق عليه وعن
ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کی عوض رہن کی
انس رضي الله عنه قال رهن النبي صلى الله عليه وسلم درعه بشعير و
اور روایت ہے انس رضہ سے کہ کہا نبی صلعم نے اپنی زرہ جو کی عوض گرو کی تھی

مشيت الى النبي صلى الله عليه وسلم بخبز شعير وإهالة سخنة ولقد سمعته
میں اپنے اس جو کی روٹی اور بھنی چربی پر مشتمل سالن لے کر گیا اور میں نے آپ کو سنا
يقول ما أصبح لآل محمد ولا أمسى لآل محمد صاع وإنهم لتسعة أبيات رواه
فرماتے تھے کہ محمد کی آل کے پاس صبح اور شام کے لئے ایک صاع غلہ کے سوا اور کچھ نہیں اور ان کے گھر نو تھے روایت کی اس کو بخاری
البخاري الإهالة بكسر الهمزة الشحم الذائب والسخنة بالنون والخاء المعجمة
نے الإهالة کسرہ ہمزہ کے ساتھ پگھلی ہوئی چربی ہے اور سخنة ساتھ نون اور خاء معجمہ کے ہمزہ دار
المغيرة وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال لقد رأيت سبعين من أهل
اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا تحقیق دیکھا میں نے ستر آدمی کو اصحاب
الصفة ما منهم رجل عليه رداء إما إزار وإما كساء قد ربطوا في أعناقهم
صفہ سے نہیں تھا ان میں سے کوئی شخص کہ اوپر اس کے کوئی چادر ہو یا تہبند ہو بلکہ ایک کپڑا لپیٹے ہوئے تھے گلے پر کہ تہبند تھا یا چادر پس باندھتے تھے
فمنها ما يبلغ نصف الساقين ومنها ما يبلغ الكعبين فيجمعه بيده كراهية أن ترى
پس بعض وہ کپڑے نصف پنڈلیوں تک اور بعض پہنچتے تھے دو ٹخنوں تک پس جمع کرتا تھا ہر ایک اس کپڑے کو اپنے ہاتھ سے کراہت کرتے ہوئے
عورته رواه البخاري وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان فراش
ستر اس کا۔ نقل کی یہ بخاری نے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ
رسول الله صلى الله عليه وسلم من أدم حشوه ليف رواه البخاري وعن
رسول اللہ صلعم کا بچھونا چمڑے کا تھا۔ کھجور سے بھرا ہوا تھا۔ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے
ابن عمر رضي الله عنهما قال كنا جلوسا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے
إذ جاء رجل من الأنصار فسلم عليه ثم أدبر الأنصاري فقال كيف أخو
کہ ایک شخص انصار میں سے آیا اور السلام علیکم کہا اس پر پھر لوٹ گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
صلى الله عليه وسلم يا أخا الأنصار كيف أخي سعد بن عبادة فقال صالح
اوس کو کہا اے بھائی انصار کے کیسا ہے تیرا بھائی سعد بن عبادہ کا حال اوس نے کہا اچھا ہے رسول اللہ صلعم نے اہل مجلس
فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم من يعوده منكم فقام وقمنا معه و
کو مخاطب کر کے فرمایا تم میں سے کون اوس کی عیادت کرتا ہے پس کھڑا ہو گیا اور ہم بھی اوس کے ساتھ کھڑے ہو گئے
نحن بضعة عشر وما علينا نعال ولا خفاف ولا قلانس ولا قمص نمشي في
ہم دس سے زیادہ تھے اور ہم نہ تو کسی کی جوتی پہنتے تھے نہ موزے نہ ٹوپی نہ کرتے ہم

تلك السباخ حتى جشاه فاستاخر قومه من حوله حتى دنا رسول الله صلى
اس کھورہ زار میں چلتے چلتے اونٹ کے پاس پہنچے اونٹ کے بہلانے نے رسول اللہ صلعم کو دیکھکر اونٹ کے گرد سے ہجوم کو ہٹایا تاکہ رسول اللہ صلے
الله عليه وسلم وأصحابه الذين معه رواه مسلم وعن عمران بن الحصين
اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب اسکے پاس تک نزدیک ہوگئے روایت کی اسکو مسلم نے اور عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے
رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال خيركم قرني ثم
کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر میرا قرن ہے
الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال عمران فما أدري قال النبي صلى
جو اسکے نزدیک ہونگے پھر جو اسکے نزدیک ہونگے راوی عمران نے کہا میں نہیں جانتا کہ نبی صلے اللہ
الله عليه وسلم ثنتين أو ثلاثا ثم يكون بعدهم قوم يشهدون ولا يستشهدون
علیہ وسلم نے دو بار کہا یا تین بار پھر اسکے بعد ایسے لوگ ہونگے کہ گواہی دینگے بغیر اسکے کہ گواہی مانگے جائیں اور خیانت
ويخونون ولا يؤتمنون وينذرون ولا يوفون ويظهر فيهم السمن متفق
کرینگے امانت دار نہ ہونگے اور نذر مانینگے اور وفا نہ کرینگے اور انمیں موٹاپا ظاہر ہوگا۔ متفق
عليه وعن أبي أمامة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
علیہ اور ابو امامہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن
يا ابن آدم إنك أن تبذل الفضل خير لك وأن تمسكه شر لك ولا
آدم اگر تو فضل مال کو خرچ کرے تو تیرے حق میں بہتر ہے اور اگر تو اسکو بند رکھے تو تیرے حق میں برا ہے اور کفاف پر تو ملامت
تلام على كفاف وابدأ بمن تعول رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح
کی جائیگی اور خرچ کرنے میں پہلے اپنے اوپر خرچ کر جنکا تو ذمہ دار ہے اور اپنے اوپر خرچ کرنے میں داخل ہے اسکی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن
وعن عبد الله بن محصن الأنصاري الخطمي رضي الله عنه قال قال
اور عبداللہ بن محصن انصاری خطمی رضہ سے روایت ہے کہ رسول
رسول الله صلى الله عليه وسلم من أصبح منكم آمنا في سربه معافى في جسده
اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے صبح کو اپنی جان میں امن والا ہے اپنے بدن میں عافیت والا ہے
عنده قوت يومه فكأنما حيزت له الدنيا رواه الترمذي وقال حديث
اور اسکے کھانا دن کے پاس ہوگویا اسکے لئے سب دنیا جمع کی گئی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث
حسن وسربه بكسر السين المهملة أي نفسه وقيل قومه وعن عبد الله
حسن اور سربہ سین مہملہ کے کسرہ کے ساتھ یعنی نفس اور بعض نے کہا قوم اسکا اور عبداللہ

ابن عمرو بن العاص رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قد أفلح من أسلم ورزق كفافا وقنعه الله بما آتاه رواه مسلم

بیشک وہ شخص جو مسلمان ہوا اور اس کو روزی کفاف ہوا اور اللہ نے اس کو قناعت دی اس چیز پر جو اس کو دی

وعن أبي محمد فضالة بن عبيد الأنصاري رضي الله عنه أنه سمع

اور ابو محمد فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول طوبى لمن هدي للإسلام وكان عيشه

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خوشی ہو اس شخص کو جس کو اسلام کی ہدایت کی گئی اور اس کی گذران

كفافا وقنع رواه الترمذي وقال حديث صحيح وعن ابن عباس رضي الله

کفاف ہے اور اس نے قناعت کی روایت کی ترمذی نے اور کہا حدیث صحیح ہے اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ

عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبيت الليالي المتتابعة طاويا

عنہما سے کہا کہ رسول اللہ صلعم اور آپ کے گھر کے لوگ کئی رات متواتر بھوکے رہا کرتے تھے کہ رات کا کھانا نہ ملتا

وأهله لا يجدون عشاء وكان أكثر خبزهم خبز الشعير رواه الترمذي

تھے اور اکثر ان کی روٹی جو کی پکائی ہوئی ہوتی تھی روایت کی ترمذی نے

وقال حديث حسن صحيح وعن فضالة بن عبيد رضي الله عنه أن

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلعم

رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا صلى بالناس يخر رجال من قامتهم في

جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو آدمی نماز میں بسبب شدت بھوک کے گر پڑا کرتے تھے

الصفة من الخصاصة وهم أصحاب الصفة حتى يقول الأعراب هؤلاء

اور یہ لوگ اصحاب صفہ کے تھے تاکہ اعراب لوگ ان کو

مجانين فإذا صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف إليهم فقال لو

دیوانہ کہتے اور رسول اللہ صلعم جب نماز سے فارغ ہوتے تو انہی کی طرف متوجہ ہوتے اور ان کو فرماتے اگر

تعلمون ما لكم عند الله لأحببتم أن تزدادوا فاقة وحاجة رواه الترمذي

تم جانو اس ثواب کو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو بیشک تم یہ چاہتے کہ دوست رکھو کہ تمہارا فاقہ اور حاجت زیادہ ہو یہ روایت کی ترمذی نے

وقال حديث صحيح الخصاصة الفاقة والجوع الشديد وعن أبي كريمة

کہا حدیث صحیح ہے خصاصہ فاقہ اور بھوک سخت روایت ہے ابو کریمہ

المقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلعم کو

سلم یقول ما ملأ آدمی وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم اکلات یقمن صلبہ

کہتے تھے نہیں بھرا آدمی نے کوئی ظرف بدتر پیٹ سے کافی ہیں ابن آدم کو لقمے چند کہ سیدھا رکھیں اوسکی پیٹھ کو پس

فان کان لا محالۃ فثلث لطعامہ وثلث لشرابہ وثلث لنفسہ رواہ الترمذی

اگر کھاوے ہی بھرے ناچار اور چاہئے تو تہائی خوراک کی تین حصہ کرے ایک حصہ کو پیٹ کو ایک حصہ پانی کی اور ایک حصہ خالی رہنے دے

وقال حدیث حسن اکلات ای لقم وعن ابی امامۃ ایاس بن ثعلبۃ

اور کہا حدیث حسن ہے اکلات یعنی چند لقمے اور روایت ہے ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ

الانصاری الحارثی رضی اللہ عنہ قال ذکر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

انصاری حارثی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

علیہ وسلم یوما عندہ الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تسمعون

پاس دنیا کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کیا تم نہیں

الا تسمعون ان البذاذۃ من الایمان ان البذاذۃ من الایمان یعنی

سنتے کیا تم سنتے نہیں کہ بیشک بذاذہ ایمان سے ہے بیشک

التقحل رواہ ابو داود والبذاذۃ بالباء الموحدۃ والذالین المعجمتین وھی

بذاذہ میں روایت کی یہ ابو داود نے بذاذہ ساتھ باء موحدہ اور دو ذالوں نقطوں والوں کے

رثاثۃ الھیئۃ وترک التنظف واما التقحل بالقاف والحاء فالھلہ

پراگندہ ہیئت ہو اور چھوڑ دینا عمدہ لباس کا اور تقحل پس ساتھ قاف اور حاء کے ہے

اللغۃ المتقحل ھو الرجل الیابس الجلد من خشونۃ العیش وترک الترفہ

لغت والے کہتے ہیں متقحل وہ شخص ہے کہ سوکھا پڑا ہو خشک ہو گیا ہو بسبب سخت گذران اور چھوڑ دینے آرام کے

وعن ابی عبد اللہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال بعثنا رسول اللہ

اور روایت ہے ابو عبد اللہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہا کہ

صلی اللہ علیہ وسلم وامر علینا ابا عبیدۃ نتلقی عیرا لقریش وزودنا جرابا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور امیر کیا ہم پر ابا عبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا لشکر پر کہ راہ روکیں قریش کے قافلہ کی اور دیا ہم کو ایک بستہ خرما کا

من تمر لم یجد لنا غیرہ فکان ابو عبیدۃ یعطینا تمرۃ تمرۃ فقیل کیف

زاد راہ دیکر اور سوا وقت اور کوئی چیز آپکے پاس موجود نہ تھی اور یہ خرما ہم کو ایک ایک دانہ کر دیتا کسی نے کہا تم

كُنتُم تَصنَعُونَ بِهَا قَالَ نَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشرَبُ عَلَيهَا مِنَ المَاءِ

ایک خرما کو کیا کرتے تھے جابر رضی نے کہا ہم اوسکو چوس لیا کرتے تھے جیسا لڑکا دودھ چوس کرتا ہے پھر اوسپر پانی پی لیتے اوسدن

فَتَكفِينَا يَومَنَا إِلَى اللَّيلِ وَكُنَّا نَضرِبُ بِعِصِيِّنَا الخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالمَاءِ فَنَأكُلُهُ

رات تک ہمکو کفایت کرجاتا تھا اور ہم لکڑی سے درخت کے پتے گراتے پھر اونکو پانی میں تر کرکے کھایا کرتے تھے

وَانطَلَقنَا عَلَى سَاحِلِ البَحرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ البَحرِ كَهَيئَةِ الكَثِيبِ الضَّخمِ

اور ہم سمندر کے کنارہ کنارہ چلے گئے پس ایک ٹیلے پہاڑی ٹیلے کی مانند اونچی ہمکو کنارہ پر نظر آئی

فَأَتَينَاهُ فَإِذَا دَابَّةٌ تُدعَى العَنبَرَ فَقَالَ أَبُو عُبَيدَةَ مَيتَةٌ ثُمَّ قَالَ لَا بَل نَحنُ

جب ہم اوسکے پاس پہنچے تو وہ ایک جانور تھا جسکو عنبر کہتے ہیں ابو عبیدہ نے کہا یہ مردار ہے پھر کہا نہیں ہم

رُسُلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَقَد اضطُرِرتُم فَكُلُوا فَأَقَمنَا

رسول اللہ صلعم کے بھیجے ہوئے ہیں اللہ کی راہ میں اور بیشک تم مضطر ہو گئے ہو پس تم اوسکو کھاؤ ہم وہاں

عَلَيهِ شَهرًا وَنَحنُ ثَلثُمِائَةٍ حَتَّى سَمِنَّا وَلَقَد رَأَيتُنَا نَغتَرِفُ مِن وَقبِ عَينِهِ

ایک مہینہ ٹھیرے اور ہم تین سو آدمی تھے تاکہ ہم موٹے ہو گئے اور ہم اوسکی آنکھوں میں سے

بِالقِلَالِ الدُّهنَ وَنَقتَطِعُ مِنهُ الفِدَرَ كَالثَّورِ أَو كَقَدرِ الثَّورِ وَلَقَد أَخَذَ مِنَّا

بڑی بڑی کٹوریوں سے چربی کھینچ کھینچ لیتے تھے اور گوشت کے ٹکڑے بیل کے ٹکڑے کی مثل کاٹ کاٹ کے اوس سے کاٹتے تھے

أَبُو عُبَيدَةَ ثَلثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَأَقعَدَهُم فِي وَقبِ عَينِهِ وَأَخَذَ ضِلعًا

اور ابو عبیدہ نے تیرہ مردوں کو اوسکے خانے میں بٹھا دیا تھا اور اوس کی پسلی لی

مِن أَضلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِن تَحتِهَا وَتَزَوَّدنَا مِن

پھر کھڑی کرکے سب سے بڑا اونٹ ہمارے ساتھ تھا اوسکو لیکر اوسکے نیچے سے نکل گیا اور ہمنے اوسکے گوشت سے

لَحمِهِ وَشَائِقَ فَلَمَّا قَدِمنَا المَدِينَةَ أَتَينَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

بڑے بڑے کاٹ کر زاد راہ بنائے تھے جب ہم مدینہ میں آئے تو ہمنے رسول اللہ صلعم سے

فَذَكَرنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رِزقٌ أَخرَجَهُ اللهُ لَكُم فَهَل مَعَكُم مِن لَحمِهِ شَيءٌ

اوسکا ذکر کیا آپنے فرمایا وہ اللہ نے تمہارے لئے رزق دیا تھا کیونکہ اگر تمہارے پاس اوسکے گوشت میں سے کچھ ہے

فَتُطعِمُونَا فَأَرسَلنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِنهُ فَأَكَلَهُ رَوَاهُ مُسلِمٌ

تو ہمکو بھی کھلاؤ پس ہمنے آپکے گوشت میں سے بھیجا پس آپنے اسکو تناول فرمایا یہ کہ مسلم نے

الجِرَابُ وِعَاءٌ مِن جِلدٍ مَعرُوفٌ وَهُوَ بِكَسرِ الجِيمِ وَفَتحِهَا وَالكَسرُ أَفصَحُ وَقَولُهُ

جراب چمڑے کا بنا ہوا تھیلا ہوتا ہے یہ کسرہ جیم اور فتحہ اسکے کے اور کسرہ زیادہ صحیح ہے یہ قول اسکا

فهما بفتح الميم والخبط ورق شجر معروف تاكله الابل والكثيب التل
ان دونوں کو میم کے فتحہ اور خبط ساتھ پڑھا جاتا ہے اور خبط ایک درخت ہے کہ جس کے پتے ہوتے ہیں جنکو اونٹ کھاتے ہیں اور کثیب ریت کے ٹیلے کو کہتے ہیں
يهيل بالرمل والوقب بفتح الواو واسكان القاف وبعدها باء موحدة وهو
اور وقب ساتھ فتحہ واو اور ساکن قاف اور آگے اسکے باء موحدہ ہے
نقرة العين القليل الجاري والغدر بكسر الغاء وفتح الدال المقطع رجل
آنکھ کا گہرا ہے اور قلیل کو جاری ہے اور غدر ساتھ کسرہ غار اور فتحہ دال کے ٹکڑے ہیں رجل
المعير بتخفيف الحاء اي جعل عليه الرحل الوشاتو بالشين المعجمة والقاف
المعیر ساتھ تخفیف حاء کے یعنے اسپر پالان رکھا وشاتق ساتھ شین معجمہ اور قاف کے
اللحم الذي قطع ليقدد منه والله اعلم وعن اسماء بنت يزيد رضي
وہ گوشت ہے جو کاٹا گیا ہے کہ اسکے ٹکڑے کئے جاویں اور اللہ بہتر جانتا ہے اور اسماء بنت یزید سے روایت ہے
الله عنها قالت كانت قميص رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الرسغ
کہ رسول اللہ صلعم کی آستین ہاتھ کے پہنچے تک تھے روایت کی
رواه ابو داود والترمذي وقال حديث حسن الرسغ بالصاد والرسغ
ابو داؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے رسغ صاد اور رسغ ساتھ
بالسين ايضا هو المفصل بين الكف والساعد وعن جابر رضي الله
سین کے بھی ہے وہ جوڑ ہے جو ہتھیلی اور بازوں کے بیچ میں ہے اور روایت ہے جابر رضی اللہ سے
عنه قال اتانا يوم الخندق وحفرنا فعرضت كدية شديدة فجاء النبي
وہ کہا ہم خندق کے دن پہنچے رہے تھے کہ ناگاہ ایک ٹکڑا سخت زمین کا نمودار ہوا لوگ نبی اللہ
صلى الله عليه وسلم فقالوا هذه كدية عرضت في الخندق فقال انا نازل
صلعم کے پاس آئے اور بیان کیا کہ ایک ٹکڑا سخت زمین کا نمودار ہوا ہے خندق
ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلثة ايام لا نذوق ذواقا فاخذ
پس آپ اٹھے اور پیٹ مبارک پر پتھر باندھا ہوا تھا اور ہم تین دن گذرتے تھے کہ کچھ نہیں کھایا تھا
النبي صلى الله عليه وسلم المعول فضرب فعاد كثيبا اهيل فقلت يا رسول
نبی صلعم کدال کو اور مارا تو وہ ٹیلہ ریت کا ہو گیا میں نے کہا یا رسول اللہ
الله ائذن لي الى البيت فقلت لامراتي رايت بالنبي صلى الله عليه وسلم
مجھ کو گھر جانے کی اجازت مرحمت ہو میں نے کہا اپنی عورت کو کہ رسول اللہ صلعم کی یہ حالت

شَيْئًا فَاِنْ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَ شَيْءٌ فَقَالَتْ عِنْدِيْ شَعِيْرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحَتِ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلَتِ اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اور عورت نے وہ بچہ پیسے اور پکائے لوخت بنایا میں کلاں یا وسط بیس باہر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِيْنُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ تَنْضِجُ فَقُلْتُ

وقت میں آیا اور آ کر کہا کہا تھا اور بکرا بچا ہے یہ رہی ہوئی پکنے ہی لگی تھی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم نے

طَعَيِّمٍ لِيْ فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ

کچھ جو بویا سا کھا پکایا ہے آپ تشریف لے چلیں اور ایک دو آدمی اپنے نظر نہ لے چلیں آپ نے فرمایا کھانا کتنا ہے یہ بات کہو

لَهُ فَقَالَ كَثِيْرٌ طَيِّبٌ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّوْرِ حَتّٰى آتِيَ

تو فرمایا بہت ہے اور خوب ہے تو اپنی عورت کو کہدے کہ ہمارے آنے تک ہنڈیا نہ اتارے اور روٹی تنور سے نکالے پس آپ نے

فَقَالَ قُوْمُوْا فَقَامَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ وَيْحَكِ

سب کو کہدیا کہ کھڑے ہو جاؤ مہاجر اور انصار سب کھڑے ہو گئے میں نے آن کر عورت کو کہا کہ رسول اللہ

جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ وَهَلْ

صلعم مع سب مہاجرین اور انصار کے تشریف لاتے ہیں وہ عورت نے کہا کہ تجھ سے پوچھا بھی تھا یا نہیں

سَأَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ادْخُلُوْا وَلَا تَضَاغَطُوْا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ

کہا ہاں آپنے سب لوگوں کو کہا کہ اندر داخل ہو جاؤ اور ایک دوسرے سے ضرا مت کرو پس آپ روٹی توڑ کر اوس پر

اللَّحْمَ وَيَخُمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّوْرَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ

گوشت ڈالتے جاتے تھے اور ہنڈیا کے وقت ہنڈیا اور تنور پر پردہ ڈالتے تھے اور اصحاب کو دیتے جاتے تھے پھر نکالتے

يَزَلْ يَكْسِرُ وَيَغْرِفُ حَتّٰى شَبِعُوْا وَبَقِيَ مِنْهُ فَقَالَ كُلِيْ هٰذَا وَأَهْدِيْ فَإِنَّ

پس توڑتے اور شوربا نکال کر دیتے جاتے تھے تا کہ سب پیٹ بھر کر کھا لیں اور اوسمیں سے بچ رہی تا آنکہ میری عورت کو فرمایا کہ کھا اور ہدیہ بھیج

النَّاسَ قَدْ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ لَمَّا عَزَمَ الْخَنْدَقُ

کہ لوگ بھوکے ہو گئے ہیں متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ جابر نے کہا کہ خندق کی کھودائی تین

رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا شَدِيْدًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِيْ فَقُلْتُ

دیکھا نبی صلعم کو سخت بھوکا دیکھ کر اپنی عورت کو آن کر کہا

هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا شَدِيْدًا

کہ ہیں رسول اللہ صلعم کو سخت بھوکا دیکھ کر آیا ہوں

فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بَهِيمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ

عورت نے ایک چمڑے کی تھیلی کو اوپر میں ایک صاع جو تھے اور ایک پالتو بکری ہمارے گھر کا پلا ہوا تھا میں نے وہ ذبح کیا اور اس نے جو پیسے میں

فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

گوشت کے ٹکڑے کئے ہانڈی میں وہ پیسنے سے فارغ ہوئی اور میں گوشت ٹکڑے کر کے ہانڈی میں ڈالا پھر رسول اللہ صلی اللہ

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ فَجِئْتُ

کے پاس آیا عورت نے مجھے کہا کہ تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ والوں کے سامنے رسوا مت کر دیو میں نے

فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بَهِيمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کان میں بات کر کے کہا کہ یا رسول اللہ ہمنے ایک پالتو بکری کا ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں

فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ

آپ کچھ آدمی آپ کے ساتھ لیکر تشریف لے چلیں آپ نے سب کو پکارا دار خندق فرما دیا کہ

الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جابر نے تیاری کی ہے تم جلدی چلو تم جابر رضی اللہ عنہ سے

وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى آتِيَ فَجِئْتُ وَجَاءَ النَّبِيُّ

وسلم نے فرمایا کہ میرے آنے تک ہانڈی مت اتارو اور روٹی پکانے مت شروع کرو پھر گھر پر آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ

لوگوں سے پہلے تشریف لائے میں نے عورت کے پاس ذکر کیا میری عورت نے مجھ کو برا بھلا کہا میں نے کہا جو تو نے کہا تو اپنے

قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ عَجِينَنَا فَبَسَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا

اوپر کی کہدیا تھا عورت نے آٹا نکالا آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن ملا دیا اور برکت کی دعا کی پھر ہانڈی میں لعاب مبارک ڈالکر برکت کی دعا کی

فَبَسَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا

اور فرمایا کہ پکانے والی بلا لے جو تیرے ساتھ پکائی جائے اور ہانڈی میں سے کچھ نکالتی جا اور ہانڈی کو چولہے سے مت اتار تا اور لوگ تھے

وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ

ایک ہزار جابر نے مجھے اللہ کی قسم مت کھا سب نے کھایا اور چھوڑ کر چلے گئے اور ہماری ہانڈی ویسے ہی جوش کھا رہی تھی اور

وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ قَوْلُهُ غَرْضَتْ كَدِيَتُهُ هِيَ بِضَمِّ الْكَافِ وَإِسْكَانِ الدَّالِ

گوندھے سے روٹی پک رہی تھی غرضت کدیتہ ساتھ ضمہ

وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ تَحْتُ وَهِيَ قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ صُلْبَةٌ مِنَ الْأَرْضِ لَا يَعْمَلُ فِيهَا

الفأس والكثيب أصله تل الرمل والمراد هنا صارت تراباً ناعماً وهو معنى
کدال سے اور کثیب اصل میں ٹیلہ ریت کا اور مراد اس جگہ یہ ہے کہ وہ پسو کیا ہوا ہو اور یہی معنی
اهيل والثاني الأحجار التي يكون عليها القدر ونصنا عطوا تزاحموا و
اہیل کا ہے اور ثانی وہ پتھر ہیں جن پر ہنڈیا رہتی ہے اور نصنا عطوا تزاحموا کی
الجاعة الجوع وهي بفتح الميم والخمص بفتح الخاء المعجمة والميم الجوع و
جماعت بھوک ہے اور وہ فتح میم سے ہے اور خمص ساتھ فتح خاء معجمہ اور میم کے بھوک ہے اور
انكفأت انقلبت ورجعت والبهيمة بضم الباء تصغير بهمة وهي الصغاني
انکفأت پلٹا اور لوٹا میں اور بہیمہ ساتھ ضم با تصغیر کی ہے اور وہ صغانی ہے بچے بکری کے
بفتح العين والدلجن هي التي لفت البيت والشور الطعام الذي يدعى
ساتھ فتح عین کے اور دلجن وہی جو جھاڑ کر کے ساتھ الفت بیت اور شور وہ کہا جاتا ہے
اليه الناس وهو بالفارسية وحي هلا اي تعالوا وقولها بك وبك
جس کی طرف لوگ بلائے جاتے ہیں اور یہ فارسی لفظ ہے اور حی ہلا یعنی آؤ اور قول وبک وبک
حاصمته وسبته لأنها اعتقدت ان الذي عندهم لا يكفيهم فاستحيت
پھٹکارے اور گالیاں دی اسکو کہ اسنے یہ خیال کیا کہ یہ
وخفي عليها ما أكرم الله سبحانه وتعالى به نبيه صلى الله عليه وسلم من هذه
اور وہ بے خبر تھی اس شرافت سے جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلعم کو دی اس
المعجزة الظاهرة والآية الباهرة بسق اي بسق ويقال ايضا بزق وتلك
معجزہ ظاہرہ سے اور نشانی واضحہ سے بسق پھٹے بصق اور کہا جاتا ہے بزق تین لغات ہیں
لغات وعد بفتح الميم اي قصد واقدح اي اغرف والمقدحة المغرفة وتخط
اور کہا ساتھ فتح میم کے پھٹے قصد کیا اور اقدح کی پھٹے ہیں اور مقدحہ کہتے ہیں اور تخط
اي لغلبة نهاصوت الله اعلم وعن انس رضي الله عنه قال ابو طلحة
یعنے بھوک کے سبب سے آواز نکلتی تھی اور اللہ تم بہتر جانتا ہے اور روایت ہے انس رضی اللہ سے کہا کہ ابو طلحہ نے
لام سليم قد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا اعرف
ام سلیم کو کہا کہ بیشک میں نے رسول اللہ صلعم کی آواز ضعیف سنی ہے پہچانتا ہوں
فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعير
میں اس میں بھوک کو کہ یہ بھوکا ہے تیری پاس کچھ ہے ام سلیم نے کہا ہاں ہے کچھ روٹیاں سو نکالیں ام سلیم نے کئی روٹیاں جو کی

ثُمَّ أَخَذَ تَمْرَاتٍ فَلَفَّتْ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّنِي
پھر لی اور اپنی اپنی پس لپیٹا روٹی کو اور کچھ ایک کو دیں پھر چھپا دیا اور کپڑے کے نیچے اور دبا لیا مجھ سے کو

بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهِ
کچھ پھر بھیجا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو گیا پاس میں جیسا کہ آپ کے

فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ
تو پایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے ہوئے مسجد میں اور آپ کے پاس لوگ بھی بیٹھے تھے

فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ
میں اوپر کھڑا ہوا پاس آپ کے پھر فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے تجھ کو ابو طلحہ نے میں نے عرض کی

نَعَمْ فَقَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِرَسُولِ اللهِ
ہاں آپ نے فرمایا طعام کے لئے میں نے عرض کی ہاں آپ نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقُوا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا
صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ تھے سب کو فرمایا کہ اٹھو پھر تو ہو جانے سے سب چل پڑے اور میں ان کے آگے آگے ہو چلا تا

طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
طلحہ کو آ کے آگے کی تو دی ابو طلحہ نے ام سلیم کو کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ
لوگوں کو ساتھ لیے آگے اور ہمارے پاس کچھ نہیں جو کہ انکو کھلائیں ام سلیم نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں پس

أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
ابو طلحہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو استقبال کیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي مَا عِنْدَكِ
اور آپکو گھر میں لایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ وَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ
اے ام سلیم جو کچھ تیرے پاس ہے وہ دے وہی روٹی حاضر کی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روٹی کو توڑ دیں پس توڑ دیا گیا

سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ
ام سلیم نے گھی پس نالن کیا اوس کی کو پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جیسا چاہا اللہ نے کہنا تھا پھر فرمایا

فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعَ
دو پیمانہ باہر کر نکل گئے پھر فرمایا دس آدمی بلا تو پس اسکو اذن دیا گیا وہ پیٹ باہر کر کہا کر نکل گئے

ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة حتى أكل القوم كلهم وشبعوا والقوم

پھر فرمایا دسکو بلا لو تاکہ سب لوگ پیٹ بھر کر کھا لیں اور وے

سبعون رجلا أو ثمانون متفق عليه وفي رواية فما زال يدخل عشرة عشرة

ستر یا اسی آدمی تھے رواہ متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ دس دس آتے گئے اور

يخرج عشرة حتى لم يبق منهم أحد إلا دخل فأكل حتى شبع ثم هيأها

کہکر نکلتے گئے تاکہ کوئی باقی نہ رہا آخر آیا اور کہا گیا اور کہا نہ دیکھا

فإذا هي مثلها حين أكلوا منها وفي رواية فأكلوا عشرة عشرة حتى فعل

تو ویسا ہی تھا اور ایک روایت میں ہے کہ دس دس نے آکر کھایا یہاں تک

ذلك بثمانين رجلا ثم أكل النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك وأهل البيت

کہ اسی آدمیوں نے کھایا پھر کھایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سب کے اور گھر والوں نے بھی

وتركوا سؤرا وفي رواية ثم انصرفوا ما بلغوا أجيرانهم وفي رواية عن أنس

اور باقی بھی چھوڑا اور ایک روایت ہے کہ پھر اسقدر بچورا کہ انہوں نے پڑوسیوں کو بھی دیدیا اور ایک روایت میں ہے کہ کہا انس رضی اللہ عنہ نے

قال جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فوجدته جالسا مع أصحابه

کہ میں ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پیغمبر آپ کو اصحاب میں بیٹھا دیکھا

قد عصب بطنه بعصابة فقلت لبعض أصحابه لم عصب رسول الله صلى

کہ آپنے پیٹ سے اپنا پیٹ باندھا ہوا تھا پیغمبر اصحاب سے پوچھا کہ آپنے پیٹ کیوں باندھا ہے

الله عليه وسلم بطنه فقالوا من الجوع فذهبت إلى أبي طلحة وهو زوج أم

اللہ علیہ وسلم نے کہا بھوک سے پس میں ابو طلحہ کے پاس آیا اور وہ ام سلیم کا

سليم بنت ملحان فقلت يا أبتاه قد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم

خاوند تھا میں نے اوسکو کہا کہ اے میرے باپ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو

عصب بطنه بعصابة فسألت بعض أصحابه فقالوا من الجوع فدخل

پیٹ باندھے ہوئے دیکھا کہ اصحاب سے پوچھا تو اوہوں نے کہا کہ بھوک سے باندھا ہے

أبو طلحة على أمي فقال هل من شيء فقالت نعم عند كسير من خبز فإن

ابو طلحہ نے میری ماں کو کہا کہ کچھ کہا تا ہے اوس نے کہا میرے پاس کچھ روٹی کے ٹکڑے اور

تمرات فإن جاء نا رسول الله صلى الله عليه وسلم وحده أشبعناه وإن جاء آخر

کچھ خرما ہیں اگر رسول اللہ صلعم تنہا تشریف لاوین تو ہم آپکو پیٹ بھر کر کھلا دینگے اور اگر آپکے ساتھ اور کوئی بھی

سَمَّاهُ قَلَّ عَنْهُمْ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ

آپ نے اونٹنی تھوڑا ہے اور تمام حدیث ذکر کی

الباب الثامن والخمسون في القناعة والعفاف والاقتصاد

باب ستاونواں قناعت اور عفت اور معاش میں

في المعيشة والانفاق وذم السؤال من غير ضرورة

میانہ روی اور خرچ کرنے بیان میں اور بلا ضرورت سوال کرنے کی مذمت کے بیان میں

قال الله تعالى وما من دابة في الأرض إلا على الله رزقها وقال تعالى للفقراء الذين

اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں کوئی چلنے والا زمین پر مگر اللہ پر ہے اس کا رزق اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان محتاجوں کو جو

أحصروا في سبيل الله لا يستطيعون ضربا في الأرض يحسبهم الجاهل

روکے ہیں اللہ کی راہ میں چل پھر نہیں سکتے ملک میں

أغنياء من التعفف تعرفهم بسيماهم لا يسألون الناس إلحافا وقال تعالى

غنی سمجھے ان کو نہ مانگنے سے تو پہچانتا ہے تو ان کو ان کے چہرے سے لپٹ کر مانگنا اور فرمایا

والذين إذا أنفقوا لم يسرفوا ولم يقتروا وكان بين ذلك قواما وقال

اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ اڑاتے ہیں اور نہ تنگی کرتے اور ہے اس کے بیچ سیدھی راہ پر اور فرمایا

تعالى وما خلقت الجن والإنس إلا ليعبدون ما أريد منهم من رزق وما

اور پیدا کیے جن اور آدمی میں نے اپنی بندگی کے کہ میں نہیں چاہتا ان سے روزی اور میں نہیں چاہتا کہ مجھ کو

أريد أن يطعمون وأما الأحاديث فتقدم معظمها في الباب السابق

کھلائیں اور باقی حدیثیں اس مضمون کی صدر میں پہلے دو باب میں اکثر گزر چکی ہیں اور مجموعہ ان حدیثوں کے جو ہے

وما لم يتقدم عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم

یہاں آئیں احادیث آپ ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال ليس الغنى عن كثرة العرض إنما الغنى غنى النفس متفق عليه العرض

فرمایا نہیں مال کی زیادتی سے دل کا غنی ہوتی ہے غنی نفس دل کے غنی ہونے سے ہوتی ہے متفق علیہ عرض

بفتح العين والراء هو المال وعن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما أن

مال اور

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قد أفلح من أسلم ورزق كفافا وقنعه

رسول خدا صلعم نے فرمایا جو مسلمان ہوا اور بقدر کفاف رزق پایا اور اللہ نے جو دیا اس پر اس کو قناعت بخشی

فقیری رکھو گے اور حاجت ۴

اللہ بما اتاہ رواہ مسلم وعن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ قال سألت

تو نہ لیا اور روایت کی یہ مسلم نے۔ ۱۲ اور روایت ہے حکیم بن حزام رضؓ سے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سألتہ فاعطانی ثم سألتہ

رسول اللہ صلعم سے پہلے سوال کیا آپ نے مجھ کو دیا پھر سوال کیا آپ پھر دے بیٹھے پھر اپنے سوال کیا

فاعطانی ثم قال یا حکیم ان ھذا المال خضر حلو فمن اخذہ بسخاوۃ

آپ نے پھر دیا پھر آپ نے فرمایا اے حکیم یہ مال سبز دلفریب ہے جو کوئی

نفس بورک لہ فیہ ومن اخذہ باشراف نفس لم یبارک لہ فیہ وکان

اس کو نفس کی خوشی سے لیتا ہے اس میں برکت کیا جاتی ہے اور جو کوئی نفس کی حرص سے حاصل کرتا ہے اس کے لئے برکت نہیں کی جاتی اور حریص

کالذی یاکل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلی فقال

اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو کھاتا ہے اور اسکا پیٹ نہیں بھرتا اور اونچا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے اچھا ہے کہا حکیم نے پس پھر

یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لا ارزأ احدا بعدک شیئا حتی افارق

یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو سچا نبی مبعوث کیا ہے میں کسی سے بعد آپ کے جب تک زندہ ہوں کسی سے کوئی چیز نہ لوں گا

الدنیا فکان ابو بکر رضی اللہ عنہ یدعو حکیما لیعطیہ العطاء فیابی

ابو بکرؓ نے اپنی خلافت میں حکیم کو بلایا تا کہ اوسکو عطیت کا حصہ دے اوس نے

ان یقبل منہ شیئا ثم ان عمر رضی اللہ عنہ دعاہ لیعطیہ فابی ان یقبلہ

قبول نہ کیا پھر عمرؓ نے اپنے زمانہ میں عطا کا حصہ دینے کو بلایا حکیم کو بلایا اوسنے انکار کیا

فقال یا معشر المسلمین اشھدکم علی حکیم انی اعرض علیہ حقہ الذی

پھر عمرؓ نے کہا اے مسلمانوں میں تم کو گواہ کرتا ہوں اسبات پر کہ میں حکیم کو

قسم اللہ لہ فی ھذا الفیء فیابی ان یاخذہ فلم یرزء حکیم احدا من الناس

عطیت سے جو حق تھا دے رہا ہوں اوسنے انکار کیا پس حکیم نے

بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی توفی متفق علیہ لم یرزأ بالہمز ثم زای ثم

رسول اللہ صلعم کے بعد اپنی زندگی میں کسی سے کچھ نہ لیا متفق علیہ۔ لم یرزأ بالہمز کے پھر زا کے پھر

ھمزۃ ای لم یاخذ من احد شیئا واصل الرزء النقصان ای لم ینقص احدا

ہمزہ کے یعنے نہیں لیا کسی سے کچھ اور اصل میں رزء کم کرنا ہے یعنے نہیں کم کیا کسی سے

شیئا بالاخذ منہ واشراف النفس تطلعہا وطمعہا بالشیء وسخاوۃ

کچھ ساتھ لینے کے اس سے اور اشراف نفس کا جھانکنا اسکا اور طمع کرنا اسکی کسی چیز کی وسخاوت

التفس هو عدم الاشراف الی الشیٔ والطمع فیہ والمبالاۃ بہ والشرہ ف
النفس وہ ہے کہ اوپر نہ جھانکے کسی چیز کی طرف اور طمع نہ کرے کسی چیز کی اور بے پروائی کرے اوس سے اور حرص کرنا اور
عن ابی بردۃ عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال خرجنا مع رسول
ابوبردہ سے روایت ہے کہ نقل کی اوسنے ابوموسی اشعری سے کہا ابوموسی نے کہ ایک غزوہ میں ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ ونحن ستۃ نفر بیننا بعیر نعتقبہ فنقبت
اللہ صلعم کے ساتھ نکلے اور ہم چھ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا کہ اوپر باری باری ہوتے تھے پس چلتے چلتے قدم
اقدامنا ونقبت قدمی وسقطت اظفاری فکنا نلف علی ارجلنا من الخرق
ہمارے ہوگئے اور پھٹے قدم تو ایسے زخمی ہوئے کہ پھٹ گئے ناخن پھر کرنے لگے ہم اپنے پاؤں پر زخمی ہونیکے باعث کپڑے کی دھجیاں لپیٹنے
فسمیت غزوۃ ذات الرقاع لما کنا نعصب علی ارجلنا من الخرق قال ابو
تھے اسلئے اس غزوہ کا نام ذات الرقاع رکھا گیا کہا ابو
بردۃ فحدث ابو موسی بھذا الحدیث ثم کرہ ذلک وقال ما کنت اصنع
بردہ نے کہ ابوموسی اس حدیث کو بیان کرکے پشیمان ہوا اور کہنے لگا کہ میں اسکو
بان اذکرہ قال کانہ کرہ ان یکون شیئا من عملہ افشاہ متفق علیہ و
کیونکر کیا کرتا کہا گویا کہ وہ اپنے عمل کو افشا کرنا مکروہ جانتا تھا۔ متفق علیہ ۔ اور روایت ہے
عن عمرو بن تغلب بفتح التاء المثناۃ فوق واسکان الغین المعجمۃ وکسر
عمرو بن تغلب تاء مثناۃ فوق کے فتحہ سے ساتھ غین معجمہ کے اوپر سے اور ساکن غین معجمہ اور کسرہ لام کے
اللام رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بمال او سبی فقسمہ فاعطی رجالا
کہ رسول اللہ صلعم کے پاس کچھ مال یا قیدی حاضر کئے گئے آپنے اسکو بانٹ دیا
وترک رجالا فبلغہ ان الذین ترک عتبوا فحمد اللہ ثم اثنی علیہ ثم
بعضوں کو دیا اور بعضوں کو نہ دیا پھر خبر ہوئی کہ جنکو نہیں دیا وے شکایت کرتے ہیں پھر آپنے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر
قال اما بعد فوللہ انی لاعطی الرجل وادع الرجل والذی ادع احب الی من
فرمایا اما بعد واللہ میں بعض کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا اور جنکو میں نہیں دیتا وے مجھے بہت پیارے ہیں
الذی اعطی ولکنی انما اعطی اقواما مما اری فی قلوبہم من الجزع والہلع
اوسے جنکو دیتا ہوں لیکن بعضوں کو اسلئے دیتا ہوں کہ اونکو دیکھتا ہوں کہ اونکے دل جزع و بیقراری کرتے ہیں اور صبر میں کچی ہیں
واکل اقواما الی ما جعل اللہ فی قلوبہم من الغنی والخیر منہم عمرو بن تغلب فواللہ
اور جنکے دل میں اللہ نے غنی اور بھلائی رکھی ہے اونکو میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ منجملہ اونکے عمرو بن تغلب ہے۔

مَا أَحَبَّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ وَإِنَّهُ لَمُتَّفَقٌ

کہا واللہ مجھے رسول اللہ صلعم کا یہ کلمہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے ۔ متفق روایت کی یہ بخاری نے

الْهَلَعُ هُوَ أَشَدُّ الْجَزَعِ وَقِيلَ الضَّجَرُ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

رنج سخت کہتے ہیں ۔ اور بعضوں نے کہا ضجر ہے اور حکیم بن حزام رضی سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ہاتھ دینے والا اوپر کا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے اور شروع کر

بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ

اسکو جو تو پالتا ہے اور بہتر خیرات صدقہ وہ ہے کہ بچا رہے پیچھے مالداری سے اور جو بچے سوال کرنے سے اللہ اسکو

وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلَفْظُ مُسْلِمٍ أَحْصَرُ

اور جو ظاہر کرتا ہے بے پروائی بے پروائی دیتا ہے اسکو اللہ متفق علیہ ہے یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم کے الفاظ مختصر ہیں

وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ

اور ابو عبدالرحمن معاویہ بن ابی سفیان رضی سے روایت ہے

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللَّهِ لَا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لپٹ کر مت سوال کرو واللہ

يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا فَأُبَارَكَ

تم میں سے کوئی آدمی مجھ سے سوال نہیں کرتا کہ سوال کے سبب اسکو کچھ میں سے دیا جائے اور میں اسکو دینا مکروہ جانوں پس اسمیں برکت نہ ہو

لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ

اسکو جو کچھ دیا جائے ۔ روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے ابی عبدالرحمن عوف بن مالک اشجعی رضی سے کہ ہم

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً أَوْ

آپ کے پاس تھے کو فرمایا نو یا آٹھ یا سات آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے

ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِيثَ

کہ آپ نے ہم کو فرمایا کیا تم رسول اللہ صلعم سے بیعت نہیں کرتے اور ہم تھے نئے

عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَايَعْنَاكَ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ فَبَسَطْنَا

بیعت کی اسی سے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے آپ سے بیعت کر لی ہے پھر فرمایا کیا تم بیعت نہیں کرتے ہم نے اپنے

أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوا

ہاتھ بڑھائے اور کہا یا رسول اللہ ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں اب ہم کس امر پر آپ سے بیعت کریں آپ نے فرمایا اس پر کہ تم

اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا والصلوات الخمس وتطیعوا واسر کلمۃ خفیۃ ولا

تسألوا الناس شیئا فلقد رأیت بعض أولئک النقر یسقط سوط أحدہم

فما یسأل أحدا یناولہ إیاہ رواہ مسلم وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما

أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزال المسألۃ بأحدکم حتی یلقی اللہ

تعالی ولیس فی وجہہ مزعۃ لحم متفق علیہ المزعۃ بضم المیم وإسکان الزای

وبالعین المہملۃ القطعۃ وعنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال وہو علی المنبر وذکر الصدقۃ والتعفف عن المسألۃ الید العلیا خیر

من الید السفلی والید العلیا ہی المنفقۃ والید السفلی ہی السائلۃ متفق

علیہ وعن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

من سأل الناس تکثرا فإنما یسأل جمرا فلیستقل أو لیستکثر رواہ

مسلم وعن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم إن المسألۃ کدیۃ یکدی بہا الرجل وجہہ إلا أن یسأل الرجل سلطانا

أو فی أمر لا بد منہ رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح

ونحوه وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

اور اسکے مثل اور ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم من اصابته فاقة فانزلها بالناس لم تسد فاقته ومن انزلها

جس شخص پر کوئی فاقہ آجاوے اور وہ لوگوں کے پاس اپنا فاقہ ظاہر کرے تو اسکا فاقہ رفع نہیں کیا جاتا ہے اور جو شخص

بالله فيوشك الله له برزق عاجل او آجل رواه ابو داود والترمذي و

اللہ کے پاس اپنا فاقہ ظاہر کرے تو اللہ تعالیٰ جلد ہی اسکو روزی عطا کرے گا یا دیر سے روزی عطا کرے گا اسکو ابو داود اور

قال حديث حسن صحيح يوشك بكسر الشين اي يسرع وعن ثوبان

ترمذی نے روایت کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے یوشک ساتھ کسرہ شین کے یعنے قریب ہے اور ثوبان

رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تكفل لي ان لا

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص میرے لئے اس امر کے ذمہ دار ہوتی کہ

يسأل الناس شيئا اتكفل له بالجنة فقلت انا فكان لا يسأل احدا

لوگوں سے کوئی شے نہ مانگیگا میں اوسکے لئے جنت کا ذمہ دار ہوں پس میں نے عرض کی میں پس ثوبان رضؓ کسی سے کوئی

شيئا رواه ابو داود باسناد صحيح وعن ابي بشر قبيصة بن المخارق رضي

شے نہ مانگتا تھا روایت کی یہ ابو داود نے اسناد صحیح سے۔ اور روایت ہے ابی بشر قبیصہ بن مخارق رضؓ سے

الله عنه قال تحملت حمالة فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم اسأله فيها

کہ میں ضامن ہوا میں ایک دیت کا کسی دیت کا پس آیا میں نبی صلعم کے پاس اس بابت سوال کرنے کے واسطے

فقال اقم حتى تاتينا الصدقة فنامر لك بها ثم قال يا قبيصة ان المسئلة

تو فرمایا ٹھہر یہاں تک کہ آوے ہمارے پاس صدقہ کہ ہم تیرے لئے حکم کردیں اسکے پھر فرمایا اے قبیصہ سوال کرنا

لا تحل الا لاحد ثلثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسئلة حتى

حلال نہیں مگر تین شخص کو ایک وہ شخص کہ ضامن ہوا دیت کا پس وہ شخص درست ہو اسکے لئے سوال یہانتک کہ پھر جاوے اس ضمان سے

يصيب قواما من عيش او قال سدادا من عيش ورجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسئلة

پھر ضمنی ہے سوال کرنے سے۔ دوسرا وہ جسکا مال کسی آفت سماوی یا ارضی سے ہلاک ہوگیا ہو تو اسکو بقدر رسوال کرنا حلال ہے

حتى يصيب قواما من عيش او قال سدادا من عيش ورجل اصابته

جسے اسکی معاش کا قوام ہو جاوے یا فرمایا دفع کرے گا تھا جی کو اور حاجت روا ہو بسبب اوسکے زندگانی میں تیسرا وہ جسکو

فاقة حتى يقول ثلثة من ذوي الحجا من قومه لقد اصابت فلانا فاقة فحلت

فاقہ آجاوے اور تین آدمی عقلمند اوسکی برادری کے کہہ دیں کہ فلانے کو فاقہ آگیا ہے اسکو بھی استدر

لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَمَا

سوال کرنا حلال ہے جس سے اوسکی معاش ٹھیک ہوجائے یا فرمایا درست کرے گذران کو ان تین شخص کے

سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتًا يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَمَالَةُ

سوا سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہے اسکے سو جو سوال کرکے کھاوے وہ حرام کھاتا ہے روایت کی اسکو مسلم نے اور حمالہ

بِفَتْحِ الْحَاءِ أَنْ يَقَعَ قِتَالٌ وَنَحْوُهُ بَيْنَ فَرِيقَيْنِ فَيُصْلِحُ إِنْسَانٌ بَيْنَهُمْ عَلٰى مَالٍ

طلے کے یہ کہ واقع ہو لڑائی اور مانند اسکے دو فریقوں میں تو اصلح کرے کوئی آدمی مال دیکر اپنے

يَتَحَمَّلُهُ وَيَلْتَزِمُهُ عَلٰى نَفْسِهِ فَالْجَائِحَةُ الْآفَةُ تُصِيبُ مَالَ الْإِنْسَانِ فَتُهْلِكُ الْعَوَامَّ

کو اوپر اسکو اور لازم کیا اسکو اپنے نفس پر اور جائحہ آفت ہے کہ آدمی کے مال کو ہلاک کر جاوے اور عوام

بِكَسْرِ الْقَافِ وَفَتْحِهَا هُوَ مَا يَقُومُ بِهِ أَمْرُ الْإِنْسَانِ مِنْ مَالٍ وَنَحْوِهِ وَالسِّدَادُ

ساتھ کسر قاف اور فتح اوسکے کے یہ وہ چیز ہے کہ قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حالت انسان کی مال اور مانند اوسکے کے اور سداد ساتھ کسر

بِكَسْرِ السِّينِ مَا يَسُدُّ حَاجَةَ الْمَعُوزِ وَيَكْفِيهِ وَالْفَاقَةُ الْفَقْرُ وَالْحِجَى الْعَقْلُ وَعَنْ

سین کے وہ جو حاجت محتاج کی کرے پوری اور کفایت کرے اسکی اور فاقہ فقر ہے اور حجی عقل ہے اور

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں

الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ

وہ مسکین جو پھرتا ہے لوگوں پر ایک دو لقمہ اور ایک

وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ

دو خرما اسے پھیرے دیوے پھرتا ہے لیکن مسکین وہ ہے جسکے پاس مال نہ ہو اور نہ لوگوں کو اوسکا حال معلوم ہو

فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلَ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ اوپر صدقہ کیا جاوے اور نہ اوٹھ کر لوگوں سے سوال کرے متفق علیہ

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُونَ فِي جَوَازِ الْأَخْذِ مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ

باب اٹھاونواں بغیر سوال اور بغیر حرص کرنے کے کوئی اگر کچھ دے اوسکے لینے کے

وَلَا تَطَلُّعٍ عَلَيْهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

جواز کے بیان میں روایت ہے سالم بن عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہ نقل کی اوسنے اپنے باپ عبد اللہ بن

عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمر رضہ سے اوسنے نقل کی حضرت عمر رضہ سے کہا حضرت عمر رضہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يعطيني العطاء فأقول أعطه من هو أفقر إليه مني فقال خذه إذا جاءك

کچھ عطا فرماتے تھے میں عرض کرتا تھا کہ آپ ایسے شخص کو دیں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو آپ نے فرمایا کہ جب تجھے بدون

من غير أن تسأل شيئا وأنت غير مشرف ولا سائل فخذه فتموله أو تصدق

سوال کئے یہ مال ملے تو لے لیا کر اور اس کو اپنا مال بنا لے یا پھر اگر چاہے تو خیرات کر دے اور اگر نہیں

به وما لا فلا تتبعه نفسك فقال سالم فكان

لیتا ہے تو اپنے نفس کو اس کی طلب میں مشغول مت کر سالم نے

عبد الله لا يسأل أحدا شيئا ولا يرد شيئا أعطيه متفق عليه مشرف

کہا عبداللہ کسی سے کچھ مانگتے نہ تھے اور اگر بدون سوال کے کوئی چیز دیدیتا تو اس کو بھی رد نہ کرتے متفق علیہ شرف

بالتشديد المجهة أي مستطلع إليه

بالتشدید المجہۃ یعنی منتظر الیہ

الباب الثاني والخمسون في الحث على الأكل من عمل يده

باب بوسواں محنت کی کمائی سے کھانے کے بیان میں

وفي التنفير بالغ عن السؤال والتعرض للإعطاء قال الله تعالى فإذا قضيت

اور سوال اور رکھیات بلفظ سے بچنے کی ترغیب میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب

الصلوة فانتشروا في الأرض وابتغوا من فضل الله وعن أبي

نماز ادا کر چکو تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے رزق طلب کرو

عبد الله الزبير بن العوام رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

عبداللہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم لأن يأخذ أحدكم أحبله ثم يأتي الجبل فيأتي بحزمة من حطب

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں کوئی اپنی رسی لیکر پہاڑ پر جائے

على ظهره فيبيعها فيكف الله بها وجهه خير له من أن يسأل الناس

لکڑی کا بوجھ اپنی پشت پر لاد کر لائے اور اس کو فروخت کرے پس اللہ تعالیٰ اس کے سوال کی وجہ سے اس کا چہرہ

أعطوه أو منعوه رواه البخاري وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال

لوگوں سے سوال کرنے سے محفوظ رکھے خواہ لوگ اس کو دیں یا نہ دیں رواہ بخاری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا

رسول الله صلى الله عليه وسلم لأن يحتطب أحدكم حزمة على ظهره خير له

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا اپنی پشت پر لکڑی کا بوجھ اٹھا کر لانا (بہتر ہے)

مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ اَحَدًا فَیُعْطِیَهٗ اَوْ یَمْنَعَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی

کہ کسی سے سوال کرے وہ اوسکو کچھ دیدے یا نہ دے متفق علیہ۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ نقل کی اوسنے نبی صلے اللہ علیہ

اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ دَاوٗدُ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ رَوَاهُ

علیہ وسلم سے کہ داؤد علیہ السلام اپنے سے نہ کھاتے تھے مگر اپنی ہی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ نقل روایت کی یہ

الْبُخَارِیُّ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ زَکَرِیَّا

بخاری نے۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زکریا

عَلَیْهِ السَّلَامُ نَجَّارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ رَضِیَ اللّٰهُ

علیہ السلام بڑھئی کا کام کیا کرتے تھے یہ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور مقدام بن معدی کرب رضہ سے روایت ہے

عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ اَنْ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کھایا کسی نے کوئی طعام اس سے بہتر

یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدَیْهِ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ

کہ کھائے اپنے ہاتھ کی کمائی سے کہ بے شک داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے

مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

کھایا کرتے تھے۔ روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ السَّتُّوْنَ فِی الْکَرَمِ وَالْجُوْدِ وَالْاِنْفَاقِ فِیْ وُجُوْهِ الْخَیْرِ

ساٹھواں باب بخشش اور سخا اور بھلائی میں اللہ تعالےٰ

ثِقَةً بِاللّٰهِ تَعَالٰی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ وَقَالَ

کے خرچ کرنے کے بیان میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اور تم جو مال خرچ کرتے ہو وہ اوسکا عوض دیتا ہے اور

تَعَالٰی وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِکُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ

فرمایا ہے اور جو مال تم خرچ کرو گے سو تمہارے نفسوں کیلئے ہے اور تم نہیں خرچ کرتے مگر اللہ تعالیٰ کی خوشی طلب کرنے کو

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰی مَا تُنْفِقُوْا

اور جو مال تم خرچ کرو گے تم کو پورا دیا جائیگا اور تم پر ظلم نہ کیا جائیگا اور فرمایا اور تم جو مال

مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ

خرچ کرو گے اللہ اوسکو جانتا ہے اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ

صلعم نے فرمایا کہ حسد نہیں کرو دو شخص پر ایک وہ شخص جسکو اللہ تعالےٰ نے

مال دیا ہے اور اوسکو حق میں

عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِى الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِىْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا مُتَّفَقٌ

اور جو کہ اس کی تعریف کی ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت و علم دیا ہو وہ اسکے موافق حکم کرتا ہے اور لوگوں کو تعلیم کرتا ہے متفق

عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ يَنْبَغِىْ اَنْ لَّا يَغْبِطَ اَحَدٌ اَحَدًا اِلَّا عَلٰى هَاتَيْنِ الْخَصْلَتَيْنِ وَ

علیہ۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ کسی کو لائق نہیں کہ کسی پر حسد کرے مگر اگر کوئی ہو تو ان دو خصلتوں پر کرنا لائق ہے اور

عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ

اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں ایک کون ہے جس کو وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا ہو۔

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ

لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں کوئی نہیں مگر اوسکو اپنا مال زیادہ پیارا ہے آپ نے فرمایا اوسکا مال وہ ہے جو اوسنے آگے بھیجدیا

وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَعَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور وارث کا مال اسنے جو پیچھے چھوڑا۔ روایت کی بخاری نے اور عدی بن حاتم رضہ سے روایت ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ سے بچو اگر چہ کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

علیہ اور روایت ہے جابر رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی کوئی چیز

وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

نہیں نہیں کی کہ آپ نے دو سنو کہا ہو۔ متفق علیہ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَّوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن نہیں چڑھتا۔ کہ بندوں

مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْاٰخَرُ

دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ایک کہتا ہے کہ یا اللہ اسنے راہ میں خرچ کرنے والے کو مال خرچ ہونے کی جگہ اور دوسرا کہتا ہے

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

یا اللہ بخیل کے مال کو تلف کر متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ يُنْفَقْ عَلَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے خرچ کر اے بیٹے آدم کے تجھ پر خرچ کیا جائیگا متفق علیہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے کہ ایک آدمی نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرأ السلام
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا اسلام بہتر ہے فرمایا یہ کہ تو کھانا کھلائے اور واقف
علی من عرفت ومن لم تعرف متفق علیہ وعنہ قال قال رسول اللہ
ناواقف کو السلام علیکم کہا کرے متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اربعون خصلۃ اعلاھا منیحۃ العنز ما من عامل یعمل
صلے نے فرمایا ہے کہ چالیس خصلتیں ہیں سچی اور بڑی کسی شخص کو بکری کا دینا ہے کہ اسکا دودھ پیوے پھر واپس کر دے
بخصلۃ منھا رجاء ثوابھا وتصدیق موعودھا الا ادخلہ اللہ بھا
کوئی ایک خصلت ہیں سے ان چالیس خصلتوں میں سے ثواب کی امید پر اور وعدے کو سچا جان کر کرے
الجنۃ رواہ البخاری وقد سبق بیان ھذا الحدیث فی باب کثرۃ
تو اللہ اوسکو بہشت میں داخل کریگا روایت کی یہ بخاری نے اور سبق گذر چکا بیان اس حدیث کا باب بیان
طرق الخیر وعن ابی امامۃ صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ قال
کثرت طرق خیر کے اور ابو امامہ صدی بن عجلان رض سے روایت ہے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن آدم انک ان تبذل الفضل خیر
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے ابن آدم اگر تو اپنے مال میں سے زیادہ کو نیکی کے راہ میں خرچ کرے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے
لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف وابدأ بمن تعول والید العلیا
اور اگر تو اوسکو بند کر کے رکھے تو یہ تیرے حق میں برا ہے فقر اور پہلے ہو کہ تو بار کرے تو خیر کے عیال میں اور اوپر کا ہاتھ نیچے والے
خیر من الید السفلی رواہ مسلم وعن انس رضی اللہ عنہ قال ما سئل
ہاتھ سے بہتر ہے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے انس رض سے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاسلام شیئا الا اعطاہ ولقد جاءہ
رسول اللہ صلعم سے اسلام پر کوئی شے سوال نہیں کی گئی مگر اپنے عطا ہی کی ہے اور ایک آدمی آپکے پاس
رجل فاعطاہ غنما بین جبلین فرجع الی قومہ فقال یا قوم اسلموا فان
گیا آپنے اوسکو اسقدر بکری عطا کی کہ درمیان دو پہاڑ کے آسکیں پس وہ اپنی قوم میں گیا اور اونکو کہا کہ اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ
محمدا یعطی عطاء من لا یخشی الفقر وان کان الرجل لیسلم ما یرید
کہ محمد صلعم اوس قسم کی عطا کرتے ہے جسکو فقر کا کچھ خوف نہیں ہوتا اور بیشک آدمی ایسے تھے کہ دنیا کی خواہش کے لئے
الا الدنیا فما یلبث الا یسیرا حتی یکون الاسلام احب الیہ من الدنیا
مسلمان ہوتے تھے تھوڑی دیر میں ایسے ہو جایا کرتے تھے کہ اسلام اونکو دنیا

وما عليها رواه مسلم وعن عمر رضي الله عنه قال قسم رسول الله صلى
اور دنیا کی چیزوں سے زیادہ محبوب ہو جایا کرتا تھا۔ روایت کی اسے مسلم نے اور روایت ہے حضرت عمر رضی سے کہا کہ رسول اللہ صلے
الله عليه وسلم قسما فقلت والله يا رسول الله لغير هؤلاء كانوا احق به
اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا پیشتر اس کے اور میں نے یا رسول اللہ بخدا تو اپنے اس مال کے لیے ان لوگوں سے زیادہ مستحق تھے
منهم قال انهم خيروني بين ان يسئلوني بالفحش او يبخلوني فلست
اپنے فرمایا انہوں نے مجھے اختیار دیا درمیان اس کے سوال کریں مجھ سے ساتھ زیادتی اور فحش کے یا مجھے بخل سے نسبت کریں اور میں
بباخل رواه مسلم وعن جبير بن مطعم رضي الله عنه انه قال بينما
بخیل نہیں۔ روایت کی اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے جبیر بن مطعم رضی سے کہا اس نے کہ جب
هو يسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مقفله من حنين فعلقه
رسول اللہ صلعم حنین سے واپس آتے تھے میں آپ کے ہمراہ کہ اعرابیوں نے آپ کو گھیر کر روک لیا
الاعراب يسئلونه حتى اضطروه الى سمرة فخطفت رداءه فوقف النبي صلى الله
اپنے کو مانگتے تھے آپ کو انہوں نے یہاں تک کیا کہ ہم کیکر کے درخت کی طرف لاچار کر دیا پس کیکر نے چادر مبارک کی آپ کی پشت سے کھینچ لی
عليه وسلم فقال اعطوني ردائي فلو كان لي عدد هذه العضاه نعما لقسمته
اور آپ نے فرمایا مجھ کو میری چادر تو دو اگر اس جنگل کے کیکروں کی تعداد برابر اونٹ ہوتے تب بھی میں تم کو بانٹ دیتا اور تم
بيننا كم ثم لا تجدوني بخيلا ولا كذابا ولا جبانا رواه البخاري مقفله
مجھ کو بخیل اور جھوٹا اور نامرد نہ پاتے روایت کی یہ بخاری نے بقفل جیم حالت نون ضمہ
اتى في حمار وجوعه السمرة شجر العضاه شيخ له شوك وعن ابي هريرة
آئے کے سمرہ کیکر کا درخت ہے جسکے کانٹے ہوتے ہیں۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما نقصت صدقة من
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مال کو ناقص نہیں کرتا
قال وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله عز وجل
اور فرمایا کہ نہیں زیادہ کرتا اللہ تعالیٰ بندے کو بخشنے سے مگر عزت اور نہیں تواضع کرتا کوئی واسطے اللہ تعالیٰ کے مگر بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو
رواه مسلم وعن ابي كبشة عمرو بن سعد الانماري رضي الله عنه انه سمع
مسلم نے۔ اور ابو کبشہ عمرو بن سعد انماری سے روایت ہے اس نے
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ثلثة اقسم عليهن واحدثكم حديثا
رسول اللہ صلعم کو سنا کہ فرماتے تھے تین چیزیں ہیں میں قسم کھاتا ہوں اور تم کو بات سناتا ہوں۔

فاحفظوه ما نقص مال عبد من صدقة ولا ظلم عبد مظلمة صبر
تم اوسکو یاد کرو بندہ کا مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا اور نہیں بندہ پر ظلم کیا جاتے اور وہ اوسپر صبر کرے
عليها الا زاده الله عزا ولا فتح عبد باب مسئلة الا فتح الله عليه بابا
اللہ اوسکی عزت بڑھا دیتا ہے اور کوئی آدمی اپنے پر دروازہ سوال کا نہیں کھولتا مگر اللہ تعالے اوسپر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے
فقر او كلمة نحوها واحد ثكم حديثا فاحفظوه قال انما الدنيا لاربعة نفر
یا اوسکی مثل کوئی کلمہ اپنے فرمایا اور میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں تم اوسکو یاد رکھو دنیا چار آدمی کے لئے ہے
عبد رزقه الله مالا وعلما فهو يتقي فيه ربه ويصل فيه رحمه ويعلم
ایک وہ آدمی جسکو خدا تعالے نے مال اور علم عطا کیا ہے وہ اپنے رب سے ڈرتا ہے اور اوسمیں قرابتیوں کے حق ادا کرتا ہے اور دیا کرتا ہے
لله فيه حقا فهذا بافضل المنازل وعبد رزقه الله علما ولم يرزقه
اللہ تعالیٰ کا حق اوسمیں پہچانتا ہے یہ بہت فضیلت والا مرتبہ ہے دوسرا وہ آدمی ہے جسکو اللہ تعالے نے علم دیا ہے
مالا فهو صادق النية يقول لو ان لي مالا لعملت فيه بعمل فلان فهو نيته
مال نہیں دیا اور اوسکی نیت صادق ہے کہتا ہے اگر مجھ مال ہوتا تو فلانے شخص کیطرح مال کو صرف کرتا اور اوس جیسے عمل کرتا
فاجرهما سواء وعبد رزقه الله مالا ولم يرزقه علما فهو يخبط في ماله
یہ دونوں اجر میں برابر ہیں تیسرا وہ آدمی ہے جسکو خدا تعالے نے مال دیا ہے علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں بغیر علم کے غلطی کرتا ہے
بغير علم لا يتقي فيه ربه ولا يصل فيه رحمه ولا يعلم لله حقا فهذا بابا
اوسمیں اپنے رب سے کچھ نہیں ڈرتا اور نہ قرابتیوں سے ملاپ کرتا ہے اور نہ اوسمیں کچھ اللہ تعالیٰ کا حق پہچانتا ہے یہ شخص برترین
خبث المنازل وعبد لم يرزقه مالا ولا علما فهو يقول لو ان لي مالا لعملت
مرتبہ میں ہے چوتھا وہ آدمی ہے جسکو خدا تعالے نے نہ مال دیا ہے اور نہ علم اور کہتا ہے کہ اگر مجھے مال ملتا تو میں فلانے شخص
فيه بعمل فلان فهو نيته فوزرهما سواء رواه الترمذي وقال حديث
کی مثل عمل کرتا اور عیش و آرائش بھی بہت کرتا یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں روایت کی اوسکو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن
حسن صحيح وعن عائشة رضي الله عنها انهم ذبحوا شاة فقال النبي
صحیح ہے اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ اوہوں نے ایک بکری ذبح کرکے تقسیم کی نبی
صلى الله عليه وسلم ما بقي منها قالت ما بقي منها الا كتفها قال بقي كلها غير
صلعم نے فرمایا اوسمیں سے کیا باقی ہے عائشہ رضہ کہتی ہیں میں نے کہا اوسمیں سے ایک بازو باقی ہے آپ نے فرمایا سب باقی ہے مگر
كتفها رواه الترمذي وقال حديث صحيح ومعناه تصدقوا بها كلها فبقيت
ایک بازو روایت کی اوسکو ترمذی نے اور کہا حدیث صحیح ہے اور معنے اسکے یہ ہیں کہ صدقہ کیا اوہوں نے اسکو مگر شانہ اسکے کو پس فرمایا

بقيت لنا في الآخرة الا بقيتها وعن اسماء بنت ابي بكر رضي
اتی ہے فقط بما بعد آخرت میں کچھ نہ رہا سکا اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر رضی سے
الله عنهما قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لا توكي فيوكى
اللہ عنہما کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ تو بند مت کر مت روک
عليك وفي رواية انفقي او انضحي وانفحي ولا تحصي فيحصي عليك وعاء
اور ایک روایت میں کہ تو خرچ کر اور خرچ کر اور نثار کر کچھ نہ شمار کیا جائیگا ورنہ اور حساب لگا کر تجھ پر بند کیا جائیگا
فتوعي فيوعي الله عليك متفق عليه وانفحي بالحاء المهملة وهو بمعنى انفقي
تو بھی بند کر دیا جائے گا تجھ پر بند کر دیا جائے گا متفق علیہ اور انفحی حاء مہملہ کے ساتھ ہے اور وہ بمعنی انفقی کے ہے
وكذلك انضحي وعن ابي هريرة رضي الله عنه انه سمع رسول الله صلى
اور اسی طرح انضحی اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ اس نے سنا کہ رسول اللہ صلعم
الله عليه وسلم يقول مثل البخيل والمنفق كمثل رجلين عليهما جبتان
اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اور منفق کی ایسی مثال ہے جیسے دو آدمی ہوں ان دونوں پر سینہ سے گردن تک دو کرتے
او جبتان من حديد من ثديهما الى تراقيهما فاما المنفق فلا ينفق الا
اور گردن تک لوہے کی ہوں جو خرچ کرنیوالا ہے جب خرچ کرتا ہے تو
سبغت او وفرت على جلده حتى تخفي بنانه وتعفو اثره واما البخيل فلا
اسکے اوپر وہ فراخ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اوڑھ لیتا ہے اور اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ اسکے قدموں کی انگلیوں کو چھپا لیتی ہے
يريد ان ينفق شيئا الا لزقت كل حلقة مكانها فهو يوسعها فلا تتسع
اور اسکے نشان کو چھپا لیتی ہے اور جب خرچ کرنے کا ہر حلقہ اپنے جگہ میں چمٹ جاتا ہے وہ اسکو وسیع کرتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا
متفق عليه والجبة الدرع ومعناه ان المنفق كلما انفق سبغت فطالت
متفق علیہ اور جبہ زرہ ہے اور معنے اسکے کہ خرچ کرنیوالے کا جب خرچ کرنا ہے فراخ ہو جاتا ہے اور لمبا ہو جاتا ہے
حتى تجن وراءه ويخفي اثره مشيه خطواته وعنه قال قال
یہاں تک کہ ڈھانپتا ہے اور چھپا دیتا ہے پاؤں اسکے خطوات اور قدموں کو اور اسی سے روایت ہے
رسول الله صلى الله عليه وسلم من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص حلال کمائی میں سے برابر کھجور کے صدقہ کرے اور
ولا يقبل الله الا الطيب فان الله يقبلها بيمينه ثم يربيها لصاحبها
خدا تو حلال کمائی کے سوا اور صدقہ قبول نہیں کرتا پھر خدا تعالیٰ اس صدقہ کو اپنے داہنے ہاتھ سے قبول فرماتا ہے پھر اس صدقہ کو

كما يرى أحدكم فلوه حتى تكون مثل الجبل متفق عليه الفلو بفتح الفاء

جیسا تم میں سے کوئی اپنا بچھیرا پالتا ہے یہاں تک کہ وہ صحت و پہلوانی میں پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے متفق علیہ۔ فلو ساتھ فتحہ فاء

وضم اللام وتشديد الواو ويقال أيضا بكسر الفاء وإسكان اللام وتخفيف

اور ضمہ لام اور تشدید واو کے اور کہا جاتا ہے کسرہ فا اور سکون لام اور تخفیف

الواو وهو المهر وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا رجل

واو کے اور وہ نر بچھیرا ہے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی

يمشي بفلاة من الأرض فسمع صوتا في سحابة اسق حديقة فلان

چلا جا رہا تھا ایک بڑی میں سے آواز فلاں کی بغیر کے باغ کو سیراب کر

فنحى ذلك السحاب فأفرغ ماءه في حرة فإذا شرجة من تلك الشراج

پس وہ بادل ایک طرف کو جھک پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین میں اوندھا دیا تو ایک بھیل وہاں کی چھیلوں سے

قد استوعبت ذلك الماء كله فتتبع الماء فإذا رجل قائم في حديقته

اور وہ پانی سے لبالب بھر گئی وہ شخص پیچھے پانی کے چلا دیکھے کیا تو اچانک وہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا پانی کو اپنے

يحول الماء بمسحاته فقال له يا عبد الله ما اسمك قال فلان للاسم

پاہ دے رہا ہے ادھر اور ادھر کر رہا ہے سوداگر نے باغ والے مرد سے پوچھا کہ اے خدا کے بندے تیرا نام کیا ہے اس نے کہا کہ فلاں نام ہے

الذي سمع في السحابة فقال له يا عبد الله لم تسألني عن اسمي فقال إني

وہی نام جو بدلی میں سنا تھا سوداگر نے اس سے کہا کہ اے خدا کے بندے تو نے مجھ سے میرا نام کیوں پوچھا اس نے کہا میں نے

سمعت صوتا في السحاب الذي هذا ماؤه يقول اسق حديقة فلان

اوس بدلی میں آواز سنی تھی جس کا یہ پانی ہے کوئی کہتا ہے کہ سیراب کر فلاں کے باغ کو

لاسمك فما تصنع فيها فقال أما إذ قلت هذا فإني أنظر إلى ما يخرج منها

تیرا نام سو تو اس باغ میں اس تیرے احسان کی کس طرح شکر گزاری کرتا ہے کہا جب تو نے کہا ہے تو سنئے میں اندازہ کرتا ہوں

فأتصدق بثلثه وآكل أنا وعيالي ثلثا وأرد فيها ثلثه رواه مسلم

سو اس کی ایک تہائی خیرات کرتا ہوں اور ایک تہائی میرے گھر کے لوگ اور میں کھاتا ہوں اور ایک تہائی اس باغ کی مرمت میں پھر کرتا ہوں

الحرة الأرض الملبسة حجارة سوداء والشرجة بفتح الشينين المعجمتين وإسكان

حرہ وہ زمین ہے جس میں سیاہ رنگ کے پتھر ہوں اور شرجہ ساتھ فتحہ دونوں شین نقطہ والے اور سکون

الراء وبالجيم هي مسيل الماء

راء کے اور ساتھ جیم کے وہ رود ہے یا نالہ

اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالسِّتُّوْنَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْبُخْلِ وَالشُّحِّ

باب اکسٹھواں بخل اور حرص سے منع کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُيَسِّرُهٗ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور لیکن جو بخل کرے اور بے پروا بنے اور جھٹلائے بھلائی کو تو ہم اس کو سہل کر دیں گے دوزخ کا عذاب

لِلْعُسْرٰی وَمَا يُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗ اِذَا تَرَدّٰی وَقَالَ تَعَالٰی وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ

تیار کرنے میں اور نہ کام آئے اس کو اس کا مال جب وہ گڑھے میں گرے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جو کوئی بچایا گیا حرص اپنے جی کی سو

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَقَدْ مَرَّ جُمْلَةٌ مِّنْهَا فِی الْبَابِ

یہی ہیں مراد کو پہنچنے والے لیکن احادیث پس اول میں سے کچھ گزر چکا ہے باب میں

السَّابِقِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گذر چکے ہیں اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ

فرمایا بچو ظلم کرنے سے پھر جاؤ گے تم ظلمت والے دن قیامت کے اور بچو حرص سے پھر جاؤ گے حرص کے

اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰی اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ

تمہیں لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے ہلاک کر دیا اس نے کہ خونریزی کی ملک حرمات کو حلال سمجھنے پر آمادہ کر دیا روایت کی یہ مسلم نے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالسِّتُّوْنَ فِی الْاِيْثَارِ وَالْمُوَاسَاةِ

باب ساٹھواں ایثار اور مواسات کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَقَالَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اپنے نفسوں پر مقدم رکھتے ہیں اگرچہ آپ کو ہو بھوکا اور حاجت مند اور فرمایا

تَعَالٰی وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

اور کہا تعریف کرتے ہیں اللہ کی محبت پر یتیم اور مسکین اور قیدی کو اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ مَجْهُوْدٌ

کہا کہ ایک آدمی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ میں مفلس ہو گیا ہوں

فَاَرْسَلَ اِلٰی بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا

پھر بھیجا آپ نے بعض بیبیوں کے پاس سے تو کہا اس عورت نے نہیں قسم اس ذات کی جس نے بھیجا آپ کو سچا کہ نہیں میرے پاس

مَآءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ

پانی کے سوا پھر بھیجا دوسری عورت کے پاس اس نے بھی ایسا ہی جواب دیا یہاں تک کہ تمام عورتوں نے ایسا ہی جواب دیا

فقال الذی بعثک بالحق ما عندنا الا قال من یضیف هذه اللیلة

قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو سچا ہی کیا ہے ہمارے پاس کھانا کے سوا کچھ نہیں آپ نے فرمایا کوئی ہے جو

فقال رجل من الانصار انا یا رسول الله فانطلق به الی رحله فقال لامرأته

اس شخص کے گھر میں مہمانی کرتا ہے ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ صلعم میں کروں گا اور لے گیا اپنے مکان میں اور اپنی عورت سے کہا

اکرمی ضیف رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی روایة قال لامرأته هل

کہ رسول اللہ صلعم کی مہمانی کا اکرام و تعظیم کر۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اوسنے عورت کو کہا کہ تیرے

عندک شیء قالت لا الا قوت صبیانی قال فعللیهم بشیء واذا ارادوا

پاس کچھ ہے عورت نے کہا کہ لڑکوں کھانے کی قوت کے سوا کچھ نہیں اوسنے عورت کو کہا کہ لڑکوں کو کسی بہانے سے سلا دے اور جب

العشاء فنومیهم واذا دخل ضیفنا فاطفی السراج واریه انا نأکل فقعدوا

کھانا مانگے تو چراغ گل کر دے اور ظاہر کر کہ تو بھی معلوم ہو کہ ہم کھانا کھاتے ہیں

واکل الضیف وباتا طاویین فلما اصبح غدا علی النبی صلی الله علیه وسلم

اور مہمان نے کھانا کھایا اور میاں بیوی دونوں رات کو بھوکے ہی رہے صبح ہوئی تو وہ نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے

فقال لقد عجب الله من صنیعکما اللیلة متفق علیه وعنه قال قال رسول

اوسکو فرمایا کہ خدا تم سے خوش ہوا بھی اللہ تمہارے کام سے جو تم دونوں نے مہمان کے ساتھ کیا ہے تعجب کیا متفق علیہ اور اسی کی روایت ہے کہ رسول

الله صلی الله علیه وسلم طعام الاثنین کافی الثلثة وطعام الثلثة کافی

اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ دو آدمی کا کھانا تین کو کافی ہے اور تین آدمی کا کھانا

الاربعة متفق علیه وفی روایة لمسلم عن جابر رضی الله عنه عن النبی

چار کو کافی ہے متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی

صلی الله علیه وسلم قال طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی

صلعم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا

الاربعة وطعام الاربعة یکفی الثمانیة وعن ابی سعید الخدری رضی

چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ

عنه قال بینما نحن فی سفر مع النبی صلی الله علیه وسلم اذ جاءه رجل

عنہ سے کہا کہ ہم نبی صلعم کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک مرد

علی راحلة له فجعل یصرف بصره یمینا وشمالا فقال رسول الله صلی

اونٹنی پر سوار ہو کے پاس آیا اور دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا رسول اللہ صلعم

۱۲۳۷

اللہ علیہ وسلم من کان معہ فضل ظھر فلیعد بہ علی من لا ظھر لہ و

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس سواری زائد ہو وہ اسکو دیدے جسکے پاس سواری نہیں اور

من کان لہ فضل من زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ فذکر من

جسکے پاس زاد فاضل ہو وہ اوسکو دیدے جسکے پاس زاد نہ ہو پس آپ نے اسی طرح سب قسم کے

اصناف المال حتی رأینا انہ لا حق لاحد منا فی فضل رواہ مسلم وعن

مال کا ذکر کیا اور ایسا ہی فرمایا حتی کہ ہمنے سمجھا کہ زائد مال میں ہمارا حق کچھ نہیں رہا روایت کی اسکو مسلم نے اور روایت ہے

سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ ان امرأۃ جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چادر لائی

ببردۃ قالت نسجتہا بیدی لاکسوکہا فاخذ النبی صلی اللہ علیہ و

بنا ہوا تھا اس میں عائشہ اور کہا کہ یہ چادر میں نے اپنے ہاتھ سے بنی ہے آپکے پہننے کیلئے پس وہ چادر لیکر طور سے لے لی

سلم محتاجا الیہا فخرج الینا وانہا ازارہ فقال فلان اکسنیہا ما احسنہا فقال

تو آپ اوسکے محتاج تھے پس آپ ہمارے پاس نکل کر آئے اور وہی پہنے ہوئے تھے اور کہا کہ یہ چادر بہت خوب ہے آپ نے

نعم فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس ثم رجع فطواہا ثم ارسل

اچھا کہا پس نبی صلعم مجلس میں بیٹھ کر پھر واپس تشریف لیگئے اور وہ چادر لپیٹ کر اوس شخص کے پاس

بہا الیہ فقال لہ القوم ما احسنت بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم محتاجا

بھیجدی لوگوں نے اوسکو کہا تونے اچھا نہ کیا نبی صلعم نے محتاج کے طور پر یہ چادر لی تھی

الیہا ثم سألتہ وعلمت انہ لا یرد سائلا فقال انی واللہ ما سألتہ لالبس

پھر تونے آپسے سوال کیا اور تو جانتا تھا کہ آپ سائل کو رد نہیں کیا کرتے اوسنے کہا مجھے قسم ہے کہ میں نے یہ چادر پہننے کو نہیں لی

لبسہا انما سألتہ لتکون کفنی فقال سہل فکان کفنہ رواہ البخاری و

بلکہ اسلئے لی ہے کہ یہ چادر میرا کفن ہو سہل نے کہا چادر اوسکا کفن ہوئی روایت کی اسکو بخاری نے اور

عن ابی موسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

ابو موسی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الاشعریین اذا ارملوا فی الغزو او قل طعام عیالہم بالمدینۃ جمعوا

کہ اشعری لوگ جب غزوہ میں اونکا زاد قریب الاختتام ہو جاتا ہے یا مدینہ میں اونکے عیال کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ

ما کان عندہم فی ثوب واحد ثم اقتسموہ بینہم فی اناء واحد بالسویۃ

اونکے پاس موجود ہوتا ہے سب کو ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں پھر آپس میں ایک برتن سے برابر بانٹ لیتے ہیں

هو وانا منهم متفق عليه ارملوا قدح مرادهم او قارب الفراغ

وہ اور میں ان میں سے ہوں اور اس نے ہوں متفق علیہ ارملوا یعنے انکا کھانا پینا قریب ہوا یا قریب ہوا ختم ہونے پر

الثالث والسنون في المنافسين في امور الاخرة و

اور تیسرا ادب رغبت کرنے والوں میں رغبت اور مقابلہ کرنے والوں میں آخرت کے کاموں میں

الاخ رسالتہ ترك به قال الله تعالى وفي ذلك فليتنافس

اسکی رسالت کو ترک کیا بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اسمیں رغبت کرنیوالے

المتنافسون وعن سهل بن سعد رضي الله عنه ان رسول الله صلى

رغبت کرنیوالے ہیں اور روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم اتي بشراب فشرب منه وعن يمينه غلام وعن يساره الاشياخ

اللہ علیہ وسلم کی پاس کچھ پینے کو حاضر کیا گیا آپنے کچھ نوش فرمایا اور آپکے داہنی طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف کئی بڈھے تھے

فقال للغلام اتاذن لي ان اعطي هؤلاء فقال الغلام لا والله يا رسول الله

پھر آپنے لڑکے کو کہا کہ تو مجھے اون لڑکوں کو دیدے کہ میں یہ اکابرین کو دیدوں لڑکے نے کہا نہیں مجھے قسم ہے

لا اوثر بنصيبي منك احدا فتله رسول الله صلى الله عليه وسلم في يده

میں اپنا حصہ جو آپکے بچے عطا ہو کسیکو نہ دونگا پس رسول اللہ صلعم نے برتن کو اسکے ہاتھ میں رکھدیا اسکے بانٹنا میں

متفق عليه تله بالتاء المثناة فوق اي وهذا الغلام هو ابن عباس

متفق علیہ تلہ ساتھ تا دو نقطہ والے کے اوپر سے یعنے رکھا اسکو اور یہ لڑکا ابن عباس رضہ ہے

رضي الله عنهما وعن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم

اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ صلعم نے

قال بينا ايوب عليه السلام يغتسل عريانا فخر عليه رجل جراد من

فرمایا کہ ایوب علیہ السلام ننگے غسل کر رہے تھے کہ ناگاہ ٹڈیوں کی جماعت گر پڑی

ذهب فجعل ايوب يحتثي في ثوبه فناداه ربه عز وجل يا ايوب الم اكن

ایوب نے اوسکو اپنے کپڑے میں اوٹھانا شروع کر دیا خدا تعالیٰ نے اوسکو ندا کی کہ اے ایوب کیا

اغنيتك عما ترى قال بلى وعزتك ولكن لا غنى بي عن

تجھ کو اس سے غنی نہیں کیا تھا ایوب نے کہا ہاں تیری عزت کی قسم ہے لیکن تیری برکت سے کسی وقت

بركتك رواه البخاري

بے پروائی نہیں اسکو روایت کیا ہے بخاری نے

الباب الرابع والستون في فضل الغنى الشاكر وهو من

باب چوسٹھواں غنی شکر کرنیوالے کی فضیلت کے بیان میں اور غنی شکر کرنیوالا وہ ہے

اخذ المال من وجهه وصرفه في وجوهه المأمور بها قال

جو مال حلال طریقہ سے حاصل کرے اور ان جگہوں میں صرف کرے جہاں اللہ تعالیٰ نے امر کیا ہے فرمایا

الله تعالى فأما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى

اللہ تعالیٰ نے سو جس نے دیا اور ڈرتا رہا اور سچا جانا جو بھلی بات کو تو ہم اس کو سہج پہنچا دیں گے آسانی میں

وقال تعالى وسيجنبها الأتقى الذي يؤتي ماله يتزكى وما لأحد

اور فرمایا ہے اور پرہیزگار کو اس سے بڑا ڈر دار الگ کر دیا جائے گا جو اپنا مال دل پاک کرنے کو اور نہیں کسی کا

عنده من نعمة تجزى إلا ابتغاء وجه ربه الأعلى ولسوف يرضى

اوپر احسان جس کا بدلا دے کوئی اپنے رب کا جو سب سے اوپر ہے اور آگے وہ راضی ہوگا

وقال تعالى إن تبدوا الصدقات فنعما هي وإن تخفوها وتؤتوها

اور فرمایا اگر کھلے دو خیرات تو کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر

الفقراء فهو خير لكم ويكفر عنكم من سيئاتكم والله بما تعملون خبير

محتاجوں کو چھپا کر دو تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اللہ تمہارے کام سے واقف ہے اور فرمایا

وقال تعالى لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون وما تنفقوا من شيء فإن

ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کو جب تک خرچ نہ کرو اس میں سے جو تمہیں پیارا ہے اور جو چیز خرچ کرو گے اللہ کو

الله به عليم والآيات في فضل الإنفاق في الطاعات كثيرة معلوم

معلوم ہے اور آیتیں اور طاعات میں خرچ کرنے کی بہت ہیں معلوم ہیں

وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا نبی صلے اللہ

عليه وسلم لا حسد إلا في اثنتين رجل آتاه الله مالا فسلطه على هلكته

علیہ وسلم نے فرمایا رشک نہیں مگر دو شخص پر ایک وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اور اسکو حق میں خرچ کرنے کی توفیق

في الحق ورجل آتاه الله حكمة فهو يقضي بها ويعلمها متفق عليه و

دی ہے دوسرا وہ جسکو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی ہے اور اسکے موافق حکم کرتا ہے اور لوگوں کو تعلیم کرتا ہے۔ متفق علیہ

تقدم شرحه قريبا وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول

اسکی شرح عنقریب گذری ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ

اللہ صلعم نے فرمایا کہ نہیں حسد کرنا ۱ دو چیز میں ایک وہ جسکو خدا تعالیٰ نے

قرآن دیا ہے

فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ

وہ محض قیام کرتا ہے ساتھ اوس کی اوقات رات کی میں اور اوقات دن کی میں اور دوسرا وہ مختصر کر دیا اوسکو خدا نے مال اور وہ خرچ کرتا ہے

اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اٰنَاءُ السَّاعَاتُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

اوقات رات کی میں اور اوقات دن کی میں اس کی روایت بخاری اور مسلم نے آناء اوقات کے معنی ہیں اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ عنہ سے کہ فقیر مہاجروں میں سے جو لوگ فقیر تھے

فَقَالُوْا ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَا

وہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ مالدار لوگ درجے بلند اور نعمتیں ہمیشگی کے لیگئے آپنے فرمایا ویسا

ذٰلِكَ فَقَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ

کیا بات ہے انہوں نے عرض کی وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں

وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں کرتے آپنے فرمایا

اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ

میں تم کو ایک علم تعلیم نہ کروں کہ جس سے تم پہلوں کا درجہ حاصل کرو اور پچھلوں سے سابق ہو جاؤ اور تم سے کوئی

وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ

افضل نہ ہو مگر وہ شخص جو تمہارے مثل عمل کرے اوسنے کہا ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا

اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً

تم تسبیح کرو اللہ کی اور اللہ اکبر اور الحمد للہ ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ بار کہا کرو

فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعَ اِخْوَانُنَا

پھر فقیر مہاجر آئے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آپنے اور کہا ہمارے بھائی

اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ

مالدار یہ عمل سنکر وہ بھی عمل کرنے لگے آپنے فرمایا

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ

اللہ کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے عطا کرتا ہے متفق علیہ

الاموال الكثيرة والله اعلم

بہت سے مال ہیں اور اللہ تعالیٰ بہت جاننے والا ہے

الباب الخامس والستون في ذكر الموت وقصر الامل

باب پینسٹھواں موت کے یاد کرنے کے اور امل کے چھوٹا کرنے کے بیان میں

قال الله تعالى كل نفس ذائقة الموت وانما توفون اجوركم يوم القيمة

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نفس موت کو چکھنے والا ہے اور تم کو پورا بدلہ تمہارے اجر کا پورا پورا ملے گا قیامت

فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحيوة الدنيا الا متاع

جو شخص آگ سے دور کیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا بیشک وہ کامیاب ہوا اور نہیں دنیا کی زندگی مگر فریب کا اسباب

الغرور وقال تعالى وما تدري نفس ماذا تكسب غدا وما تدري نفس

اور فرمایا ہے اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کیا کریگا کل اور کوئی جی نہیں جانتا

باي ارض تموت وقال تعالى فاذا جاء اجلهم لا يستاخرون ساعة و

کس زمین میں مرے گا اور فرمایا جب آپہونچے گا ان کا وعدہ تو نہ دیر کرینگے ایک گھڑی اور

لا يستقدمون وقال تعالى يا ايها الذين امنوا لا تلهكم اموالكم و

نہ جلدی آگے کی دار فرمایا اے ایمان والو غافل نہ کریں تم کو تمہارے مال اور

لا اولادكم عن ذكر الله ومن يفعل ذلك فاولئك هم الخسرون ۝ و

نہ تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہیں نقصان اٹھانے والے اور

انفقوا مما رزقناكم من قبل ان ياتي احدكم الموت فيقول رب لولا

خرچ کرو کچھ جو ہم نے دیا اس سے پہلے کہ پہنچے کسی کو تم میں سے موت تب کہے اے رب کیوں نہ ڈھیل دی مجھ کو

اخرتني الى اجل قريب فاصدق واكن من الصالحين ولن يؤخر الله نفسا

کہ تھوڑی سی مدت کو میں خیرات کرتا اور ہوتا نیک لوگوں میں اور ہرگز نہ ڈھیل دے گا اللہ کسی جی کو جب پہنچی

اذا جاء اجلها والله خبير بما تعملون وقال تعالى حتى اذا جاء احدهم

اور اسکا وعدہ اور اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو اور فرمایا ہے یہاں تک کہ جب پہونچے ان میں سے کسی کو

الموت قال رب ارجعون لعلي اعمل صالحا فيما تركت كلا انها كلمة

موت کہیگا اے رب مجھ کو پھیر دیجیو شاید میں بھلا کام کروں اس میں جو چھوڑ آیا کوئی نہیں یہ بات ہے

هو قائلها ومن ورائهم برزخ الى يوم يبعثون فاذا نفخ في الصور فلا

کہنے کا کہتا ہے اور ان کے پیچھے اور آڑ ہے جس دن تک اٹھائے جاویں گے پھر جس وقت پھونک ماری صور میں تو نہ

انسابَ بینھم یومئذٍ ولا یتساءلون فمن ثقلت موازینہ فاولئک ھم المفلحون
اور میں کی
ومن خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسھم فی جھنم خالدون تلفح وجوھھم
ان کے منہ کو لپٹ مارتی ہے اور وہ اس میں
النار وھم فیھا کالحون الم تکن اٰیاتی تتلی علیکم فکنتم بھا تکذبون قال کم
اور وہ اس میں بدشکل ہوں گے کیا تم کو میری آیتیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں پھر تم انکو جھٹلاتے تھے۔ قال کتنی مدت رہے تم
لبثتم فی الارض عدد سنین قالوا لبثنا یوما او بعض یوم فاسئل العادین قال
کہیں برسوں کی گنتی کرنے والوں سے کہ
ان لبثتم الا قلیلا لو انکم کنتم تعلمون افحسبتم انما خلقنکم عبثا وانکم
اور تم
الینا لا ترجعون وقال تعالٰی الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم
ہمارے پاس پھر نہ آؤ گے۔ اور فرمایا کیا وقت نہیں پہنچا ایمان والوں کو کہ گڑگڑائیں دل
لذکر اللہ وما نزل من الحق ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتب من قبل
اللہ کی یاد سے اور جو اترا سچا دین اور نہ ہوں جیسے جن کو کتاب ملی
اس سے پہلے
فطال علیھم الامد فقست قلوبھم وکثیر منھم فاسقون والایات
پھر بیتے کتنے اوپر مدت پر سخت ہو گئے ان کے دل اور بہت اونہیں بے حکم
اور اس
فی لباب کثیرۃ معلومۃ وعن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال اخذ
مضمون کی آیتیں بہت اور مشہور ہیں اور روایت ہے ابن عمر رضی سے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب
رسول اللہ صلعم نے میرے کندھے کو پکڑ کر فرمایا کہ تو دنیا میں
او عابر سبیل وکان ابن عمر رضی اللہ عنھما یقول اذا امسیت فلا
یا مسافر جیسے راہ کا چلنے والا اور ابن عمر کہا کرتے تھے
تنتظر الصبح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن
انتظار رہ کر اور اپنی صحت سے مرض کیلئے لے
اور
حیوتک لموتک رواہ البخاری وعنہ ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ
زندگی سے موت کیلئے روایت کی یہ بخاری نے اور اسی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم قال ما حق امرئ مسلم له شيء يوصي فيه يبيت ليلتين إلا وو

وسلم نے فرمایا کہ مرد مسلمان کے پاس ایسی چیز ہو کہ اوسمیں وصیت کی جا سکتی ہے تو اوسکو لازم ہے کہ دو رات نہ گذرے مگر یہ کہ

وصيته مكتوبة عنده متفق عليه هذا لفظ البخاري وفي رواية لمسلم

وصیت نامہ اوسکے پاس لکھا ہوا موجود ہو۔ متفق علیہ یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کی روایت میں ہیں

ما بيت ثلث ليال قال ابن عمر ما مرت علي ليلة منذ سمعت رسول

رات ہے کہا ابن عمر نے کہ جب سے میں نے یہ بات رسول اللہ سلم

الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك إلا وعندي وصيتي وعن أنس رضي الله

سے کہی ہے یہ نہیں گذری ہیں نے ایک رات لیکن اوسکے پاس میری وصیت نہ ہو لی ہو میرے پاس موجود ہو

عنه قال خط النبي صلى الله عليه وسلم خطوطا فقال هذا الأمل وهذا

کہا کہ نبی صلعم نے کئی خط کھینچے پھر فرمایا یہ آدمی ہے اور یہ آدمی کی اجل ہے

اجله فبينما هو كذلك إذ جاءه الخط الأقرب رواه البخاري وعن

پس اسی حالت کہ آدمی ایسی طرح ہو اور اسی اثنا میں ہے کہ آ جاوے اوسکو خط اجل کا کہ وہ بہت نزدیک ہے روایت کی یہ بخاری نے اور

ابن مسعود رضي الله عنه قال خط النبي صلى الله عليه وسلم خطا مربعا

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مربع کھینچا اور اوسکے

وخطا خطا في الوسط خارجا منه وخط خططا صغارا إلى هذا الذي

درمیان سے باہر نکال دیا اور کھینچے چھوٹے چھوٹے خط متوجہ اوس خط کے

في الوسط من جانبه الذي في الوسط فقال هذا الإنسان وهذا أجله

کہ درمیان میں ہے اوس جانب سے کہ درمیان میں ہے پھر فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اوسکی موت ہے جو اوسکو

محيط به أو قد أحاط به وهذا الذي هو خارج أمله وهذه الخطط

احاطہ کر رہی ہے اور یہ جو خارج ہے اوس کی آرزو ہے اور یہ

الصغار الأعراض فإن أخطأه هذا نهشه هذا وإن أخطأه هذا نهشه

چھوٹی چھوٹی ہیں سو اگر بچ گیا آدمی اوس آفت سے تو کاٹا اوسکو اور اگر وہ بچ گیا تو اوسنے

هذا رواه البخاري وهذه صورته وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن

کاٹا روایت کی یہ بخاری نے اور یہ اوس کی صورت ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالأعمال سبعا هل تنتظرون

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جلدی کرو اعمال صالحہ کرنے میں سات چیز کے آنے سے پہلے کہ عمل نیک کرنے کی طرف سبقت کرو تم نہیں انتظار کرتے

الا فقرا منسیا او غنی مطغیا او مرضا مفسدا او هرما مفندا او موتا
تجهزا او الدجال فشر غائب ینتظر او الساعة فالساعة ادهی وامر
رواه الترمذی وقال حدیث حسن وعنه قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم اکثروا ذکر هادم اللذات یعنی الموت رواه الترمذی
وقال حدیث حسن وعن ابی بن کعب رضی الله عنه قال کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا ذهب ثلث اللیل قام فقال یا ایها الناس اذکروا الله جاءت
الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فیه جاءت الموت بما فیه قلت
یا رسول الله انی اکثر الصلوة علیک فکم اجعل لک من صلوتی فقال
ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فهو خیر لک قلت فالثلثین قال ما شئت
فان زدت فهو خیر لک قلت اجعل لک صلوتی کلها قال اذا تکفی
همک ویغفر لک ذنبک رواه الترمذی وقال حدیث حسن
ابواب استحباب المداومة فی استحباب بها مداومة

اَلْقُبُوْرُ لِلرِّجَالِ وَمَا يَقُوْلُهُ الزَّائِرُ

اور اس چیز کے بیان میں جو زیارت کرنے والے کو زیارت کے وقت کہنی چاہئے

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں تم کو

نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَنْ

پہلے قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب تم کو زیارت کی اجازت دیتا ہوں مسلم نے روایت کیا اور ایک روایت میں ہے پس جو کوئی

اَرَادَ اَنْ يَّزُوْرَ الْقُبُوْرَ فَلْيَزُرْ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

چاہے کہ زیارت کرے قبروں کی پس چاہئے کہ زیارت کرے کیونکہ قبور آخرت کی یاد دلاتی ہیں ہمیں فرمت اور روایت ہے عائشہ

اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ

رضی اللہ عنہا سے کہا جب کبھی

لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ

رات عائشہ کی رسول اللہ صلعم آخر رات کے وقت بقیع میں تشریف لے جاتے پس فرمایا

فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ

کہ سلام ہو تم پر اے گھر والو مومنوں کے اور آیا ہے تم کو وہ چیز کہ تم وعدہ کئے جاتے ہو کل کے کام میں دیئے ہوئے اور نزدیک

وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ہم اگر اللہ نے چاہا تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ بخش دے بقیع الغرقد والوں کو پس روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ

اور حدیث سے بریدہ رضی اللہ عنہ کہ تھا نبی صلعم تعلیم کرتے ان کو

اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلُهُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ

جب نکلتے قبرستان کی طرف یہ کہ کہے کہنے والا ان میں سے السلام علیکم اہل دیار سے

الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

مومنوں اور اگر اللہ نے چاہا تم سے ملنے والے ہیں ہم اپنے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے سلامتی و عافیت مانگتے ہیں

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

روایت کی اس حدیث کو مسلم نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گزرے رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

صلعم کی قبروں میں مدینہ کے پس متوجہ ہوئے ان کی طرف پس کہا السلام علیکم الخ

يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اے قبروں والو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم سے پہلے جانے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اور کہا یہ حدیث حسن ہے

الْبَابُ الْإِسْرَاعِ وَالسَّوْقِ فِي كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ بِسَبَبِ

باب شرعی وجوہات کے سبب سے موت کی آرزو کرنے کی کراہت کے بیان میں

ضُرٍّ نَزَلَ بِهِ وَكَالْخَوْفِ مِنَ الْفِتْنَةِ فِي الدِّينِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اور اگر دین میں فتنے کے خوف سے موت کی آرزو کرے تو گناہ نہیں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے

اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ

إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کرے اگر نیکوکار ہو تو امید ہے کہ اس کی نیکی زیادہ ہو جائے گی اور اگر بدکار ہو تو امید ہے کہ توبہ کرے اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو حاصل کرے

وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

متفق علیہ یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اور موت کے آنے کی

مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا

موت کی دعا نہ مانگے اسلئے کہ جب مرگیا تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں اور مومن کی عمر نیکی

خَيْرًا وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہی زیادہ کرتی ہے اور انس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ

فرمایا کوئی تم میں سے بسبب رنج و مصیبت کے نازل ہونے کی موت کی آرزو نہ کرے اگر ضرور کرنی ہی ہو تو اس طرح کہے اے اللہ

أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي مُتَّفَقٌ

جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے حق میں موت بہتر ہو تو مجھے موت کو دے متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ

علیہ اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہا ہم خباب بن ارت رضی کی

رضي الله عنه نعوده وقد التوى سبع كيات فقال ان اصحابنا الذين
کی بیماری کو کہ جب ایسی بات جگہ بنی جسم پڑا ہو گئے ہوئے اور نے بیٹھے ہوئے ذکر کیا کہ ہمارے یار پہلے گزر گئے
سلفوا مضوا وله تنقصهم الدنيا وانا اصبنا فلا نجد له موضعا الا
اور دنیا نے انکا کچھ نقصان نہیں کیا اور ہم نے دنیا حاصل کی ہے کہ ہم کو رکھنے کی جگہ نہیں ملتی مگر
التراب ولولا ان النبي صلى الله عليه وسلم نهانا ان ندعو بالموت لدعونا
مٹی ہم موت مانگنے سے منع فرمایا ہوتا (دیں) ہم موت کی دعا مانگتے
به ثم اذا اتيناه مرة اخرى وهو يبني حائطا له فقال ان المسلم ليؤجر
پھر جب ہم دوسری بار اس کے پاس گئے وہ اپنی دیوار بنا رہا تھا اور فرمایا کہ مسلمان کو ہر خرچ کرنے (اور) کی پر اجر ملتا ہے
في كل شيء ينفقه الا في شيء يجعله في هذا التراب متفق عليه
اجر دیا جاتا ہے مگر جو اس مٹی میں خرچ کرتا ہے (البتہ) یا کان بنانے میں متفق علیہ

وهذا لفظ رواية البخاري

اور یہ بخاری کے لفظ ہیں

الباب الثامن والستون في الورع وترك الشبهات

باب اڑسٹھواں ورع (ملہ) اور پرہیز کرنے کے اور شبہات کے چھوڑنے کے بیان میں

قال الله تعالى وتحسبونه هينا وهو عند الله عظيم وقال ان ربك لبالمرصاد
فرمایا اللہ نے اور تم اسکو آسان گمان کرتے ہو اور وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے اور فرمایا ہے بیشک تیرا رب گھات میں ہے

وعن النعمان بن بشير رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کو فرماتے سنا

ان الحلال بين وان الحرام بين وبينهما مشتبهات لا يعلمهن كثير من
کہ حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے بیچ میں مشتبہ چیزیں ہیں (جن کو) بہت لوگ نہیں جانتے
الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع في الشبهات
پس جو شبہوں سے بچا اپنے دین اور آبرو کو سو سلامت لے گیا اور جو
وقع في الحرام كالراعي يرعى حول الحمى يوشك ان يرتع فيه الا وان لكل
وہ آخر حرام میں پڑا جیسے وہ چرواہا کہ حمی کے آس پاس چرائے تو اس بات سے کہ کبھی اس میں گھس جائے چاہیئے کہ ہر بادشاہ کا
ملك حمى الا وان حمى الله محارمه الا وان في الجسد مضغة اذا صلحت
ایک حمی ہے سو جان لو کہ اللہ کا حمی اسکی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں جان رکھو کہ بیشک بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ صالح ہو

صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ متفق

تو سب بدن سنوارا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ گلوا دل ہے۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

عَلَيْهِ وَرَوَيَاهُ مِنْ طُرُقٍ بِأَلْفَاظٍ مُتَقَارِبَةٍ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اور روایت کیا دونوں نے اس حدیث کو کئی طرق اور الفاظ متقارب سے۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ

کہ نبی صلعم کو ایک چھوارا ملا راہ میں پڑا ہوا کہنے فرمایا اگر مجھ اسکا

أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا متفق عَلَيْهِ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ

صدقہ سے ہونیکا خوف نہ ہوتا تو میں اسکو کھا لیتا۔ متفق علیہ اور نواس بن سمعان رضؓ سے روایت ہے

اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیکی خوش خلقی ہے اور گناہ وہ کام ہے

حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ حَاكَ بِالْحَاءِ

جسمیں تیرا جی تردد و شک کرے اور لوگوں پر اوسکی ظاہر ہونیکو برا جانے۔ روایت کی یہ مسلم نے حاک ساتھ حا

الْمُهْمَلَةِ وَالْكَافِ أَيْ تَرَدَّدَ فِيهِ وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مہملہ اور کاف کے یعنے شک کیا اسمیں اور روایت ہے وابصہ بن معبد رضؓ سے

قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ

کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے فرمایا تو یہ پوچھنے آیا ہے میں

قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ

نے کہا ان آپنے فرمایا تو اپنے دل سے پوچھ لے نیکی وہ کام ہے جسکی طرف تیرا نفس اور دل اطمینان کرجائے اور

الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ

اور اثم وہ کام ہے جو نفس کو اوسمیں تردد و شک ہو اور تیرے دل میں اوسکیطرف سے تردد و اضطراب ہو اگرچہ لوگ تجھے فتوی دے دیں

حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ فِي مُسْنَدَيْهِمَا وَعَنْ أَبِي سَرْوَعَةَ

حدیث حسن ہے روایت کی یہ احمد اور دارمی نے اپنے دو مسندوں میں اور روایت ہے ابی سروعہ

بِكَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِهَا عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ

سے ساتھ کسرہ سین مہملہ اور فتحہ اسکے کہ عقبہ بن حارث رضؓ سے کہ میں نے

ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَ

ابی اہاب بن عزیز کی لڑکی سے نکاح کیا ایک عورت میرے پاس آئی اور کہا کہ میں نے عقبہ اور

التي قد تزوج بها فقال لها عقبة ما أعلم أنك أرضعتني ولا أخبرتني
اوس لڑکی کو جس سے نکاح کیا ہے دودھ پلایا ہے عقبہ نے اوس کو کہا کہ میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہے اور نہ پہلے تو نے مجھ سے اس امر کی خبر دی ہے پس وہ سوار
فركب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة فسأله فقال رسول الله صلى
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ کو گیا اور آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا
الله عليه وسلم كيف وقد قيل ففارقها عقبة ونكحت زوجا غيره رواه
سلام ہو تجھ پر اور حال یہ کہا گیا ہے پس عقبہ نے اس سے مفارقت کی اور اوس نے دوسرے کو نکاح کر لیا روایت کی یہ بخاری
البخاري ويهاب بكسر الهمزة وغير بفتح العين وبزاي ثم كرة وعن
نے۔ یہاب کسرہ ہمزہ کے ہے اور غیر مفتوح عین کے ساتھ اور زاء مکررہ کے ہے اور
الحسن بن علي رضي الله عنهما قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه
حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کہا مجھے رسول اللہ صلعم سے یاد ہے کہ پھر کر رکھے اوس کام
وسلم دع ما يريبك إلى ما لا يريبك رواه الترمذي وقال حديث حسن
کو جو تجھے شک میں ڈالے اور جو اوس کام کی طرف جو تجھ کو شک میں نہ ڈالے۔ روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے
صحيح معناه اترك ما تشك فيه وخذ ما لا تشك فيه وعن عائشة رضي الله
یعنے جس کام میں تجھ کو شک ہو اوس کو ترک کر دے اور جس میں شک نہ ہو اوس پر عمل کر لے اور واضح ہے
عنها قالت كان لأبي بكر الصديق رضي الله عنه غلام وكان يخراج له
کہا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک غلام تھا اوس کو خراج
الخراج وكان أبو بكر يأكل من خراجه فجاء يوما بشيء فأكل منه أبو بكر فقال
دیا کرتا تھا اور ابو بکر اوس کے خراج سے کھاتے تھے پس ایک دن غلام نے کچھ لا کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو
له الغلام أتدري ما هذا فقال أبو بكر وما هو فقال كنت تكهنت لإنسان
کہا کہ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے ابو بکر نے کہا کیا ہے غلام نے کہا میں نے کسی شخص کو جاہلیت میں غلط
في الجاهلية وما أحسن الكهانة إلا أني خدعته فلقيني فأعطاني لذلك فهذا
بتلائی تھی حالانکہ میں اچھی طرح کاہنہ نہیں ہوں بلکہ میں نے اوس کو دھوکہ دیا تھا پس اوس نے مجھ کو اوسی دھوکہ کے بدلے کچھ دیا پس یہ وہ چیز ہے کہ کھایا
الذي أكلت منه فأدخل أبو بكر يده فقاء كل شيء في بطنه رواه البخاري
اوس سے ابو بکر نے اپنا ہاتھ ڈالا تاکہ قے کر دے پیٹ میں جو کچھ تھا پس قے کر دیا بخاری نے خراج کو روایت کیا
وعن أبي عبد الله وقيل أبو عبد الرحمن ثوبان مولى رسول الله صلى الله
اور ابو عبد اللہ اور کہا گیا ہے ابو عبد الرحمن ثوبان رسول اللہ صلعم کا
عليه وسلم قال سيد كل يوم وباقي كسبه يكون

لِلْعَبْدِ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ

واسطے غلام کے اور روایت ہے نافع سے کہ عمر بن خطاب رضؓ نے مہاجرین

الْاَوَّلِيْنَ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَفَرَضَ لِابْنِهٖ ثَلٰثَةَ اٰلَافٍ وَخَمْسَمِائَةٍ فَقِيْلَ لَهٗ

کے واسطے چار چار ہزار وظیفہ مقرر کردیا تھا اور اپنے بیٹے کیلئے ساڑھے تین ہزار مقرر کیا تھا اور دوسرے کسی نے کہا کہ

هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَلِمَ نَقَصْتَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا هَاجَرَ بِهٖ اَبُوْهُ يَقُوْلُ لَيْسَ هُوَ

یہ بھی مہاجرین میں سے ہے تو نے اسکو کیوں کم دیا۔ عمر نے کہا کہ اسنے اپنے باپ کیساتھ ہجرت کی یہی جنہوں نے خود اختیار سے ہجرت

كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ الصَّحَابِيِّ

کی ہے اونکے برابر نہیں ہوسکتا۔ اس روایت کو بخاری نے۔ عطیہ بن عروہ سعدی صحابی سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ

روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ متقیوں کے درجہ کو

يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَاْسٌ رَوَاهُ

نہیں پہونچ سکتا جبتک کہ چھوڑ دے اسی چیز کو جسمیں قباحت نہیں اس واسطے کہ بچے اوس چیز سے کہ اوسمیں قباحت ہو اور ترمذی نے

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اور کہا حدیث حسن ہے

اَلْبَابُ الْتَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ فِي اسْتِحْبَابِ الْعُزْلَةِ عِنْدَ

باب اوگوں سے الگ رہنے اور گوشہ نشینی کے

فَسَادِ النَّاسِ وَالزَّمَانِ اَوِ الْخَوْفِ مِنْ فِتْنَةٍ فِي الدِّيْنِ وَوُقُوْعٍ فِي حَرَامٍ

اور بیان میں جبکہ لوگ فاسد ہوجائیں یا زمانہ فاسد ہوجائے یا فتنہ ہونیکے خوف سے اور حرام اور شبہات وغیرہا میں واقع ہونیکے خوف سے

وَشُبُهَاتٍ وَنَحْوِهَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پس دوڑو اللہ کی طرف بیشک میں تمکو اوس سے ظاہر ڈر سنانیوالا ہوں

مُّبِيْنٌ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضؓ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے پرہیزگار مالدار گمنام بندے کو یہ روایت کی مسلم نے

وَالْمُرَادُ بِالْغَنِيِّ غِنَى النَّفْسِ كَمَا سَبَقَ فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

الخدري رضي الله عنه قال قال رجل أي الناس أفضل يا رسول الله قال
خدری رضی سے کہا کہ ایک نے کہا یا رسول اللہ کون آدمی افضل ہے آپ نے فرمایا
مؤمن يجاهد بنفسه وماله في سبيل الله قال ثم من قال ثم رجل معتزل
جو اللہ تم کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے دوبارہ اس شخص نے کہا پھر کون افضل ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جو کسی پہاڑ کے
في شعب من الشعاب يعبد ربه وفي رواية يتقي الله ويدع الناس من
درہ میں گوشہ نشین ہو کر اپنے رب کی عبادت کرے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے ڈرے اور لوگوں کو اپنی طرف سے
شره متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك
بچا رکھے۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہے
أن يكون خير مال المسلم غنم يتبع شعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه
کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنکے پیچھے پیچھے وہ پھرے گا تاکہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش برسنے کی جگہوں پر اپنے دین کو لیکر بھاگ جائے گا
من الفتن رواه البخاري وشعف الجبال علاها وعن أبي هريرة رضي
فتنوں کے سبب سے۔ روایت کی اسکو بخاری نے۔ شعف الجبال پہاڑوں کی چوٹیاں۔ اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے
الله عنه عن النبي صلى عليه وسلم قال ما بعث الله نبيا إلا رعى الغنم
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تم نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر سب نے بکری چرائی ہیں۔ یا روں نے
فقال أصحابه وأنت قال نعم كنت أرعاها على قراريط لأهل مكة رواه
تو اسکے صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے بھی چرائی ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں بھی مکہ کے لوگوں کی بکریاں کچھ قیراطوں پر چرایا کرتا تھا۔ روایت کی بخاری نے
البخاري وعنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال من خير معاش
اور اسی سے روایت ہے کہ نقل کی اس نے رسول خدا صلعم سے کہ فرمایا بہتر سب لوگوں کی
الناس لهم رجل ممسك بعنان فرسه في سبيل الله يطير على متنه كلما
اوس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہو جہاد میں اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر اوڑھ کر پھرتا ہے
سمع هيعة أو فزعة طار عليه يبتغي القتل والموت مظانه أو رجل في
جب کسی شور یا ہیبت
غنيمة في رأس شعفة من هذه الشعف أو بطن واد من هذه الأودية يقيم
کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے یا پہاڑ کی کسی نالی میں یا انہیں نالوں میں سے رہتا ہو نماز کو قائم رکھتا ہے
الصلوة ويؤتي الزكوة ويعبد ربه حتى يأتيه اليقين ليس من الناس إلا في خير رواه
اور زکوٰۃ دیتا ہو اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہو مرنے دم تک آدمیوں سے نہیں ہے [illegible] بھائی کے قتل کی

مسلم یطیر ای یسرع ومنه ظهره والهیعة الصوت للحرب والفزعة نحوه

مسلم نے بطیر یعنے جلدی کرتا ہے اور منہ یعنے پشت اسکی اور ہیعۃ لڑائی کی آواز اور فزعہ مانند اسکے ہے

ومکان الشئ الموضع الذی یظن وجوده فیه والغنیمة بضم الغین تصغیر

اور مکان الشئ وہ جگہ ہے جہاں جو گمان کیا جاتا ہے وجود اس چیز کا انمیں اور غنیمۃ ساتھ ضم غین کے تصغیر

الغنم والشفعة بفتح الشین والعین وهی اعلی الجبل

غنم کی ہے اور شفعۃ ساتھ فتح شین اور عین کے اور وہ پہاڑ کی چوٹی ہے

الباب السبعون فی فضل الاختلاط بالناس وحضور

باب ستر ہوان لوگوں سے اختلاط وملا پ رکھنے اور انکے ساتھ

جمعهم وجماعاتهم ومشاهد الخیر ومجالس الذکر معهم وعیادة من یضرم

جمعہ اور جماعتوں اور مشاہد خیر اور مجالس ذکر میں شامل ہونے اور بیماروں کی

وحضور جنائزهم ومواساة محتاجهم وارشاد جاهلهم وغیر ذلک

عیادت کرنی اور جنازوں پر حاضر ہونے اور محتاجوں کی حاجت روائی اور جاہلوں کی رہنمائی وغیرہا اونکے

من تصالحهم لمن قدر علی الامر بالمعروف والنهی عن المنکر وقمع

مصالحہ میں اشتغال کرنے جان میں یہ اوس شخص کیلئے ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پہ قدرت رکھتا ہو اور اسکے

نفسه عن الایذاء وصبر علی الاذی اعلم ان الاختلاط بالناس علی

نفس کو انکی ایذا رسانی سے تہ ذی نہونے دے اور انکے ایذا پر صبر کرے تو جان لے کہ اس وجہ سے جو پہلے

الوجه الذی ذکرته هو المختار الذی کان علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم

ذکر کی ہے لوگوں میں میل جول رکھنا وہ طریق ہے جو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وسائر الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم وکذلک الخلفاء الراشدون

اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو مختار وپسند تھا اور خلفاء راشدین

ومن بعدهم من الصحابة والتابعین ومن بعدهم من علماء المسلمین و

اور انکے بعد صحابہ اور تابعین وغیرہم علماء مسلمانوں اور

اخیارهم وهو مذهب اکثر التابعین ومن بعدهم وبه قال الشافعی و

پرہیزگاروں کا ایسا ہی طریق تھا اور اکثر تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب تھا اور شافعی رح اور

احمد واکثر الفقهاء رضی الله عنهم اجمعین قال الله تعالی وتعاونوا علی

احمد رح اور اکثر فقہا کا یہی قول ہے فرمایا اللہ تعالے نے نیکی اور

الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَالْآيَاتُ فِي مَعْنَى مَا ذَكَرْتُهُ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ

نیکی پرہیزگاری پر تم ایک دوسرے کی اعانت و مدد کرو اور اس مضمون کی آیتیں بہت ہیں

الْبَابُ الْحَادِي وَالسَّبْعُونَ فِي التَّوَاضُعِ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ

اکہتر واں باب تواضع کرنے اور دبنے کے بیان میں بازو بچھا دینے

لِلْمُؤْمِنِينَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اپنے بازو نیچے رکھ اپنے واسطے جو تیرے ساتھ ہو ایمان والے

وَقَالَ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ

اور فرمایا ہے اے ایمان والو جو کوئی تم میں پھرے گا دین اپنے سے تو

يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ

اللہ تعالیٰ لاوے گا لوگوں کو جن کو وہ چاہتا ہے اور وہ اس کو چاہتے ہیں نرم دل ہیں مسلمانوں پر زبردست ہیں کافروں پر

وَقَالَ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا

اور فرمایا ہے اے لوگو ہم نے پیدا کیا تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے اور بنائیں تمہاری ذاتیں

وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى فَلَا تُزَكُّوا

اور کنبے تاکہ پہچان ہو تم میں عزت اللہ کی یہاں اسی کو بڑا ہے جو بڑا پرہیزگار ہے اور فرمایا مت بولو اپنی ستھرائی

أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى وَقَالَ تَعَالٰى وَنَادَى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا

وہ بہتر جانتا ہے اور فرمایا اور پکاریں گے اعراف والے مردوں کو

يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ أَهٰؤُلَاءِ

کہ ان کو پہچانتے ہیں نشان سے بولیں گے کیا کام آیا تم کو

الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا

کہ قسمیں کھاتے تھے کہ نہ پہنچے گا ان کو اللہ رحمت میں جاؤ جنت میں نہ ڈر ہے تم پر اور

أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

تم غم کرو اور عیاض بن حمار سے روایت ہے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى

اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم تواضع کرو اور کوئی

أَحَدٍ وَلَا يَبْغِي أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ

اور کوئی کسی پر ظلم

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَّمَا زَادَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور بندہ کے

اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ لِلّٰهِ أَحَدٌ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ

اپنے حق معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ عزت بڑھاتا ہے اور کوئی آدمی ہرگز تواضع نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرتا ہے روایت کیا اس کو مسلم نے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ

اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ لڑکوں پر گذرا انہ نے اور آپ نے السلام علیکم کہا اور بیان کیا کہ نبی صلے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ الْمَدِينَةِ

اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ متفق علیہ اور انس سے روایت ہے کہ مدینہ کی کوئی لونڈی

تَأْخُذُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

یعنی آپ کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی لے جاتی تھی یعنی آپ کو بلا کر لے جاتی تھی روایت کیا اس کو بخاری نے اور

وَعَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ يَصْنَعُ

روایت ہے اسود بن یزید سے کہ میں نے پوچھا عائشہ رضی اللہ عنہا سے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ يَعْنِي

کہ نبی صلعم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اپنے گھر والوں کے کام کاج کیا کرتے تھے

فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ

یعنی جب نماز کا وقت ہوتی تو فوراً تشریف لیجاتے تھے روایت کیا اس کو بخاری نے اور

أَبِي رِفَاعَةَ تَمِيمِ بْنِ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

ابو رفاعہ تمیم بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ

اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا آپ اس وقت خطبہ پڑھ رہے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ ایک آدمی پردیسی ہے

عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اپنے دین کی پوچھ آیا ہے دین کیا ہے آپ خطبہ چھوڑ کر میری طرف

وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا

متوجہ ہوئے اور میرے پاس آکھڑے ہوئے تو کرسی آپ کے واسطے لائی گئی آپ اس پر جلوس فرما ہوئے اور بتلانے لگے مجھ کو

عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

جو سکھلایا تھا اللہ نے پھر آئی اپنے خطبہ کو پورا کیا آخر تک اور روایت کیا اس کو مسلم نے اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھایا کرتے تو پہلے تین انگلیاں چاٹ لیا کرتے

قَالَ وَقَالَ وَاِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا

اور فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس سے الائش خاک وغیرہ دور کرکے کھا لیا کرے اور

يَدَعْهَا لِلشَّيْطٰنِ وَاَمَرَ اَنْ تُسْلَتَ الْقَصْعَةُ قَالَ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ

وہ لقمہ شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور حکم فرمایا کرتے کہ پیالہ خوب صاف کیا جایا کرے کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے کونسے طعام میں

الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

برکت ہے اور روایت کی ہے مسلم نے اور روایت کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نبی

سَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ قَالَ اَصْحَابُهُ وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ

بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر کہ چرائی ہیں بکریاں اس نے اصحابؓ نے کہا اور آپ نے بھی چرائی ہیں فرمایا کہ ہاں تھا میں

اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

چراتا ہوں اجرت پر قیراط کے واسطے اہل مکہ کے۔ نقل کی یہ بخاری نے اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ اَوْ ذِرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ اَوْ

فرمایا کہ اگر میں دعوت میں بکری کے دست یا پنجہ کیطرف بلایا جاؤں تو البتہ قبول کروں اور اگر بکری کا ہاتھ یا پاؤں کا

كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ نَاقَةُ

ہدیہ کیا جائے تو قبول کروں۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ وَلَا تَكَادُ تُسْبَقُ فَجَاءَ

رسول اللہ صلعم کی اونٹنی جس کا نام عضباء تھا اوس سے کوئی بڑھ نہیں سکتا تھا ایک اعرابی دوسوار لیکر آیا

اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى عَرَفَهُ النَّبِيُّ ﷺ

اور اوس نے بہت مدت تک اوسکا پیچھا کیا پھر سبقت لے گیا یہ بات مسلمانوں پر شاق گذری یہانتک کہ آپ پر ظاہر ہوگیا کہ مسلمانوں نے اس امر کو برا سمجھا ہے

فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اوسوقت آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ پر حق ہے یہ امر کہ نہیں بلند ہوتی کوئی چیز دنیا میں مگر پست کردیتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الثَّانِيْ وَالسَّبْعُوْنَ فِيْ تَحْرِيْمِ الْكِبْرِ وَالْاِعْجَابِ

بہتروں باب بیان میں حرام ہونے تکبر اور خود بینی کے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ گھر جو آخرت کا ہے ہم کرتے ہیں اوسکو انکے لئے جو نہیں چاہتے اونچا ہونا

الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَقَالَ تَعَالَىٰ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ

لکبر میں اور نہ بھنچ کر کہنا اور اکڑ چلا کر خود والوں کا ناف اور فرمایا ہے اور اپنے گال سے پہلا لوگوں کی طرف

لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ وَمَعْنَىٰ

اور مت چل زمین پر اترا کر بیشک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترا کر بڑائی بیان کرتا اور معنے

تُصَعِّرْ خَدَّكَ أَيْ لَا تُمِيلْهُ وَتُعْرِضْ بِهِ عَنِ النَّاسِ تَكَبُّرًا عَلَيْهِمْ وَالْمَرَحُ التَّخْتَرُ

خدک کا یہ کہ نہ پھیر لو اور نہ اعراض کرو لوگوں سے بسبب تکبر کے اوپر اور مرح اترانا ہے اور

وَقَالَ تَعَالَىٰ إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ

فرمایا قارون جو تھا قوم سے موسیٰ کی سو بیٹھا تو سے اوپر ان کے زیادتی کرنے لگا اور اس پر اور دیئے تھے اور سے خزانے

مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ

لئے کہ اسکی کنجیوں سے لگتے کہ مرد زور آور جب کہا اوسکی قوم نے اترا مت

اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ إِلَىٰ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ الْآيَاتِ

اسکو نہیں بھاتے اترانے والے تک فخسفنا بہ و بدارہ الارض تک

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ

فرمایا کہ وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جسکے دل میں ایک ذرہ کی مقدار کبر ہو ایک آدمی نے عرض کی

إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ

کہ بیشک ہر شخص دوست رکھتا ہے کہ ہو کپڑا اوسکا اچھا اور پاپوش اوسکی اچھی اپنے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے

يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بَطَرُ الْحَقِّ دَفْعُهُ

جمال کو دوست رکھتا ہے کبر یہ ہے کہ رد کرے اور لوگوں کو حقیر اور ذلیل جاننا کبر کا نام ہے روایت کی اس کو مسلم نے بطر الحق یہ ہے کہ رد کرے

وَرَدُّهُ عَلَىٰ قَائِلِهِ وَغَمْطُ النَّاسِ احْتِقَارُهُمْ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ

اور رد کرنا اسکا کہنے والے اسکے پر اور غمط الناس حقیر جاننا انکا ہے اور سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے

اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ

کہ ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بروایت ہے ہاتھ سے کھانا تھا اپنے تو سنو فرمایا

كُلْ بِيَمِينِكَ فَقَالَ لَا أَسْتَطِيعُ فَقَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ

داہنے ہاتھ سے کھا اوسنے کہا نہیں اسکی طاقت نہیں آپ نے فرمایا اللہ کرے تجھ کو طاقت نہ ہو کھانے کی مگر

قال فمار فعها الى فيه رواه مسلم وعن حارثة بن وهب رضي الله عنه

کہا پس اس نے اس کو اپنے منہ تک اٹھایا۔ اور اس روایت کی مسلم نے۔ اور روایت ہے حارثہ بن وہب رضی سے

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ألا أخبركم بأهل النار

کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے آن تم کو خبر دوں دوزخی لوگ کی

كل عتل جواظ مستكبر متفق عليه وتقدم شرحه في باب ضعفة المسلمين

ہر ایک موٹا حرام خور بہت کھانے والا سے متفق علیہ۔ اور اس کی شرح ۱۲ باب ۳۲ میں گذر چکی ہے

وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا

وسلم قال احتجت الجنة والنار فقالت النار في الجبارون والمتكبرون

کہ بحث کی بہشت اور دوزخ نے پس کہا دوزخ نے کہا مجھ میں گردن کش اور متکبر لوگ ہیں

وقالت الجنة في ضعفاء الناس ومساكينهم فقضى الله بينهما إنك الجنة

اور بہشت نے کہا مجھ میں ضعیف اور مسکین لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں فیصلہ فرمایا بہشت کو فرمایا کہ تو

رحمتي أرحم بك من أشاء وإنك النار عذابي أعذب بك من أشاء ولكليكما

میری رحمت ہے جس پر چاہوں گا تجھ سے رحمت کروں گا اور دوزخ کو فرمایا تو میرا عذاب ہے جس پر چاہوں گا تجھ سے عذاب کروں گا اور تم دونوں کو

على ملؤها رواه مسلم وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله

بھرنا ہے مجھ سے ذمہ ہے روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر الله يوم القيامة إلى من جر إزاره بطرا متفق

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں نظر کرے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف قیامت کے دن کہ گھسیٹتا ہو اپنے ازار کو غرور سے لٹکائے کہتے جاتا ہے ف متفق

عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا يكلمهم الله

علیہ۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے خدا اللہ

يوم القيامة ولا يزكيهم ولا ينظر إليهم ولهم عذاب أليم شيخ زان و

قیامت کے دن کلام نہ کرے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا اور ان کو سخت مار ہوگی ایک بوڑھا جو زنا کرے

ملك كذاب وعائل مستكبر رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله

دوسرا جھوٹا بادشاہ۔ تیسرا مفلس متکبر ف روایت کی یہ مسلم نے اور اسی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلى الله عليه وسلم العز إزاره والكبرياء رداؤه فمن ينازعني فقد عذبته

عزت تہبند اللہ کا ہے اور بڑائی چادر اس کی پس جو کوئی کہ جھگڑے مجھ سے میں عذاب کروں گا

میں اس کو

رواہ مسلم وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل ممشی

روایت کی اس کو مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس حالت میں کہ ایک مرد

فی حلۃ تعجبہ نفسہ مرجل راسہ یختال فی مشیتہ اذ خسف اللہ بہ فھو

اپنے تئیں نکلی لگتی سے ہوئی پوشاک اپنے پر اپنے پر ہوں کی بھی وٹ دیکھ کر پھول گیا ہو چلا جاتا تھا کہ اللہ نے اسکو زمین میں دھنسا دیا سو وہ

یتجلجل فی الارض الی یوم القیمۃ متفق علیہ ورجل راسہ ای مشطہ

وہ رہے گا زمین کے اندر لگا رہے گا اندر ہی اندر جاتا رہے گا قیامت تک متفق علیہ۔ مرجل راسہ بنے ہوئے کنگھی کئے ہوئے سر اپنا سنوارا ہوا

یتجلجل بالجیم من تجلجل یغوص ویزل وعن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ

ساتھ دو جیم کے دھنسے گا پیٹھ دھنسے گا اور اترتا ہے اور سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الرجل یذھب بنفسہ حتی

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ آدمی ہمیشہ اپنے نفس کو اونچا کرتا چلا جاتا ہے تاکہ انجام کو

یکتب فی الجبارین فیصیبہ ما اصابھم رواہ الترمذی وقال حدیث

جبارین میں لکھا جاتا ہے وہ پس پہنچتی ہے اوسکو وہ چیز کہ پہنچی اوسکو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن یذھب بنفسہ ای یرفع ویتکبر

حسن ہے مذہب نفسہ اپنے بڑائی اور بڑائی کرتا ہے

الباب الثالث والسبعون فی حسن الخلق

باب تہتر ان خوش خلقی کے بیان میں

قال اللہ تعالی وانک لعلی خلق عظیم وقال اللہ تعالی والکاظمین

فرمایا اللہ تعالی نے اور بیشک تو البتہ ہے بڑے خلق پر۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے

الغیظ والعافین عن الناس الآیۃ وعن انس رضی اللہ عنہ قال

دبا لیتے ہیں غصہ اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی والوں کو اور روایت ہے انس رضی سے کہا

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس خلقا متفق علیہ

کہ رسول اللہ صلعم خلق میں سب لوگوں سے بہتر تھے متفق علیہ

وعنہ قال ما مسست دیباجا ولا حریرا الین من کف رسول اللہ صلی

اور اسی سے روایت ہے کہ میں نے کبھی ریشم اور دیبا کو ہاتھ نہیں لگایا کہ وہ رسول اللہ صلعم سے

اللہ علیہ وسلم ولا شممت رائحۃ قط اطیب من رائحۃ رسول اللہ صلی اللہ

اللہ علیہ وسلم کی کف مبارک سے نرم یا وہ زم ہو اور کوئی خوشبو میں نے نہیں سونگھی کہ وہ رسول اللہ صلعم

علیہ وسلم ولقد خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال

علیہ وسلم کی جو سنبو سے زیادہ ہو اور میں نے دس برس رسول اللہ صلعم کی خدمت کی ہے

لی قط اف ولا قال لشیء فعلتہ لم فعلتہ ولا لشیء لم افعلہ ھلا فعلت

مجھ کبھی اف تک نہیں کہا اور اگر میں کوئی کام ایسا کرتا جو نہ کرنا چاہئے تو کبھی نہیں کہا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا اور اگر میں کوئی کام

کذا متفق علیہ وعن الصعب بن جثامۃ رضی اللہ قال اھدیت

یہ کہا۔ متفق علیہ ۔ اور روایت ہے صعب بن جثامہ سے کہا کہ میں نے

الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمارا وحشیا فردہ علی فلما رای

کو ہدیہ میں رسول اللہ صلعم کو بھیجا اپنے کہ وہ مجھ کو واپس دیدیا جب اپنے تیسرے چہرے میں

فی وجھی قال انا لم نردہ علیک الا انا حرم متفق علیہ وعن انس

دیکھا تو فرمایا کہ جو جانور ہم تجھ میں پھیر دیا کرتے سوائے اسکے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں متفق علیہ اور انس میں

بن سمعان رضی اللہ عنہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن

سمعان رضہ سے روایت ہے کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ صلعم سے

البر والاثم فقال البر حسن الخلق والاثم ما حاک فی صدرک وکرھت

اور گناہ سے اپنے فرمایا نیکی اچھا برتاؤ لوگوں سے اور گناہ وہ جو تیرے سینہ میں تردد کرے اور تو دوست

ان یطلع علیہ الناس رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص

کہ مطلع ہو جاویں اسکے لوگ اسپر ۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے

رضی اللہ عنہما قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفحشا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ فاحش تھے اور نہ تکلف کرتے

وکان یقول ان من خیارکم احسنکم اخلاقا متفق علیہ وعن ابی الدرداء

اور فرمایا کرتے تھے کہ تم میں وہ بہتر ہے جسکے اخلاق اچھے ہوں متفق علیہ ۔ اور ابو الدرداء

رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من شیء اثقل فی میزان

رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مومن کی میزان

المؤمن یوم القیمۃ من حسن الخلق وان اللہ یبغض الفاحش البذی

میں کوئی عمل خوش خلقی سے زیادہ بھاری نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ فحش بولنے والے بیحیا پر

رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح البذی ھو الذی یتکلم بالفحش

روایت کیا یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے ۔ بذی وہ شخص ہے جو فحش کلام اور ردی باتیں

رَدِّيِ الْكَلَامِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَ

سُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ فَقَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ رَوَاهُ

اَبُوْدَاوُدَ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ كَانَ

مُحِقًّا وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ مَازِحًا وَبِبَيْتٍ

فِيْ اَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

الزَّعِيْمُ الضَّامِنُ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلَاقًا

مِنْ اَبْغَضِكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدِكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ

دشمن ترین تمہاری طرف میری اور دور ترین تمہارے مجھ سے بہت کلام کرنے والے ہیں تکلف کرکے اور فراخی کرنے والے کلام میں بغیر احتیاط کے اور تشدق کرنے والے

وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا

لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم ثرثار اور متشدق کو تو جانتے ہیں متفیہق کون ہیں آپ نے فرمایا

الْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالثَّرْثَارُ

تکبر کرنیوالے روایت کی ہے ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ثرثار تکلف سے بہت کلام

هُوَ كَثِيْرُ الْكَلَامِ تَكَلُّفًا وَالْمُتَشَدِّقُ الَّذِيْ يَتَطَاوَلُ عَلَى النَّاسِ بِكَلَامِهٖ وَيَتَكَلَّمُ بِمِلْءِ فِيْهِ

کرنیوالا اور متشدق وہ ہے جو لوگوں پر اور منہ بھر کر کلام کرنیوالا واسطے اظہار فصاحت

تَفَاصُحًا وَتَعْظِيْمًا لِكَلَامِهٖ وَالْمُتَفَيْهِقُ اَصْلُهٗ مِنَ الْفَهْقِ هُوَ الْاِمْتِلَاءُ وَهُوَ الَّذِيْ

اور عظیم کلام اپنے کے اور متفیہق اصل فہق سے ہے اور وہ بھرنا ہے اور یہاں وہی مراد ہے جو آگے

يَمْلَأُ فَمَهٗ بِالْكَلَامِ وَيَتَوَسَّعُ فِيْهِ وَيُغْرِبُ بِهٖ تَكَبُّرًا وَارْتِفَاعًا وَاِظْهَارًا لِلْفَضِيْلَةِ

منہ کو بھرتا ہے کلام کے ساتھ اور وسعت کرتا ہے اپنے کلام میں اور غریب لغات استعمال کرتا ہے بسبب تکبر اور واسطے بلندی کے اور واسطے ظاہر کرنے

عَلٰى غَيْرِهٖ رَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ فِيْ تَفْسِيْرِ حُسْنِ الْخُلُقِ

اور فضیلت اور ترمذی نے عبد اللہ بن مبارک سے حسن خلق کی تفسیر اس طرح نقل کی ہے عبد اللہ بن

قَالَ هُوَ طَلَاقَةُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَكَفُّ الْاَذٰى

کہا کہ حسن خلق کشادہ روئی ہے اور ایذا نہ دینے کو کہتے ہیں

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ فِي الْحِلْمِ وَالْاَنَاةِ وَالرِّفْقِ

یہ چوہترواں باب حلم اور آہستگی اور نرمی کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور روکنے والے ہیں غصہ کو اور معاف کرنے والے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے

الْمُحْسِنِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ

نیکی کرنیوالوں کو اور فرمایا ہے تو پکڑ معاف کرنا اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر جاہلوں سے

وَقَالَ تَعَالٰى وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا

اور فرمایا اور برابر نہیں نیکی نہ برائی جواب میں تو کہہ اس سے جو بہتر ہو

الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا

تو دیکھے تو جس میں اور اس میں دشمنی گویا کہ وہ دوست ہے نہایت ملنے والا اور یہ بات ملتی ہے انہیں کو جو صبر کرتے ہیں

وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ وَقَالَ تَعَالَى وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ

اور یہ بات نہیں ملتی ہے اسکو جسکی بڑی قسمت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور البتہ جسنے صبر اور معاف کیا بیشک یہ کام

عَزْمِ الْأُمُورِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

ہمت کے ہیں اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ

اللہ علیہ وسلم نے اشج کو جو عبد القیس میں سے تھا فرمایا کہ تجھ میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنکو خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایک تو حلم کا پکا دوسرے کام کرنے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت کی اس کو مسلم نے اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا أَنَّ

کہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنیوالا ہے ہر کام میں رفق و نرمی کو دوست رکھتا ہے۔ متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ نبی

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ

صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رفق کرنیوالا ہے رفق کو دوست رکھتا ہے اور رفق پر وہ ثواب دیتا ہے جو تعجیل کرنے پر نہیں دیتا

مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ

کہ عنف اور اوسکے سوا جو چیزوں پر نہیں عطا کرتا۔ روایت کی اس کو مسلم نے اور اوسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ

نے فرمایا کہ رفق جس شے میں ہوتا ہے اوسکو سنوار ہی دیتا ہے اور جس شے سے نکل جاتا ہے

إِلَّا شَانَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي

اوسکو معیوب ہی کر دیتا ہے۔ روایت کی اس کو مسلم نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں

الْمَسْجِدِ فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ لِيَقَعُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ

پیشاب کر دیا لوگ اوس سے لڑائی کرنے کو اٹھے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو

وَأَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ

اور اسکے بول پر ایک ڈول پانی کا بہا دو تم آسانی کرنے والے بھیجے گئے ہو

وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ السَّجْلُ بِفَتْحِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ الْجِيمِ وَهِيَ

تنگی کرنے کے لئے تمکو نہیں بھیجا یہ روایت کی اس کو بخاری نے۔ سجل ساکنہ سین مہملہ اور اسکان جیم اور وہ بڑا ہوا

الدَّلْوُ الْمَمْلُوءَةُ مَاءً وَلَا كَذَلِكَ الذَّنُوبُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

ڈول کو ہے پانی کا اور ذنوب بھرے ہوئے ڈول کو نہیں کہتے اور انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال یسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا متفق علیہ

صلعم نے فرمایا کہ لوگوں سے نرمی اور آسانی کرو اور گرانی مت کرو اور بشارت دو اور نفرت مت دلاؤ متفق علیہ

وعن جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے

یقول من یحرم الرفق یحرم الخیر کلہ رواہ مسلم وعن ابی ہریرۃ رضی

کہ فرماتے تھے جو محروم رہا نرمی سے محروم رہا ہر بھلائی سے رواہ مسلم اور روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی

اللہ عنہ ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی قال لا تغضب فردد

کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلعم سے عرض کی کہ مجھ کو وصیت کیجئے آپ نے فرمایا کہ غصہ مت کر پھر بار بار عرض کی اور ہر بار یہی بات کہی کہ

مرارا قال لا تغضب رواہ البخاری وعن ابی یعلی شداد بن اوس رضی اللہ

غصہ مت کر رواہ بخاری اور ابو یعلی شداد بن اوس رضی اللہ

عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ کتب الاحسان علی کل شیء

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے احسان کرنا ہر شے پر

فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحۃ ولیحد احدکم

سو تم جب قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو اور جب کسی جانور کو ذبح کیا کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو

شفرتہ ولیرح ذبیحتہ رواہ مسلم وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ما

تیز کر لیا کرو اور جانور کو راحت پہنچائے کہ راحت پہنچانا حلال کرنے جانور کو اور روایت کی یہ مسلم نے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین قط الا اخذ ایسرہما مالم

رسول اللہ صلعم کو دو کاموں میں اختیار نہیں دیا گیا مگر اپنے دونوں میں سے جو آسان ہوا اسی کو اختیار فرمایا جب تک

یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منہ وما انتقم رسول اللہ صلی اللہ

کہ نہ ہوتا وہ کام آسان موجب گناہ کے پس اگر ہوتا موجب گناہ کے تو ہوتے حضرت دور تر لوگوں کے اور نہ بدلہ لیا رسول اللہ صلعم نے

علیہ وسلم لنفسہ فی شیء قط الا ان تنتہک حرمۃ اللہ فینتقم للہ تعالیٰ

علیہ وسلم اپنے نفس کیلئے کبھی برابر نہیں لیا مگر یہ کہ کسی حرام کو حرام کیا اللہ نے تو ہوتے بدلہ لینے والے اللہ کے واسطے

علیہ وسلم وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

الا اخبرکم بمن یحرم علی النار او بمن تحرم علیہ النار تحرم علی کل قریب ہین لین

کیا میں تمکو خبر نہ دوں اس شخص کی جو دوزخ پر حرام ہوگا یا کس شخص پر دوزخ حرام ہوگی دوزخ ہر نزدیک سہل خو آسان نرم اور نرم

سَهْلٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اور قوم موسیٰ۔ فصل روایت کی ہے ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُوْنَ فِي الْعَفْوِ وَالْاِعْرَاضِ وَالْاِغْضَاضِ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ

پچھترواں باب جاہلوں سے اعراض اور چشم پوشی اور عفو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ

کریمکے بیان میں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو پکڑ معاف کرنا اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر

الْجَاهِلِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ وَقَالَ تَعَالٰى وَلْيَعْفُوْا وَ

جاہلوں سے اور فرمایا اور خوبی سے در گذر کر اور فرمایا اور چاہیئے کہ معاف کردیں اور

لْيَصْفَحُوْا أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ

درگذر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کرے اور فرمایا اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ

چاہتا ہے نیکی والوں کو اور فرمایا البتہ جس نے سہارا اور معاف کیا بیشک یہ کام ہمت کے ہیں

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ

اور اس باب میں آیات بہت اور معلوم ہیں اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ اوس نے

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ قَالَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پوچھا کہ آیا پہاڑ کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گذرا ہے آپ نے

فرمایا

لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ

بیشک میں نے تیری قوم سے بہت تکلیف پائی اور سخت تکلیف پائی اوس دن پائی جب پہاڑی گھاٹی میں میں نے اپنے تئیں عرضہ کیا

نَفْسِي عَلٰى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلٰى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ

آپکو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے بیٹے کو اوس نے جو چاہا تھا اوس نے میرا کہنا نہ مانا

وَأَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي

سو میں غم زدہ ہو کر اپنی راہ لی میں رنج میں تھا پھر میں مکان نہ پایا یہاں تک کہ جب میں قرن الثعالب پہنچا سو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو

فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ناگاہ میں نے بدلی دیکھی کہ اوس نے مجھ پر سایہ کر لیا سو میں نے دیکھا تو اوس میں جبرئیل ہے

فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ

اوس نے مجھ کو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا تعالیٰ نے سنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور

بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ

خدا تعالیٰ نے میرے پاس پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ بھیجا ہے تاکہ تو کافروں کے حق میں اوس کو حکم کرے جو تیرا جی چاہے پھر مجھکو پہاڑوں کے داروغہ فرشتہ نے پکارا اور سلام

عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ

پھر کہا اے محمد خدا تعالیٰ نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور

بَعَثَنِيْ رَبِّيْ اِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ فِيْمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ

خدا نے مجھے آپکے پاس بھیجا ہے تاکہ تو مجھ سے حکم کرے جو آپکا جی چاہے اگر تو چاہے میں کافروں پر دونوں پہاڑ ملا دوں اور دونوں پہاڑوں کے بیچ میں

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ

حضرت صلعم نے فرمایا نہیں بلکہ میں امید وار ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کافروں کی پشت سے

يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْاَخْشَبَانِ الْجَبَلَانِ الْمُحِيْطَانِ

وہ لوگ نکالے جو خدا واحد کی عبادت کریں اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراویں متفق علیہ اخشبان دو پہاڑ ہیں مکہ کو گھیرے ہوئے

بِمَكَّةَ وَالْاَخْشَبُ هُوَ الْجَبَلُ الْغَلِيْظُ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اور اخشب بڑے پہاڑ کو کہتے ہیں۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی کو نہیں مارا اور نہ کسی عورت کو اور نہ کسی خادم کو مگر یہ کہ کوئی سبیل جہاد کیا کرے

وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ

اور آپکو کبھی کوئی شخص نہیں پہونچا سکا کہ آپنے انتقام لیا ہو مگر اللہ تعالےٰ کے حرام کی اگر ہتک کیوئی

فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ

تو مزور اللہ انتقام لیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت انس رضہ سے کہ میں

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ

رسول اللہ صلعم کے ساتھ چلا جاتا تھا اور آپ پر ایک چادر نجرانی موٹے کنارہ والی تھی ایک اعرابی نے آپکی چادر پکڑ کر

فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً فَنَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ

آپکو سخت کھینچا میں نے دیکھا تو آپکی گردن مبارک میں

اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ

چادر کے کنارہ کا نشان اوس کے سخت کھینچنے سے ہوگیا تا پھر آپکو کہنے لگا کہ اے محمد یہ اللہ کا مال جو تیرے پاس ہے اسمیں سے

عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

میری لئے حکم کرائیے اوسکی طرف ہنسکر دیکھا پھر اوسکو کچھ دلوانیکا حکم فرمایا متفق علیہ ذکر اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے

رضی اللہ عنہ قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا من
کی کہ گویا میں دیکھتا ہوں رسول اللہ صلعم کو جب آپ ایک نبی کی حکایت کر رہے تھے کہ اس کی قوم نے
الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم ضربہ قومہ فادموہ وھو یمسح الدم
اور اس کو مار مار کر خون آلودہ کر دیا وہ نبی صلعم یہ کہتے چہرہ سے خون پونچھتا تھا
عن وجھہ ویقول اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون متفق علیہ وعن
اور کہتا تھا کہ اے اللہ میری قوم کو بخشدے کہ یہ جانتے نہیں متفق علیہ اور
ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس الشدید
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ پہلوان مضبوط وہ نہیں
بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب متفق علیہ
وہ نہیں جسکا مقابلہ کوئی نہ کر سکے پہلوان مضبوط وہ ہے کہ غضب کے وقت اپنے نفس کو قابو کر سکے متفق علیہ

الباب السادس والسبعون فی احتمال الاذی

چھتر واں باب ایذا کی برداشت کرنے کے بیان میں

قال اللہ تعالی والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب
فرمایا اللہ تعالی نے اور دبانے والے ہیں غصہ کو اور معاف کرنے والے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے
المحسنین وقال تعالی ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور وقد
نیکی والوں کو اور فرمایا اور البتہ جسنے صبر کیا اور معاف کیا بیشک یہ کام ہمت کے ہیں اور
فی الباب احادیث السابقۃ فی الباب قبلہ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ
اس باب سے پہلے باب میں گزر چکی ہیں اور روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے
عنہ ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لی قرابۃ اصلھم ویقطعونی و
کہ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہیں میں ان سے ملاپ کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بریدہ کاٹتے ہیں اور
احسن الیھم ویسیئون الی واحلم عنھم ویجھلون علی فقال لئن کنت
میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں اور میں درگذر کرتا ہوں اور وہ مجھ سے جہالت کرتے ہیں تو ہی فرمایا اگر حقیقتہً تو ایسا
کما قلت فکانما تسفھم المل ولا یزال معک من اللہ ظھیر علیھم مادمت
تو نے کہا تو گویا تو ان کے منہ پر بھی راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار رہیگا جب تک تو ایسا رہیگا کہ
علی ذلک [illegible] باب صیانۃ الارحام

الباب السابع والسبعون في الغضب اذا انتهكت حرمات الشرع والانتصار لدين الله تعالى

باب ساتھتر واں غضب کرنے میں جب تک کی جاوے حرمتوں شرع اور انتصار کرنے دین اللہ کے

قال الله تعالى ومن يعظم حرمات الله فهو خير له عند ربه وقال تعالى ان تنصروا الله ينصركم ويثبت

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کوئی بڑا جانے حکموں اللہ کے ادب کی سو وہ بہتر ہے اوسکو اپنے رب کے پاس اور فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کریگا اور تمہارے

اقدامكم وفي الصحيحين حديث عائشة السابق في باب العفو وعن

قدم مضبوط رکھیگا اور اس باب کے متعلق دونوں صحیحوں میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جو عفو کے باب میں گذری ہے اور

ابي مسعود عقبة بن عمرو البدري رضي الله عنه قال جاء رجل الى النبي

روایت ہے ابو مسعود عقبہ بن عمرو بدری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک مرد رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم فقال اني لاتأخر عن صلوة الصبح من اجل فلان مما

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں صبح کی نماز سے رہ جاتا ہوں اسکے سبب سے کہ فلانا شخص لمبا پڑھاتا ہے

يطيل بنا فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم غضب في موعظة قط

تو نماز لمبی کرتا ہے کہا راوی کہتا ہے کہ میں نے نبی صلعم کو ایسا غضبناک کسی وعظ میں نہیں دیکھا

اشد مما غضب يومئذ فقال يا ايها الناس ان منكم منفرين فايكم

جیسا اوس روز آپ غضبناک ہوئے پھر فرمایا اے لوگو بیشک تمہیں سے نفرت دلانے والے ہیں تم میں سے جو شخص

ما ام الناس فليوجز فان من ورائه الكبير والصغير وذا الحاجة متفق عليه

لوگوں کی امامت کرایا کرے اوسکو چاہیے کہ نماز کو مختصر کیا کرے کہ اوسکے پیچھے بڑے اور چھوٹے اور حاجت والے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں متفق

وعن عائشة رضي الله عنها قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من سفر

اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا کہ رسول اللہ صلعم ایک سفر سے تشریف لائے

وقد سترت سهوة لي بقرام فيه تماثيل فلما رآه رسول الله صلى الله عليه

اور میں نے طاق کے دروازہ پر ایک پردہ تصویروں والا ڈال رکھا تھا جب رسول اللہ صلعم نے اوسکو دیکھا

وسلم هتكه وتلون وجهه وقال يا عائشة اشد الناس عذابا يوم القيمة

تو اوسکی تصویریں پھاڑ ڈالیں اور اپنے چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا اور فرمایا اے عائشہ قیامت کے دن اون لوگوں کو سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب ہوگا

الذين يضاهون بخلق الله متفق عليه السهوة كالصفة تكون بين يدي

جو پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ کی مشابہت کیا چاہتے ہیں متفق علیہ سہوۃ طاق کی طرح ہوتی ہے سامنے

الْبَيْتِ وَالْقِرَامُ بِكَسْرِ الْقَافِ سِتْرٌ رَقِيقٌ وَهٰذَا أَفْسَدُ الصُّوَرِ الَّتِي فِيهِ

گھر کے بنائی جاتی ہے اور قرام ساتھ کسرہ قاف کے پردہ ہے باریک۔ اور یہ تصویر پہنے پردہ کی وہ صورتیں جو آدمیوں کی ہیں اور

وَعَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک عورت مخزومیہ کی شان میں جسنے چوری کی تھی قریش کو بہت فکر ہوا انہوں نے کہا

مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ

کہ اسکے بارہ میں رسول اللہ صلعم سے کون گفتگو کرے لوگوں نے کہا نہیں جرأت کرتا کہنے کی حضرت سے مگر اسامہ

ابْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

ابن زید کہ پیارے ہیں رسول خدا صلعم کے پھر اسامہ نے بہانہ میں اپنے کلام کی آپ سے تو آپ نے فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ

کیا تو شفاعت کرتا ہے کسی حد سزا خدا کے اندر کے معاف سے پھر اپنے کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا

ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ

پھر فرمایا کہ کسنے پہلے لوگ اسی لئے کہ جب اونچی سے شریف چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے

تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ

اور جب کوئی ضعیف کرتا تو اس پر حد جاری کرتے قسم ہے اللہ کی قسم ہے

بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بیٹی محمد کی چوری کرتی تو ضرور اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالتا متفق علیہ اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ مُتَّفَقٌ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى

کہ نبی صلعم نے قبلہ کیطرف بلغم مخلوق کا پڑا ہوا دیکھا آپکو سخت ناگوار گذرا کہ آپکے چہرہ مبارک میں

رُئِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلٰوتِهِ فَإِنَّهُ

اوسکا اثر دیکھا گیا آپنے کھڑے ہو کر اوسکو اپنے ہاتھ سے کھرچ دیا اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو اپنے رب سے مناجات

يُنَاجِي رَبَّهُ وَإِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ

کرتا ہے اور اوسکا رب اوسکی اور قبلہ کے درمیان ہے پس تم میں سے کوئی قبلہ کیطرف نہ تھوکے

وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ

لیکن اپنے بائیں طرف یا اپنی قدم کے نیچے پھر آپنے اپنی چادر کا کنارہ پکڑ کر اوسمیں تھوکا اور

بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي

چادر کے اطراف ایک دوسرے پر رکھ کر فرمایا کہ یا اسطرح کیا کرے متفق علیہ اور لفظ بخاری کے

الفوائد

يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَهُوَ فِيمَا إِذَا كَانَ فِي غَيْرِ الْمَسْجِدِ وَأَمَّا فِي الْمَسْجِدِ

بائیں کے یا پاؤں کے نیچے تھوکنے کا حکم اور مصورت میں ہے جب آدمی مسجد میں نہ ہو تو وہ

فَلَا يَبْصُقُ إِلَّا فِي ثَوْبِهِ وَاللهُ أَعْلَمُ

وہ صرف اپنے کپڑے ہی میں تھوکے واللہ اعلم

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُونَ فِي أَمْرِ وُلَاةِ الْأُمُورِ بِالرِّفْقِ

باب اٹھتر واں حکام کو امر کرنے کے بارے میں

بِرَعَايَاهُمْ وَنَصِيحَتِهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ وَالنَّهْيِ عَنْ غِشِّهِمْ وَالتَّشْدِيدِ

کہ اپنی رعیت سے نرمی کیا کریں اور انکی خیر خواہی اور ان پر شفقت کرتے رہیں اور ڈرائے دھمکائے اور کڑا کی

عَلَيْهِمْ وَإِهْمَالِ مَصَالِحِهِمْ وَالْغَفْلَةِ عَنْهُمْ وَعَنْ حَوَائِجِهِمْ قَالَ اللهُ تَعَالَى

اور انکے مصالح کی انجامی اور انکی حاجات سے غفلت کرنے سے منع کرنے کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ

اور تو اپنے بازو بچھا دے اپنے لئے جو مومن تیرے تابع ہوئے ہیں۔ اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ اللہ امر کرتا ہے

بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَ

عدالت اور احسان کرنے کا اور قرابتیوں کو دینے کا اور منع کرتا ہے فحشا اور منکر اور

الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

بغی سے نصیحت کرتا ہے تم کو کہ تم یاد کرو۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے سنا

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا

اَلْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ

بادشاہ سا ایک حاکم ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور مرد حاکم ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور عورت

فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ

خاوند کے گھر کی حاکم ہے وہ بھی پوچھی جائیگی اور غلام اپنے مولیٰ کے مال کا حاکم ہے اور پوچھا جائیگا

عَنْ رَعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي يَعْلَى

رعیت سے اور ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا متفق علیہ اور روایت ابو یعلیٰ متقل

مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ

ابن یسار رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کوئی

عَبْدٌ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ

ایسا بندہ نہیں ہے جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا ہو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا مرتا ہے مگر خدا اسپر بہشت کو

عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

حرام کرتا ہے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے پس اوسنے رعیت کی خیر خواہی نکی وہ بہشت کی بو نہ پاوے گا

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أُمُورَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ کوئی ایسا حاکم نہیں جو مسلمانوں کی کا مالک ہو پھر نہ محنت کرے اونکے واسطے اور نہ اونکی خیر خواہی کرے

لَهُمْ كَنَصِيحَتِهِ وَجَهْدِهِ لِنَفْسِهِ وَلِأَهْلِهِ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ

مگر وہ حاکم مسلمانوں کے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا۔ اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَيْتِي هٰذَا اللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي

میرے گھر میں بیٹھے فرماتے تھے اے اللہ جو شخص میری امت کے کسی کام کا متولی حاکم ہو کر

شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ

اونپر کڑائی کرے تو اوسپر کڑائی کر اور جو شخص میری امت کے کسی کام کا والی ہو کر اونسے نرمی کرے خداوندا تو اوس سے نرمی کر

بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت کی ہے مسلم نے۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست و حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر فوت یا تمام ہو جاتا تھا اوسکا کام

وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ بَعْدِي خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ ثُمَّ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الَّذِي

اور میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور عنقریب خلیفے ہونگے تو بہت ہونگے اصحاب نے عرض کی ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہیں فرمایا پہلے حاکم کی بیعت کو اول قرار پر اگر پھر پہلے سری کا حق ادا کرو اور تم اپنے حق خدا سے مانگو

لَكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ

مقرر اللہ تعالیٰ اونسے پوچھنے والا ہے اونکی رعیت کا حال متفق علیہ۔ اور روایت ہے عائذ بن عمرو رضہ اللہ

عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

عنہ سے کہ وہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد پر پس کہا ای بیٹے تحقیق میں نے سنا رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق بدتر ہیں حاکم وہ ہیں جو ظلم کریں پس بچ اس سے کہ ہو تو انمیں سے متفق علیہ۔

وعن ابی مریم الازدی رضی اللہ عنہ انہ قال لمعویۃ رضی اللہ عنہ

اور روایت ہے ابو مریم ازدی رضہ سے کہا اوسنے معاویہ رضہ کو کہا کہ

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ولاہ اللہ شیئا من امور

کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے جس شخص کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے کاموں میں سے کسی کام کا والی کرے

المسلمین فاحتجب دون حاجتہم وخلتہم وفقرہم احتجب اللہ دون حاجتہ

پس وہ والی رعایا پر بند کرے اپنے تئیں حاجت اور ضرورت کے وقت اوسکی اللہ تعالیٰ اوپر بند کرے گا

وخلتہ وفقرہ یوم القیمۃ فجعل معویۃ رجلا علی حوائج الناس رواہ ابوداود

پس معاویہ رضہ نے بیچ مقرر کیا ایک آدمی کو لوگوں کی حاجت روائی پر مسلمانوں کی روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے

والترمذی الباب للتاسع والسبعون فی الوالی العادل

باب اوناسی حاکم عادل کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان الآیۃ وقال تعالیٰ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیشک اللہ حکم کرتا ہے عدل اور احسان کا حکم فرماتا ہے الآیۃ اور فرمایا

واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن

اور عدالت کرو اللہ عدالت کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سبعۃ یظلہم اللہ تعالیٰ فی ظلہ یوم لا ظل

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایہ میں جگہ دیگا جسدن اوسکے سوا کہیں

الا ظلہ امام عادل وشاب نشا فی عبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق با

سایہ نہ ہوگا ایک بادشاہ عادل دوسرا جوان جو مشغول ہوا عبادت الٰہی میں تیسرا وہ آدمی جسکا دل مسجد سے لگا ہو

لمساجد ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل دعتہ امراۃ

چوتھا دو آدمی جو آپس میں اللہ محبت رکھتے ہوں اسی پر جمع ہوں اور اسی پر متفرق ہوں پانچواں وہ آدمی جسکو عورت حسن

ذات منصب وجمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاہا

والی منصب اور جمال بلا کر بلائے اور اوسکو کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں چھٹا وہ آدمی جو ایسا پوشیدہ صدقہ کرے کہ جو اوسکے

حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ متفق

بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو ساتواں وہ آدمی جو خلوت میں اللہ کو یاد کرے اور اوسکے دو نوں آنکھیں جاری ہو جائیں متفق علیہ

علیہ وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ

اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المقسطین عند اللہ علی منابر من نور الذین یعدلون

اللہ صلعم نے فرمایا کہ عدالت کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے نزدیک نور کے منبروں پر ہونگے جو اپنے

فی حکمہم واھلیہم وما ولوا رواہ مسلم وعن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

حکم میں اور اپنے گھر والوں میں اور جنکے وہ حاکم ہیں عدالت کرتے ہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے عوف بن مالک رضی اللہ سے

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیار ائمتکم الذین تحبونہم

کہا سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ بہتر تمہارے امیر (حاکم) وہ لوگ جن سے تم پیار کرو

ویحبونکم وتصلون علیہم ویصلون علیکم وشرار ائمتکم الذین تبغضونہم

اور وہ تم سے پیار کریں اور تم انکے لئے دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں اور تمہارے وہ امیر برے ہیں جنسے تم بغض رکھو

ویبغضونکم وتلعنونہم ویلعنونکم قال قلنا یا رسول اللہ افلا ننابذہم

اور وہ تم سے بغض رکھیں اور تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں کہا راوی نے کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم انسے (لڑائی) نہ کریں

فقال لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ رواہ مسلم وتصلون

آپ نے فرمایا نہ جبتک وہ تم میں نماز قائم کریں نہ جبتک تم میں نماز قائم کریں۔ روایت کی یہ مسلم نے نصلون

علیہم یدعون لہم وعن عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ قال سمعت

علیہم یعنے تم دعا مانگو انکے لئے اور روایت ہے عیاض بن حمار سے کہا سنا میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اھل الجنۃ ثلثۃ ذو سلطان مقسط

رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ بہشتی تین طرح کے لوگ ہیں ایک تو حاکم عادل

ورجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربیٰ ومسلم وعفیف متعفف ذو عیال رواہ مسلم

توفیق دیا گیا بھلائیوں کی اور دوسرا شخص مہربان نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر اور تیسرا پاکدامن بچنے والا پرہیزگار بچوں والا یہ روایت کی اسکو مسلم نے

الباب الثمانون فی وجوب طاعۃ ولاۃ الامور فی غیر معصیۃ

باب اسی (۸۰) حاکموں کی اطاعت کرنے کے وجوب میں

وتحریم طاعتہم فی المعصیۃ قال اللہ تعالیٰ اطیعوا اللہ واطیعوا

اور معصیت میں انکی اطاعت کرنیکی حرمت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اطاعت کرو اللہ تم کی اور

الرسول واولی الامر منکم وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی

اطاعت کرو رسول کی اور اپنے حاکموں کی جو تم میں سے ہوں۔ اور ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال علی المرء المسلم السمع والطاعۃ فیما احب وکرہ الا

صلعم نے فرمایا مسلمان پر سمع اور اطاعت واجب ہے اُن حکموں میں جنکو دوست رکھتا ہو اور جنکو مکروہ جانتا ہے مگر

أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

یہ کہ معصیت کا امر کیا جائے پس جب معصیت کا امر کیا جائے تو نہیں ہے سننا اور نہ اطاعت متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے

عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

کہ کہ جب ہم رسول اللہ صلعم سے سننے اور اطاعت پر بیعت کیا کرتے تھے تو آپ

يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بطور ملقے کے ان لفظوں کے جس قدر تم طاقت رکھو متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ

آپ فرماتے تھے جو کھینچ لیا اپنا ہاتھ طاعت سے ملتا ہے قیامت کو اللہ سے کہ نہ ہوگا اس کے لئے جائے کرار اسکے پاس کوئی حجت نہ ہوگی اور جو شخص مرجائے

وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَمَنْ

اور اسکی گردن میں بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور مسلم نے اور اسکی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص مرے

مَاتَ وَهُوَ مُفَارِقٌ لِلْجَمَاعَةِ فَإِنَّهُ يَمُوتُ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً الْمِيتَةُ بِكَسْرِ الْمِيمِ

درحالیکہ جماعت سے مفارقت کرنیوالا ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا ہے میتہ ساتھ کسرہ میم کے اور

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَ

انس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سنو اور

أَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تم پر سردار ہو دے کویا کہ اوسکا سر کشمش ہے روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ

کہ تیرے پر لازم ہے سننا امام کی بات اور اطاعت کرنا اسکی تنگی میں اور آسانی میں اور خوشی میں اور ناخوشی میں اور اپنے اوپر اسکی ترجیح کی حالت میں

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ

روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضہ سے کہا ہم ایک سفر میں رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ

صلعم کے ساتھ ایک جگہ اترے ہوئے تھے ہم میں سے کوئی اپنا خیمہ سنوارتا ہے اور کوئی

يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تیر اندازی کی مشق کرتا ہے اور کوئی اپنے چوپایے جنگل میں چراتا تھا کہ ناگاہ رسول اللہ صلعم کی منادی نے ندا کی

الصلوٰة جامعة فاجتمعنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انه لم يكن
کہ نماز جمع کرنیوالی ہے پس جمع ہوئی ہم صحبت رسول خدا صلعم کے پس فرمایا اپنے کہ بات کوئی ہے کہ کوئی
نبي قبلي الا كان حقا عليه ان يدل امته على خير ما يعلمه لهم وينذرهم
نبی مجھ سے پہلے نہیں ہوا مگر واجب پر تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو بھلائی کے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے سے
شر ما يعلمه لهم وان امتكم هذه جعل عافيتها في اولها وسيصيب آخرها بلاء
اوس سے جو جانے اوس کے حق میں برا جانے اور تمکو اس کہ تمہاری امت کی عافیت کہ اول کے زمانہ میں ہے اور پچھلی امت کو بلا ملیگی
وامور تنكرونها وتجيء فتنة فيرقق بعضها بعضا وتجيء الفتنة فيقول المؤمن هذه
اور ایسے کام ہونگے جنکو تم برا جانوگے اور ایک فساد آویگا تو ہلکا ہو جاویگا بعضا بعضے کا اور دوسرا فتنہ بھی آویگا تو کہیگا ایسا نہیں
مهلكتي ثم تنكشف وتجيء الفتنة فيقول المؤمن هذه هذه فمن احب
کہ اب میری ہلاکت ہوئی ہوگی وہ مٹکل کہیگا وہ بھی اوسکے بعد مٹیگا سو کہوگا کہ اب بھی میری موت ہو تو بھی میری موت سوچ کر پاوے
ان يزحزح عن النار ويدخل الجنة فلتاته منيته وهو يؤمن بالله و
کہ آپ کو دور کرلے دوزخ سے اور بہشت میں جاوے تو چاہیئے اوسکی موت اوس حالت میں آوے کہ وہ ایمان
اليوم الاخر وليات الى الناس الذي يحب ان يؤتى اليه ومن بايع
قیامت کا لیا نہیں کہتا ہو اور چاہے کہ لوگ میرے ساتھ ایسا سلوک کریں جو اپنے واسطے چاہتا ہے ویسا ہی لوگ کے واسطے چاہے اور جسنے کسی امام
اماما فاعطاه صفقة يده وثمرة قلبه فليطعه ان استطاع فان جاء آخر
بیعت کی ہو سو اوسکے قول اور پھل اوسکے ساتھ دلی خوشی سے کیا ہو تو چاہیئے کہ اوسکی فرمانبرداری کرے اگر اوسکی ذات سوچہ اگر دوسرا
ينازعه فاضربوا عنق الآخر رواه مسلم قوله ينتضل ان يسابق بالرمي
اور پہلے امام کی سرداری میں جھگڑا کرے تو دوسرے کی گردن مارو رواہ مسلم قولہ ینتضل اسکا ہے یعنی تیر اندازی کا مشق
بالنبل والسناب الجشر بفتح الجيم والشين المعجمة بالزاء وهي الدواب
کرنے لگے اور سناب گھوڑ دوڑ ہے جشر جیم اور شین معجمہ زاء سے اور وہ چوپائے ہیں
التي ترعى وتبيت مكانها وقوله يرقق بعضها بعضا اي يصير بعضه بعضا
جو چرتے ہیں اور رات کو اسی جگہ میں رہتے ہیں اور قولہ یرقق بعضہا بعضا یعنی ہو جاوے بعض اسکے بعض کو
رقيقا خفيفا لعظم ما بعده وفي الثاني يرقق الاول وقيل معناه يشوق بعضها
باریک اور خفیف بسبب بڑائی اس فتنہ کے جو بعد اوسکے ہے اور دوسرا پہلے کو باریک کرے گا اور بعض نے کہا کہ معنی یہ ہے کہ شوق
الى بعض يقال تسوقت الناقة وتسولتها وقيل يشبه بعضها بعضا وعن ذهيدة
کرے گا بعض کو بعض کی طرف جیسا کہ کہا جاتا ہے تسوقت الناقۃ وتسولتہا اور کہا گیا ہے کہ بعض بعض کے مشابہ ہوگا اور ذہیدہ

وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

وائل بن حجر رضؓ سے کہا کہ سلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَ

علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یارسول اللہ آپ فرمایئے کہ اگر ہم پر ایسے لوگ امیر ہو جائیں کہ اپنا حق ہم سے طلب کریں اور

يَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہمارا حق ادا نہ کریں آپ ہمکو ان سے کیا سلوک کرنیکا حکم فرماتے ہیں آپ نے اس سے اعراض فرمایا اور پھر جواب نہ دیا اور دوسری بار وہی سوال کیا پھر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

مسلم نے فرمایا کہ اولاً حکم نہ ماننا اور اطاعت نہ کرنا کہ ان پر ہوگا جو ان کے ذمہ لگایا گیا ہے اور تم پر ہوگا جو تمہارے ذمہ لگایا گیا ہے یہ روایت کی ہے مسلم نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ

وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تم پر غیروں کو مقدم کیا جائیگا اور کام ایسے ہونگے جو تم کو بری معلوم ہونگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کیا

تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ

کرنے کا حکم کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ جو تم پر حاکم کی اطاعت لازم ہے ادا کرو اور اپنا حق خدا سے

الَّذِي لَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

مانگو یہ روایت ہے ابوہریرہ رضؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُطِعِ

فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی میری اطاعت امیر کی

الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ

اطاعت ہے جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی متفق علیہ اور

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے نے فرمایا جو شخص

مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

اپنے امیر سے کوئی شے مکروہ دیکھے تو چاہیئے کہ صبر کرے اسلئے کہ جو شخص ایک بالشت بھر سلطان کی اطاعت سے نکل جائیگا وہ جاہلیت کے موت

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

متفق علیہ اور روایت ہے ابوبکرہ رضؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ

علیہ یقول من اھان السلطان اھانہ اللہ رواہ الترمذی وقال حدیث
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص بادشاہ کی اہانت کرے اللہ تعالیٰ اس کی اہانت کریگا اس روایت کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے
حسن وفی الباب احادیث کثیرۃ فی الصحیح وقد سبق بعضھا فی ابواب
اور اس مضمون کی احادیث بہت ہیں بعض احادیث پہلے
ابواب میں گذر چکی ہیں۔

الباب الحادی والثمانون فی النھی عن سوال الامارۃ

باب اکاسی ۸۱ امارت کے سوال کرنے کی نہی میں

واختیار ترک الولایۃ اذا لم یتعین علیہ او تدع حاجۃ الیہ وقال
اور جب ولایت پر متعین نہ ہو یا اسکے طرف حاجت نہ ہو تو ترک ولایت کو اختیار کرنے کے بیان میں
اللہ تعالیٰ تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا
اللہ تعالیٰ نے یہ گھر آخرت ہم ان لوگوں کے لئے کرتے ہیں جو زمین میں بلندی اور فساد نہ چاہیں اور
فسادا والعاقبۃ للمتقین وعن ابی سعید عبد الرحمن بن سمرۃ رضی
عاقبت پرہیزگاروں کیلئے ہے۔ اور روایت ہے ابو سعید عبد الرحمن بن سمرہ رضی سے
اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمن بن سمرۃ
تعالیٰ عنہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اے عبد الرحمن بن
لا تسال الامارۃ فانک ان اعطیتھا من غیر مسالۃ اعنت علیھا وان
امارت کا سوال مت کر کہ اگر مجھے بدون سوال کرنے کے ملے تو اس کام میں تیری اعانت کی جائیگی اور اگر
اعطیتھا عن مسالۃ وکلت الیھا واذا حلفت علی یمین فرایت غیرھا خیرا
سوال کرنے سے ملے تو موقوف اسکے سپرد کیا جائیگا اور جب تو کوئی قسم کھائے پھر دیکھے جس چیز پر تو نے قسم کھائی اسکا غیر بہتر معلوم ہو
منھا فات الذی ھو خیر وکفر عن یمینک متفق علیہ وعن ابی ذر رضی اللہ
تو اس بہتر کام کو کرلے اور قسم کا کفارہ دیدے متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابو ذر رضی اللہ سے
عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر انی اراک ضعیفا وانی احب
انہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اے ابو ذر میں تجھ کو ناتوان سمجھتا ہوں اور میں
لک ما احب لنفسی لا تامرن علی اثنین ولا تولین مال یتیم رواہ مسلم
چاہتا ہوں تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہوں تو دو آدمیوں پر بھی امیر مت ہو اور یتیم کے مال کا متولی مت ہو
وعنہ قال قلت یا رسول اللہ الا تستعملنی فضرب بیدہ علی منکبی ثم
اور ابو ذر سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ مجھ کو عامل نہیں بناتے پس مارا رسول اللہ نے میرے

قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا

فرمایا اے ابوذر تو ناتواں اور ضعیف ہے اور حکومت نہ اہل ہے اور منصب حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا سبب ہوگا مگر اسکو نہیں ملے گی جسنے حکومت

بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اسکا حق ادا کیا اور جو اس پر فرض تھا سو اسے بجا لایا اسکو روایت کیا مسلم نے اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ سے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ عنقریب تم امارت پر حرص کروگے اور قیامت کے دن یہ امارت اور حکومت ندامت

نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور پشیمانی ہوگی روایت کی اسکو بخاری نے

اَلْبَابُ الثَّانِي وَالثَّمَانُونَ فِي حَقِّ السُّلْطَانِ وَالْقَاضِي

باب سی اور بادشاہ اور قاضی

وَغَيْرِهِمَا مِنْ وُلَاةِ الْأُمُورِ عَلَى اتِّخَاذِ وَزِيرٍ صَالِحٍ وَتَحْذِيرِهِمْ مِنْ قُرَنَاءِ السُّوءِ

وزیر اچھا کرنے کے بیان میں اور ان سے ڈرانے برے ساتھیوں سے اور اسکی بات قبول کرنے سے

وَالْقَبُولِ مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا

اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے

الْمُتَّقِينَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

متقی والے اور ابوسعید اور ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھیجا اللہ نے کوئی پیغمبر نہ اس نے کسی کو خلیفہ مگر اسکے

بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَ

واسطے دو قسم کے یار ہوئے ایک یار تو اسکو بھلائی کا حکم کرتا ہے اور

تَحُضُّهُ عَلَيْهِ فَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اس پر رغبت دلاتا ہے سو معصوم وہ ہے جسکو نگہبانی کی اللہ نے روایت کیا بخاری نے اور عائشہ سے روایت ہے

اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب اللہ چاہتا ہے

غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ سُوْءٍ اِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ رَوَاهُ

وہ سردار اس کے لئے ایسا وزیر برا مقرر کر دیتا ہے کہ اگر وہ بھول جائے تو یاد نہیں دلاتا اور اگر اس کو یاد ہو تو اس کی اعانت و مدد نہیں کرتا۔ روایت

اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

کی ہے ابوداؤد نے اسناد جید سے مسلم کی شرط پر

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّمَانُوْنَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَوْلِيَةِ الْاِمَارَةِ

باب ممانعت کے بیان میں جو شخص امارت

وَالْقَضَاءِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْوِلَايَاتِ لِمَنْ سَاَلَهَا اَوْ حَرَصَ عَلَيْهَا فَعَرَضَ لَهَا

اور قضا کا سائل ہو یا اس کی حرص رکھتا ہو اس کو حکومت و قضا کا متولی کرنے سے نہی کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو موسیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ میں اور دو آدمی میرے چچا کے بیٹوں میں سے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں

اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ

حاضر ہوئے ان دو آدمیوں میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ ہم میں بعض پر حکومت

وَلَّاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ هٰذَا

متولی اور حاکم بنایا ہو ان میں سے بعض پر ہم کو امیر مقرر فرمائیے اور دوسرے نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا واللہ ہم ایسے آدمی کو عامل

الْعَمَلَ اَحَدًا سَاَلَهُ اَوْ اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

والی نہیں بناتے جو خود اس کا سائل ہو یا اس پر حریص ہو۔ متفق علیہ

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ فِي الْخَامِسِ وَالثَّمَانُوْنَ فِي الْاَدَبِ

باب چوراسی اور پچاسی ادب

وَالْحَيَاءِ وَفَضِيْلَةِ الْحَثِّ عَلَى التَّخَلُّقِ بِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اور حیا کے بیان میں اور اس کی فضیلت اور اس خو پر عادت کرنے کے بیان میں ابن عمرؓ سے روایت ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ

کہ رسول اللہ صلعم ایک مرد انصاری پر گزرے اور وہ اپنے بھائی کو

فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ

حیا کی بابت نصیحت کر رہا تھا رسول اللہ صلعم نے فرمایا اس کو چھوڑ دے کہ حیا ایمان سے ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

متفق علیہ اور عمران بن حصین رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم الحياء لا يأتي إلا بخير متفق عليه وفي رواية لمسلم الحياء

صلعم نے فرمایا کہ حیا سے نہیں آتی مگر بھلائی متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حیا

خير كله أو قال الحياء كله خير وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول

ہر طرح کی بہتری ہے۔ یا فرمایا کہ حیا میں سوا بھلائی کے اور کچھ نہیں اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم قال الإيمان بضع وسبعون أو بضع وستون شعبة

صلعم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کچھ شاخیں ہیں اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی پس اعلیٰ شاخ ان شاخوں میں سے افضل

فأفضلها قول لا إله إلا الله وأدناها إماطة الأذى عن الطريق والحياء شعبة

کلمہ لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور ان میں سب سے ادنیٰ دکھ دینے والی چیز کو راہ سے دور کرنا ہے اور حیا

من الإيمان متفق عليه البضع بكسر الباء وبجوز فتحها وهو من الثلثة

ایمان کی ایک شاخ ہے متفق علیہ۔ بضع ساتھ کسرہ باء اور جائز ہے فتحہ اسکا اور وہ تین سے

إلى العشرة والشعبة القطعة والخصلة والإماطة الإزالة والأذى ما

دس تک ہے اور شعبۃ ٹکڑا اور خصلت ہے اماطت ہٹا دینا اور اذیٰ جو

يؤذي كحجر وشوك وطين ورماد وقذر ونحو ذلك وعن أبي سعيد الخدري

ایذا دیوے جیسا پتھر اور کانٹے اور کیچڑ اور راکھ اور گندگی وغیرہ کے اور روایت ہے ابوسعید خدری

رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أشد حياء من العذراء

رضی سے کہ کہا کہ رسول اللہ صلعم کنواری لڑکی جو اپنے پردہ میں ہوتی ہے اس سے بھی زیادہ

في خدرها فإذا رأى شيئا يكرهه عرفناه في وجهه متفق عليه قال

حیا والے تھے اور جب کسی بری چیز کو دیکھتے تھے تو ہم آپ کے چہرہ سے پہچان جاتے تھے متفق علیہ ہے علماء نے کہا

العلماء حقيقة الحياء خلق يبعث على ترك القبيح ويمنع من التقصير في حق

حیا ایک خصلت ہے کہ آدمی کو برا کام چھوڑنے پر اٹھاتی ہے اور حقدار کے حق میں تقصیر کرنے سے منع کرتی ہے

ذي الحق وروينا عن أبي القاسم الجنيد قال الحياء رؤية الآلاء ورؤية

اور ابوالقاسم جنید سے مروی ہے کہ نعمتوں کے دیکھنے اور تقصیر کو دیکھنے سے

التقصير فيتولد بينهما حالة تسمى حياء والله أعلم

درمیان ان دو ایک حالت پیدا ہوتی ہے اسکا نام حیا ہے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے

الباب السادس والثمانون في حفظ اللسان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور پورا کرو قرار کو بیشک قرار کی پوچھ ہے اور ابو سعید

نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ

خدری رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے

النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الرَّجُلُ یُفْضِیْ اِلٰی امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِیْ اِلَیْهِ ثُمَّ

لوگوں میں سے مرتبہ میں وہ شخص بڑا ہوگا جو عورت کے نزدیک جائے اور عورت اسکے نزدیک جائے پھر وہ عورت

یَنْشُرُ سِرَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ

کا بھید لوگوں میں مشہور کرے، روایت کی اس کو مسلم نے اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر رضی

اللّٰہُ عَنْهُ حِیْنَ تَاَیَّمَتْ بِنْتُ حَفْصَةَ قَالَ لَقِیْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ

بیٹی حفصہ کا خاوند فوت ہوگیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی کو کہا

عَنْهُ فَعَرَضْتُ عَلَیْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ

اگر تجھے خواہش ہے تو میں تجھ سے حفصہ کا نکاح کردوں اوسنے کہا

قَالَ سَاَنْظُرُ فِیْ اَمْرِیْ فَلَبِثْتُ لَیَالِیَ ثُمَّ لَقِیَنِیْ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِیْ اَنْ لَّا

میں سوچ کر جواب دونگا، عمر رضی نے کہا کچھ دن بعد عثمان سے اسکی ملاقات ہوئی تو اسنے کہا میں اب نکاح کرنا نہیں چاہتا

اَتَزَوَّجَ یَوْمِیْ هٰذَا فَلَقِیْتُ اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّیْقَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ

پھر میں نے ابوبکر صدیق رضی سے کہا اگر

حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ یَرْجِعْ اِلَیَّ شَیْئًا فَكُنْتُ عَلَیْهِ وَجَدَ مِنِّیْ

تجھے خواہش ہے تو حفصہ کا نکاح تجھ سے کردوں ابوبکر رضی نے کچھ جواب نہ دیا، مجھے عثمان پر اس سے

عَلٰی عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَیَالِیَ ثُمَّ خَطَبَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِیَّاهُ

نہیں آیا تھا جیسا ابوبکر رضی سے آیا میں کچھ عرصہ خاموش رہا کہ رسول اللہ صلعم نے حفصہ سے نکاح کرنیکا پیغام کیا میں نے اسکا نکاح کرا دیا پھر

فَلَقِیَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَیَّ حِیْنَ عَرَضْتَ عَلَیَّ حَفْصَةَ فَلَمْ

ابوبکر مجھے ملا اور کہا شاید تو مجھ پر غصہ ہوا ہوگا جب تو نے مجھے کچھ جواب نہیں دیا تھا۔

اَرْجِعْ اِلَیْكَ شَیْئًا فَمَا عَرَضْتَ عَلَیَّ اِلَّا اَنِّیْ كُنْتُ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلعم حفصہ کا ذکر کرتے تھے اور میں آپکا راز

ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِیَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَبِلْتُهَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

افشا کرنا نہیں چاہتا تھا اور اگر نبی علیہ السلام اس سے نکاح نہ کرتے تو ضرور میں قبول کرلیتا۔ روایت کی یہ بخاری نے

تایمت ای صارت بلا زوج وکان زوجها توفی وجدت غضبت

تابیت یعنے بیوہ ہو گئی اور اسکا خاوند فوت ہو گیا تھا اور وجدت یعنے غصہ ہوا تو

وعن عائشة رضی الله عنها قالت کن ازواج النبی صلی الله علیه و

اور روایت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہا کہ تھی نبی صلعم کی ازواج آپکے پاس

عندها فاقبلت فاطمة رضی الله عنها تمشی ما تخطی مشیتها من مشیة

خدمت میں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آتی تھی نہیں تھی رسول اللہ صلعم کی چال سے خطا نہیں کرتی تھی چلنا

رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا فلما راها رحب بها وقال مرحبا بابنتی ثم

جب آپنے اسکو دیکھا آپ خوش ہوئے اور مرحبا کہکر آپنے

اجلسها عن یمینه او عن شماله ثم سارها فبکت بکاء شدیدا فلما رای

داہنی یا بائیں جانب بٹھلایا اور اس سے سرگوشی کی پس فاطمہ بہت سخت روئی جب آپنے اسکا اضطراب دیکھا تو پھر دوبارہ

حزنها سارها الثانیة فضحکت فقلت لها خصک رسول الله صلی الله علیه

سرگوشی کی پس فاطمہ نے ہنس دیا میں نے فاطمہ کو کہا کہ رسول اللہ صلعم نے تجھے

من بین نسائه بالسرار ثم انت تبکین فلما قام رسول الله صلی الله علیه

سب میں سے سرگوشی کے ساتھ مخصوص کیا پھر تو روتی ہے۔ جب رسول اللہ صلعم اٹھ کر چلے ہوئے

وسلم سالتها ما قال لک رسول الله صلی الله علیه فقالت ما کنت لافشی

تو میں نے اس سے پوچھا کہ رسول اللہ صلعم نے تجھے کیا کہا تھا اسنے کہا کہ میں

علی رسول الله صلی الله علیه وسلم سره فلما توفی رسول الله صلی الله علیه

رسول اللہ صلعم کا راز افشا نہیں کرتی جب رسول اللہ صلعم فوت

فلما عزمت علیک بما لی علیک من الحق لما حدثتنی ما قال لک رسول

تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کہا کہ میں تجھ کو قسم دیتی ہوں اپنے حق کی جو میرا حق تجھ پر ہے تو مجھے وہ بات بتلا جو تجھے رسول

الله صلی الله علیه وسلم فقالت اما الان فنعم فحدثتنی حین سارنی فی المرة

اللہ صلعم نے سرگوشی کرکے کہی تھی اسنے کہا ہاں اب میں بتلا دوں گی جب آپنے پہلے دفعہ سے سرگوشی کی تھی

الاولی فاخبرنی ان جبریل صلی الله علیه کان یعارضه القرآن کل سنة مرة

تو فرمایا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام ... میں مجھ سے ایک دفعہ

او مرتین وانه عارضه الآن مرتین ولا اری الا اجلی الا قد اقترب فاتقی

یا دو دفعہ قرآن کا دور کیا کرتا تھا اور اب کے سال دو بار دور کیا ہے میں جانتا ہوں کہ میری موت قریب ہے تو اللہ

اللہ واصبری فانہ نعم السلف انا لک فمکثت بکائی الدہ رأیت فلما
اور صبر کرو کہ کیا میں تیری لئے میر منزل خوب ہوں یہ بات سنکر میں نے رونا جو تو نے دیکھا تھا۔ پھر آپ نے میری
رأی جزعی سارنی الثانیۃ فقال یا فاطمۃ اما ترضین ان تکونی سیدۃ نساء
جزع دیکھی تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی کہ فرمایا کہ اے فاطمہ
المؤمنین او سیدۃ نساء ھذہ الامۃ فضحکت ضحکی الذی رأیت متفق علیہ
سب عورتوں یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو تو یہ بات سنکر میں نے ہنس دیا جو تو نے دیکھا تھا۔ متفق علیہ
وھذا لفظ مسلم وعن ثابت عن انس رضی اللہ عنہ قال اتی علی رسول
اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔ اور روایت ہے ثابت سے کہ نقل کی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا العب مع الغلمان فسلم علینا فبعثنی فی حاجۃ
لڑکوں کیساتھ کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ صلعم وہاں تشریف لائے اور ہم کو سلام کیا پس آپنے مجھے کسی کام کو
فابطأت علی امی فلما جئت قالت ما حبسک قلت بعثنی رسول اللہ
بھیجا پس مجھ والدہ کے پاس جانے میں دیر ہوئی جب میں والدہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ تجھے کس نے روکا کہا میں نے کہا رسول اللہ صلعم
صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ قالت ما حاجتہ قلت انہا سر قالت لا تخبرن
نے مجھے کسی کام کو بھیجا تھا انہوں نے کہا آپکا کیا کام تھا میں نے کہا وہ راز کی بات ہے انہوں نے مجھے کہا
بسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدا قال انس واللہ لو حدثت بہ احدا
رسول اللہ صلعم کا راز ہرگز کسیکو نہ بتلانا۔ انس نے کہا واللہ اگر میں کسیکو یہ بات بتلاتا
لحدثتک بہ یا ثابت رواہ مسلم وروی البخاری بعضہ مختصرا
تو اے ثابت تجھے بھی بتلا دیتا۔ روایت کی اس کو مسلم نے اور بخاری نے اسکو مختصر کرکے ذکر کیا ہے

الباب السابع والثمانون فی الوفاء بالعہد وانجاز الوعد
باب ستاسی عہد کے وفا کرنے اور وعدہ کے پورا کرنے کے بیان میں

قال اللہ تعالی واوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا وقال تعالی
فرمایا اللہ تعالی نے اور عہد کی وفا کرو کہ عہد سے سوال کیا جائے گا۔ اور فرمایا
واوفوا بعہد اللہ اذا عاھدتم وقال تعالی یا ایھا الذین امنوا اوفوا
تم اللہ کی عہد کی وفا کرو جب تم عہد کرو۔ اور فرمایا اے ایمان والو پورا کرو
بالعقود وقال تعالی یا ایھا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون
اقرار۔ اور فرمایا اے ایمان والو ایسی بات تم منہ سے کیوں نکالتے ہو۔ جو نہیں کرتے

كبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون وعن ابی هريرة رضی الله عنه

بڑی بیزاری ہے اللہ کے ہاں کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو۔ اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اية المنافق ثلث اذا حدث كذب

اللہ صلعم نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانی ہیں جب بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب قول اقرار کرتا ہے

واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان متفق عليه زاد في رواية لمسلم وان

تو خلاف کرتا ہے اور جب اسکے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں زیادہ کیا ہے اگرچہ روزے رکھے

صام وصلى وزعم انه مسلم وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله

اور نماز پڑھے اور مسلمان ہونیکا اقرار کرے وہ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ سے

عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اربع من كن فيه كان منافقا خالصا

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ چار خصلتیں ہیں جس میں چاروں ہونگے وہ خالص منافق ہے

ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها

اور جس میں ان چاروں میں ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے جب تک کہ اس کو چھوڑ دے ایک یہ کہ جب امانت رکھی جاوے

اذا اؤتمن خان واذا حدث كذب واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر متفق عليه

تو خیانت کرتا ہے دوسرے کہ جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے تیسرے کہ جب عہد کرتا ہے تو اسکے خلاف کرتا ہے چوتھے کہ جب لڑتا ہے تو گالی بکتا ہے اور بیجا لڑتا ہے

وعن جابر رضی الله عنه قال قال لی النبی صلى الله عليه وسلم لو قد جاء

اور جابر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ اگر

مال البحرين اعطيتك هكذا وهكذا وهكذا فلم يجئ مال البحرين حتى قبض

بحرین سے مال آیا تو تجھ کو ایسا اور ایسا اور ایسا دونگا پھر بحرین سے مال نہ آیا تا کہ آپ فوت ہو گئے

النبی صلى الله عليه وسلم فلما جاء مال البحرين امر ابو بكر رضی الله عنه

پس جب بحرین سے مال آیا تو ابو بکر رضؓ نے

فنادی من كان له عند رسول الله صلى الله عليه وسلم عدة او دين فليأتنا

منادی کی کہ جس رسول اللہ صلعم کا کچھ وعدہ ہو یا کچھ قرض ہو تو وہ ہمارے پاس آوے

فاتيته فقلت له ان النبی صلى الله عليه وسلم قال لی كذا وكذا فحثى لی

پس میں ابو بکر رضؓ کے پاس گیا اور کہا کہ نبی صلعم نے مجھے ایسا اور ایسا فرمایا تھا پس دیئے

حثية فعددتها فاذا هی خمسمائة فقال لی خذ مثليها متفق عليه

مجھ کو ابو بکر رضؓ نے لپ بھر کر پس گنا تو وہ پانسو تھے فرمایا ابو بکر صدیق رضؓ نے کہ دو دو مثل وہ لے لے۔ متفق علیہ

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّمَانُوْنَ فِی الْمُحَافَظَةِ عَلٰی مَا اعْتَادَهٗ مِنَ الْخَیْرِ

باب اٹھاسی ۸۸ اچھی عادت پر محافظت کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَقَالَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اللہ نہیں بدلتا جو کچھ کسی قوم کو جب تک وہ خود نہ بدلیں جو کچھ ان کے دل میں ہے اور فرمایا

تَعَالٰی وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا وَالْاَنْكَاثُ

اور نہ ہو جیسے وہ عورت کہ توڑ ڈالا اپنا سوت کاتا محنت کے پیچھے ٹکڑے ٹکڑے کئے اور انکاث

جَمْعُ نِكْثٍ وَهُوَ الْغَزْلُ الْمَنْقُوْضُ وَقَالَ تَعَالٰی وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا

جمع نکث کی ہے اور وہ سوت ہیں توڑے ہوئے اور فرمایا اور نہ ہو جیسے جنکو دی

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَقَالَ تَعَالٰی فَمَا

کتاب اس سے پہلے پھر لمبی گذری انپر مدت پھر سخت ہوگئے انکے دل اور فرمایا تو نے

رَعَوْهَا حَقَّ رِعَایَتِهَا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

بنایا اسکو جیسا چاہئے بنانا اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے

قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے عبد اللہ تو فلانے کی طرح مت ہو جیو

كَانَ یَقُوْمُ فِی اللَّیْلِ فَتَرَكَ قِیَامَ اللَّیْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

کہ وہ رات کو اٹھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا رات کا اٹھنا متفق علیہ

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّمَانُوْنَ فِی اسْتِحْبَابِ طِیْبِ الْكَلَامِ وَ

باب نواسی ۸۹ ملاقات کے وقت کشادہ روئی اور خوش کلامی اور

طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ

شیریں زبانی کے استحباب کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور تو اپنے بازو مومنوں کے لئے بچھا دے

وَقَالَ تَعَالٰی وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ وَعَنْ

اور فرمایا اگر تو سخت گو سخت دل ہوتا تو تیرے گرد سے ضرور منتشر ہو جاتے اور

عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے

النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

بچو اگر چھوارہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے صدقہ کرنے سے ہو سکے جسکو یہ بھی میسر نہ ہو تو خوش کلامی سے ہی سہی متفق علیہ اور ابو ہریرہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ

نبی صلعم نے فرمایا کہ کلمہ طیب صدقہ ہے

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ھُوَ بَعْضُ حَدِیْثٍ تَقَدَّمَ بِطُوْلِہٖ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

متفق علیہ اور یہ حدیث طویل کا ایک ٹکڑا ہے جو پہلے گذر چکی ہے اور ابوذر رضہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا

کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ تو نیک کاموں میں سے کسی عمل کو حقیر مت سمجھ

وَلَوْ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلْقٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اگرچہ تو اپنے بھائی سے کشادہ روئی سے ملاقات کرے۔ اس روایت کو امام مسلم نے

اَلْبَابُ الْتَّسْعُوْنَ فِیْ اِسْتِحْبَابِ سِیَاقِ الْکَلَامِ وَاِیْضَاحِہٖ

باب ۹۰ نرمی سے کلام کو جب مخاطب سمجھ سکے اور ایضاح کے ساتھ سمجھ لے تو اسکے سمجھانے کو

وَالْمُخَاطَبَۃِ وَتَکْرِیْرِہٖ لِیَفْھَمَ اِذَا لَمْ یَفْھَمْ اَلْاَدِلَّۃُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اور تکرار سے بیان کرنے کے استحباب میں کہ انس رضہ سے روایت ہے

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا تَکَلَّمَ بِکَلِمَۃٍ اَعَادَھَا ثَلَاثًا حَتّٰی تُفْھَمَ

نبی صلعم جب کلام کیا کرتے تو ایک کلمہ کو تین بار اعادہ فرماتے تاکہ سمجھا جائے اور جب کسی قوم کے

عَنْہُ وَاِذَا اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ سَلَّمَ ثَلَاثًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ عَائِشَۃَ

پاس تشریف لاتے تو انکو تین بار السلام علیکم کہا کرتے تھے روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے عائشہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ کَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَامًا فَصْلًا

رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم کا کلام ایسا واضح و روشن ہوا کرتا تھا

یَفْھَمُہٗ کُلُّ مَنْ یَسْمَعُہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ

کہ جو سنتا اس کو سمجھ لیتا تھا۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے

اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالتِّسْعُوْنَ فِیْ صِفَۃِ الْمَجْلِسِ لِلْحَدِیْثِ

باب ۹۱ اس بیان میں کہ جو کلام

جَلِیْسُہُ الَّذِیْ لَیْسَ بِحَرَامٍ وَاسْتِنْصَاتُ الْعَالِمِ وَالْوَاعِظِ حَاضِرِیْ مَجْلِسِہٖ

حرام ہو ہمنشین دوسرے ہمنشین کو سنوا دیا کرے اور عالم اور واعظ اپنی مجلس کے حاضرین کو خاموش کرا دیا کریں۔

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

روایت ہے جریر بن عبداللہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلعم نے

علیہ وسلم فی حجۃ الوداع استنصت الناس ثم قال لا ترجعوا بعدی کفارا

علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں مجھے فرمایا کہ لوگوں کو چپ کرا، پھر آپ نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہ ہو جانا

یضرب بعضکم رقاب بعض متفق علیہ

کہ تم لوگوں سے بعض بعضوں کی گردنیں ماریں متفق

الباب الثانی والتسعون فی الوعظ والاقتصاد فیہ

باب ۹۲ وعظ اور اسمیں میانہ روی کرنے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وعن

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے رب کے رستہ کی طرف حکمت دانی اور موعظت حسنہ سے بلا اور روایت ہے

ابی وائل شقیق بن سلمۃ قال کان ابن مسعود رضی اللہ عنہ یذکر الناس فی کل

ابو وائل شقیق بن سلمہ سے کہا کہ ابن مسعود رضی ہر

خمیس مرۃ فقال لہ رجل یا ابا عبد الرحمن لوددت انک ذکرتنا کل یوم

پھر وہ ہر جمعرات میں ایک دفعہ ہمکو وعظ سنایا کرتے تھے ایک آدمی نے کہا اے ابو عبد الرحمن میں چاہتا ہوں کہ ہم کو ہر روز وعظ سنایا کرو

فقال لہ اما انہ یمنعنی من ذلک انی اکرہ ان املکم وانی اتخولکم بالموعظۃ

کہا سنو اس سے یہ بات روکتی ہے کہ میں تم کو ملال کروں میں تم کو وعظ سنانا چاہوں

کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بہا مخافۃ السامۃ علینا متفق

جیسا رسول اللہ صلعم ہم کو سنایا کرتے تھے اس خوف سے کہ ہمکو ملالت و دلگیری نہ ہو۔ متفق

یتعہدنا وعن ابی الیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال سمعت

خبر لیتے تھے کہ آدمی کا ہادی اور رہنما ہے ابو الیقظان عمار بن یاسر رضہ سے کہا کہ میں سنتا تھا کہ رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان طول صلوۃ الرجل وقصر خطبتہ

صلعم فرماتے تھے کہ آدمی کا نماز کو دراز کرنا اور خطبہ کو چھوٹا کرنا

مئنۃ من فقہہ فاطیلوا الصلوۃ واقصروا الخطبۃ رواہ مسلم ومئنۃ بمیم

آدمی دانائی کی علامت ہے تم نماز کو دراز کیا کرو اور خطبہ چھوٹا کیا کرو۔ روایت کی یہ مسلم نے ط اور منۃ ساتھ میم

مفتوحۃ ثم ہمزۃ ساکنۃ ثم نون مشددۃ ای علامۃ دالۃ علی فقہہ

مفتوحہ کے پھر ہمزہ ساکنہ کے پھر نون مشدد کے یعنی نشانی ہے اسکے فقاہت کی

وعن معاویۃ بن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ قال بینا انا اصلی مع

اور روایت ہے معاویہ بن حکم سلمی رضہ سے کہا کہ میں رسول اللہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

رسول اللہ صلعم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے چھینک لی میں نے یرحمک اللہ کہدیا لوگ

فَرَمَانِيَ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهْ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ

مجھ کو دیکھنے لگے میں نے کہا کیا مصیبت آئی میری طرف کیوں دیکھتے ہو لوگ میری اس

فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لٰكِنِّي سَكَتُّ

بات سے ناخوش ہوئے لگے رانوں پر مارنے جب میں نے دیکھا کہ مجھ کو چپ کراتے ہیں میں چپ ہو گیا

فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ

رسول اللہ صلعم نماز پڑھ چکے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں نے آپ سے پہلے اور

وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِّنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي قَالَ

نہ دیکھا اب نہ اس سے پہلے نہ اس سے اچھا سکھانے والا کوئی میں نے آپ جیسا نہ آپ نے مجھ کو مارا اور نہ گالی دی بلکہ آپ نے فرمایا

إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ

کہ نماز میں کسی لوگوں کے کلام کرنی لائق نہیں ہے نماز میں تسبیح اور تہلیل اور

وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ

قرآن پڑھنا جیسا کہ آپ نے فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں تو مسلمان بن

اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا

اور اب اللہ تعالیٰ نے ہم میں اسلام ظاہر کر دیا ہے ہم میں سے بعضے لوگ ایسے ہیں کہ کاہنوں کے پاس

يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذٰلِكَ

جاتے ہیں آپ نے فرمایا تو ان کے پاس مت جایا کر پھر میں نے عرض کی کہ ہم میں سے بعضے ایسے ہیں کہ شگون بد لیتے ہیں آپ نے فرمایا یہ

شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالثُّكْلُ بِضَمِّ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ

ایک شے ہے کہ پاتے ہیں دلوں میں پس نہ ہٹنا چاہیے ان کو اس سے اور روایت یہ مسلم نے نقل کی ساتھ ضمہ ثاء مثلثہ کے

الْمُصِيبَةُ وَالْفَجِيعَةُ فَاكْهَرَنِي أَيْ مَا نَهَرَنِي وَعَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ

مصیبت اور دردہے اور فاکہرنی یعنے نہیں جھڑکا مجھ کو اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْهَا

کہا کہ وعظ سنایا ہم کو رسول اللہ صلعم نے ایسا وعظ کہ ڈر گیا

اس سے

الْقُلُوبُ وَذَرِفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَدْ سَبَقَ بِكَمَالِهِ فِي

دل اور بہی اس سے آنسو اور ذکر کیا راوی نے ساری حدیث اور تحقیق گذر چکی کامل حدیث

پیچھے

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ وَذَكَرْنَا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ قَالَ اَنَّهُ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

باب الامر بالمحافظۃ علی السنۃ میں اور پہلے ذکر کیا کہ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالتِّسْعُوْنَ فِي السَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ

باب ننانوے ۹۹ سکینہ اور وقار اور آہستگی کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر نرمی پاؤں اور جب بات کرتے ہیں ان سے

الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ

بے سمجھ لوگ کہیں صاحب سلامت اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى يُرٰى مِنْهُ لَهَوَاتُهُ

حضرت صلعم کو کبھی ایسا ہنستے ہوئے کہ تمام منہ کھل جائے بیشک کہ دیکھا جائے اس سے کوا ان کا اور

اِنَّمَا يَتَبَسَّمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَللَّهَوَاتُ جَمْعُ لَهَاةٍ وَهِيَ اللَّحْمَةُ الَّتِيْ فِيْ اَقْصَى سَقْفِ

اور بے شک آنحضرت صلعم ہنستے تھے متفق علیہ۔ لہوات جمع ہے لہاۃ کی اور وہ وہ گوشت ہے جو حلق میں لٹکتی ہے

اَلْفَصْلُ الْبَابُ الرَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ فِي النَّدْبِ اِلٰى اِتْيَانِ الصَّلٰوةِ

باب چورانوے ۹۴ نماز

وَالْعِلْمِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْعِبَادَاتِ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور علم کی تحصیل وغیرہا عبادات، تو چاہیئے سکینہ اور وقار اور آہستگی سے جانے کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

اور جو شخص تعظیم کرے احکام کی تعظیم کرنے سے یہ ان کی پرہیزگاری سے ہے اور روایت ہے ابوہریرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا

رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہتے تھے

اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ

نماز کی اقامت ہو جائے تو تم نماز کو بھاگ کر نہ آؤ لیکن آؤ نماز کو اور تم پر لازم ہے

وَالْوَقَارُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا

اور وقار سے جا کر جو پائے پڑھ لو امام کے ساتھ جو جائے پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تو پوری کرو متفق علیہ اور ان کی

لَهُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِيْ صَلٰوةٍ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

کسی میں کوئی جب نماز کو قصد کر کے جاتا ہے تو نماز میں ہی ہوتا ہے اور روایت ہے ابن عباس رض

رضي الله تعالى عنهما انه دفع مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم عرفة فسمع النبي
صلى الله عليه وسلم وراءه زجرا شديدا وضربا وصوتا للابل فاشار بسوطه
اليهم وقال يا ايها الناس عليكم بالسكينة فان البر ليس بالايضاع رواه
البخاري وروى مسلم بعضه البر الطاعة والايضاع بضاد معجمة
قبلها همزة مكسورة وهو الاسراع

الباب الخامس والتسعون في اكرام الضيف

قال الله تعالى وهل اتاك حديث ضيف ابراهيم المكرمين اذ
دخلوا عليه فقالوا سلاما قال سلام قوم منكرون فراغ الى اهله فجاء
بعجل سمين فقربه اليهم قال الا تاكلون وقال تعالى وجاءه قومه
يهرعون اليه من قبل كانوا يعملون السيئات قال يا قوم هؤلاء بناتي
هن اطهر لكم فاتقوا الله ولا تخزون في ضيفي اليس منكم رجل رشيد
وعن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن
بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر

فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

تو چاہئے قرابت داروں سے اچھا سلوک کرے اور جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا چپ رہے

متفق علیہ وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَتْ

متفق علیہ اور روایت ہے ابو شریح خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے سنا

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے جس شخص کو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان ہے

فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ قَالُوا وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ

اس کو چاہیے کہ مہمان کا اکرام کرے اس کو عطیہ اور بخشش دے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ جائزہ کیا ہے آپ نے فرمایا ایک دن رات مہمانی کرنی جائزہ ہے

وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور تین دن تک ضیافت ہے اور اس سے زیادہ اس پر صدقہ ہے متفق علیہ

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی کے پاس اتنا رہے کہ اس کو گناہگار کرے لوگوں نے کہا یا رسول

اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ

اللہ کیونکر گناہگار کرتا ہے فرمایا اس کے پاس اتنا رہے کہ اس کی مہمانی بھلائے اس کے پاس کچھ نہ رہے کہ مہمانی کرے

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُونَ وَالسَّابِعُ وَالتِّسْعُونَ فِي اسْتِحْبَابِ

باب چھیانوے ۹۶ سے اور ستانوے ۹۷ تک

التَّبْشِيرِ وَالتَّهْنِئَةِ بِالْخَيْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ

خیر کی بشارت اور مبارکباد دینے کے استحباب کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے بشارت سنا میرے بندوں کو

الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ وَقَالَ تَعَالٰى يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ

بات کو سنتے ہیں اور نیک بات کے تابع ہوتے ہیں اور فرمایا بشارت دیتا ہے ان کو رب

مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنّٰتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ وَقَالَ تَعَالٰى وَأَبْشِرُوا

اپنی رحمت اور خوشنودی اور باغوں کی کہ انکے لئے ان میں نعمت مقیم ہے اور فرمایا اور خوشخبری ہو

بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ وَقَالَ تَعَالٰى فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ وَقَالَ

ساتھ جنت کے جسکا تم کو وعدہ کیا جاتا تھا اور فرمایا ہم نے اسکو لڑکے حلم والے کی بشارت دی اور فرمایا

تَعَالٰى وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوا وَقَالَ تَعَالٰى وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ

بیشک ہمارے رسول ابراہیم کے پاس بشارت لائے اور فرمایا اس کی عورت کھڑی تھی

فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحٰقَ وَقَالَ تَعَالٰى فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ

ہنسی پس ہم نے اس کو اسحاق کی بشارت دی۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں نے نداکی اور وہ کھڑا

يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى وَقَالَ تَعَالٰى وَإِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ

محراب میں نماز پڑھ رہا تھا کہ بیشک اللہ تجھ کو یحییٰ کی بشارت دیتا ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جب کہا فرشتوں نے

يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ الْآيَةَ وَالْآيَاتُ فِي

اے مریم اللہ تجھ کو بشارت دیتا ہے ایک کلمہ کی کہ اسکا نام مسیح ہے الخ۔ اور آیتیں

الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَّعْلُومَةٌ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ جِدًّا وَهِيَ مَشْهُورَةٌ فِي

اس مضمون میں بہت ہیں اور احادیث تو بہت ہی ہیں اور وہ مشہور ہیں

الصَّحِيحَيْنِ مِنْهَا عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَيُقَالُ أَبُو مُحَمَّدٍ فَيُقَالُ أَبُو مُعَاوِيَةَ

صحیحین میں سے اور ابو ابراہیم یا ابو محمد یا ابو معاویہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن ابی اوفی رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

بَشَّرَ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيهِ

خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی جو موتی کا ہے جس میں شور

وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْقَصَبُ هُنَا اللُّؤْلُؤُ الْمُجَوَّفُ وَالصَّخَبُ الصِّيَاحُ

اور نہ ماندگی۔ متفق علیہ قصب سے یہاں مراد وہ موتیاں ہیں جنکا درمیان خالی ہو صخب بلند آواز

وَاللُّغُوبُ وَالنَّصَبُ التَّعَبُ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور لغوب ہے اور نصب ماندگی ہے اور روایت ہے ابو موسے اشعری رضی سے

أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر نکلا اور دل میں ارادہ کیا کہ آج میں تمام دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هٰذَا فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ساتھ رہونگا پس مسجد میں آکر رسول اللہ صلعم کا حال دریافت کیا

فَقَالُوا وَجَّهَ هٰهُنَا فَخَرَجْتُ عَلٰى أَثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتّٰى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ

لوگوں نے کہا کہ ادھر کو تشریف لیگئے ہیں کہ میں پوچھتا ہوا انکے پیچھے گیا یہاں تک کہ آپ چاہ اریس میں داخل ہوئے

فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ حَتّٰى قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ وَ

اور میں دروازہ میں بیٹھ گیا تاکہ آپ قضاء حاجت سے فارغ ہوکر

توضأ فقمت إليه فإذا هو قد جلس على بئر أريس وتوسط قفها وكشف
وضو کیا میں آیا پاس تو کیا آپ بیٹھے ہیں بیر اریس پر بیچ میں گھٹنے کھولے اور آپ کی دونوں
عن ساقيه ودلاهما في البئر فسلمت عليه ثم انصرفت فجلست عند
پنڈلیاں کھولیں اور دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیے ہیں کنوئیں کے پاس آپکو سلام کیا اور آکر دروازے کے پاس
الباب فقلت لأكونن بواب رسول الله صلى الله عليه وسلم اليوم فجاء
بیٹھ گیا دل میں گمان کیا کہ آج میں رسول اللہ صلعم کی دربانی کرونگا پس
أبو بكر رضي الله عنه فدفع الباب فقلت من هذا فقال أبو بكر فقلت
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آکر دروازہ ہلایا میں نے کہا کون ہے اسنے کہا ابوبکر ہے میں نے کہا
على رسلك ثم ذهبت فقلت يا رسول الله هذا أبو بكر يستأذن فقال
ٹھیرجا پھر میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں عرض کی کہ ابوبکر ہے اور آپکی اذن مانگتا ہے آپنے فرمایا
ائذن له وبشره بالجنة فأقبلت حتى قلت لأبي بكر ادخل ورسول الله
اسکو اذن دے اور بہشت کی خوشخبری سنا دے میں پھرا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اندر آجا اور
يبشرك بالجنة فدخل أبو بكر حتى جلس عن يمين النبي صلى الله عليه وسلم
تجھ بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آیا اور رسول اللہ صلعم کی داہنی طرف
معي في القف ودلى رجليه في البئر كما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم
میرے ساتھ چبوترہ پر بیٹھ گیا اور رسول اللہ صلعم کی طرح پائنچے اوپر کھینچ کر کنوئیں
وكشف عن ساقيه ثم رجعت وجلست وقد تركت أخي يتوضأ ويلحقني
اور دونوں پنڈلیاں کھولی کر دیں میں پھر وہاں ہی جا بیٹھا اور میں نے اپنے بھائی کو وضو کرتے ہوئے چھوڑا تھا کہ وضو کر کے مجھ سے آن ملیگا
فقلت إن يرد الله بفلان يريد بأخيه خيرا يأت به فإذا إنسان يحرك
پھر میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فلانے سے بھلائی کا ارادہ کیا تو اسکو یہاں لاوے گا
الباب فقلت من هذا فقال عمر بن الخطاب فقلت على رسلك ثم جئت
کہ ایک آدمی نے دروازہ ہلایا میں نے کہا کون ہے اسنے کہا عمر بن خطاب میں نے کہا ٹھیر جا پھر میں
إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلمت عليه وقلت هذا عمر يستأذن
رسول اللہ صلعم کی خدمت میں جا کر عرض کی کہ عمر رضی اللہ عنہ اذن مانگتا ہے آپنے فرمایا
فقال ائذن له وبشره بالجنة فجئت عمر فقلت اذن ادخل ويبشرك رسول
اسکو اجازت دے اور بہشت کی بشارت سنا دے میں نے آکر عمر رضی اللہ عنہ کو کہا اندر آجا اور رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجنۃ فدخل فجلس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ صلعم مجھ کو بہشت کی بشارت فرماتے ہیں پس گیا اور رسول اللہ صلعم کی

فی القف عن یسارہ ودلی رجلیہ فی البئر ثم رجعت فجلست فقلت

بائیں طرف کو بیس میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گیا اور میں لوٹا کر دہان ہی پر بیٹھا اور دل میں کہتا تھا

ان یرد اللہ بفلان خیرا یعنی اخاہ یات بہ فجاء انسان فحرک الباب

کہ اگر اللہ تعالے فلانے سے بھائی کا ارادہ کیا تو اسکو یہاں لاوے گا پس ایک آدمی نے دروازہ ہلایا

فقلت من ھذا فقال عثمان بن عفان فقلت علی رسلک وجئت النبی

پوچھا کون ہے اسنے کہا عثمان بن عفان میں نے کہا ٹھہر جا اور نبی صلے

صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال ائذن وبشرہ بالجنۃ مع بلوی تصیبہ

اللہ علیہ وسلم کو انکر خبر کی آپنے فرمایا اسکو اذن دے اور جنت کی خوشخبری ساتھ ایک بلوے کے جسمیں وہ مبتلا ہوگا سنا دے

فجئت فقلت ادخل ویبشرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجنۃ مع

پس گیا کہا اسکو کہا کہ اندر آجا اور رسول اللہ صلعم مجھ کو خوشخبری دیتے ہیں جنت کی ساتھ

بلوی تصیبک فدخل فوجد القف قد ملئ فجلس وجاھم من الشق

ایک بلوی کے جسمیں تو گرفتار ہوگا وہ آیا اور کنارہ بھرا ہوا پایا پس انکے سامنے دوسری طرف بیٹھ گیا

الاخر قال سعید بن المسیب فاولتھا قبورھم متفق علیہ وزاد فی روایۃ

کہا سعید بن المسیب نے میں تعبیر کیا ہے اس تہا بیٹھنے انکی سے قبر انکی کو متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے

وامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ الباب وفیھا ان عثمان حین

اور مجھے رسول اللہ صلعم نے دروازہ کی حفاظت کا امر کیا اور اس روایت میں ہے کہ جب عثمان کو

بشرہ حمد اللہ تعالی ثم قال اللہ المستعان قولہ وجہ بفتح الواو وتشدید

بشارت دی تو آپنے الحمد للہ اور اللہ المستعان کہا ساتھ قول اسکا وجہ ساتھ فتحہ واو اور تشدید

الجیم ای توجہ وقولہ بئر اریس ھو بفتح الھمزۃ وکسر الراء وبعدھا یاء

جیم کے یعنے متوجہ ہوا اور قول اسکا بئر اریس ساتھ فتحہ ہمزہ اور کسرہ راء کے اور پیچھے اسکے یاء ہے

مثناۃ من تحت ساکنۃ ثم سین مھملۃ وھو مصروف ومنھم من منع

ساتھ دو نقطوں نیچے کے طرف سے پھر سین ہے مہملہ اور وہ منصرف ہے اور بعضوں نے غیر

صرفہ والقف بضم القاف وتشدید الفاء وھو المبنی حول البئر قولہ

منصرف کہا اور قف ساتھ ضمہ قاف اور تشدید فاء کے اور وہ وہ موضع ہے جو کنویں کے ارد گرد بنایا جاتا ہے قول اسکا

صلے رسلات بکسر الراء علی المشہور وقیل بفتحہا ای رفق وعن ابی ہریرۃ
کی ریشمی ساتھ کسرہ اور کے مشہور ہے اور بعض نے کہا ساتھ فتحہ کے یعنے نرمی کر۔ اور روایت ہے ابوہریرہ سے
رضی اللہ عنہ قال کنا نعود احوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعنا
سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلعم کے گرد بیٹھے تھے اور
ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما فی نفر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابوبکر رضہ اور عمر رضہ ایک جماعت میں ہمارے ساتھ تھے رسول اللہ صلعم ہم میں سے اٹھ کھڑے
من بین اظہرنا فابطأ علینا وخشینا ان یقتطع دوننا وفزعنا فقمنا
ہوئے اور دیر لگائی آنے میں ہم کو خوف ہوا کہ ہماری غیبت میں آپکو کسی قسم کا ڈر نہ ہو گھبرا گئے اور ہم مضطرب ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے
فکنت اول من فزع فخرجت ابتغی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتیت
اور میں سب سے پہلے مضطرب ہوا اس میں آپکو تلاش کرتا ہوا نکلا یہاں تک کہ
حائطا للانصار لبنی النجار فدرت بہ ہل اجد لہ بابا فلم اجد فاذا
انصاری بنی النجار کے باغ میں آیا اور دروازہ کی تلاش میں اسکے گرد پھرا مگر مجھے کوئی دروازہ نظر نہ آیا
ربیع یدخل فی جوف حائط من بئر خارجۃ والربیع الجدول الصغیر
کہ باغ کے اندر جا سکے کنوئیں سے جو باغ سے باہر تھا باغ کے اندر جاتا تھا کبھی اور معنے ربیع کے جدول صغیر ہیں
فاحفزت فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو ہریرۃ
پس میں گٹھا ہو کر اس رستہ سے باغ کے اندر رسول اللہ صلعم کے پاس آیا آپنے فرمایا تو ابوہریرہ ہے میں نے عرض کی ہاں
فقلت نعم یا رسول اللہ قال ما شانک قلت کنت بین اظہرنا فقمت فابطأت
یا رسول اللہ آپنے فرمایا تیرا کیا حال ہے میں نے عرض کی کہ آپ ہمارے درمیان سے اٹھ کر چلے گئے اور آپنے بہت دیر لگائی
علینا فخشینا ان تقتطع دوننا وفزعنا فکنت اول من فزع فاتیت ہذا
پس ہم کو آپکی جان کا خوف ہوا ہم پہلے گھبرا گئے اور میں سب سے پہلے گھبرایا تھا
الحائط فاحفزت کما یحفز الثعلب وہؤلاء الناس ورائی فقال یا
لومڑی کیطرح ہو کر اس باغ کے اندر آیا اور یہ لوگ میرے پیچھے چلے آتے ہیں
ابا ہریرۃ واعطانی نعلیہ فقال اذہب بنعلی ہاتین فمن لقیت من وراء
اپنے یعنی عطا کی اور فرمایا لے جا میری جوتیاں لے کر اور اس باغ سے
ہذا الحائط یشہد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بہا قلبہ فبشرہ بالجنۃ
جو شخص پیچھے سے کہ دل کے یقین سے لا الہ الا اللہ گواہی دیتا ہو اسکو جنت کی خوشخبری سنا دے

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ الزَّبِيرُ النَّهْرُ الصَّغِيرُ وَهُوَ الْجَدْوَلُ بِفَتْحِ

اور حدیث طویل ذکر کی روایت کی یہ مسلم نے۔ زبیر چھوٹی نہر ہے اور اسکو جدول بھی کہتے ہیں ساتھ فتح

الْجِيمِ كَمَا فُسِّرَ فِي الْحَدِيثِ وَقَوْلُهُ احْتَفَرْتُ رَوِيَّ بِالرَّاءِ وَبِالزَّايِ وَسَاهَ

جیم کے جیسا کہ تفسیر کی ہے حدیث میں اور قول اسکا احتفرت روایت کیا گیا ساتھ را کے اور ساتھ زا کے اور معنے اسکے

بِالزَّايِ تَضَامَمْتُ وَتَصَاغَرْتُ حَتَّى أَمْكَنَنِي الدُّخُولُ وَعَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ قَالَ

ساتھ زا کے شکم کر لیں اکٹھا ہوا اور اپنے کو چھوٹا بنایا کہ میں اندر جا سکا اور روایت ہے ابن شماسہ سے کہا

حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ يَبْكِي طَوِيلًا وَ

کہ ہم حضور عمرو بن عاص کے پاس آئے اور وہ جان کندن کی حالت میں آپنا منہ دیوار کیطرف کئے ہوئے

حَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ يَا أَبَتَاهُ أَمَا بَشَّرَكَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

روتے تھے اور منہ پھیر لیا دیوار کیطرف پھر کر بیٹا اسکا کہتا تھا کہ اے باپ کیا نہ خوشخبری دی تجھکو رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ

علیہ وسلم نے بہتیری بشارت میں دی کیا رسول اللہ صلعم نے تجھکو بشارت نہیں دی اسکے ساتھ اسکی طرف متوجہ کر کے کہا کہ افضل

إِنَّ أَفْضَلَ مَا نَعُدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ إِنِّي قَدْ

اس چیز کا جو ہم شمار کرتے ہیں واللہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت ہے۔ اور مجھ پر

كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللهِ

تین حالت گذری ہیں بیشک یہ کہ رسول اللہ صلعم سے نفس و عداوت رکھتا تھا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ

اور بشرط دستیابی آپنے قتل کر ڈالتا کسی دوسرے ایسا نہ

فَقَتَلْتُهُ فَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا جَعَلَ اللهُ الْإِسْلَامَ

اگر میں اس حالت پر مر جاتا تو بیشک دوزخیوں سے ہوتا۔ پھر جب اللہ نے میرے

فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلَأُبَايِعْكَ فَبَسَطَ

دل میں اسلام ڈالا میں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ اپنا ہاتھ پھیلائیے تاکہ میں آپکی بیعت کروں آپنے اپنا ہاتھ پھیلایا

يَمِينَهُ فَقَبَضْتُ يَدِي فَقَالَ مَالَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ

پھر میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا آپنے فرمایا اے عمرو تجھے کیا ہوا میں نے عرض کی کہ میں شرط کرنی چاہتا ہوں آپنے فرمایا

تَشْتَرِطُ بِمَاذَا قُلْتُ أَنْ يُغْفَرَ لِي قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ

کیا شرط کرتا ہے میں نے کہا کہ بخشا جائے فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ اسلام قبل سب پہلے

قبلہ وان الھجرۃ تھدم ما کان قبلھا وان الحج یھدم ما کان قبلہ
کفر کو گرا دیتا ہے اور ہجرت بھی پہلے گناہ کو منہدم کر دیتی ہے اور حج بھی پہلے گناہ کو زائل کر دیتا ہے

کان احد احب الی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا اجل فی عینی
اس حالت میں کہ رسول اللہ صلعم سے زیادہ کوئی پیارا نہ تھا اور نہ آپ سے زیادہ کوئی میری آنکھوں میں بزرگ تھا

منہ ولا کنت اطیق ان املأ عینی منہ اجلالا لہ ولو سئلت ان اصفہ
اور نہ طاقت رکھتا تھا کہ اپنی نظر سے اپنی دونوں آنکھیں پھر دوں اور اگر آپکا وصف کرنیکا کوئی مجھ سے سوال کرتا تو میں کہہ سکتا

ما اطقتہ لانی لم اکن املأ عینی منہ ولو مت علی تلک الحال لرجوت ان اکون
وصف کرنیکی طاقت نہ تھی اور میں اس حال میں مرجاتا کہ مجھے امید بھی ہوتی کہ

من اھل الجنۃ ثم ولینا اشیاء ما ادری ما حالی فیھا فاذا انا مت فلا تصحبنی
میں بہشتیوں سے ہوں پھر ہم سے چیزوں کے ولی ہوئے ہیں نہیں جانتا کہ انمیں میرا کیا حال ہے جب میں مروں تو کوئی نوحہ کرنے والی

نائحۃ ولا نار فاذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری
یا آگ میرے ساتھ ہو جب تم مجھے دفن کرو تو مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالو پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھیرا کرو

قدر ما تنحر جزور ویقسم لحمھا حتی استانس بکم وانظر ماذا اراجع بہ رسلی
جتنی دیر میں اونٹ ذبح کرکے اسکا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں تمسے انس حاصل کروں اور دیکھوں کہ اپنے رسولوں کے پہنچے ہوئے کو کیا جواب دیتا ہوں

رواہ مسلم قولہ شنوا روی بالشین المعجمۃ والمھملۃ ای صبوا قلیلا
روایت کی اسکو مسلم نے قولہ قول اسکا شنوا روایت کیا گیا ساتھ شین معجمہ اور مہملہ کے یعنی ڈالو اسکو تھوڑا

قلیلا واللہ سبحانہ اعلم
تھوڑا اور اللہ سبحانہ بہتر جانتا ہے

الباب الثامن والتسعون فی وداع الصاحب وصیتہ عند
باب اٹھانوے اپنے دوست کو وداع کرنے اور اسکو وصیت کرنے کے بیان میں

فراقہ لسفر او غیرہ والدعاء لہ وطلب الدعاء منہ قال اللہ تعالی و
سفر وغیرہ میں اور اسکے لئے دعا مانگنے اور اس سے اپنے لئے دعا کی خواہش کرنیکے بیان میں اور فرمایا اللہ تعالی نے

وصی بھا ابراھیم بنیہ ویعقوب یبنی ان اللہ اصطفی لکم الدین
اور یہی وصیت کر گیا ابراہیم اپنے بیٹوں کو اور یعقوب اے بیٹو اللہ نے چنکر دیا ہے تم کو دین

فلا تموتن الا وانتم مسلمون ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال
پھر نہ مرو مگر مسلمان پر ہوکر کیا تم حاضر تھے جب وقت پہنچا یعقوب کو موت جب کہا

لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَهَكَ وَإِلَهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ

اپنے بیٹوں کو تم کیا پوجو گے بعد میرے بولے ہم بندگی کریں گے تیرے رب اور تیرے باپ دادوں کے رب کی کہ ابراہیم

وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ

اور اسمٰعیل اور اسحاق ہے ایک رب اور ہم اوسی کے حکم پر ہیں اور احادیث میں سے ہے

فَمِنْهَا حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِي سَبَقَ فِي بَابِ إِكْرَامِ أَهْلِ

زید بن ارقم کی حدیث جو گزر چکی ہے باب اکرام اہل

بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں گزر چکی ہے۔ اوسنے کہا کہ ایک دن رسول اللہ صلعم نے کھڑے ہو کر

فِينَا خَطِيبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا

ہمکو خطبہ سنایا پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا کہ اما بعد اے

النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ

لوگو میں آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا پیغام لانیوالا آوے تو میں اوسکا کہا مانوں اور میں تمہارے درمیان دو بڑی بھاری چیز

ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا

چھوڑتا ہوں جن میں سے اول تو خدا کی کتاب ہے جسمیں ہدایت اور روشنی ہے پس خدا کی کتاب کو پکڑو اور اسکو خوب پکڑ جاؤ

بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي

پس ترغیب کتاب اللہ پر بہت تاکید کی اور اوسکی ترغیب اوسی پر فرمائی اور دوسری بار پھر اہل بیت میں تم کو خدا یاد دلاتا ہوں اپنی

أَهْلِ بَيْتِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ بِطُولِهِ وَعَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ

اہل بیت کے حق میں، روایت کی اسکو مسلم نے، اور تفصیل پہلے گزر چکی اور روایت ہے ابو سلیمان مالک بن حویرث رضی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ

اللہ عنہ سے کہا ہم چند آدمی جوان ہم رسول اللہ صلعم کی خدمت میں پہنچے

مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور ہم سن تھے اوسکے پاس ٹھہرے بیس رات اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا فَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا

وسلم رحم کرنیوالے نرم دل تھے اپنے گمان کیا کہ ہم گھر والوں کے مشتاق ہیں اوسنے آخر ہم سے سوال کیا کہ تم اپنے گھر والوں میں کس کو چھوڑ کر آئے ہو ہمنے

فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا

آپ سے بیان کر دیا آپنے فرمایا کہ تم اپنے گھر کو لوگوں میں جا کر ٹھہرو اور انکو دین سکھاؤ اور انکو حکم کرو اور نماز

صلوٰۃ کذا فی حین کذا وصلوٰۃ کذا فی حین کذا فاذا حضرت الصلوٰۃ

وقت فلاں نماز اور فلاں وقت فلاں نماز پڑھو اور جب نماز کا وقت آجائے

فلیؤذن لکم احدکم ولیؤمکم اکبرکم متفق علیہ زاد البخاری ثم روایۃ

تو تم میں سے کوئی اذان کہا کرے اور جو سب میں بڑا ہو وہ امامت کیا کرے متفق علیہ۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے اور جیا تم نے

لہ وصلوا کما رأیتمونی اصلی قولہ رحیما رفیقا روایت کیا ہے بقاری وقال وذروی

مجھے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح تم بھی نماز پڑھو۔ قولہ رحیما رفیقا روایت کیا ہے بخاری سے قال اور قال کے

بقافین وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال استاذنت النبی صلی

ساتھ دو قافوں کے اور روایت ہے عمر بن الخطاب رضی سے کہا میں نے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن وقال لا تنسنا یا اخی من دعائک فقال

اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی پس آپ نے مجھے اذن دیا اور فرمایا کہ ہمیں اپنی دعاؤں میں بھلا نہ دینا: کوئی کلمہ فرمایا کہ تو ہمیں کر دے

کلمۃ ما یسرنی ان لی بہا الدنیا وفی روایۃ قال اشرکنا یا اخی فی دعائک

اگر مجھ کو اس کی عوض تمام دنیا ملتی تو بھی ایسی خوشی نہ ہوتی اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا کہ ہمیں اپنی دعا میں شریک کر لینا روایت

رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن سالم بن

کی ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے سالم بن عبداللہ بن عمر سے

عبداللہ بن عمر ان عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کان یقول للرجل اذا اراد سفرا

کہ عبداللہ بن عمرؓ سے جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرتا اس سے

ادن منی حتی اودع کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یودعنا فیقول

کہا کرتے تھے کہ تو میرے نزدیک ہو تجھ کو وداع کروں جیسے رسول اللہ صلعم ہمکو وداع کیا کرتے تھے پس کہتے ہیں تیرے

استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک رواہ الترمذی وقال حدیث

دین اور امانت اور عمر کے کاموں کے خاتمے کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

حسن صحیح وعن عبداللہ بن یزید الخطمی الصحابی رضی اللہ عنہ قال کان

اور روایت ہے عبداللہ بن یزید خطمی صحابی سے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یودع الجیش یقول استودع اللہ

رسول اللہ صلعم جب لشکر کو وداع کیا کرتے تو فرماتے میں تمہارا

دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم حدیث حسن صحیح رواہ ابوداود وغیر

دین اور امانتیں اور اعمال کے خاتمے اللہ کو سپرد کرتا ہوں۔ حدیث حسن صحیح ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد وغیرہ نے

باسناد صحیح وعن انس رضی اللہ عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ

اسناد صحیح سے اور روایت ہے انس رضی سے کہا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اریدُ سفرا فزودنی فقال زودک اللہ التقوی

علیہ وسلم کے پاس آکر بیان کیا کہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں آپ مجھے زاد راہ عطا فرمایئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تقوی کو تیرا زاد کرے

قال زدنی قال وغفر ذنبک قال زدنی قال ویسر لک الخیر حیث ما کنت

اس نے کہا آپ کچھ زیادہ کریں فرمایا تیرا گناہ بخشے اس نے عرض کی کہ اور زیادہ کریں آپ نے فرمایا تو جہاں ہو اللہ تعالیٰ تیرے لئے بھلائی آسان کرے

رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

الباب التاسع والتسعون فی الاستخارۃ والمشاورۃ

اکیانوے استخارہ اور مشورہ کرنے کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ وشاورھم فی الامر وقال تعالیٰ وامرھم شوریٰ بینھم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اپنے کام میں مشورہ کیا کر اور فرمایا انکا کام آپس میں مشورہ کرتا ہے

ای یتشاورون فیہ وعن جابر رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی

یعنے مشورہ کرتے ہیں کام اسکے اور جابر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو سب

اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کلھا کالسورۃ من القرآن

کاموں میں استخارہ کرنا سکھایا کرتے تھے جیسا قرآن کی ایک سورت وہ سکھلاتے

یقول اذا ھم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل

فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا قصد ارادہ کرے تو چاہیئے دو رکعتیں فرض کے سوائے پڑھ لے پھر کہے

اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک

الٰہی میں تجھ سے بہتری مانگتا ہوں تیری علم کو دیکھ کے اور تجھ سے قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت کو دیکھ کے اور سوال کرتا ہوں تیرے بڑے

العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب

فضل کو سو مقدور تو قادر ہے مجھ کو قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو سب چھپی چیزوں کا دانا ہے

اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ

الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام واسطے میرے واسطے میرے دین اور دنیا اور

امری او قال عاجل امری واجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی

انجام کار میں بہتر ہے سارباں فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت میں تو اسکو میرے واسطے مقدر کر اور اسکو میرے واسطے آسان کر دے پھر اس میں میرے واسطے برکت

فيه وان كنت تعلم ان هذا الامر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري او
الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق میں برا ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا فرمایا

قال عاجل امري وآجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث
(یا) اپنے جلد ہونے اور دیر سے ہونے میں تو اس کو میرے لئے مقدر کر دے مجھ سے اور پھیر دے اس سے اور مقدر کر دے میرے لئے بہتر کام کو جہاں کہیں کہ

كان ثم رضني به قال ويسمي حاجته رواه البخاري
ہو پھر مجھ کو اس سے راضی کر دے اور نام لے اپنی حاجت کا روایت کی اس کو بخاری نے

الباب الثاني في استحباب الذهاب الى العيد وعيادة المريض
باب دوسرا عید اور بیمار کی پرسش کرنے کے

والحج والغزو والجنازة ونحوها من طريق والرجوع من طريق آخر
اور حج اور جہاد اور جنازہ وغیرہ کا ایک رستہ سے جانا اور دوسرے رستہ سے آنا کے بیان میں

لتكثير مواضع العبادة عن جابر رضي الله عنه قال كان النبي
تاکہ عبادت کی جگہوں کی زیادتی ہو جائے اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھے

صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم عيد خالف الطريق رواه البخاري
صلعم عید کے دن رستہ کو بدل دیا کرتے تھے روایت کی اس کو بخاری نے

قوله خالف الطريق يعني ذهب في طريق ورجع في طريق آخر وعن
قولہ خالف الطریق یعنی گئے ایک رستہ سے اور لوٹے دوسرے رستہ سے اور روایت ہے

ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا رجع من
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے پھرتے

طريق الشجرة ويدخل من طريق المعرس واذا دخل مكة دخل من
تو طریق الشجرہ سے پھرتے اور جب آتے معرس کے رستہ سے آتے اور جب مکہ میں داخل ہوتے

الثنية العليا ويخرج من الثنية السفلى متفق عليه
تو ثنیہ علیا کے رستہ سے داخل ہوتے اور ثنیہ سفلیٰ سے نکلتے متفق علیہ

الباب الحادي بعد المائة في استحباب تقديم اليمين في كل ما
باب ایک سو ایک کرامت داہنی کو اپنے کاموں میں داہنی طرف سے

هو من باب التكريم كالوضوء والغسل والتيمم ولبس الثوب و
ابتدا خروج کرنے کے استحباب کے بیان میں جو باب تکریم کے ہے جیسے وضو کرنا اور غسل کرنا اور تیمم کرنا اور کپڑا اور

النعل والخف والسراويل ودخول المسجد والسواك والاكتحال وتقليم الاظفار

جوتا موزہ اور پاجامہ پہننا اور مسجد میں داخل ہونا اور مسواک کرنا اور سرمہ لگانا اور ناخن اتروانا

وقص الشارب ونتف الابط وحلق العانة والسلام من الصلوة والاكل

اور مونچھ کتروانا اور بغل کے بال اکھیڑنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا اور نماز سے اور سلام پھیرنا اور کھانا

والشرب والمصافحة واستلام الحجر الاسود والخروج من الخلاء والاخذ والاعطاء وغير ذلك مما هو في معناه ويستحب تقديم اليسار في ضد ذلك

اور پینا اور مصافحہ کرنا اور حجر اسود کو چومنا اور پاخانہ سے نکلنا اور لینا اور دینا اور اس کے ہم معنی اور کام ایسے ہوں اور ان جیسی مخالف کاموں میں بائیں کو مقدم کرنا مستحب ہے

كالاستجمار والسواك عن اليسار ودخول الخلاء والخروج من المسجد

جیسے ڈھیلا کرنا اور مسواک کرنا اور پاخانہ میں داخل ہونا اور مسجد سے نکلنا اور

وخلع الخف والنعل والسراويل والثوب والاستنجاء ونحو المستقذرات

موزہ اور جوتا اور پاجامہ اور کپڑا اور استنجا کرنا اور مستقذرات وقت اور

اشباه ذلك قال الله تعالى فاما من اوتي كتابه بيمينه فيقول هاؤم

جو اس جیسے ہوں فرمایا اللہ تعالیٰ نے لیکن جس کو اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہے گا آؤ میرا

اقرؤا كتابيه الآيات وقال تعالى فاصحاب الميمنة ما اصحاب الميمنة و

اعمال نامہ پڑھو الآیات۔ اور فرمایا داہنے ہاتھ والے کیا ہیں داہنے ہاتھ والے

اصحاب المشئمة ما اصحاب المشئمة وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان

اور بائیں ہاتھ والے کیا ہیں بائیں ہاتھ والے اور روایت ہے عائشہ رضؓ سے

رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب التيمن في شانه كله في طهوره وترجله

کہ رسول اللہ صلعم کو داہنی طرف سے کام کرنا سب کام میں محبوب آیا کرتا تھا وضو کرنے اور کنگھی کرنے

وتنعله متفق عليه وعنها قالت كانت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور جوتا پہننے وغیرہ میں۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے

اليمنى لطهوره وطعامه وكانت اليسرى لخلائه وما كان من اذى حديث

کہ رسول اللہ صلعم کا داہنا ہاتھ وضو اور کھانے پینے کے لئے ہوا کرتا تھا اور بایاں ہاتھ خلا وغیرہ کا جو قسم اذی سے ہوا کرتا تھا۔ حدیث

صحيح رواه ابو داود وغيره باسناد صحيح وعن ام عطية رضي الله عنها

صحیح ہے روایت کی اس کو ابو داؤد وغیرہ نے اسناد صحیح سے اور روایت ہے ام عطیہ رضؓ سے

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہُنَّ فِیْ غُسْلِ ابْنَتِہٖ زَیْنَبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب کے غسل دینے کے وقت انکو فرمایا تھا

اَبْدَأْنَ بِمَیَامِنِہَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

کہ داہنی طرفوں اور وضو کے مقاموں سے شروع کرو۔ متفق علیہ۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا

عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِالْیُمْنٰی

رسول اللہ صلعم نے کہ جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے پاؤں سے شروع کرے

وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَکُنِ الْیُمْنٰی اَوَّلَہُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَہُمَا تُنْزَعُ مُتَّفَقٌ

اور جب اُتارے تو بائیں سے پہلے اُتارا کرے تاکہ داہنا پہنتے میں اول ہو اور اُتارنے میں پیچھے ہو۔ متفق

عَلَیْہِ وَعَنْ حَفْصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْعَلُ یَمِیْنَہٗ

علیہ اور روایت ہے حفصہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلعم اپنے داہنے ہاتھ کو

لِطَعَامِہٖ وَشَرَابِہٖ وَثِیَابِہٖ وَیَجْعَلُ یَسَارَہٗ لِمَا سِوٰی ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَغَیْرُہٗ

کھانے اور پینے اور کپڑے پہننے کیلئے کیا کرتے تھے اور بائیں ہاتھ کو اسکے سوا دوسرے کاموں کیلئے رکھا کرتے تھے۔ یہ روایت کی ہے ابوداؤد وغیرہ نے اور

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّاْتُمْ فَابْدَءُوْا بِاَیَامِنِکُمْ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

تم کپڑا پہنو اور وضو کرو تو اپنی داہنی طرف سے شروع کیا کرو۔ حدیث صحیح ہے روایت کی ہے ابوداؤد اور ترمذی نے

بِاَسَانِیْدَ صَحِیْحَۃٍ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اسنادِ صحیح سے۔ اور روایت ہے انس رضہ سے کہ رسول اللہ صلعم

اَتٰی مِنًی فَاَتَی الْجَمْرَۃَ فَرَمَاہَا ثُمَّ اَتٰی مَنْزِلَہٗ بِمِنًی وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ وَخَذَ

منیٰ میں آئے تو جمرہ کے پاس آئے اور اسکو کنکر مارے پھر منیٰ میں اپنے ڈیرہ میں آئے اور قربانی کی پھر سر مونڈنے والے کو فرمایا کہ لے لے اور

وَاَشَارَ اِلَی الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ الْاَیْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ یُعْطِیْہِ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ

اور سر کی داہنی طرف اشارہ کیا پھر بائیں طرف پھر وہ بال لوگوں کو عطا فرمائے۔ متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے

لَمَّا رَمَی الْجَمْرَۃَ وَنَحَرَ نُسُکَہٗ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَلَّاقَ شِقَّہُ الْاَیْمَنَ فَحَلَقَہٗ ثُمَّ

کہ جب جمرہ کو کنکر مارے اور قربانی کی اور سر منڈانا سر کے داہنی طرف والا حلاق کے آگے لے آئے مونڈ دے پھر

دَعَا اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ ثُمَّ نَاوَلَہٗ شِقَّہُ الْاَیْسَرَ فَقَالَ اِحْلِقْ

آپنے ابو طلحہ انصاری کو وہ بال عطا فرمائے پھر بائیں طرف آگے کرکے حلاق کو فرمایا کہ مونڈ

فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ

اُسنے مونڈ دیا آپ نے وہ بال بھی ابو طلحہ کو دیکر فرمایا کہ لوگوں کو بانٹ دے دے

الباب الثانی بعد المائة فی کتاب آداب الطعام وفیہ ابواب

باب ایکسو دو طعام کے آداب کے بیان میں

باب التسمیۃ فی اولہ والحمد فی اٰخرہ عن عمر بن ابی سلمۃ رضی

باب طعام کے اول بسم اللہ پڑھنے اور آخر الحمد پڑھنے کے بیان میں عمر بن ابی سلمہ رضی سے

اللہ عنہما قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سم اللہ وکل بیمینک

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ بسم اللہ کر اور داہنے ہاتھ سے

وکل مما یلیک متفق علیہ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال

اپنے آگے سے کھا متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضی سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فلیذکر اسم اللہ تعالٰی فان

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا شروع کرے تو اللہ تعالٰی کا نام کو کہا کرے اور اگر

نسی ان یذکر اسم اللہ تعالٰی فی اولہ فلیقل بسم اللہ اولہ واٰخرہ رواہ

شروع کرتے وقت اللہ تعالٰی کا نام لینا بھول جائے تو بسم اللہ اولہ واٰخرہ کہہ لیا کرے روایت کی یہ

ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن جابر رضی اللہ

ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے جابر رضی سے

عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دخل الرجل بیتہ فذکر

کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ جب آدمی اپنے گھر میں آتا ہے اور

اللہ تعالٰی عند دخولہ وعند طعامہ قال الشیطان لا مبیت لکم ولا

اللہ تعالٰی کا ذکر کرتا ہے آنے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالٰی کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہارے لئے رات رہنے کی جگہ ہے اور نہ تم کو

عشاء واذا دخل فلم یذکر اللہ تعالٰی عند دخولہ قال الشیطان

رات کا کھانا ہے اور جب گھر میں آپنے وقت اللہ تعالٰی کا نام نہیں ذکر کرتا تو شیطان

ادرکتم المبیت واذا لم یذکر اسم اللہ تعالٰی عند طعامہ قال ادرکتم المبیت

کہتا ہے تمہارے لئے رات رہنے کی جگہ مل گئی اور جب کھانا شروع کرتے وقت نہ لیا جائے تو کہتا ہے تم کو رات رہنے کی جگہ اور

والعشاء رواہ مسلم وعن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال کنا اذا حضرنا

کھانا دونوں ملے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے حذیفہ رضی سے کہا کہ جب ہم کو

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما لم نضع أيدينا حتى يبدأ رسول الله
رسول اللہ صلعم کے ساتھ کہانے کا اتفاق ہوجاتا تو ہم کہانے میں ہاتھ نہ ڈالتے جب تک رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم فيضع يده وإنا حضرنا معه مرة طعاما فجاءت جارية
صلعم پہلے کہانا شروع نہ کرتے اور ایکبار ہم آپکے ساتھ کہانے کو آئے تو ایک لڑکی دوڑتی آئی
كأنها تدفع فذهبت لتضع يدها في الطعام فأخذ رسول الله صلى الله
گویا کوئی اسکو دھکیلے لیتا ہے اور ہاتھ کہانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا رسول اللہ صلعم
عليه وسلم بيدها ثم جاء أعرابي كأنما يدفع فأخذ بيده فقال رسول الله
علیہ وسلم نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایسا ہی ایک اعرابی دوڑتا ہوا آیا اور کہانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا آپنے اسکا ہاتھ بھی پکڑ لیا پھر فرمایا
صلى الله عليه وسلم إن الشيطان يستحل الطعام أن لا يذكر اسم الله تعالى
کہ بیشک شیطان حلال جانتا ہے اس کہانے کو جس پر خدا کا نام نہ لیا جاوے
عليه وإنه جاء بهذه الجارية ليستحل بها فأخذت بيدها فجاء بهذا
اور شیطان اس لڑکی کو ساتھ لیکر آیا تھا کہ اسکے سبب کہانا حلال کرے پہلے اسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس
الأعرابي ليستحل به فأخذت بيده والذي نفسي بيده إن يده
اعرابی کو ساتھ لیکر آیا تھا کہ اسکے سبب کہانا حلال کرے سو میں نے بھی ہاتھ پکڑ لیا قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ
في يدي مع يدها ثم ذكر اسم الله تعالى وأكل رواه مسلم وعن أمية
میرے ہاتھ میں اسکے ہاتھ کے ساتھ پھر اللہ کا نام لیا اور کہایا رواہ مسلم اور امیہ
ابن مخشي الصحابي رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه و
ابن مخشی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم جالسا ورجل يأكل فلم يسم حتى لم يبق من طعامه إلا لقمة فلما رفعها
سلم بیٹھے تھے اور ایک شخص کہا رہا تھا اور اس نے اللہ کا نام نہیں لیا تھا یہانتک کہ کہانے میں سے ایک لقمہ باقی رہا جب اسنے
إلى فيه قال بسم الله أوله وآخره فضحك النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال
منہ میں طرف رکھنا چاہا تو کہا بسم اللہ اولہ و آخرہ رسول اللہ صلعم ہنسے اور فرمایا
ما زال الشيطان يأكل معه فلما ذكر اسم الله استقاء ما في بطنه رواه أبو داود
کہ شیطان اسکے ساتھ کہا رہا تھا جب اسنے اللہ کا نام لیا تو شیطان نے سب کہانا جو پیٹ میں تھا قے کر ڈالا رواہ ابو داود
والنسائي وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله
اور نسائی نے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم یاکل طعاما فی ستۃ من اصحابہ فجاء اعرابی فاکلہ بلقم

علیہ وسلم اپنے چھ ساتھیوں میں کھانا کھا رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور دو لقموں میں سب کھانا ختم کر دیا

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ لو سمی لکفاکم رواہ الترمذی

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر یہ بسم اللہ پڑھ لیتا تو سب کو کفایت کر جاتا۔ روایت کی ہے ترمذی نے اور

وقال حدیث حسن صحیح وعن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی

کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ

علیہ وسلم کان اذا رفع مائدتہ قال الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ

علیہ وسلم کے آگے سے دسترخوان اٹھایا جاتا تھا تو آپ کہتے تھے خدا کو شکر ہے بہت سا شکر اچھا

غیر مکفی ولا مستغنی عنہ ربنا رواہ البخاری وعن معاذ بن انس

بابرکت شکر ایسا شکر کہ ہمیشہ کفایت کرے اور اسکی کچھ حاجت نہ رہے اے ہمارے رب ہمارے تو وہی حمد کے لائق ہے۔ روایت کی ہے بخاری نے اور معاذ بن انس

رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل طعاما ف

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص کھانا کھا کر

الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غف

یہ کہے اللہ کو شکر ہے جس نے یہ طعام کھلایا اور روزی دی مجھ کو یہ کھانا بغیر حیلہ اور قوت کے میری جانب سے ہو تو اسکے

لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن باب

پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ روایت کی ہے ابو داود اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ باب

فیمن لا یعیب الطعام واستحباب تلحسہ وما یفعل بما سقط عن

طعام کے عیب نکالنے اور طعام کو نہ چکھنے کے استحباب اور جو لقمہ گر پڑے اسکے

ابیھریرۃ رضی اللہ عنہ قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط ان اشتھاہ اکلہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا اگر

وان کرھہ ترکہ متفق علیہ وعن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ عل

اس کا جی چاہتا کھا لیتے اور نہ چاہتا چھوڑ دیتے۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی

سال اھلہ الادم فقالوا ما عندنا الا خل فدعا بہ فجعل یاکل ویقول نع

صلعم نے اپنے گھر والوں سے سالن طلب کیا انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس سرکہ کے سوا کچھ نہیں تو آپ نے سرکہ منگوایا اور کھانا شروع کیا اور فرماتے تھے سرکہ خوب

الادم الخل رواہ الترمذی وابو داود وعن مسلم باب فیما یقولہ من حضر

سالن ہے سرکہ۔ باب سالن۔ روایت کی ہے مسلم نے۔ باب اس بیان میں کہ جب کوئی شخص

الطعام وهو صائم اذا لم يفطر عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول
کھانیکو بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو جب روزہ نہ توڑ سکے تو کیا کرے اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا دعي احدكم فليجب فان كان صائما فليصل
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانے کے واسطے بلایا جائے تو قبول کرے اگر روزہ دار ہو تو اسے حق ہے دعا کرے اگر
وان كان مفطرا فليطعم رواه مسلم قال العلماء معناه فليصل فليدع
روزہ دار نہ ہو تو کھانا کھائے اسے روایت کیا مسلم نے کہا علماء نے معنی فلیصل یعنی دعا کرے اور
ومعناه فليطعم فليأكل باب فيما يقوله من دعي الى طعام فتبعه غيره
فلیطعم یعنی کھائے باب اس بیان میں کہ اگر کوئی شخص کھانے پر بلایا جائے اور کوئی دوسرا بن بلائے اس کے ساتھ ہو تو کیا
عن ابي مسعود البدري رضي الله عنه قال دعا رجل النبي صلى الله
روایت ہے ابو مسعود بدری سے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے
عليه وسلم لطعام صنعه له خامس خمسة فتبعهم رجل فلما بلغ الباب
پر بلایا آپ پانچویں تھے پانچوں میں سے ایک آدمی اسکے پیچھے ہو لیا جب دروازے پر
قال النبي صلى الله عليه وسلم ان هذا تبعنا فان شئت ان تأذن له والا
پہنچے تو آپ نے صاحب دعوت کو کہا کہ یہ شخص ہمارے پیچھے چلا آیا ہے اگر تو چاہے اسکو اذن دے اگر تو چاہے واپس ہو جائے
شئت رجع قال بل اذن له يا رسول الله متفق عليه باب في الاكل مما
اسنے کہا یا رسول اللہ میں اسکو اذن دیتا ہوں متفق علیہ باب اپنے قریب سے کھانے کا
يليه وعظه وتأديبه من يتبرى اكله عن عمر بن ابي سلمة رضي الله
نصیحت اور ادب تعلیم کے بیان میں عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ
عنهما قال كنت غلاما في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت يدي
کہا میں نے کہ تھا میں رسول اللہ کی گود میں لڑکا تھا اور میرا ہاتھ
تطيش في الصحفة فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا غلام سم الله و
آپ کے ہاتھ فرمایا مجھے اے لڑکے اللہ کا نام لے کر
كل بيمينك وكل مما يليك متفق عليه قوله تطيش بكسر الطاء وبعدها
کھا داہنے ہاتھ سے اور کھا اپنے آگے سے کھا متفق علیہ قولہ تطیش طا کے نیچے زیر کے ساتھ
ياء مثناة من تحت مشددة ثم شين معجمة اي تخرك ويمتد الى نواحي الصحفة ومن
یا مثناہ تحتانی ہے پھر شین معجمہ ہے یعنی حرکت کرتی اور دراز ہوتا تھا کاسے کے کناروں کی طرف

ابن الاكوع رضي الله عنه ان رجلا اكل عند رسول الله صلى الله عليه

ابن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلعم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا

وسلم بشماله فقال كل بيمينك قال لا استطيع قال لا استطعت فما منعه

تھا آپ نے فرمایا داہنے ہاتھ سے کھا اس نے کہا میں داہنے ہاتھ سے کھا نہیں سکتا آپ نے فرمایا خدا کرے تجھ سے کھایا نہ جائے اور اس کو تکبر نے

الا الكبر فما رفعها الى فيه رواه مسلم باب في النهي عن القران بين

روکا تھا وہ شخص داہنا ہاتھ کبھی منہ تک نہ اٹھا سکا راوی حدیث ابن عمر نے باب جب کئی آدمی ملکر کھانے بیٹھیں تو دو دو کھجور

تمرتين ونحوهما اذا اكل جماعة الا باذن رفقته عن جبلة بن سحيم قال

دینے سے ابن عمر کا منع کرنا اور اس حکم کے بیان میں روایت ہے جبلہ بن سحیم سے کہا کہ ہم کو

اصابنا عام سنة مع ابن الزبير فرزقنا تمرا وكان عبد الله بن عمر رضي

عبداللہ بن زبیر کے ساتھ قحط سالی آئی ہم کو کھانے کو کھجوریں دی گئیں ہم کھاتے تھے اور عبداللہ بن عمر

عنهما يمر بنا ونحن نأكل فيقول لا تقارنوا بين تمرتين فان النبي صلى الله

اس حالت میں گذرتے اور ہم کو کہا کرتے کہ تم دو دو کھجور ملا کر مت کھاؤ کہ نبی صلے اللہ علیہ

عليه وسلم نهى عن القران ثم يقول الا ان يستاذن الرجل اخاه متفق عليه

وسلم نے ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے پھر کہا کرتے کہ آدمی اپنے بھائی دلے سے اجازت لیوے متفق علیہ

باب ما يقوله ويفعله من يأكل ولا يشبع عن وحشي بن حرب رضي

باب اس امر کے بیان میں کہ جو شخص کھانا کھائے اور اسکا پیٹ نہ بھرے تو کیا کرے۔ روایت ہے وحشی بن حرب رضی سے

الله عنه ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا يا رسول الله انا

کہ رسول اللہ صلعم کے یاروں نے کہا یا رسول اللہ ہم

نأكل ولا نشبع قال فلعلكم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا على طعامكم

کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے آپ نے فرمایا شاید تم الگ الگ کھاتے ہو انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کھانے پر جمع ہو جایا کرو اور

واذكروا اسم الله يبارك لكم فيه رواه ابو داود باب الامر بالاكل عن جانبه

اللہ کا نام لیا کرو کہ تمہارے لئے اس کھانے میں برکت دیجائیگی۔ روایت کی اس کو ابوداؤد نے۔ باب ہر شخص کے ایک طرف سے

القصعة والنهي عن الاكل من وسطها فيه قوله صلى الله عليه وسلم وكل

کھانے کے اور اسکے درمیان سے کھانے کی ممانعت کے بیان میں ان حدیثوں میں سے ہے یہ قول علیہ السلام کا

مما يليك متفق عليه كما سبق وعن ابن عباس رضي الله عنهما عن

کہ اپنے آگے سے کھاؤ متفق علیہ جیسا گذرا۔ اور ابن عباس رضی سے روایت ہے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البرکۃ تنزل وسط الطعام فکلوا من حافتیہ
نبی صلعم نے کہ برکت طعام کی وسط میں نازل ہوتی ہے پس طعام کے کناروں سے کھایا کرو

ولا تاکلوا من وسطہ رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح
اور وسط میں سے مت کھایا کرو۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

وعن عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور روایت ہے عبداللہ بن بسر رض سے کہا کہ نبی صلعم کے پاس

قصعۃ یقال لہا الغراء یحملہا اربعۃ رجال فلما اضحوا وسجدوا الضحی
ایک قصعہ تھا کہ اسکو غرا کہا جاتا اسکو چار آدمی اٹھایا کرتے تھے جب صبح کی انہوں نے اور چاشت کی نماز پڑھ لی تو

اتی بتلک القصعۃ یعنی وقد ثرد فیہا فالتفوا علیہا فلما کثروا اجثا رسول
قصعہ کا پاس لیجئے اس میں ثرید کیا ہوا تھا پس سب اسپر جمع ہوگئے جب بہت ہوگئے تو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعرابی ما ہذہ الجلسۃ قال رسول اللہ صلی اللہ
اللہ صلعم زانو پہ ہو کر بیٹھ گئے ایک بدوی نے کہا یہ کیسی بیٹھک ہے رسول اللہ صلعم نے جواب

علیہ وسلم ان اللہ جعلنی عبدا کریما ولم یجعلنی جبارا عنیدا ثم قال رسول
دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بندہ کریم بنایا ہے اور جبار عنید نہیں بنایا پھر رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا من حوالیہا ودعوا ذروۃ یبارک فیہا رواہ ابوداود
اللہ صلعم نے فرمایا کھاؤ اس کے حوالی سے اور چھوڑ دو اس کی چوٹی کو اس میں برکت کی جائے گی روایت کی ابوداؤد نے

بإسناد جید ذروتہا اعلاہا بکسر المذال وضمہا باب کراہیۃ الاکل
اسناد جید سے ذروتہا بلندی اوسکی ساتھ کسرہ ذال کے اور ضمہ اسکے ہی باب مکروہ ہونے کھانا کے

متکئا عن ابی جحیفۃ وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول
تکیہ لگا کر بیان ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اکل متکئا رواہ البخاری قال الخطابی لمتکئ
اللہ صلعم نے نہیں تکیہ لگا کر کھاتا۔ روایت کی یہ بخاری نے یہ خطابی نے کہ تکیہ کرنے والے سے مراد

ہنا ہو الجالس معتمدا علی وطاء تحتہ قال وارادانہ لا یقعد علی الوطاء
اس جگہ بیٹھنے والا ہے تکیہ کر کے اوپر بچھونے کے جو تلے اسکے ہو کہا اور ارادہ کیا حضرت صلعم نے یہ کہ نہ بیٹھے بچھونے اور

والوسائد کفعل من یرید الاکتثار من الطعام بل یقعد مستوفزا لا مستوطئا
سرانوں پر جیسے کام ہے اس شخص کا جو چاہتا ہے بہت کھانا طعام کا بلکہ بیٹھے بے آرام نہ راحت پکڑتے ہوئے

وَيَأْكُلُ بِلُغَةِ هٰذَا كَلَامُ الْخَطَّابِيِّ وَأَشَارَ غَيْرُهُ عَلَى أَنَّ الْمُتَّكِئَ هُوَ الْمَائِلُ عَلَى

اور کھاوے کہ یہ تو کلام ہے خطابی کا اور دوسرے نے اشارہ کیا اس طرف کہ تکیہ کرنے والا وہ ہے جو

جَنْبِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

پہلو پر تکیہ کر کے بیٹھے اور اللہ خوب جانتا ہے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ الْمُقْعِي هُوَ الَّذِي يُلْصِقُ

اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بیٹھے تھے دونوں پاؤں کھڑے کر کے اور سرین کو زمین پر لگا کر۔ کھجوریں کھا رہے تھے۔ روایت کی اس کو مسلم نے۔ اور مقعی وہ ہے کہ اوندھا

أَلْيَتَيْهِ بِالْأَرْضِ وَيَنْصِبُ سَاقَيْهِ بَابُ اسْتِحْبَابِ الْأَكْلِ بِثَلٰثَةِ

سرین زمین پر لگا دے اور پنڈلیوں کو کھڑا رکھے۔ باب مستحب ہونے کھانے کا تین انگلیوں سے اور

أَصَابِعَ وَاسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْأَصَابِعِ وَكَرَاهَةِ مَسْحِهَا قَبْلَ لَعْقِهَا وَاسْتِحْبَابِ

انگلیوں کو چاٹنے کا اور کراہت ہے پونچھنا ہاتھوں کا اور انگلیوں کا چاٹنے سے پہلے کسی چیز سے کراہت کے

لَعْقِ الْقَصْعَةِ وَأَخْذِ اللُّقْمَةِ الَّتِي تَسْقُطُ مِنْهُ وَأَكْلِهَا وَجَوَازِ مَسْحِهَا بِمَنْدِيلٍ

ہونے میں اور چاٹنا رکابی کا اور لقمہ کا جو گر پڑے کھانے کے وقت اور کھا لینا اس کا اور جائز ہونا پونچھنا ہاتھوں کا

اللَّعْقُ بِالسَّاعِدِ الْمُقَدَّمِ وَغَيْرُهُمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

چاٹنے کے بعد انگلیوں کو یا بازو کو مقدم ہے اور غیر ہے ان دونوں سے۔ بیان میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کھانا کھائے تم میں سے کوئی تو نہ پونچھے

أَصَابِعَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ

انگلیوں کو جب تک چاٹ لے یا دوسرے سے چٹوا لے۔ متفق علیہ ہے اور روایت ہے کعب بن مالک رضی اللہ

عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلٰثِ أَصَابِعَ فَإِذَا

عنہ سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھاتے تین انگلیوں سے پھر جب

فَرَغَ لَعِقَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

فارغ ہوئے تو چاٹ لیں انگلیوں کو۔ روایت کی اس کو مسلم نے۔ اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالْقَصْعَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي

اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور رکابی کے چاٹنے کا اور فرمایا کہ تم نہیں جانتے

أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قال اذا وقعت لقمة احدكم فليأخذها فليمط ما كان بها من اذى وليأكلها
فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو اسکو اٹھالے اور کچھ آلایش مٹی وغیرہ جو اسکے ساتھ لگی ہو دور کرکے کھالیا کرے اور وہ

ولا يدعها للشيطان ولا يمسح يده بالمنديل حتى يلعق اصابعه فانه لا
تو شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور انگلیوں کے چاٹنے سے پہلے اپنے رومال سے نہ پونچھے اسلئے کہ تو

يدري في اي طعامه البركة رواه مسلم وعنه ان رسول الله صلى الله
جانتا کہ کونسے کھانے میں برکت ہے روایت کی یہ مسلم نے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

عليه وسلم قال ان الشيطان يحضر احدكم عند كل شيء من شأنه حتى يحضر
وسلم نے فرمایا کہ شیطان تمہارے سب کاموں میں حاضر ہوتا ہے یہاں تک

عند طعامه فاذا سقطت لقمة احدكم فليأخذها وليمط ما كان بها من
کہ کھانے پر بھی حاضر ہوتا ہے جب تم میں کسی کا لقمہ گر پڑے تو اسکو اٹھا کر جو کچھ اسکو

اذى ثم ليأكلها ولا يدعها للشيطان فاذا فرغ فليلعق اصابعه فانه
آلایش لگی ہو دور کرکے کھالیا کرے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے جب فارغ ہو تو انگلیاں چاٹ لیا کرے کیونکہ اسکو

لا يدري في اي طعامه البركة رواه مسلم وعن انس رضي الله عنه
معلوم نہیں کہ کونسے طعام میں برکت ہو روایت کی یہ مسلم نے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل طعاما لعق اصابعه
کہ رسول اللہ صلعم جب کھانا کھالیتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹ لیا کرتے

الثلث وقال اذا سقطت لقمة احدكم فليأخذها وليمط عنها الاذى
اور فرماتے کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے پس چاہئے اسکو اٹھالے اور اس میں سے آلایش دور کرکے

وليأكلها ولا يدعها للشيطان وامرنا ان نسلت القصعة وقال انكم لا
کھالیا کرے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور ہمکو امر کیا کہ ہم تھالی کو پونچھ لیا کریں اور فرمایا کہ تم نہیں

تدرون في اي طعامكم البركة رواه مسلم وعن سعيد بن حارث قال
جانتے کہ تمہارے کونسے طعام میں برکت ہے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے سعید بن حارث سے کہ

سألت جابرا رضي الله عنه عن الوضوء مما مست النار فقال قد كنا زمن النبي
میں نے پوچھا جابر رضی اللہ عنہ سے اس چیز کو آگ نے چھوا ہو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں فرمایا جابر نے ہمارے زمانہ میں

صلى الله عليه وسلم لا نجد مثل ذلك الطعام الا قليلا فاذا نحن وجدناه لم يبزنا
علیہ وسلم کے وقت ہم کو ایسا طعام کم ملا کرتا تھا جب ہم کو نہیں ملتا تو ہمارے پاس

مَنَادِيلَ إِلَّا كُفَّتَنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ہاتھوں اور بازوؤں اور قدموں کو سوا رومال نہیں پونچھتے تھے پھر ہم کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور وضو نہیں کیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ بخاری نے

بَابُ تَكْثِيرِ الْأَيْدِي عَلَى الطَّعَامِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

باب کھانے پر آدمی زیادہ کرنے کے بیان میں۔ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دو آدمی کا کھانا تین آدمی کو کفایت کرتا ہے اور تین آدمی کا کھانا

كَافِي الْأَرْبَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

چار کو کافی ہے۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے جابر رضی سے کہ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ

اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو آدمی کا کھانا

يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

چار کو کفایت کرتا ہے اور چار آدمی کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے

الْبَابُ الثَّالِثُ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي آدَابِ الشُّرْبِ وَفِيهِ أَبْوَابٌ

باب ایسو تین پینے کے آداب کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ وَكَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

باب برتن سے باہر تین بار سانس لینے کے مستحب ہونے کے بیان میں اور برتن کے اندر سانس لینے کی کراہت میں

وَاسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْإِنَاءِ عَلَى الْأَيْمَنِ فَالْأَيْمَنِ بَعْدَ الْمُبْتَدِئِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

اور برتن کو داہنی طرف سے شروع ہوا اس سے دہنی طرف کو پھیرنے کے مستحب ہونے کے بیان میں۔ روایت ہے انس رضی سے

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ بیشک رسول خدا صلعم پیتے تھے درمیان پانی پینے کے تین بار سانس۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

يَتَنَفَّسُ خَارِجَ الْإِنَاءِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

برتن سے باہر دم پیتے تھے۔ اور ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيرِ وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثُلَاثَ

کہ نہ پیو ایک دم سے مت پیا کرو جیسے اونٹ کی مانند ایک ہی دم سے مت پیا کرو بلکہ دو دو اور تین تین دم میں پیا کرو

وَسَمُّوا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

جب پیا کرو بسم اللہ کہا کرو اور جب تم اپنے منہ کو برتن سے الگ کر لو تو الحمد للہ کہا کرو۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن وعن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی

حسن ہے اور روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلعم نے

ان یتنفس فی الاناء متفق علیہ یعنی یتنفس فی نفس الاناء وعن

برتن میں دم لینے سے منع کیا متفق علیہ دم لینے برتن کے اندر میں دم لینے سے منع کیا اور روایت ہے انس

انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلبن قد شیب

رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا جس میں پانی ملایا ہوا تھا حاضر کیا گیا

بماء وعن یمینہ اعرابی وعن یسارہ ابو بکر رضی اللہ عنہ فشرب

اور کچھ داہنی جانب ایک دیہاتی بیٹھا تھا اور بائیں جانب ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے آپ نے پی لیا

ثم اعطی الاعرابی وقال الایمن فالایمن متفق علیہ قولہ فشرب

پھر دیہاتی کو اور فرمایا دہنی طرف پھر دہنی طرف والے متفق علیہ قولہ فشرب یعنی

ای خلط وعن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ

ملا گیا اور روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم اتی بشراب شرب منہ وعن یمینہ غلام وعن یسارہ

علیہ وسلم کے پاس پینے کی چیز حاضر کی گئی آپ نوش فرما چکے تو داہنی جانب ایک لڑکا بیٹھا تھا اور بائیں طرف

اشیاخ فقال للغلام اتاذن لی ان اعطی ہؤلاء فقال الغلام

بوڑھے آدمی بیٹھے تھے آپ لڑکے کو کھا کر کہا کیا تو مجھ کو اجازت دیتا ہے کہ میں انکو دیدوں لڑکے نے کہا نہیں

واللہ لا اوثر بنصیبی منک احدا فتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جو کچھ آپ سے مجھ کو ملے وہ میں کسی کو نہ دونگا پس رسول اللہ صلعم نے آپکے ہاتھ میں رکھ دیا متفق

فی یدہ متفق علیہ تلہ ای وضعہ وہذا الغلام ہو ابن عباس رضی اللہ عنہما

علیہ رکھ دیا یعنی رکھدیا اور یہ لڑکا ابن عباس رضی اللہ عنہما تھا

باب کراہۃ التنفس فی الاناء ونحوہا وبیان انہ کراہۃ

مشک وغیرہ کے منہ میں سے پینے کی کراہت کے بیان میں اور اس امر کے بیان میں کہ

وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ

اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم عن اختناث الاسقیۃ یعنی ان تکسر افواہہا وتصرف منہا الشرب

علیہ وسلم نے مشکوں کے منہ توڑ کر یعنی کاٹ کر انمیں اپنا منہ لگا کر

عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
علیہ وسلم اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ سے اللہ علیہ
وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْرَبَ مِنْ فِيْ السِّقَاءِ وَالْقِرْبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اُمِّ ثَابِتٍ كَبْشَةَ
وسلم نے مشکیزہ اور مشک کے موہنہ میں منہ لگا کر پانی پینے سے منع کیا ہے متفق علیہ اور روایت ہے ام ثابت کبشہ
بِنْتِ ثَابِتٍ اُخْتِ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ
بیٹی ثابت کی سے جو بہن ہے حسان بن ثابت کی راضی ہو اللہ ان دونوں سے کہا
عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا
کہ رسول اللہ صلعم میرے ہاں تشریف لائے اور مشک لٹکی ہوئی کے موہنہ سے آپ نے کھڑے کھڑے موہنہ لگا کر پانی پیا
فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَمَّا
پھر اٹھ کر مشک کے موہنہ جہاں آپ کا موہنہ لگا تھا کاٹ لیا راوی کہتا ہے کہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور
قَطْعُهَا لِلْحِفْظِ مَوْضِعَ فَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرُّكًا بِهٖ وَ
اسکے کاٹ لیا کہ کہیں کھو نہ جائے موہنہ لگنے کی جگہ تبرک کے لیے اس کو محفوظ رکھنے
نَصُوْنُهُ عَنِ الِابْتِذَالِ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ مَحْمُوْلٌ عَلٰى بَيَانِ الْجَوَازِ وَالْحَدِيْثَانِ
اسکی بے ادبی سے اور یہ حدیث جواز پر محمول ہے اور پہلی دونوں حدیثوں میں
السَّابِقَانِ لِبَيَانِ الْاَكْمَلِ وَالْاَفْضَلِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بَابُ كَرَاهَةِ النَّفْخِ فِي
افضلیت کا بیان ہے واللہ اعلم باب پانی وغیرہ پینے کی چیز میں پھونک مارنے
الشَّرَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
کراہت میں ابو سعید خدری رضی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ
علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے نہی فرمائی۔ ایک آدمی نے کہا میں برتن میں تنکے وغیرہ دیکھتا ہوں
فَقَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ اِذًا عَنْ
کہا اسکو گرا دے کہا میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا۔ فرمایا اپنے منہ سے پیالہ علیحدہ کر دیا کر
فِيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
وغیرہ روایت کی ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے ابن عباس رضی سے
اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ
کہ نبی صلعم نے نہی فرمائی اس سے کہ برتن میں دم لیا جائے یا پھونک ماری جائے

رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح باب بیان جواز الشرب قائما و
رواہ الترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے باب کھڑے ہو کر پینے کے جواز کے بیان میں اور
بیان ان الاکمل والافضل الشرب قاعدا فیہ حدیث لبشۃ السابق
اس امر کے بیان میں کہ بیٹھ کر پینا افضل ہے اس مضمون میں کبشہ کی حدیث جو پہلے گزر چکی ہے
وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال سقیت النبی صلی اللہ علیہ و
اور روایت ہے ابن عباس رضی سے کہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ
سلم من زمزم فشرب وھو قائم متفق علیہ وعن الزہری سبرۃ
وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ کھڑے تھے پس پی لیا۔ متفق علیہ اور روایت ہے زہری سے سبرہ
رضی اللہ عنہ قال اتی علی باب الرحبۃ فشرب قائما وقال انی رایت
رضی سے کہا کہ علی رضی باب الرحبۃ میں آئے اور کھڑے کھڑے پانی پیا اور فرمایا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل کما رایتمونی فعلت رواہ البخاری
رسول اللہ صلعم کو ایسا ہی کرتے دیکھا تھا جیسا تم مجھے کرتے دیکھتے ہو روایت کی اس کو بخاری نے
وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کنا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اور روایت ہے ابن عمر رضی سے کہا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم ناکل ونحن نمشی ونشرب ونحن قیام رواہ الترمذی وقال
وسلم کے وقت چلتے پھرتے کھاتے پیا کرتے تھے اور کھڑے کھڑے پیا کرتے تھے روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا
حدیث حسن صحیح وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ
حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنے باپ نے دادا سے
عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشرب قائما وقاعدا رواہ
رضی کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ کھڑے اور بیٹھے دونوں حالتوں میں پی جاکرتے تھے روایت کی
الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن انس رضی اللہ عنہ عن النبی
ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے انس رضی سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اتہ رای ان یشرب الرجل قائما قال قتادۃ فقلنا
صلعم نے اس امر سے بھی منع فرمایا ہے کہ آدمی کھڑا ہو کر پانی پیئے قتادہ نے کہا ہم نے انس رضی سے کہا کہ
فالاکل قال ذلک اشر واخبث رواہ مسلم وفی روایۃ لہ انہ زجر عن
کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے اس نے کہا کہ وہ بدتر اور خبیث تر ہے روایت کی اس کو مسلم نے اور اسی کی روایت میں ہے کہ زجر کی

اللہ علیہ وسلم زجر عن الشرب قائما وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال

اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے زجر فرمایا ہے اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشربن احدکم قائما فمن نسی

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کھڑے ہو کر ہرگز نہ پیوے اور جو بھول جاوے تو چاہئے کہ کر دیا کرے قے

فلیستقیء رواہ باب استحباب کون ساقی القوم اخرہم شربا عن انس

روایت کی ہے مسلم نے قے باب استحباب اس بیان میں کہ لوگوں کے پلانے والا سب سے پیچھے پیا کرے انس

قتادۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ساقی القوم اخرہم

قتادہ رضی سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لوگوں کو پلانے والا سب سے پیچھے پیا ہے

یعنی شربا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح باب جواز الشرب

پیتے پینے میں روایت کی ہے ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے باب جواز پینے

من جمیع الاوانی الطاہرۃ غیر الذہب والفضۃ وجواز الکوع وہو الشرب

کے برتنوں سے سوا اور سونے چاندی کے برتنوں میں بشرطیکہ وہ برتن پاک ہوں پینے کے جواز میں

بالفم من النہر وغیرہ بغیر اناء ولا ید وتحریم استعمال اواني الذہب والفضۃ

دریا اور حوض وغیرہ سے منہ لگا کر بدون برتن کے اور بدون ہاتھ لگائے پینے کی جواز میں اور کھانے پینے اور طہارت

في الشرب والاکل والطہارۃ وسائر وجوہ الاستعمال عن انس رضی اللہ عنہ

وغیرہ وجوہ استعمال میں سونے چاندی کے برتن کا استعمال کرنے کی تحریم کے بیان میں انس رضی سے

قال حضرت الصلوۃ فقام من کان قریب الدار الی اہلہ وبقی قوم

کہا کہ نماز کا وقت آگیا اور سو یک گھر والے اپنے اپنے گھر کو چلے گئے اور کچھ لوگ باقی رہ گئے پس

فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمخضب من حجارۃ فصغر المخضب ان

رسول اللہ صلعم کے پاس ایک پتھر کا ظرف لایا گیا وہ ظرف چھوٹا نکلا اس سے

یبسط فیہ کفہ فتوضا القوم کلہم قالوا کم کنتم قال ثمانین وزیادۃ

کہ اس میں اپنا ہاتھ پھیلا سکیں پس سب لوگوں نے وضو کر لیا لوگوں نے پوچھا تم کتنے تھے اس نے کہا اسی سے کچھ زیادہ تھے

متفق علیہ وہذہ روایۃ البخاری وفی روایۃ لہ ولمسلم ان النبی صلی اللہ

متفق ہیں اور یہ بخاری کی روایت ہے اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم دعا بانائہ من ماء فاتی بقدح رحراح فیہ شیء من ماء فوضع

نے پانی کا برتن منگوایا پس ایک [illegible] برتن میں تھوڑا سا پانی تھا حاضر کیا گیا

فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ

رسول اللہ صلعم نے اپنی انگلیاں (پیالہ میں) رکھیں انس نے کہا میں پانی کی طرف دیکھتا تھا کہ کیسی انگلیوں میں سے جوش مار کر نکلتا ہے

فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

پھر جتنے وضو کرنیوالوں کا گمان کیا کہ ستر سے اسی کے درمیان تھے اور روایت ہے عبداللہ بن

زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً

زید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ہم کو ہمارے مکان شریف لائے ہمنے آپکے لیے

فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الصُّفْرُ بِضَمِّ الصَّادِ وَيَجُوزُ كَسْرُهَا

کانسی کے برتن میں پانی نکالا اس سے آپنے وضو کیا روایت کیا بخاری نے۔ صفر بضم صاد کو اور کسرہ صاد کو اور دونوں

وَهُوَ النُّحَاسُ وَالتَّوْرُ كَالْقَدَحِ وَهُوَ بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ فَوْقُ وَعَنْ جَابِرٍ

جائز ہے اور تور قدح کی طرح کا ہوتا ہے اور وہ ساتھ تا دو نقطے والے کے اوپر کی جانب سے ہے۔ اور جابر

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم ایک انصاری کے گھر تشریف لائے اور آپکے

وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ

ساتھ ایک یار تھا رسول اللہ صلعم نے اس انصاری کو فرمایا اگر تیرے

مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الشَّنُّ لِقِرْبَةِ

مشکیزہ میں رات کا باسی پانی ہے تو دے نہیں تو ہم منہ لگا کر پی لینگے۔ روایت کی یہ بخاری نے شن مشکیزہ کو کہتے ہیں

وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا

اور روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِيَ

ہمکو ریشم اور دیبا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ

لَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

دنیا میں انکے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں متفق علیہ اور ام سلمہ رضی اللہ

عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ

عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص سونے

وَالْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ إِنَّ

چاندی کے برتن میں پیتا ہے اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ ڈالتا ہے یعنی متفق علیہ اور مسلم کی روایت ہے

الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ مَنْ شَرِبَ

کہ جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں کھائے یا پیوے، اور اسکی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص

فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ

سونے یا چاندی کے برتن میں پیوے تو سوا اسکے نہیں کہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ کرکے بھرتی

الْبَابُ الرَّابِعُ بَعْدَ مِائَةٍ فِي كِتَابِ اللِّبَاسِ وَفِيهِ أَبْوَابٌ

باب چوتھا ایکسو چار لباس کے بیان میں اور اسمیں کئی باب ہیں

بَابُ فِي اسْتِحْبَابِ الثَّوْبِ الْأَبْيَضِ وَجَوَازِ الْأَحْمَرِ وَالْأَخْضَرِ وَالْأَصْفَرِ

باب سفید کپڑا پہننے کے مستحب ہونے کے بیان میں اور سرخ اور سبز اور زرد

وَالْأَسْوَدِ وَجَوَازِهِ مِنْ قُطْنٍ وَكَتَّانٍ وَشَعْرٍ وَصُوفٍ وَغَيْرِهَا إِلَّا الْحَرِيرَ

اور سیاہ کپڑے کے جواز میں اور روئی اور کتان اور بال اور اون وغیرہا کی چیز کے سوا کے جائز ہونے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَ

کہا اللہ تعالیٰ نے اے اولاد آدم کی ہم نے اتاری تم پر پوشاک کہ ڈھانکے تمہارے عیب اور

رِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ تَعَالٰى وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ

اور پوشاک پرہیزگاری کی سو بہتر ہے یہ نشانی اللہ کی قدرت کی جو کچھ کرتے ہیں لوگ کہ بنا دیئے تمہارے واسطے کرتے جو بچاوے

وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ

اور کرتے جو بچاویں لڑائی کے اور ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ

اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم سفید کپڑوں کو اپنا لباس بناؤ کہ بہتر ہے

ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

کپڑوں میں سے اور ان سے اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ روایت کی اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حسن صحیح ہے اور سمرہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ

علیہ وسلم نے کہ تم سفید لباس پہنو کہ بہت پاکیزہ اور ستھرا ہے اور اسی میں مردوں کو کفن دیا کرو روایت کی یہ

النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ الْحَدِيثُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

نسائی اور حاکم نے اور کہا حدیث صحیح ہے شیخین کی اور روایت ہے براء رضی سے

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما وقد اتيته في حلة حمراء

کہا کہ رسول اللہ صلعم میرا دھیان کیا اور میں نے دیکھا آپکو سرخ جوڑے میں

ما رأيت شيئا قط احسن منه متفق عليه وعن ابي جحيفة وهب بن

نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز کبھی اس سے بہتر۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ سے

عبد الله رضي الله عنه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم بمكة وهو

کہ رسول اللہ صلعم کو دیکھا میں نے مکہ میں ابطح میں سرخ خیمہ میں جو چمڑے سے بنا ہوا تھا دیکھا

بالابطح في قبة له حمراء من ادم فخرج بلال بوضوءه فمن نائح وبائل

دیکھا کہ بلال وضو کیلئے پانی لایا۔ پس لپکے انمیں سے وضو کے فضل کو لینے اور پھوٹ پڑے اوروں کو پانی کی مراد تھی کہ پئیں اور بائل

فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وعليه حلة حمراء كاني انظر الى بياض

کہتا ہے۔ پس رسول اللہ صلعم سرخ جوڑا پہنکر نکلے گویا میں اپنی دونوں ساق کی سفیدی کو دیکھتا ہوں پس

ساقيه فتوضأ وأذن بلال فجعلت اتتبع فاه ههنا وههنا يقول يمينا وشمالا حي على

آپنے وضو کیا اور بلال نے آذان کہی میں انکے موںھ کو ادھر ادھر داہنے بائیں

الصلوة حي على الفلاح ثم ركزت له عنزة فتقدم فصلى يمر بين يديه

حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہتے میں پھیرتا تھا۔ پھر آپکے لئے نیزہ گاڑا گیا آپنے آگے ہوکر نماز پڑھی اور

الكلب والحمار لا يمنع متفق عليه العنزة بفتح النون نحو العكازة وعن

کتا اور گدھا آپکے آگے سے گذرتے تھے کوئی انکو منع نہیں کرتا تھا۔ متفق علیہ۔ عنزہ ساٹھ انگل کے ہاتھ بھر کے

ابي رمثة رفاعة التميمي رضي الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله

اور روایت ہے ابو رمثہ رفاعہ تمیمی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور

عليه وسلم وعليه ثوبان اخضران رواه ابو داود والترمذي باسناد صحيح

آپ پر دو کپڑے سبز رنگ کے تھے روایت کی ابو داؤد اور ترمذی نے ساتھ اسناد صحیح کے

وعن جابر رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل يوم

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے

فتح مكة وعليه عمامة سوداء رواه مسلم وعن ابي سعيد عمرو بن حريث

فتح مکہ کے دن مکہ میں آپکے اوپر سر مبارک پر سیاہ دستار تھی رواہ مسلم نے۔ اور روایت ہے ابو سعید عمرو بن حریث

رضي الله عنه قال كاني انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه

رضی اللہ عنہ سے کہا کہ گویا میں دیکھتا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عمامة له سوداء وقد أرخى طرفها بين كتفيه رواه مسلم وفي رواية له

جب آپ کے سر مبارک پر سیاہ پگڑی تھی اور آپ نے دونوں کندھوں کے درمیان کنارے چھوڑ رکھے تھے روایت کی یہ مسلم نے اور اسکی ایک روایت میں ہے

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب الناس وعليه عمامة سوداء وعن

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور آپ کے سر مبارک پر سیاہ پگڑی تھی اور روایت ہے

عائشة رضي الله عنها قالت كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثلثة

عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین کپڑے

أثواب بيض سحولية من كرسف ليس فيها قميص ولا عمامة متفق عليه

سفید رنگ سحول میں کہ روئی سے بنے ہوئے تھے کفن پہنائے گئے تھے ان میں کرتہ اور پگڑی نہ تھی متفق علیہ

السحولية بفتح السين وضمها وضم الحاء المهملتين ينسب إلى سحول قرية

سحولیہ ساتھ فتحہ سین اور ضمہ اسکے کے اور ضمہ حا بہملتین کے منسوب ہے طرف سحول کے ایک گاؤں ہے

باليمن وفي الكرسف القطن وعنها قالت خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غدا

یمن میں اور کرسف روئی ہے اور اسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو

وعليه مرط مرحل من شعر أسود رواه مسلم المرط بكسر الميم وهي لساء والمرحل

نکلے اور آپ پر ایک کملی سیاہ اونٹوں سے بنا ہوا تھا مرط ساتھ کسرہ میم کے اور مرحل ساتھ فتحہ حا مہملہ اور ساتھ کسرہ کے

بالحاء المهملة هو الذي فيه صورة رحال الإبل وهي الأكوار وعن المغيرة

جسمیں اونٹ کے زین کی صورتیں بنی ہوئی ہیں اور زین کو اور روایت ہے مغیرہ بن

بن شعبة رضي الله عنه قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات

شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا رات سفر میں

ليلة في مسيرة فقال لي أمعك ماء قلت نعم فنزل عن راحلته فمشى حتى

آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ پانی ہے بیشک عرض کی ہاں ہے آپ اونٹ سے اترے اور

توارى في سواد الليل ثم جاء فأفرغت عليه من الإداوة فغسل وجهه

رات کی تاریکی میں اسقدر دور گئے کہ آنکھ سے کوئی چیز چھپ ہو گئی پھر تشریف فرما ہوئے پھر کرتے سے اپنا ہاتھ نکالا اور اپنے منہ کو دھویا

وعليه جبة من صوف فلم يستطع أن يخرج ذراعيه منها حتى أخرجهما

اور آپ پر اون کا جبہ تھا آپ اسمیں سے ہاتھ نہ نکال سکے تاکہ چھے کے

من أسفل الجبة فغسل ذراعيه ومسح برأسه ثم أهويت لأنزع خفيه

نیچے سے اندر ہاتھ نکالکر ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا پھر میں آپکے موزے اتارنے کے لئے جھکا

فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي

آپ نے فرمایا انکو چھوڑ دے کہ پہنے تھے کہ میں نے آپ نے ان پر مسح کیا متفق علیہ اور ایک

رِوَايَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ هَذِهِ الْقَضِيَّةَ

روایت میں ہے اور آپ پر جبہ شامی تنگ آستین والا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ یہ معاملہ

كَانَتْ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَمِيصِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ

غزوہ تبوک میں تھا باب کرتا پہننے کے مستحب ہونے میں روایت ہے ام سلمہ رضی سے

عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں سے کرتا سب سے محبوب تھا

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ بَابُ صِفَةِ طُولِ

روایت کی اس کو ابوداؤد و ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے باب کرتہ

الْقَمِيصِ وَالْكُمِّ وَالْإِزَارِ وَطَرَفِ الْعِمَامَةِ وَتَحْرِيمِ إِسْبَالِ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ

اور آستین اور پہنچہ اور تہبند اور عمامہ کے کنارہ کی درازی کے بیان میں اور ان میں سے کسی کو

عَلَى سَبِيلِ الْخُيَلَاءِ وَكَرَاهَةِ مَا زَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّةِ

تکبر کی طرح لٹکانے کی تحریم اور بلا تکبر لٹکانے کی کراہت کے بیان میں روایت ہے اسماء بنت یزید انصاریہ سے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيصِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

رضی سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کرتہ کی آستین

الرُّسْغِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

پہنچہ تک بھی روایت کی اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور ابن عمر رضی سے روایت ہے

اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص تکبر اور غرور سے اپنا کپڑا لٹکائے قیامت کے دن

اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ

خدا تعالیٰ اسکی طرف نظر رحمت نہ کریگا ابوبکر رضی نے کہا یا رسول اللہ

إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میرا تہبند ڈھیلا ہو کر لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ اسکا خیال رکھوں آپ نے فرمایا

إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ وَعَنْ

تو ان میں سے نہیں جو تکبر سے یہ کام کرتے ہیں روایت کی اس کو بخاری نے اور مسلم نے بعض اس حدیث کو لیا ہے اور

وعن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا ینظر

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے دن

الله یوم القیمة الی من جر ازاره بطرا متفق علیه وعنه عن النبی صلی

خدا تعالیٰ اس شخص کی طرف رحمت کی نظر نہ کریگا جو آپنا ازار کبر وغرور سے لٹکا کر چلتا ہے متفق علیہ اور اسی کی روایت ہے کہ نبی کریم

الله علیه وسلم قال ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار رواه البخاری

صلعم نے فرمایا جو ازار ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے ۔ بخاری نے روایت کی ہے اور ابوذر رضؓ

وعن ابی ذر رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ثلثة لا

سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ

یکلمهم الله یوم القیمة ولا ینظر الیهم ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم

تین شخص ہیں جن سے خدا تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہ کریگا نہ قیامت کی نظر رحمت سے دیکھیگا اور انکو گناہوں سے پاک نہ کریگا اور انکو عذاب دردناک ہے

قال فقرأها رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلث مرات قال ابوذر خابوا و

ابوذر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اسکو تین بار پڑھا ۔ ابوذر نے کہا وہ نامراد ہوئے

خسروا من هم یا رسول الله قال المسبل والمنان والمنفق سلعته

اور گھاٹے میں پڑے کون ہیں وہ لوگ یا رسول اللہ حضرت صلعم نے فرمایا ایک ازار لٹکانیوالا دوسرا احسان جتانے والا تیسرا جھوٹی قسم سے

بالحلف الکاذب وفی روایة المسبل ازاره وعن ابن عمر رضی الله

چیز کی گرم بازاری کرنے والا ۔ پھر بھی صلعم نے کہا کہ روایت کی ہے مسلم نے

عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الاسبال فی الازار والقمیص والعمامة من

اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لٹکانا ازار

جر شیئا خیلاء لم ینظر الله الیه یوم القیمة رواه ابوداود والنسائی

اور کرتہ اور پگڑی میں ہے جو شخص

باسناد صحیح وعن ابی جری جابر بن سلیم رضی الله عنه قال رایت رجلا

تکبر سے کچھ لٹکائے خدا تعالیٰ اسکی طرف نظر رحمت کو نہ دیکھیگا ۔ روایت کی ابوداود اور نسائی نے اسناد

یصدر الناس عن رایه لا یقول شیئا الا صدروا عنه قلت من هذا قالوا

اور روایت ہے ابوجری جابر بن سلیم رضؓ سے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ

رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت علیک السلام یا رسول الله مرتین قال

اسکی رائے کیطرف پھر جاتے ہیں اور اسکی رائے کو صواب سمجھتے ہیں اور اسپر عمل کرتے ہیں میں نے کہا یہ کون ہے لوگوں نے کہا

الله کا رسول ہے میں نے دوبارہ کہا علیک السلام یا رسول الله آپنے فرمایا

لا تقل عليك السلام عليك السلام تحية الموتى قل السلام عليك قال قلت أنت

علیک السلام مت کہہ کہ علیک السلام مرے ہوؤں کا سلام ہے السلام علیک کہا کر بیان کرتا ہے

رسول الله قال نا رسول الله الرجل إذا أصابك ضر فدعوته كشف عنك وإذا أصابك

کہ بیٹھ کہا آپ اللہ کے رسول ہیں فرمایا ہیں اس اللہ کا رسول ہوں کہ جب کبھی تجھ پر تکلیف آوے

عام سنة فدعوته أنبتها لك وإذا كنت بأرض قفر أو فلاة فضلت راحلتك فدعوته

اور تو اس سے دعا مانگے تو وہ تیرے لئے گھاس اگا دے اور جب کسی جنگل میں تیری اونٹنی کھو جائے اور تو اس سے دعا مانگے

ردها عليك قال قلت اعهد لي قال لا تسبن أحدا قال فما سببت

وہ اسکو تیرے لئے واپس کر دے۔ بیان کرتا ہے کہ میں نے عرض کی کہ آپ مجھے نصیحت کریں آپ نے فرمایا تو کسی کو گالی مت دے راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد

بعده حرا ولا عبدا ولا بعيرا ولا شاة ولا تحقرن من المعروف شيئا و

کسی آزاد اور غلام اور اونٹ اور بکری کو کبھی گالی نہیں دی۔ اور کسی نیکی کو حقیر مت سمجھ اور

أن تكلم أخاك وأنت منبسط إليه وهلم أن ذلك من المعروف وارفع

تو اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی سے کلام کرے کہ یہ بھی نیکی ہے اور

إزارك إلى نصف الساق فإن أبيت فإلى الكعبين فإن أبيت فإن إسبال الإزار و

اپنا ازار نصف پنڈلی تک رکھا کر اگر تو یہ نہ مانے تو دونوں ٹخنوں تک کر لے اور ازار کے لٹکانے سے اجتناب کر

إياك من الخيلة فإن الله لا يحب الخيلة وإن امرؤ شتمك وعيرك بما يعلم فيك فلا تعيره

کہ یہ غرور سے ہوا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ غرور سے خوش نہیں ہوتا اور اگر کوئی آدمی تجھے گالی دے اور تیرا عیب جانتا ہو جو اس سے معلوم ہوا ہو تو تو اس

بما تعلم فيه فإنما وبال ذلك عليه رواه أبو داود والترمذي بإسناد الصحيح قال

اسکو عیب مت کر کہ اس کام کا وبال اسی پر ہوگا۔ حدیث کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اسناد صحیح سے اور

الترمذي حديث حسن صحيح وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال بينما

ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ

رجل يصلي مسبلا إزاره قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فتوضأ

ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص تہبند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا جا وضو کر

فذهب فتوضأ ثم جاء فقال اذهب فتوضأ فقال له رجل يا رسول الله

اسنے جا کر وضو کیا پھر آیا پھر فرمایا جا وضو کر ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ

مالك أمرته أن يتوضأ ثم سكت عنه قال إنه كان يصلي وهو مسبل و

کیا سبب کہ آپ نے اسکو وضو کرنے کا امر کیا پھر آپ خاموش ہو رہے آپ نے فرمایا وہ تہبند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ

أزاره وإن الله لا يقبل صلوة رجل مسبل رواه ابو داود وباسناد صحيح على
پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ تہبند لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں کرتا۔ اس روایت کو ابو داؤد نے اسناد صحیح سے مسلم کی
شرط پر مسلم وعن قيس بن بشير التغلبي قال أخبرني أبي وكان جليسا
اور روایت ہے قیس بن بشر تغلبی سے کہ میرا باپ ابو الدرداء کے پاس بیٹھا کرتا تھا
لأبي الدرداء قال كان بدمشق رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه
اس نے مجھ کو خبر دی ہے کہ دمشق میں ایک رسول اللہ صلعم کے اصحاب میں سے
وسلم يقال له ابن الحنظلية وكان رجلا متوحدا قلما يجالس الناس
ایک شخص تھا اور اسکو ابن الحنظلیہ کہا جاتا ہے اور وہ آدمی تنہا رہنے والا لوگوں سے بہت ہی کم صحبت کیا کرتا تھا
إنما هو صلوة فإذا فرغ فإنما هو تسبيح وتكبير حتى يأتي أهله فقال قيس
وہ نماز میں رہا کرتا تھا جب نماز سے فارغ ہوتا تو تسبیح و تکبیر میں مشغول رہا کرتا تھا یہاں تک کہ اپنے گھر کے لوگوں میں آتا۔ ہم ابو الدرداء کے پاس بیٹھے
ونحن عند أبي الدرداء فقال له أبو الدرداء كلمة تنفعنا ولا تضرك قال أبعث
کہ وہ شخص ہمارے پاس سے کہنا ابو الدرداء فقط سے سکو کہ ہم تجھ سے ایسی بات چاہتے ہیں کہ ہمکو نفع کرے اور تجھ کو ضرر نہ دے اسنے کہا کہ رسول
رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فقعدت فجاء رجل منهم فجلس في المجلس الذي
اللہ صلعم نے ایک سریہ ارسال فرمایا جب وہ واپس آئے تو ایک آدمی انمیں سے اس مجلس میں آ بیٹھا جہاں
يجلس فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لرجل إلى جنبه لو رأيتنا حين
رسول اللہ صلعم جلوس فرماتے تھے اور جو شخص اسکے پہلو میں بیٹھا تھا اسکو کہنے لگا کہ جب
التقينا نحن والعدو فحمل فلان فطعن فقال خذها مني وأنا الغلام
ہم دشمن سے سینہ بسینہ ہوئے اگر تو ہم کو اسوقت دیکھتا فلانے شخص نے نیزہ چلایا اور کہا لے مجھ سے میں
الغفاري كيف تري في قوله فقال ما أراه إلا قد بطل أجره فسمع بذلك
غفاری کا کیا ہوں تو اسکے قول میں کیا کہتا ہے اسنے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ اسکا اجر باطل ہو گیا
آخر فقال ما أري بذلك بأسا فنازعاه حتى سمع رسول الله صلى الله عليه
دوسرے شخص نے شک کیا کہ مجھے اس میں کچھ نقصان نظر نہیں آتا۔ دونوں بحث کرنے لگے کہ رسول اللہ صلعم علیہ
وسلم فقال سبحان الله لا بأس أن يؤجر ويحمد فرأيت أبا الدرداء سر
وسلم نے فرمایا سبحان اللہ کچھ ڈر نہیں ہے کہ اجر بھی دیا جائے اور مدح بھی کیا جائے میں نے ابو الدرداء کو دیکھا کہ اس بات سے خوش ہو کر
بذلك وجعل يرفع رأسه إليه ويقول أنت سمعت ذلك من رسول الله
اسکی طرف سر اٹھاتے تھے اور کہتے تھے کہ تو نے یہ بات رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم فما زال یعید علیہ حتی انی لاقول لیبرکن
صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کہا ان میں وہ اس بات کو پھر پھر کہے جاتا تھا تاکہ میں نے خیال کیا کہ یہ اونٹ کے بل

علی رکبتیہ قال فمر بنا یوما اخر فقال لہ ابو الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا
بیٹھ جائیگا۔ کہا راوی نے کہ وہی شخص پھر ایک دن ہمارے پاس سے گذرا ابو الدرداء نے اسکو کہا ہم تجھ سے کسی بات کا پوچھنا ہے جو اسکو نفع دے اور

تضرک قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنفق علی الخیل
تجھے کچھ ضرر نہ ہو۔ اوسنے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خرچ کرنے والے پر گھوڑے والے کا

کالباسط یدہ بالصدقۃ لا یقبضہا ثم مر بنا یوما اخر فقال لہ ابو الدرداء
اس شخص کی مثل ہے جو صدقہ کرنے میں اپنا ہاتھ پھیلا دیتا ہے کہ کبھی بند نہیں کرتا۔ پھر وہ ایک دن ہماری پاس سے گذرا تو ابو الدرداء نے اسکو کہا

کلمۃ تنفعنا ولا تضرک قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل
ایسی بات کہہ جو ہمکو نفع دے اور تجھے کچھ نقصان نہ کرے۔ اوسنے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خریم الاسدی لو لا طول جمتہ ولا سبال ازارہ فبلغ ذلک خریما فعجل
کہ خریم اسدی بہت خوب آدمی ہے اگر اسکے سر کے بال زیادہ ہوتے اور اسکا تہبند لٹکتا ہوا نہ ہوتا۔ یہ خبر خریم کو جب پہنچی اوسنے

فاخذ شفرۃ فقطع بہا جمتہ الی اذنیہ ورفع ازارہ الی انصاف ساقیہ
اسی وقت چھری لیکر سر کے بال کاٹ کر کانوں کے برابر کر لیے اور تہبند دونوں پنڈلیوں کے نصف تک اٹھا لیا

ثم مر بنا یوما اخر فقال لہ ابو الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا تضرک فقال سمعت
پھر ایک دن وہ ہمارے پاس سے نکلا تو ابو الدرداء نے کہا کوئی بات کہہ جو ہمکو نفع کرے اور تجھکو کچھ ضرر نہ دے اوسنے کہا میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انکم قادمون علی اخوانکم فاصلحوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ تم اپنے بھائیوں کے پاس آنیوالے ہو اپنے اونٹوں کے

رحالکم واصلحوا لباسکم حتی تکونوا کانکم شامۃ فی الناس فان اللہ لا یحب
کجاوے اور اپنے لباس درست کرو کہ تم لوگوں میں ایسے معلوم ہو کہ گویا دو بھلے لوگوں میں تل لگا ہوا ہے کہ اللہ

الفحش ولا التفحش رواہ ابو داود باسناد حسن الا قیس بن بشر فانہ اختلفوا
فحش اور فحش کو دوست نہیں رکھتا روایت کی یہ ابو داود نے اسناد حسن سے مگر قیس بن بشر کی

فی توثیقہ تضعیفہ وقد روی لہ مسلم وعن ابی سعید الخدری رضی
توثیق تضعیف میں علماء نے اختلاف کیا حالانکہ مسلم نے اس سے روایت کی ہے۔ اور ابو سعید خدری رضی سے روایت ہے

اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازرۃ المومن الی نصف
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کے تہبند باندھنے کی جگہ نصف

الساق ولا حرج ولا جناح فيما بينه وبين الكعبين ما كان أسفل من الكعبين
ساق تک ہے اور پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان رکھنے میں کچھ حرج وگناہ نہیں اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ

فهو في النار ومن جر ازاره بطرا لم ينظر الله إليه رواه أبو داود وروى بإسناد
آگ میں داخل ہونیکا سبب ہوگا اور جو شخص کبر و غرور سے ازار کو لٹکا کر کھینچے اللہ تعالیٰ اسکی طرف نظر نہ کریگا روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد

صحيح وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال مررت على رسول الله صلى الله
صحیح سے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم وفي إزاري استرخاء فقال يا عبد الله ارفع إزارك فرفعته ثم
علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرا تہبند کچھ ڈھیلا تھا آپ نے فرمایا اے عبداللہ اپنا تہبند اٹھا لے، میں نے اٹھا لیا

قال زد فزدت فما زلت أتحراها بعد فقال بعض القوم إلى أين فقال
آپ نے فرمایا اور اٹھا لے میں نے اور اٹھا لیا پس میں ہمیشہ اسکی طرف نظر رکھا کرتا تھا۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا کہاں تک؟ آپ نے کہا

إلى أنصاف الساقين رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله
دونوں پنڈلی کے نصف تک۔ اس روایت کی مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم من جر ازاره خيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة فقالت أم سلمة
کہ جو شخص غرور سے اپنا تہبند گھسیٹے کر چلے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ کریگا ام سلمہ نے کہا کہ

كيف تصنع النساء بذيولهن قال يرخين شبرا قالت إذا تنكشف أقدامهن
عورتیں اپنے دامنوں کو کس طرح رکھا کریں فرمایا ایک بالشت لٹکایا کریں انہوں نے کہا اس صورت میں انکے قدم ننگے ہو جائینگے

قال فيرخينه ذراعا لا يزدن رواه أبو داود والترمذي وقال حديث
آپ نے فرمایا ایک ہاتھ لٹکا لیا کریں فرمایا ایک بالشت لٹکا لیں انہوں نے کہا اس صورت میں انکے قدم ننگے ہو جائینگے اور کہا حدیث

حسن صحيح باب في استحباب الترفع في اللباس تواضعا وقد
حسن صحیح ہے باب تہبند میں تواضع کی رو سے

سبق في باب فضل الجوع وخشونة العيش ما يتعلق بهذا الباب
نکلف اور فقر کی رو سے اور اس باب کے مضمون کے موافق کئی جگہ باب فضل الجوع میں

وعن معاذ بن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
اور معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قال من ترك اللباس تواضعا لله وهو يقدر عليه دعاه الله يوم القيامة على
فرمایا کہ جو شخص تواضع اللہ کا دیوے قدرت کے لباس فاخر ترک کر دے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسکو خلقت کے

رؤس الخلائق حتی یخیرہ من ای حلل الایمان شاء یلبسہا رواہ الترمذی

سردار وظاہر کرکے فرمائیگا کہ ایمان کے لباسوں میں سے جو لباس تو چاہتا ہے پسند کرکے پہن لے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور

وقال حدیث حسن باب فی استحباب التوسط فی اللباس ولا یقتصر

کہا حدیث حسن ہے باب لباس میں میانہ روی کے استحباب میں اور بلا حاجت اور

علی ما یزری بہ لغیر حاجۃ ولا مقصود شرعی عن عمرو بن شعیب عن

وہ ان فرض فرض کے ایسے لباس پر جس سے عیب کیا جائے اقتصار کیا جائے۔ روایت ہے عمرو بن شعیب رضی سے کہ اس

ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ سے اپنے دادا سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ رواہ الترمذی وقال حدیث

کہ اللہ تعالیٰ اس امر کو دوست رکھتا ہے کہ بندہ پر اسکی نعمت کا اثر دکھائی دیا کرے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

حسن باب فی تحریم اللباس الحریر علی الرجال وتحریم جلوسہم

باب مردوں کو ریشم پہننے کے اور اسپر بیٹھنے

علیہ واستنادہم الیہ وجواز لباسہ للنساء عن عمر بن الخطاب رضی

اور اس سے ٹیک لگانے کی حرمت کے بیان میں اور عورتوں کو ریشم پہننے کے جواز میں عمر بن خطاب رضی سے

اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلبسوا الحریر

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم ریشم کا کپڑا نہ پہنو

فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ متفق علیہ وعنہ قال

بیشک جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت میں اسکو نہ پہنیگا۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہا

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما یلبس الحریر من لا خلاق

سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ ریشمی کپڑا وہ شخص پہنتا ہے جو بے نصیب ہے

لہ متفق علیہ وفی روایۃ البخاری من لا خلاق لہ فی الاخرۃ قولہ لا

متفق علیہ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے جو آخرت میں بے نصیب ہے قولہ لا

خلاق ای لا نصیب وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ

خلاق یعنے نصیب نہیں اور انس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ

صلعم نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے آخرت کو نہ پہنیگا۔

متفق علیہ وعن علی رضی اللہ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

متفق علیہ اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ وذھبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال ان ھذین

وسلم نے کہ آپ نے ریشم کو داہنے ہاتھ میں لیا اور سونے کو بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا کہ یہ دونوں

حرام علی ذکور امتی رواہ ابوداود باسناد حسن وعن ابی موسی الاشعری

حرام ہیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ روایت کی یہ ابوداود نے اسناد حسن سے اور ابوموسیٰ اشعری رضی سے

رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حرم لباس الحریر

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حرام کر دیا ریشم

والذھب علی ذکور امتی واحل لاناثھم رواہ الترمذی قال حدیث

پہننے کا لباس میری امت کے مردوں پر حرام کیا ہے اور عورتوں کیلئے حلال کیا گیا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن صحیح وعن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال نھانا النبی صلی اللہ

حسن صحیح ہے اور حذیفہ رضی سے روایت ہے کہا کہ نہی

علیہ وسلم ان نشرب فی انیۃ الذھب والفضۃ وان ناکل فیھا وعن لبس

فرمائی اور

الحریر والدیباج وان نجلس علیہ رواہ البخاری باب جواز لبس الحریر

ریشم اور دیبا کے پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ باب جواز ہی خارش والے کو ریشم کے

لمن بہ حکۃ عن انس رضی اللہ عنہ قال رخص رسول اللہ صلی اللہ

جواز کے بیان میں روایت ہے انس رضی سے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے

علیہ وسلم للزبیر وعبد الرحمن بن عوف فی لبس الحریر لحکۃ کانت بھما

علیہ وسلم نے زبیر اور عبد الرحمن بن عوف کے لیے ان دونوں کی خارش ہو گئی تھی ریشم پہننے کی اجازت

متفق علیہ باب النھی عن افتراش جلود النمور والرکوب علیھا عن

متفق علیہ باب پہننے سے چیتے کی کھال فرش بنانے اور اوپر سوار ہونے کی ہی سے ممانعت میں اور

معاویۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترکبوا

معاویہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم

الخز ولا النمار حدیث حسن رواہ ابوداود وغیرہ باسناد صحیح وعن

گدوں پر بیٹھو سوار مت ہو اوپر ریشم اور چیتے کی کھال کے حدیث حسن ہے روایت کیا اس کو ابوداود وغیرہ نے باسناد صحیح سے اور

أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ

ابوالملیح اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ نبی صلعم نے درندوں کے چمڑوں سے

السِّبَاعِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِأَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ

منع فرمایا ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اسانید صحیحہ سے اور ترمذی کے

لِلتِّرْمِذِيِّ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ بَابُ مَا يَقُولُهُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا

ایک روایت میں ہے کہ درندوں کے چمڑوں کے فرش بنانے سے منع فرمایا ہے باب اس بیان میں کہ جب آدمی نیا کپڑا

جَدِيدًا أَوْ نَعْلًا أَوْ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

اور نیا جوتا یا کوئی اور چیز پہنے تو کیا کہا کرے۔ ابوسعید خدری رضی سے روایت ہے کہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا

رسول اللہ صلعم جب نیا کپڑا پہننا کرتے تو اسکا نام مثلاً پگڑی یا کرتہ

أَوْ رِدَاءً يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا

یا چادر وغیرہ لیکر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ تیرے لئے حمد ہے تو نے مجھے یہ پہنایا ہے میں تجھ سے اس کی خیر اور جس کام کیلئے

صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

یہ بنایا گیا ہے اس کی خیر مانگتا ہوں اور اسکی برائی اور جس کام کیلئے یہ بنایا گیا ہے اسکی برائی سے تیرے ساتھ پناہ چاہتا ہوں ابوداؤد و ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ بَابُ اسْتِحْبَابِ الِابْتِدَاءِ بِالْيَمِينِ فِي اللِّبَاسِ هَذَا

اس نے کہا کہ حدیث حسن ہے۔ باب کپڑے پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنے کے استحباب میں

الْبَابُ قَدْ تَقَدَّمَ مَقْصُودُهُ وَذَكَرْنَا الْأَحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ فِيهِ

اور اس باب کا مطلب پہلے گذر چکا ہے۔ اور وہاں ہمنے احادیث صحیحہ اس مضمون کی ذکر کر دی ہیں

بَابُ الْخَامِسِ بَعْدَ مِائَةٍ فِي كِتَابِ آدَابِ النَّوْمِ وَالِاضْطِجَاعِ

باب ایک سو پانچواں سونے اور پہلو کے بل لیٹ جانے کے آداب کے بیان میں اور اس میں

وَفِيهِ أَبْوَابٌ بَابٌ فِي النَّوْمِ بِالِاضْطِجَاعِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ

کئی باب ہیں۔ باب سونے کرنے اور اضطجاع یعنی پہلو کے بل لیٹنے کے بیان میں۔ روایت ہے براء بن عازب سے

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ

رضی اللہ عنہ کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب بچھونے پر آتے

نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ

تو داہنے پہلو پر لیٹ جاتے پھر یہ دعا پڑھتے۔ اے اللہ میں نے اپنا نفس تیرے سپرد کیا۔ اور اپنے اپنا منہ

وَجَّهْتُ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً

میں نے تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا کام تیرے سپرد کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف لگائی تیرے فضل کی طرف رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے

إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَ

تیرے سوا کوئی پناہ نہیں اور تجھ سے نجات نہیں مگر تیری طرف میں تیری کتاب پر جو تو نے نازل کی اور

بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِهٰذَا اللَّفْظِ فِي كِتَابِ الْأَدَبِ

تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا ہے روایت کی یہ بخاری نے ان الفاظ سے کتاب الادب میں

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ

اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ جب تو

تَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ وَذَكَرَ نَحْوَ

اپنے سونے کی جگہ میں آوے تو وضو کر جیسا نماز کے لیے وضو کرتا ہے پھر داہنی پہلو پر لیٹ کر یہ دعا پڑھ کر اور یہی دعا کے کلمے ذکر کیے

وَفِيهِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

راوی نے کہا کہ یاد رہے اور ان کلموں کو مجھے یہ دعا پڑھا کر متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضی سے

قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً

کہ رسول اللہ صلعم رات کو گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے

فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَجِيءَ

جب صبح ہوتا اور کھل جاتا تو دو رکعت خفیف پڑھ کر مؤذن کے اذان کہنے تک داہنی پہلو پر لیٹ جایا کرتے تھے تاکہ

الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

مؤذن آکر صبح کا اعلان کرتا متفق علیہ اور روایت ہے حذیفہ رضی سے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ

صلعم جب رات کو سونے کی جگہ میں آجاتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر فرماتے اے اللہ تیرے

اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيٰى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا

نام کے ساتھ میں مرتا اور زندہ ہوتا ہوں اور جب جاگتے تو یہ کلمہ فرماتے سب حمد واسطے اللہ کے ہے جس نے ہمکو جلانے کو

بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ يَعِيشَ بْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِيِّ

بعد اس کے کہ ہمکو مار ڈالا اور اسی کی طرف اٹھکر جانا ہے روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے یعیش بن طخفہ الغفاری سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبِي بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ

اپنے سے کہا کہ میرے باپ نے ذکر کیا کہ میں مسجد میں اپنے پیٹ پر لیٹا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے

کُنّی برجلہ فقال ان ھذہ ضجعۃ یبغضھا اللہ قال فنظرت فاذا رسول
اللہ کو اس سے بیزار کیا کہ اس صورت سے لیٹنے کو خدا تعالیٰ
برا جانتا ہے۔ جب میں نے نظر کی تو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداود باسناد صحیح وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ
اللہ صلعم ہی تھے۔ روایت کی ہے ابوداؤد نے باسناد صحیح سے
عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قعد مقعدا لم یذکر اللہ تعالیٰ
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص ایسی جگہ میں بیٹھے کہ اس میں
اللہ تعالیٰ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ ومن اضطجع مضجعا لا یذکر اللہ تعالیٰ
اللہ کو یاد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر نقصان و حسرت ہوگی اور جو شخص ایسے لیٹنے کی جگہ میں کروٹ لیٹے اللہ تعالیٰ کو
فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ رواہ ابوداود باسناد حسن الترۃ بکسر التاء
اس میں ہوگا اس پر اللہ کی طرف سے افسوس اور حسرت۔ روایت کی ہے ابوداؤد نے باسناد حسن سے ترہ تا کے کسرہ کے ساتھ
المثناۃ من فوق وھی النقص وقیل التبعۃ باب جواز الاستلقاء علی
دو لفظ اوپر والے کے اور وہ نقصان ہے اور کہا گیا ہے تبعہ کہتا ہے
القفاء ووضع احد الرجلین علی الاخری اذا لم یخف انکشاف العورۃ
اور جب نہ ہو تو ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھنے اور
وجواز القعود مترجعا ومحتبیا عن عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ
ترجع اور احتبا کی صورت پر بیٹھنے کے جواز کے بیان میں عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے
انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احد
کہ انہوں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ مسجد میں لیٹے ہوئے تھے ایک
رجلیہ علی الاخری متفق علیہ وعن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال کان النبی
پاؤں دوسرے پر رکھ کر اور روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الفجر تربع فی مجلسہ حتی تطلع الشمس حسناء
صلعم فجر کی نماز پڑھ کر اسی جگہ تربع کی صورت پر بیٹھے رہا کرتے تھے
حدیث صحیح رواہ ابوداود وغیرہ باسانید صحیحۃ وعن ابن عمر رضی
یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہے ابوداؤد وغیرہ نے باسانید صحیح سے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ
عنہما قال قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفنائ الکعبۃ
عنہما سے کہا کہ میں نے دیکھا تھا رسول اللہ صلعم کعبہ کے صحن میں

محتبیا بیدیہ ھکذا ووصف بہدبۃ الاحتباء وھو القرفصاء رواہ البخاری

ہیں دونوں گھٹنوں کو اپنے پیٹ پر لاتے ہیں کر کسی چادر وغیرہ سے اس صورت سے بیٹھے تھے اور ابن عمر نے احتباء کی جگہ قرفصاء کی ہیئت کیسی صورت بیان کر کے کہا کہ اس طرح

وعن قیلۃ بنت مخرمۃ رضی اللہ عنہا قالت رایت النبی صلی اللہ علیہ

اور روایت ہے قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم وھو قاعد القرفصاء فلما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتخشع

وسلم کو قرفصا کی صورت بیٹھے ہوئے دیکھا جب میں نے آپ کو خشوع کی صورت

فی الجلسۃ ارعدت من الفرق رواہ ابوداود والترمذی وعن الشرید

بیٹھے ہوئے دیکھا تو خوف سے کانپ گئی میں روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے اور روایت ہے شرید

ابن سوید رضی اللہ عنہ قال مر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جالس

بن سوید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم میرے پاس سے گذرے اور میں اس صورت سے بیٹھا

ھکذا وقد وضعت یدی الیسری خلف ظھری واتکات علی الیۃ یدی

ہوا تھا کہ میں نے اپنا بایاں ہاتھ پشت کے پیچھے رکھ ہوا تھا اور میں کولہوں پر ٹیک کیا تھا پیٹھ اوپر کولہوں کے کہ انگوٹھے کی جڑ میں ہے

فقال اتقعد قعدۃ المغضوب علیہم رواہ ابوداود وباسناد صحیح باب

آپ نے فرمایا کیا تو بیٹھتا ہے لوگوں کی صورت بیٹھتا ہے جس پر غضب کیا گیا ہے روایت کی یہ ابوداود نے اسناد صحیح سے باب ہے

فی آداب المجلس والمجالس عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ

مجلس اور مجلس کے آداب کے بیان میں ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم لا یقیمن احدکم رجلا من مجلسہ ثم یجلس فیہ ولکن

صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی شخص بیٹھے ہوئے کو اپنی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھ جایا کرے لیکن

توسعوا وتفسحوا وکان ابن عمر اذا قام لہ رجل من مجلسہ لم یجلس فیہ

کشادہ و فراخ دلی کیا کرو اور ابن عمر کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی بیٹھا ہوا اس کے واسطے اٹھ جاتا تھا تو اس جگہ پھر نہ بیٹھتا تھا اس جگہ نہ بیٹھتا

متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

متفق علیہ ہے اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قال اذا قام احدکم من مجلس ثم رجع الیہ فھو احق بہ رواہ مسلم

جب تم میں سے کوئی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہو پھر واپس وہاں ہی آجائے تو اس جگہ کا حقدار وہی ہے روایت کی یہ مسلم نے

وعن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال کنا اذا اتینا رسول اللہ صلی

اور روایت ہے جابر بن سمرہ رضی سے کہا کہ جب ہم رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم جلس حدنا حیث ینتہی رواہ ابوداود والترمذی وقال

اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو جہاں جگہ ملتی وہاں ہی بیٹھ جاتے تھے۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا

حدیث حسن وعن ابی عبداللہ سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال

حدیث حسن ہے اور کنیت عبداللہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعۃ ویتطہر

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی آدمی جمعہ کے دن غسل نہیں کرتا وضو اور حسب طاقت

ما استطاع من طہر ویدہن من دہنہ او یمس من طیب بیتہ ثم یخرج

پاکیزگی حاصل نہیں کرتا اور تیل نہیں لگاتا وضو یا اپنے گھر سے خوشبو لگا کر نہیں نکلتا

فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام الا

پس دو آدمیوں میں جدائی نہیں ڈالتا پھر جتنا رکعت پڑھنے کے لئے مقدر ہے نماز پڑھتا ہے پھر جب امام خطبہ پڑھتا ہے تو خاموش بیٹھا رہتا ہے

غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری رواہ البخاری وعن عمرو بن شعیب

اسکے گناہ اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے بخشے جاتے ہیں۔ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی عمرو بن شعیب سے

عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کسی آدمی

لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنہما رواہ ابوداود والترمذی

کو حلال نہیں کہ دو آدمی میں انکی اجازت کے سوا تفریق ڈالے کہ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا

وقال حدیث حسن وفی روایۃ لابی داود ولا یجلس بین رجلین الا

حدیث حسن ہے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ دو آدمی کے درمیان بدون انکے اذن کے

باذنہما وعن حذیفۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

کوئی نہ بیٹھے اور حذیفہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم

لعن من جلس وسط الحلقۃ رواہ ابوداود باسناد حسن ورواہ الترمذی

نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو حلقہ کے درمیان میں بیٹھے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے باسناد حسن سے اور ترمذی نے

عن ابی مجلز ان رجلا قعد وسط حلقۃ فقال حذیفۃ ملعون علی

ابو مجلز رضی سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حلقہ کے وسط میں بیٹھا تو حذیفہ رضی نے کہا

فمی صلی اللہ علیہ وسلم او لعن اللہ علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم من

محمد صلعم کی زبان پر لعنت کیا گیا ہے یا لعنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے محمد صلعم کی زبان پر اس شخص پر

جَلَسَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

جو حلقہ کے وسط میں بیٹھے ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابو سعید

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

خدری رضہ سے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا

خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَعَنْ

کہ بہتر مجلسوں میں سے بہتر وہ مجلس ہے جو بہت وسیع ہو ابوداؤد نے یہ روایت کی بہ اسناد صحیح سے بخاری کی شرط پر۔ اور

اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس میں

فِيْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ

بیٹھ کر بہت کرے پھر اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے باقی ہو تجھکو یا اللہ

اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا

اور تعریف ہے تو ہی وہ ہوں کہ نہیں کوئی لائق عبادت کے مگر تو بخشش مانگتا ہوں تیرے اور توبہ کرتا ہوں طرف تیری کے

كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ اَبِيْ

اس مجلس میں جو کچھ اس سے ہوا ہے بخشا جاتا ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابو

بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِاٰخَرَةٍ

برزہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی آخر عمر میں

اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا

جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے سبحانک اللھم الخ کہ میں گواہی دیتا ہوں لا الہ الا

اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتَقُوْلُ قَوْلًا

انت استغفرک واتوب الیک ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ آپ آگے یہ کلمے نہیں کہا کرتے تھے

مَا كُنْتَ تَقُوْلُهٗ فِيْمَا مَضٰى قَالَ ذٰلِكَ كَفَّارَةٌ لِّمَا يَكُوْنُ فِي الْمَجْلِسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

جواب کہنے لگا کہ ہاں کہتا تھا یہ کلمے کہنے ان زلات کا کفارہ ہیں جو مجلس میں ہوتے ہوں روایت کی یہ ابوداؤد نے

وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مِنْ رِّوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اور ابو عبداللہ حاکم نے مستدرک میں عائشہ رضہ سے روایت کی ہے

وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ

اور کہا صحیح الاسناد ہے اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہا کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم من مجلس حتی یدعو بھؤلاء الدعوات اللھم

اللہ مجلس سے اٹھنے کے وقت ان دعاؤں کو کم ہی ترک کرتے تھے اے اللہ

اقسم لنا من خشیتک ما تحول بہ بیننا وبین معصیتک ومن طاعتک

اپنا خوف ہمکو مقدر عطا کر کہ ہم میں اور تیری معصیت میں حائل ہو جائے اور عطا کر ہم کو اپنی عبادت اسقدر کہ اسکے

ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما تھون بہ علینا مصائب الدنیا

سبب سے تو ہمکو اپنی جنت میں پہونچا دے اور عطا کر ہمکو یقین اسقدر کہ اسکے سبب سے تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے

اللھم متعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعلہ الوارث منا

اے اللہ ہمکو فائدہ پہونچا ہمارے کانوں سے اور ہماری آنکھوں سے اور ہماری قوت سے جبتک تو ہمکو زندہ رکھے اور کر دے یہ قوت مندی کو ہمارا وارث ہونے

واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا

اور ہمارے کینہ کی اس شخص پر کر جسنے ہم پر ظلم کیا اور نصرت دے ہمکو اس شخص پر جو ہم سے دشمنی رکھے اور ہمارے دین میں ہماری مصیبت مت کر

فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ھمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا

اور دنیا کو ہمارا بڑا مطلب نہ کر اور نہ دنیا کو ہمارے علم کی انتہا کر اور ہم پر اس شخص کو غالب مت کر جو ہم پر

من لا یرحمنا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن وعن ابی ھریرۃ رضہ

رحم نہ کرے روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور ابوہریرہ رضہ سے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من قوم یقومون من مجلس لا

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہیں کوئی قوم کسی مجلس سے برخاست نہیں ہوتی جس میں

یذکرون اللہ تعالی فیہ الا قاموا عن مثل جیفۃ حمار وکان لھم حسرۃ

اللہ تعالی کا ذکر نہ کریں مگر جیسے اٹھے ہیں جیسے گدھے کے مردار سے اور ہو گی ان کو حسرت اور پشیمانی

رواہ ابوداود باسناد صحیح وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما

روایت کی اس کو ابوداود نے اسناد صحیح سے اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے نہیں

جلس قوم مجلسا لم یذکروا اللہ تعالی فیہ ولم یصلوا علی نبیھم فیہ الا

بیٹھتی کوئی قوم کسی ایسی مجلس میں جس میں انہوں نے اللہ تعالی کا ذکر نہ کیا ہو اور اپنے نبی صلعم پر صلوٰۃ اور درود نہ پڑھا ہو مگر

کانت علیھم ترۃ فان شاء عذبھم وان شاء غفر لھم رواہ الترمذی وقال

نقصان و حسرت ہی ہو گا اگر اللہ تعالی چاہے گا تو عذاب کرے گا اور اگر چاہے گا تو بخشدے روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا

حدیث حسن وعنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قعد

حدیث حسن ہے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص ایسی جگہ میں بیٹھے

مقعده الذي يذكر الله تعالى فيه كانت عليه من الله ترة ومن اضطجع مضجعا

کہ اس جگہ جو اللہ کا ذکر کرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر حسرت و افسوس ہی ہوگا اور جو شخص لیٹے گا تو ہی پائے گا وہیں

ولا يذكر الله تعالى فيه كانت عليه من الله ترة رواه ابو داود وقد سبق

کہ اللہ کا ذکر نہ کرے اللہ کی طرف سے افسوس اور کوفت ہوگی یہ روایت کی ابو داؤد نے اور پہلے اس سے

قريبا وشرحنا الترة فيه باب الرؤيا وما يتعلق بها قال الله تعالى

قریب گزرا ہے اور ہم نے ترۃ کی شرح پہلے بیان کر دی ہے باب خواب اور اس کے متعلقات کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے

ومن آياته منامكم بالليل والنهار وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال

اور رات دن میں تمہارا سونا اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لم يبق من النبوة الا المبشرات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نہیں رہا نبوت سے مگر خوشخبری دینے والی باتیں

قالوا وما المبشرات قال الرؤيا الصالحة رواه البخاري وعنه عن النبي

صحابہ نے عرض کی خوشخبری دینے والی باتیں کیا ہیں آپ نے فرمایا اچھے خواب روایت کی یہ بخاری نے اور انہی سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال اذا اقترب الزمان لم تكد رؤيا المؤمن تكذب

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قریب ہو جائے قیامت کے تو مومن کے خواب کم جھوٹے ہوں گے

ورؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة متفق عليه وفي رواية

اور مومن کے خواب نبوت کی چھیالیس جزو ہے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے

صدق الرؤيا وكذب الحديث وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من

سچا ہونا خواب کا اور جھوٹا ہونا حدیث کا اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص

رآني في المنام فسيراني في اليقظة او كانما راني في اليقظة لا يتمثل الشيطان

دیکھے مجھ کو خواب میں پس عنقریب دیکھے گا مجھ کو بیداری میں یا گویا دیکھا اس نے مجھ کو بیداری میں اس لئے کہ شیطان میری صورت

وعن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه انه سمع النبي

اور اسی سے روایت ہے کہ سنا اس نے نبی

رؤيا احدكم فانما هي من الله تعالى

تم میں سے کسی نے خواب اپنا پس وہ اللہ کی طرف سے ہے

فليحمد الله عليها وليحدث بها الا من يحب

پس چاہیے کہ اللہ کا شکر کرے اس پر اور بیان کرے اس کو مگر اس شخص کے پاس جس کو دوست رکھتا ہے

وَاِذَا رَاٰی غَیْرَ ذٰلِکَ مِمَّا یَکْرَہُ فَاِنَّمَا ھِیَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَلْیَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّھَا

اور جب ایسا خواب دیکھے جس کو وہ مکروہ جانتا ہو تو وہ شیطان سے ہے اسکو لازم ہے کہ اسکی شرارت سے استعاذہ کرے

وَلَا یَذْکُرْھَا لِاَحَدٍ فَاِنَّھَا لَا تَضُرُّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے کہ وہ ضرور اس کو ضرر نہ دیگا

عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلرُّؤْیَا

کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے رویا صالحہ اور ایک روایت میں ہے رویا

الْحَسَنَۃُ مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَمَنْ رَاٰی شَیْئًا یَکْرَھُہٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ

حسنہ اللہ کی طرف سے ہے اور خواب قبیح شیطان سے ہے پس جو شخص کوئی مکروہ شے خواب میں دیکھے اس طرف

شِمَالِہٖ ثَلٰثًا وَلْیَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِنَّھَا لَا تَضُرُّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اَلنَّفْثُ

تین بار پھونکے۔ اور شیطان کی شرارت سے پناہ مانگے۔ اسکو ضرر نہ کریگی متفق ہیں۔ نفث ایسی پھونک کو کہتے ہیں

خَفِیْفٌ لَا رِیْقَ مَعَہٗ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

جس میں کے ساتھ تھوک نہ نکلے۔ اور جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم سے

اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَھُھَا فَلْیَبْصُقْ عَلٰی یَسَارِہٖ ثَلٰثًا وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ

کہ جب تم میں سے کوئی اپنے خواب دیکھے جس کو مکروہ جانتا ہو۔ تو چاہیئے کہ وہ بائیں طرف تین بار تھوک دیوے۔ اور

الشَّیْطَانِ ثَلٰثًا وَلْیَتَحَوَّلْ مِنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ

شیطان سے تین بار استعاذہ کرے اور جس کروٹ پر ہو اسکو بدل کر دوسری کروٹ پر ہو جاوے روایت کی اسکو مسلم نے اور ابو داؤد نے

وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ

واثلہ بن الاسقع رضؓ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ البتہ

مِنْ اَعْظَمِ الْفِرَی اَنْ یَّدَّعِیَ الرَّجُلُ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ یُرِیَ عَیْنَہٗ مَا لَمْ تَرَ اَوْ یَقُوْلَ

سب باتوں میں بڑے بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کو چھوڑ کر اور شخص کو اپنا باپ بتلاوے۔ اور اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھلاوے جو انہوں نے نہیں

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ یَقُلْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

رسول اللہ صلعم پر وہ بات کہے جو آپ نے نہیں کہی رواہ البخاری نے

تمت

الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات کہ آج بتاریخ ۵ شعبان تمام ہوئی جلد اول ریاض العابدین کی اور جلد ثانی زیر طبع ہے عنقریب ہدیہ ناظرین کی جاویگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

فہرست جلد اوّل ریاض الصالحین

صفحہ	مضامین کتاب
۲	خطبہ کتاب
۶	فہرست کتاب
۲۷	پہلا باب سب اعمال اور اقوال اور احوال ظاہر و باطن کی اصلاح کے بیان میں
۳۴	دوسرا باب توبہ کے بیان میں
۵۰	تیسرا باب صبر کے بیان میں
۶۶	چوتھا باب صدق کے بیان میں
۶۹	پانچواں باب مراقبہ کے بیان میں
۷۵	چھٹا باب تقوے کے بیان میں
۷۷	ساتواں باب یقین اور توکل کے بیان میں
۸۴	آٹھواں باب استقامت کے بیان میں
۸۵	نواں باب اللہ تعالےٰ کی مخلوقات کی عظمت میں فکر کرنے کے اور دنیا کے فنا ہونے اور آخرت کے عمل وغیرہ کے بیان میں
۸۶	دسواں باب خیرات و نیک اعمال کی طرف قدرت رکھنے والے کے بخل وغیرہ کے بیان میں
۸۹	گیارھواں باب مجاہدہ یعنی عبادت اور دین میں کوشش اور محنت کے بیان میں۔
۹۰	بارھواں باب اخیر عمر میں نیک اعمال کے زیادہ کرنے کی ترغیب دینے کے بیان میں
۱۰۰	تیرھواں باب طاعت و نیکی کی کثرت کے بیان میں
۱۰۵	چودھواں باب عبادت میں میانہ روی کرنے کے بیان میں۔
۱۰۷	پندرھواں باب اعمال کی محافظت کرنے کے بیان میں۔
۱۱۸	سولھواں باب سنت اور اس کے آداب کی پابندی کے امر میں۔
۱۲۴	سترھواں باب نیک بیان واجب ہونے

صفحہ	مضامین کتاب
۱۲۴	تابعداری حکم الٰہی کی اور ان کلمات کو جو کہے انکو
	جو شخص جو بلایا جاوے طرف حکم اللہ کی
۱۲۶	اٹھارھواں باب بدعتوں اور نئے کاموں سے
	انیسواں باب اس شخص کے بیان میں جو
۱۲۷	رسم بد یا نیک نکالے
۱۲۹	بیسواں باب نیکی پر دلالت کرنے اور بد یا ضلالت کی طرف بلانے کے بیان میں
۱۳۱	اکیسواں باب نیکی اور تقویٰ پر ایک
۱۳۳	باب بائیسواں نصیحت میں
۱۳۴	تیئیسواں باب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بیان میں۔
۱۴۱	چوبیسواں باب امر معروف اور نہی منکر کے کرنے والے کی عقوبت کے بیان میں
	جب اسکا فعل اس کے قول سے مخالف ہو
۱۴۲	پچیسواں باب امانت کے ادا کرنے کے بیان میں
۱۴۶	ستائیسواں باب مسلمانوں کی خیرخواہی اور حقوق اور ان پر شفقت اور رحمت کرنے کے بیان میں
۱۶۴	اٹھائیسواں باب مسلمانوں کے عیب پر پردہ ڈالنے اور بلا ضرورت ان کی تشہیر کرنے کی نہی کے بیان میں۔
۱۶۴	انتیسواں باب
	مسلمانوں کی حاجت روائی کے بیان میں
۱۶۴	تیسواں باب شفاعت کرنے کے بیان میں
۱۶۵	اکتیسواں باب لوگوں میں صلح کرنے کے بیان میں

صفحہ	مضامین کتاب
۱۶۸	بتیسواں باب ضعیف اور فقیر اور غیر مشہور مسلمانوں کی فضیلت کے بیان میں
۱۷۳	تینتیسواں باب [illegible] اور ضعیف اور مساکین اور عاجزوں سے نرمی کرنی اور ان سے احسان کرنے اور ان پر شفقت کرنی اور ان کے ساتھ تواضع کرنے اور ان کیلئے بازو بچھانے کے بیان میں
۱۷۸	چونتیسواں باب عورتوں سے نیکی کرنے کی وصیت میں
۱۸۲	پینتیسواں باب مردوں کے حق کے بیان میں جو عورتوں پر ہے
۱۸۴	چھتیسواں باب عیال پر خرچ کرنیکے بیان میں
۱۸۶	سینتیسواں باب مال پیارے اور جید کے خرچ کرنے کے بیان میں
۱۸۷	اڑتیسواں باب اس بیان میں ہے کہ آدمی کو واجب ہے کہ اپنے اہل اور اولاد سمجھ والوں کو اور دینی سب رعیت کو اللہ تعالےٰ کی عبادت کا امر کیا کرے۔
۱۸۹	انتالیسواں باب ہمسایہ کے حق میں اور اس کے حق کی وصیت کے بیان میں۔
۱۹۲	چالیسواں باب ماں باپ سے نیکی کرنے اور قرابتیوں سے ملاپ کرنے کے بیان میں۔
۲۰۲	اکتالیسواں باب عفو اور قطع رحمی کی حرمت کے بیان میں۔
۲۰۵	بیالیسواں باب ماں باپ اور اقارب

صفحہ	مضامین کتاب
۲۰۵	اور زوجہ وغیرہم مستحقوں کے دوستوں سے نیکی کرنے کے بیان
۲۰۶	تینتالیسواں باب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے اکرام و فضل کے بیان میں۔
۲۰۹	باب چوالیسواں باب علماء اور بزرگوں اور فضلاء وغیرہ کے بیان میں۔
۲۱۴	پینتالیسواں باب نیک لوگوں کی زیارت اور مجالست اور صحبت اور محبت اور ان کی زیارت کی خواہش کرنی اور ان سے دعا منگوانی اور فضیلت والے مکانوں کی زیارت کرنے کے بیان میں
۲۲۱	چھیالیسواں باب حب فی اللہ کی فضیلت اور اسپر ترغیب دینی اور جس کسی سے محبت ہو اوس کو خبر دینے کے بیان میں کہ اوس سے اسکو پیار ہے۔ اور اس بیان میں کہ جب اس کو خبر نہ دے تو اس کو وہ کیا جواب دیوے۔
۲۲۴	سینتالیسواں باب اللہ تعالےٰ کے بندہ کو دوست رکھنے کے علامات و نشانیوں کے بیان میں۔
۲۲۶	اڑتالیسواں باب ظالمین اور فسادیوں اور مسکینوں کو ایذا دینے سے تحذیر و ڈرانے کے بیان میں
۲۲۷	انچاسواں باب لوگوں کے ظاہر پر احکام جاری کرنے اور ان کے باطن اللہ کے سپرد کرنے کے بیان میں۔
۲۳۱	پچاسواں باب خوف کے بیان میں
۲۳۸	باب اکاونواں رجاء اور امید کے بیان میں۔

صفحہ	مضامین کتاب
۲۵۵	باب باونواں امید و رجاء کی فضیلت کے بیان میں
۲۵۶	باب ترپنواں خوف اور امید کے جمع
	[redacted]
۲۶۱	باب [redacted] پر ثابت قدم رہنے کی رغبت دلانے اور صبر و فقر کی عظمت کے بیان میں۔
۲۷۳	باب چھپنواں بھوک اور خشونت عیش اور کھانے اور پینے اور پہننے وغیرہ نفس کے مشتہیات میں سے تھوڑے پر اقتصار کرنے اور شہوات کے ترک کرنے کی فضیلت کے بیان میں۔
۲۹۳	باب ستاونواں قناعت اور عفاف اور معاش میں میانہ روی اور خرچ کرنے کے بیان میں اور بلا ضرورت سوال کرنے کی مذمت میں
۲۹۹	باب اٹھاونواں بغیر سوال اور بغیر حرص کرنے کے کوئی اگر کچھ دے اسکے لینے کے جواز کے بیان میں۔
۳۰۰	باب انسٹھواں اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانے اور سوال اور مطلبات سے بچنے کی ترغیب میں۔
۳۰۱	ساٹھواں باب بخشش اور سخاوت اور نیکی کے جگہوں میں اللہ تعالےٰ پر اعتماد کرکے خرچ کرنے کے بیان میں
۳۰۸	باب اکسٹھواں بخل اور حرص سے نہی کرنے کے بیان میں۔
	باب باسٹھواں ایثار اور مواسات کے بیان میں

صفحہ	مضامین کتاب
۳۱۱	باب تریسٹھواں آخرت کے کاموں میں رغبت اور متروک اشیاء میں استغفار و بہت کرنیکے بیان میں
۳۱۲	باب چوسٹھواں غنی شکر کرنیوالے کی فضیلت کے بیان میں۔
۳۱۴	باب پینسٹھواں موت کے یاد کرنے کے اور اسکے تھوڑا کرنیکے بیان میں
۳۱۸	چھیاسٹھواں باب مردوں کے لئے زیارت کا استحباب کے بیان میں
۳۱۹	باب ستر سڑسٹھواں مصیبت نازل ہونے کیسی رنج و مصیبت دنیوی کے موت کی آرزو کرنی کی کراہت کے بیان میں اور اگر دین میں فتنہ کے خوف سے موت کی آرزو کرے تو کچھ خوف نہیں۔
۳۲۰	باب اڑسٹھواں ورع و پرہیزگاری کے کرنے کے اور شبہات کے چھوڑنے کے بیان میں
۳۲۲	باب اونہترواں زمانہ اور لوگوں کے فاسق ہونیکے وقت اور دین میں فتنہ ہونے کے خوف سے اور حرام اور شبہات وغیرہا میں واقع ہونیکے خوف سے کنارہ کشی کرنے کے انجتاب کے بیان میں۔
۳۲۵	باب ستر [redacted] لوگوں سے [redacted] اور ملاپ رکھنے اور ان کے ساتھ [redacted] اور مشاہیر اور مجالس ذکر میں شامل ہونے اور بیماروں کی عیادت کرنی اور جنازہ پر حاضر ہونے اور محتاجوں کی حاجت روائی اور جاہلوں کی رہنمائی وغیرہا اور ان کے معالجہ میں اشتغال کرنے کے بیان میں
۳۲۶	باب اکہترواں تواضع کرنیکے اور مومنوں

صفحہ	مضامین کتاب
۳۴۶	کیلئے بال وغیرہ چھانٹنے کے بیان میں
۳۴۸	باب ۱۰۰ سو میں تکبر اور خود بینی کے حرام ہونیکے بیان میں
۳۴۱	باب ۱۰۱ سو ایک خوش خلقی کے بیان میں
۳۴۲	باب ۱۰۲ سو دو حلم اور آہستگی اور نرمی کرنیکے بیان میں
۳۴۴	باب ۱۰۳ سو تین باب جاہلوں سے اعراض اور چشم پوشی اور عفو کے بیان میں
۳۴۰	باب ۱۰۴ سو چار غضب کرنیکی برائی جب تک کیجائے
	سرسناں شریعت کو کی اور اسکے ترک بیان مدد کرنے دین اللہ کے کی۔
۳۴۲	باب ۱۰۵ سو پانچ حکام کو اکرام کرنیکے بیانیں کہ اپنی رعیت سے نرمی کیا کریں۔ اور انکی خیر خواہی اور اوپر شفقت کرنیکے اور انسے دعا اور کرائی اور انکے مصالح کی اہمال اور انکے حاجات سے غفلت کرنیسے نہی کرنے کے بیانیں
۳۴۴	باب ۱۰۶ سو چھ عادل حاکم کے بیان میں
۳۴۵	باب ۱۰۷ سو سات غیر معصیت میں حاکموں کی اطاعت کرنیکے حرمت کے بیان میں
۳۴۹	باب ۱۰۸ سو آٹھ امارت کے سوال کرنیکے نہی میں اور جب لائق پر متعین نہ ہو اور اسکی طرف حاجت نہ ہو اور ترک کرنیکو رخصت کرنیکے بیان میں
۳۵۰	باب ۱۰۹ سو نو بادشاہ اور قاضی وغیرہما حکام کو وزیر صالح مقرر کرنیکی ترغیب میں اور برے مصاحبوں کو اور انکی بات قبول کرنیسے تحذیر کے بیان میں۔
۳۵۱	باب ۱۱۰ سو دس جو شخص امارت و حکومت اور قضا کا سائل یا اس کی حرص رکھتا ہو اس کو حکومت و قضا کا متولی کرنے سے نہی کے بیان میں۔

صفحہ	مضامین کتاب
۳۵۱	باب ۱۱۱ سو گیارہ ہنسی اور بیحیائی اور بیہودہ کے بیان میں اور انکی مضرات اور ان کو بند کرنیکے بیان میں۔
	باب ۱۱۲ سو بارہ زبان کی حفاظت کرنیکے بیان میں
	باب ۱۱۳ سو تیرہ عہد کے وفا کرنے اور وعدہ کے پورا کرنیکے بیان میں۔
	باب ۱۱۴ سو چودہ [illegible] کی بے حرمتی کی ممانعت کرنیکے بیان میں
۳۵۲	باب ۱۱۵ سو پندرہ اسپر محافظت کرنیکے بیان میں
″	باب ۱۱۶ سو سولہ ملاقات کے وقت کشادہ روئی اور خوش کلامی اور شیریں زبانی کے استحباب کے بیان میں
۳۵۸	باب ۱۱۷ سو سترہ کلام کو جب مخاطب بدوں ایضاح کے نہ سمجھ سکے تو اسکے سمجھانیکو وضاحت اور تکرار سے بیان کرنیکی استحباب میں
″	باب ۱۱۸ سو اٹھارہ اس بیان میں کہ جو کلام حرام نہ ہو ہمنشیں دوسرے ہمنشین کو سنا دیا کرے
	اور وعظ اور واعظ اپنی مجلس کے حاضرین کو خاموش کرا دیا کریں۔
۳۵۹	باب ۱۱۹ سو انیس وعظ اور اس میں میانہ روی کرنیکے بیان میں
۳۶۱	باب ۱۲۰ سو بیس سکینہ اور وقار اور آہستگی کرنیکے بیان میں
	باب ۱۲۱ سو اکیس نماز اور علم کی تحصیل وغیرہما عبادت کے لیے سکینہ اور وقار اور آہستگی سے جانیکے استحباب کے بیان میں
۳۶۲	باب ۱۲۲ سو بائیس مہمان کا اکرام کرنے کے بیان میں۔
۳۶۳	باب ۱۲۳ سو تیئیس اور ۱۲۴ سو چوبیس خیر و نیکی پر مبارک باد کہنی اور بشارت دینے کے

صفحہ	مضامین کتاب
۳۶۶	استحباب کے بیان میں
۳۶۶	باب ۱۲۵ سو پچیس اپنے دوست کو وداع کرنے اور سفر وغیرہ میں اس سے علیحدہ ہونے کے وقت اسکو وصیت کرنے اور اسکے لئے دعا مانگنے اور اس سے اپنے لئے دعا کی خواستگار کرنیکے بیان میں
۳۷۱	باب ۱۲۶ سو چھبیس استخارہ اور مشورہ کرنے کے بیان میں
۳۷۳	باب ۱۲۷ سو ستائیس عید اور بیمار کی پرسش کرنے اور حج اور جہاد اور جنازہ وغیرہ کو ایک رستہ سے جانا اور دوسرے رستہ سے لوٹ کر آنیکے استحباب کے بیان میں
″	باب ۱۲۸ سو اٹھائیس ایک کرامت و بزرگی والے اچھے کاموں میں ان کی طرف سے ابتدا شروع کرنیکے استحباب کے بیان میں
۳۷۶	باب ۱۲۹ سو انتیس کھانے کے آداب کے بیان میں
۳۸۴	باب ۱۳۰ سو تیس پہننے کے آداب کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں۔
۳۹۰	باب ۱۳۱ سو اکتیس چار باس کے بیانیں اور اس میں کئی باب ہیں۔
۴۰۱	باب ۱۳۲ سو بتیس پائجامہ سیوجانے اور پہلو کے بل لیٹ جانے کے آداب میں۔

اس کتاب کا باقی اور ترجمہ
گم شدہ ہے۔ المشتہر
عبد الاول الغزنوی
غفرلہ

To: www.al-mostafa.com